بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُنَنِ ابُوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

فہرست سنن ابوداؤد مترجم ومحشی جلد دوم

باب	مضمون	صفحہ
	فہرست	۳
	پارہ ۱۱	
۱	اونٹ کو کیسے نحر کرے	۱۹
۲	احرام باندھنے کا وقت	۲۰
۳	حج میں شرط لگانا	۲۲
۴	حج مفرد کا بیان	۰
۵	حج قران کا بیان	۲۹
۶	حج کا احرام باندھ کر ساتھ ہو لینا	۳۳
۷	دوسرے کی طرف سے حج کرنا	۰
۸	لبیک کہنے کے	۳۵
۹	لبیک کہنا کب موقوف کرے	۳۶
۱۰	عمرہ کرنے والا لبیک کہنا کب موقوف کرے	۰
۱۱	احرام باندھنے والے کا اپنے غلام کو بیٹنا	۴۷
۱۲	محرم کا سلے ہوئے کپڑے اتارنا	۰
۱۳	محرم کیا پہنے	۳۹
۱۴	محرم کا ہتھیار اٹھانا	۴۰
۱۵	محرم کا اپنا منہ چھپانا	۰
۱۶	محرم کا سایہ کرنا	۴۲
۱۷	محرم کا پچھنے لگوانا	۰
۱۸	محرم کا سر دھونا	۰
۱۹	محرم کا غسل کرنا	۴۳
۲۰	محرم کا نکاح کرنا	۰
۲۱	محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے	۴۵
۲۲	محرم کے لیے شکار کا گوشت	۰
۲۳	محرم کے لیے انڈی	۴۶
۲۴	ندر کا بیان	۴۸
۲۵	حج سے روک جانا	۴۹
۲۶	مکہ مکرمہ میں داخل ہونا	۵۰
۲۷	بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا	۵۱
۲۸	حجر اسود کو بوسہ دینا	۵۲
۲۹	ارکان کو ہاتھ لگانا	۰
۳۰	واجب طواف	۵۳
۳۱	طواف کے وقت اضطباع کرنا	۵۴
۳۲	رمل کے بیان	۵۶
۳۳	طواف کے وقت دعا کرنا	۵۸
۳۴	عصر کے بعد طواف کرنا	۰
۳۵	قران والے کا طواف	۰
۳۶	ملتزم کا بیان	۵۹
۳۷	صفا و مروہ کے متعلق حکم	۶۰
۳۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کا حال	۶۱
۳۹	عرفات میں ٹھہرنا	۶۸
۴۰	منیٰ کی طرف جانا	۶۹
	پارہ ۱۲	
۴۱	عرفات کے لیے نکلنا	۷۰

باب	مضمون	صفحہ
۴۲	عرفات کی جانب روانہ ہونا	۷۰
۴۳	عرفات میں خطبہ دینا	۷۱
۴۴	عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ	"
۴۵	عرفات سے لوٹنا	۷۲
۴۶	مزدلفہ کی نماز	۷۴
۴۷	مزدلفہ سے جلد لوٹنا	۷۸
۴۸	حج اکبر کا دن	۷۹
۴۹	حرمت والے مہینے	۸۰
۵۰	جس نے وقوف عرفات نہ پایا	"
۵۱	منیٰ میں اترنا	۸۱
۵۲	منیٰ میں کس روز خطبہ دیا جائے	"
۵۳	جس نے کہا کہ خطبہ یوم النحر کو ہے	۸۲
۵۴	یوم النحر کو کس وقت خطبہ پڑھے	
۵۵	منیٰ کے خطبے میں امام کیا بیان کرے	۸۳
۵۶	منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رات گزارنا	"
۵۷	منیٰ کی بناء	"
۵۸	مکہ معظمہ والوں کا قصر پڑھنا	۸۴
۵۹	رمی جمار کا بیان	۸۵
۶۰	بال منڈوانا اور چھوٹے کروانا	۸۷
۶۱	عمرہ	۹۰
۶۲	عمرہ کا احرام باندھنے والی کو حیض آجائے تو عمرہ کو توڑ کر حج کا احرام باندھ لے۔ کیا وہ عمرے کی قضا ادا کرے گی۔	۹۴
۶۳	عمرے کے دوران اقامت	۹۵
۶۴	حج کا طواف افاضہ	"
۶۵	رخصت ہونا	۹۶
۶۶	حائضہ طواف افاضہ کے بعد نکلے	۹۷
۶۷	رخصت ہوتے وقت طواف کرنا	"

باب	مضمون	صفحہ
۶۸	محصب میں اترنا	۹۸
۶۹	حج میں کسی رکن کا آگے پیچھے ہو جانا	۱۰۰
۷۰	مکہ معظمہ کا بیان	۱۰۱
۷۱	مکہ معظمہ کو حرم بنانا	"
۷۲	سیل یعنی کا بیان	۱۰۲
۷۳	مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا	۱۰۳
۷۴	کعبہ میں نماز پڑھنا	"
۷۵	کعبہ کے مال کا بیان	۱۰۵
۷۶	مدینہ منورہ کی حاضری کا بیان	۱۰۶
۷۷	مدینہ منورہ کو حرم بنانا	"
۷۸	قبروں کی زیارت کرنا	۱۰۸

۷۔ کتاب النکاح

باب	مضمون	صفحہ
۷۹	نکاح کی رغبت دلانا	۱۱۱
۸۰	دیندار عورت سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے	"
۸۱	کنواری لڑکیوں سے نکاح کا بیان	۱۱۲
۸۲	ارشاد ربانی کہ زانی زانیہ سے نکاح کرے	"
۸۳	لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لینا	۱۱۳
۸۴	جو نسب سے حرام ہیں وہی رشتے رضاعت سے حرام ہو جاتے ہیں۔	"
۸۵	عورت سے دودھ کے رشتے کا بیان	۱۱۴
۸۶	بڑے آدمی کا دودھ پینا	"
۸۷	بال کے ذریعے حرمت	۱۱۵
۸۸	کیا پانچ دفعہ سے کم دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟	۱۱۶
۸۹	دودھ چھڑانے کے وقت انعام دینا	۱۱۷
۹۰	جن عورتوں کا جمع کرنا مناسب نہیں	"

باب	عنوان	صفحہ
۹۱	نکاح متعہ کا بیان	۱۳۰
۹۲	شغار کا بیان	"
۹۳	حلالہ کا بیان۔	۱۳۱
۹۴	غلام کا مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	"
۹۵	اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دینا مناسب نہیں ہے	۱۳۲
۹۶	جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا	"
۹۷	ولی کا بیان	"
۹۸	عورتوں کو نکاح سے روکنے کا بیان	۱۳۳

پارہ — ۱۳

۹۹	جب عورت کا نکاح دو ولی کریں	۱۳۵
۱۰۰	ارشاد باری تعالیٰ۔ تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ۔	"
۱۰۱	عورت سے اجازت لینا	۱۳۶
۱۰۲	جب کنواری لڑکی کا نکاح اس کا باپ اجازت لیے	۱۳۷
۱۰۳	بغیر کرے۔	
۱۰۴	شوہر دیدہ کا بیان	۱۳۸
۱۰۵	کفو کا بیان	۱۳۹
۱۰۶	بچپنا ختم سے پہلے نکاح کر دینا	"
۱۰۷	مہر کا بیان	۱۴۰
۱۰۸	کم از کم مہر	۱۴۱
۱۰۹	کسی کام کے بدلے نکاح کرنا	۱۴۲
۱۱۰	کسی نے بغیر مہر متعین کیے نکاح کیا اور مر گیا	۱۴۳
۱۱۱	طلاق نکاح کا بیان	۱۴۵
۱۱۲	چھوٹی بچیوں کا نکاح کرنا	۱۴۶
۱۱۳	کنواری کے پاس کتنے دن رہے	"
۱۱۴	صحبت کرنے سے پہلے عورت کو کچھ دینے کا بیان	۱۴۸
۱۱۵	عورت سے نکاح کرے تو اسے عاریہ لے	"
۱۱۶	عورتوں کے حقوق کا بیان باری	۱۴۹
۱۱۷	جب عورت آدمی سے گھر کی شرط کرے	۱۵۲
۱۱۸	خاوند کا بیوی پر حق	"
۱۱۹	عورت کا اپنے خاوند پر حق	۱۵۴
۱۲۰	عورتوں کو پیٹنے کا بیان	۱۵۵
۱۲۱	نافرمان بیوی سے کنارہ کشی کا حکم	۱۵۶
۱۲۲	قیدی عورتوں سے صحبت کرنا	۱۵۸
۱۲۳	خلع کے متعلق مسائل	۱۵۹
۱۲۴	حائضہ سے مباشرت کرنے کا بیان	۱۶۱
۱۲۵	حائضہ سے جماع کرنے کا گناہ	۱۶۲
۱۲۶	عزل کا بیان	۱۶۳
۱۲۷	میاں بیوی کا دوسروں سے اپنی صحبت کا حال بیان کرنے کی کراہت	۱۶۴

۱۸۔ کتاب الطلاق

۱۲۸	طلاق کے احکام	۱۶۷
۱۲۹	جو بیوی کو اس کے خاوند سے دل برداشتہ کرے	"
۱۳۰	جو عورت اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے۔	۱۷۱
۱۳۱	طلاق کی برائی کا بیان	۱۷۲
۱۳۲	طلاق کا مسنون طریقہ	"
۱۳۳	تین طلاقوں کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی	۱۷۵
۱۳۴	تمام کی طلاق کا مسنون طریقہ	۱۷۶
۱۳۵	خلع سے پہلے طلاق دینا	۱۷۷
۱۳۶	ختم میں طلاق دینا	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۷	ہنسی مذاق میں طلاق دینا	۱۶۳
۱۳۸	تین طلاقوں کے بعد مراجعت نہ ہونے کا باقی بیان	"
۱۳۹	طلاق کا کنایہ اور نیتوں کا بیان	۱۶۹
۱۴۰	عورت کو اختیار دینا	۱۷۰
۱۴۱	کہنا کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے	"
۱۴۲	تین طلاقوں کا بیان	"
۱۴۳	طلاق کے دسوسے کا بیان	۱۷۱
۱۴۴	آدمی کا اپنی بیوی کو بہن کہہ دینا	"
۱۴۵	ظہار کا بیان	۱۷۳
۱۴۶	خلع کا بیان	۱۷۶

پارہ ۱۵ ـــــ ۱۴

۱۴۷	لونڈی کا آزاد ہونا جو آزاد یا غلام کے قبضے میں تھی	۱۷۹
۱۴۸	جس نے اسے آزاد کہا ہے	۱۸۰
۱۴۹	عورت کے لیے کب تک اختیار ہے	"
۱۵۰	میاں بیوی دونوں اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو اختیار ہوگا؟	۱۸۱
۱۵۱	جب میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے	"
۱۵۲	عورت کب تک اس کی طرف لوٹائی جا سکتی ہے جبکہ مرد عورت کے بعد مسلمان ہو؟	۱۸۲
۱۵۳	جو اسلام قبول کرلے اور اس کی چار سے زیادہ بیویاں ہوں۔	"
۱۵۴	جب ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو اولاد کس کے پاس رہے گی؟	۱۸۳
۱۵۵	لعان کا بیان	۱۸۴
۱۵۶	جب لڑکے کے متعلق شک ہو	۱۹۱
۱۵۷	نسب سے انکار کرنے کی ممانعت	۱۹۲

۱۵۸	ولد الزنا ہونے کا دعویٰ کرنا	۱۹۳
۱۵۹	قیافہ کا بیان	۱۹۴
۱۶۰	لڑکے کے متعلق جھگڑا ہو تو قرعہ ڈالا جائے	"
۱۶۱	دور جاہلیت میں نکاح کن کن طریقوں سے ہوتے تھے۔	۱۹۵
۱۶۲	لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر ہو	۱۹۶
۱۶۳	لڑکے کا زیادہ حقدار کون ہے	۱۹۸
۱۶۴	مطلقہ کی عدت کا بیان	۲۰۰
۱۶۵	مطلقات کی عدت سے جو منسوخ ہو کر استثنا ہوا	"
۱۶۶	رجعت کا بیان	"
۱۶۷	طلاق بتہ والی کے نفقے کا بیان	۲۰۱
۱۶۸	جس نے فاطمہ کی اس بات کا انکار کیا	۲۰۴
۱۶۹	طلاق بتہ والی کا دن میں نکلنا	۲۰۶
۱۷۰	متوفی کے مال سے فائدہ پہنچانا میراث کے حکم سے منسوخ ہو گیا۔	"
۱۷۱	بیوی کو اپنے شوہر کا سوگ کرنا	"
۱۷۲	کیا متوفی کی بیوی مکان بدل سکتی ہے	۲۰۸
۱۷۳	جس نے مکان بدلنا جائز کہا ہے	"
۱۷۴	دوران عدت کن چیزوں سے بچنا چاہیئے	۲۰۹
۱۷۵	حاملہ کی عدت کا بیان	۲۱۰
۱۷۶	ام ولد کی عدت کا بیان	۲۱۳
۱۷۷	جس کو تین طلاقیں دی گئیں اس سے رجوع نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔	"
۱۷۸	زنا کا گناہ عظیم ہونا	"

۹۔ کتاب الصیام

باب	مضمون	صفحہ
۱۷۹	روزے کیسے فرض ہوئے	۲۱۴
۱۸۰	صاحب استطاعت کے فدیہ کا منسوخ ہونا	۲۱۵
۱۸۱	جس نے کہا کہ فدیہ کا حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے۔	۰
۱۸۲	مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے	۲۱۶
۱۸۳	جب چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جائے	۲۱۷
۱۸۴	جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے	۲۱۸
۱۸۵	چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کریں	۰
۱۸۶	رمضان کی تیاری کا بیان	۲۱۹
۱۸۷	جب ایک شہر میں دوسرے سے ایک رات پہلے چاند دیکھا گیا۔	۲۲۰
۱۸۸	ایام شک کے روزے کی کراہیت	۰
۱۸۹	یکم شعبان اور رمضان کے روزوں کو ملانے	۲۲۱
۱۹۰	اس کی کراہیت کا بیان	۰
۱۹۱	جب شوال کے چاند کی دو آدمی گواہی دیں	۰
۱۹۲	رمضان کے چاند کی ایک گواہی کا بیان	۲۲۲
۱۹۳	سحری کی تاکید	۲۲۳
۱۹۴	جو سحری کو صبح تک کھاتا رہے	۲۲۴
	پارہ — ۱۵	
۱۹۵	سحری کا وقت	۲۲۵
۱۹۶	صبح کی اذان سنے اور برتن ہاتھ میں ہو	۲۲۶
۱۹۷	روزہ افطار کرنے کا وقت	۲۲۷
۱۹۸	افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے	۰
۱۹۹	کس چیز سے روزہ افطار کرے	۲۲۸
۲۰۰	افطار کے وقت کی دعا	۲۲۹
۲۰۱	سورج غروب ہونے سے پہلے افطار کر لینا	۰

باب	مضمون	صفحہ
۲۰۲	وصال کے روزوں کا ذکر	۲۳۰
۲۰۳	روزہ دار کا قے بند کرنا	۰
۲۰۴	روزہ دار کا مسواک کرنا	۲۳۱
۲۰۵	روزہ دار کا پیاس کے باعث اپنے اوپر پانی ڈالنا اور ٹھنڈک دلانے کے لیے گیلا کپڑا لپیٹنا	۰
۲۰۶	روزہ دار کا کچھ کھانا	۲۳۲
۲۰۷	اس کی ممانعت	۲۳۳
۲۰۸	رمضان میں روزہ دار کو اگر احتلام ہو جائے	۲۳۴
۲۰۹	سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان	۰
۲۱۰	روزہ دار کا قصداً قے کرنا	۲۳۵
۲۱۱	روزہ دار کا بوسہ دینا	۰
۲۱۲	روزہ دار کا رال نگلنا	۲۳۶
۲۱۳	جوان آدمی کے لیے مکروہ ہونا	۲۳۷
۲۱۴	جو رمضان میں حالت جنابت میں صبح کرے	۰
۲۱۵	رمضان میں بیوی سے صحبت کرنے کا گناہ	۲۳۸
۲۱۶	قصداً روزہ توڑنے کی سزا	۲۳۹
۲۱۷	جو بھول کر کھا پی لے	۰
۲۱۸	روزوں کی قضا میں دیر کرنا	۲۴۰
۲۱۹	جو فوت ہو جائے اس کی طرف سے روزے رکھنا	۰
۲۲۰	سفر میں روزہ نہ رکھنا	۰
۲۲۱	جو سفر میں روزہ رکھے	۲۴۲
۲۲۲	جو سفر میں روزہ نہ رکھے	۲۴۵
۲۲۳	مسافر کب روزہ رکھنا چھوڑے	۲۴۶
۲۲۴	کتنے سفر میں روزہ نہ رکھے	۰
۲۲۵	جو کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے۔	۲۴۷
۲۲۶	عیدین کے روزے رکھنا	۰
۲۲۷	ایام تشریق کے روزے	۲۴۸

باب	مضمون	صفحہ
۲۲۸	جمعہ کو روزے کے لیے خاص کر لینے کی ممانعت	۲۴۸
۲۲۹	ہفتے کو روزے کے لیے خاص کر لینے کی ممانعت	۲۴۹
۲۳۰	اس کی اجازت	〃
۲۳۱	ہمیشہ نفلی روزے رکھنا	۲۵۰
۲۳۲	حرمت والے مہینوں کے روزے رکھنا	۲۵۱
۲۳۳	محرم کے روزے رکھنا	۲۵۳
۲۳۴	رجب کے روزے رکھنا	〃
۲۳۵	شعبان کے روزے رکھنا	۲۵۴
۲۳۶	شوال کے چھ روزے رکھنا	〃
۲۳۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے روزے رکھتے تھے۔	۲۵۴
۲۳۸	پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان	〃
۲۳۹	اس عشرہ کے روزے رکھنا	۲۵۵
۲۴۰	روزے نہ رکھنا	〃
۲۴۱	عرفہ کے روز عرفات میں روزہ رکھنا	〃
۲۴۲	عاشورہ کے روز روزہ رکھنا	۲۵۶
۲۴۳	جس کے نزدیک عاشورہ نویں دن ہے	۲۵۷
۲۴۴	اس کے روزے کی فضیلت	〃
۲۴۵	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا	۲۵۸
۲۴۶	ہر مہینے میں تین روزے رکھنا	〃
۲۴۷	جس نے کہا کہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھے	〃
۲۴۸	جس نے کہا کہ جس دن چاہے روزہ رکھے	۲۵۹
۲۴۹	روزے کی نیت کرنا	〃
۲۵۰	اس کی اجازت	〃
۲۵۱	جس کے نزدیک روزے کی قضا ہے	۲۶۰
۲۵۲	عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا	۲۶۱
۲۵۳	جب روزہ دار کو دعوت میں بلایا جائے	۲۶۲
۲۵۴	اعتکاف	〃
۲۵۵	اعتکاف کہاں کرے؟	۲۶۳
۲۵۶	معتکف کا قضائے حاجت کے لیے گھر میں داخل ہونا۔	〃
۲۵۷	معتکف کو مریض کی عیادت کرنا	۲۶۵
۲۵۸	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے	۲۶۶

۱۰۔ کتاب الجہاد

باب	مضمون	صفحہ
۲۵۹	ہجرت کا بیان	۲۶۷
۲۶۰	کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟	〃
۲۶۱	شام کی سکونت	۲۶۸
۲۶۲	جہاد کا حکم دائمی ہے	۲۶۹
۲۶۳	جہاد کے ثواب کا بیان	〃
۲۶۴	سیاحت کی ممانعت	۲۷۰
۲۶۵	جہاد سے لوٹنے کی فضیلت	〃
۲۶۶	دیگر اقوام کے علاوہ روميوں سے لڑنے کی فضیلت	〃
۲۶۷	جہاد کے لیے بحری سفر	۲۷۱

پارہ ۱۶

باب	مضمون	صفحہ
۲۶۸	کافر کو قتل کرنے کی فضیلت	۲۷۴
۲۶۹	مجاہدین کی بیویوں کا احترام	〃
۲۷۰	مجاہدین کا مال غنیمت کے بغیر لوٹنا	۲۷۵
۲۷۱	جہاد کے دوران ذکر الٰہی کی فضیلت	〃
۲۷۲	جو جہاد کرتا ہوا مر جائے	〃
۲۷۳	مورچہ بندی کی فضیلت	۲۷۶
۲۷۴	دربان جہاد پہرہ دینے کی فضیلت	〃

باب	مضمون	صفحہ
۲۶۵	جہاد ترک کرنے کی مذمت	۲۶۷
۲۶۶	جہاد کی تمام شمولیت کا خاص حکم سے شروع ہونا	۲۶۸
۲۶۷	عذر کے باعث جہاد میں شامل نہ ہونے کی اجازت	۲۶۹-۲۷۰
۲۶۸	دوسروں کو جہاد کا ثواب ملنا	۲۸۰
۲۶۹	شجاعت اور بزدلی کا بیان	۲۸۱
۲۷۰	ارشاد تعالیٰ ۔ اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔	″
۲۷۱	تیر اندازی کا بیان	″
۲۷۲	بچہ پیدا کے ساتھ جہاد کرے	۲۸۲
۲۷۳	فضیلت شہادت	۲۸۴
۲۷۴	جنت میں کون جائے گا	۲۸۵
۲۷۵	شہید شفاعت کرے گا	″
۲۷۶	شہید کی قبر پر چراغ	۲۸۶
۲۷۷	شہداء کے درجات	″
۲۷۸	اجرت لے کر جہاد کرنا	″
۲۷۹	اجرت لینے کی اجازت	۲۸۷
۲۸۰	جہاد کی فرضیت کے لیے کسی کو اجرت پر لے جانا	″
۲۸۱	والدین کی نافرمانی کے باوجود جہاد کرنا	″
۲۸۲	عورتوں کا جہاد میں حصہ لینا	۲۸۸
۲۸۳	ظالم حاکم کی موجودگی میں جہاد کرنا	۲۸۹
۲۸۴	دوسرے کی سواری کے سامنے جہاد کرنا	″
۲۸۵	جو ثواب اور غنیمت کے لیے جہاد کرے	۲۹۰
۲۸۶	جو اپنی جان خدا کو بیچ دے	″
۲۸۷	جو مسلمان ہو ہجرت کی اور اپنا مال گنوا بیٹھا	۲۹۱
۲۸۸	جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جائے	″
۲۸۹	تصادم کے وقت کی دعا	۲۹۲
۲۹۰	جو اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے	۲۹۳
۲۹۱	گھوڑوں کو پیشانی سے عدم کے بال کاٹنے کی ممانعت	″

باب	مضمون	صفحہ
۲۹۲	گھوڑوں کو کونسے سنگ عمدہ ہیں	۲۹۳
۲۹۳	تالاب تیز گھوڑے	۲۹۴
۲۹۴	جانوروں اور مویشیوں کی خبر گیری کا حکم	۲۹۸
۲۹۵	منزلوں پر اترنا	۲۹۶
۲۹۶	گھوڑے کو تانت والے ہار پہنانا	۲۹۷
۲۹۷	گھوڑوں کی مناسب دیکھ بھال	″
۲۹۸	گھنٹی لٹکانے کا بیان	″
۲۹۹	فضلہ تور جانور پر سوار ہونا	۲۹۸
۳۰۰	اپنی سواری کا نام رکھنا	″
۳۰۱	کوچ کے وقت	″
۳۰۲	جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت	۲۹۹
۳۰۳	جانوروں کو آپس میں لڑانا	″
۳۰۴	جانوروں پر نشانی لگانا	″
۳۰۵	چہرے پر نشانی لگانے اور مارنے کی ممانعت	″
۳۰۶	گدھے کو گھوڑی پر چڑھانے میں کراہیت ہے	۳۰۰
۳۰۷	تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا	″
۳۰۸	سواری پر بیکار لدے رہنا	″
۳۰۹	گوشت کے ٹکڑوں کا بیان	۳۰۱
۳۱۰	جلدی چلنے کا بیان	″
۳۱۱	اندھیرے میں چلنا	″
۳۱۲	جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے	۳۰۲
۳۱۳	لڑائی میں جانور کی کونچیں کاٹ دینا	″
۳۱۴	سواری سے جانے کا بیان	۳۰۳
۳۱۵	مرد سے سواری لے جانا	″
۳۱۶	تیسرے کے شریک ہونے کا بیان	″
۳۱۷	گھڑ دوڑ میں کسی کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا	۳۰۴
۳۱۸	گھوڑے پر ہاتھ پھیرنا	″
۳۱۹	تیر کمان لے کر مسجد میں داخل ہونا	۳۰۵

باب	مضمون	صفحہ
۳۳۰	ننگی تلوار دینے کی ممانعت	۳۰۵
۳۳۱	زرہ پہننے کا بیان	۳۰۶
۳۳۲	جھنڈے اور نشانات	″
۳۳۳	بے کس اور بے بس لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگنا	۳۰۷
۳۳۴	مقررہ نشانی کے ذریعہ پکارنا	″
۳۳۵	سفر کے وقت کیا دعا کرنی چاہیئے	۳۰۸
۳۳۶	رخصت ہوتے وقت کی دعا	۳۰۹
۳۳۷	سوار ہوتے وقت کیا کہے	″
۳۳۸	منزل پر اترتے وقت کیا کہے	۳۱۰
۳۳۹	رات کے ابتدائی حصے میں سفر کی کراہیت	″
۳۴۰	کس روز سفر کرنا بہتر ہے	″
۳۴۱	دن کے پہلے حصے میں سفر کرنا	۳۱۱
۳۴۲	جو تنہا سفر کرے	″
۳۴۳	لوگوں کا ایک کو اپنا امیر بنا لینا	″
۳۴۴	دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا	۳۱۲
۳۴۵	فوجیوں، رفقاء اور فوجی ٹولیوں کی کتنی تعداد بہتر ہے	″
۳۴۶	مشرکوں کو دعوت اسلام دینا	″
۳۴۷	دشمن کے شہروں کو جلانے کا بیان	۳۱۴
۳۴۸	جاسوس روانہ کرنے کا بیان	″
۳۴۹	مسافر کھجوریں کھالے، دودھ پی لے جب ان کے پاس سے گزرے۔	″
۳۵۰	جس نے کہا کہ دودھ نہ دوہے	۳۱۶
۳۵۱	حکم بھجوانا	″
۳۵۲	فوجیوں کا باہمی رابطہ	۳۱۷
۳۵۳	دشمن سے ٹکرانے کی تمنا کرنا اچھا نہیں ہے	۳۱۸
۳۵۴	لڑائی کے وقت کیا دعا کرے؟	″
۳۵۵	مشرکوں کو دعوت اسلام دینا	۳۱۹
۳۵۶	لڑائی میں دھوکا دینا	

باب	مضمون	صفحہ
۳۵۷	شب خون کا بیان	۳۲۰
۳۵۸	کمزور دستے کی نگرانی	″
۳۵۹	مشرکوں سے کس بات پر لڑنا چاہیئے	″
۳۶۰	سجدے میں پڑے ہوئے کو قتل کرنے کی ممانعت	۳۲۲
۳۶۱	مقابلے کے وقت بیٹھ دکھانا	۳۲۳

پارہ ۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۲	جو قیدی کفر پر مجبور کیا جائے	۳۲۵
۳۶۳	جاسوس کا حکم جبکہ وہ مسلمان ہو	۳۲۶
۳۶۴	ذمی جاسوس کا حکم	۳۲۷
۳۶۵	مستامن جاسوس کا حکم	″
۳۶۶	جنگ کس وقت شروع کرنی چاہیئے	۳۲۹
۳۶۷	تصادم کے وقت خاموشی کا کیا حکم ہے	″
۳۶۸	جنگ کے وقت پیدل ہو جانے والا	۳۳۰
۳۶۹	جنگ کے دوران خود نمائی	″
۳۷۰	جسے قیدی بنا لیا جائے	۳۳۱
۳۷۱	پناہ گاہوں کا بیان	۳۳۲
۳۷۲	صف بندی کا بیان	۳۳۳
۳۷۳	تصادم کے وقت تلواریں سنبھالنا	″
۳۷۴	مبارزت کا بیان	″
۳۷۵	مُثلہ کرنے کی ممانعت	۳۳۴
۳۷۶	عورتوں کو قتل کرنے کا بیان	۳۳۵
۳۷۷	دشمن کو آگ سے جلانا اچھا نہیں ہے	۳۳۶
۳۷۸	جو اپنا جانور کرائے یا سامنے پروسے	۳۳۷
۳۷۹	جس قیدی کو مشکیں سے باندھا جائے	۳۳۸
۳۸۰	قیدی کے ساتھ مارپٹائی کرنا اور فرار ہونا	۳۴۰
۳۸۱	قیدی کو اسلام پر مجبور کرنے کا بیان	۳۴۱

باب	مضمون	صفحہ
۳۸۲	قیدی کو قتل کر دینا اور اس پر اسلام پیش نہ کرنا	۳۴۲
۳۸۳	قیدی کو بیکار کر قتل کر دینا	۳۴۳
۳۸۴	قیدی کو باندھ کر تیر اندازی کرنا	"
۳۸۵	قیدی کو فدیہ لیے بغیر چھوڑ دینا	۳۴۴
۳۸۶	قیدی سے مالی فدیہ لینا	"
۳۸۷	دشمن پر غالب آنے پر امام ان کے میدان میں ٹھہرے	۳۴۷
۳۸۸	قیدیوں کی جدائی کر دینا	۳۴۸
۳۸۹	جوان قیدیوں کو جدا کرنے کی اجازت	"
۳۹۰	کافروں نے مسلمان کا مال چھینا، پھر وہ مالک کے مال غنیمت میں ملے۔	۳۴۹
۳۹۱	کنانہ کے جو غلام مسلمانوں سے ملیں اور مسلمان ہو جائیں۔	۳۵۰
۳۹۲	دشمن کی سرزمین سے جو لونڈی ہاتھ آئے	"
۳۹۳	اگر دشمن کی سرزمین میں لشکر کی قلت کے باعث تب بھی ذبیحہ کھانے کی اجازت نہیں۔	۳۵۱
۳۹۴	دشمن کی سرزمین میں لشکر لے جانا	"
۳۹۵	دشمن کی سرزمین میں ناقہ ذبح کر دینا	۳۵۲
۳۹۶	مال غنیمت کی کسی چیز کو کام میں لانا۔	"
۳۹۷	کنانہ کے متعلق روم سے معرکہ آرا ہونا	۳۵۳
۳۹۸	مال غنیمت سے کچھ بیچ لینا	"
۳۹۹	جب کوئی معمولی چیز پائے تو امام کا اسے چھوڑ دینا اور اس کا سامان نہ لانا۔	۳۵۵
۴۰۰	چرانے والے کی سزا	"
۴۰۱	غنیمت سے چرانے والے کی پردہ پوشی نہ کرنا	۳۵۷
۴۰۲	مقتول کا سامان قاتل کو دیا جائے گا	۳۵۸
۴۰۳	امام چاہے تو قاتل کو سامان دے دے یا گھوڑا دے دے یا دونوں ہی سامان میں۔	۳۵۹
۴۰۴	مقتول کے سامان میں خمس نہیں ہے۔	۳۶۰
۴۰۵	جس نے زخمی کافر کو قتل کیا، کیا اسے بھی مقتول کے سامان سے کچھ ملے گا؟	۳۶۰
۴۰۶	جو مال غنیمت تقسیم ہونے کے بعد شامل ہوا اس کا کوئی حصہ نہیں۔	"
۴۰۷	کیا عورت اور غلام کو بھی مال غنیمت سے کچھ ملے گا	۳۶۲
۴۰۸	کیا مشرک کو حصہ ملے گا؟	۳۶۳
۴۰۹	گھوڑے کے دو حصوں کا بیان	"
۴۱۰	جس کے نزدیک گھوڑے کا ایک حصہ ہے	۳۶۵
۴۱۱	مال غنیمت سے انعام دینا	۳۶۶
۴۱۲	فوج کے کسی سریہ کو کچھ انعام دینا	۳۶۷
۴۱۳	جس نے کہا کہ خمس انعام دینے سے پہلے نکالا جائے گا	۳۶۹
۴۱۴	اس بارے کا بیان کہ فوج میں آپا	۳۷۰
۴۱۵	سونے چاندی میں سے انعام دینا اور پھر مال غنیمت سے۔	۳۷۲
۴۱۶	امام فئی سے جس چیز کو چاہے اپنے لیے رکھ لے	۳۷۳
۴۱۷	دودھ پلایا کرنا	"
۴۱۸	امام نے حملہ کیا تو لوگوں پر اس کی پیروی ضروری ہے	"
۴۱۹	امام کا دشمن سے معاہدہ ہو تو ان کے ملک میں جانا	۳۷۴
۴۲۰	معاہدہ نبھانا چاہیے اور دغا کی حرمت	۳۷۵
۴۲۱	قاصدوں کا بیان۔	"
۴۲۲	عریف کا بیان دینا	۳۷۶
۴۲۳	دشمن سے صلح کرنے کا بیان	"

پارہ ۔۔۔ ۱۸

۴۲۴	دعوت کہ اذان کا کپڑا بدل کر دشمن کے پاس جانا۔	۳۷۹
۴۲۵	سفر میں پڑھائی کی پڑھتے وقت تکبیر کہنا	۳۸۱

باب	مضمون	صفحہ
۴۲۶	مرافعت کے بعد جہاد سے لوٹنے کی اجازت	۳۸۱
۴۲۷	خوشخبری دینے والا بھیجنا	"
۴۲۸	خوشخبری دینے والے کو انعام دینا	۳۸۳
۴۲۹	سجدہ شکر کا بیان	۳۸۴
۴۳۰	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	"
۴۳۱	رات کے وقت واپس لوٹنا	۳۸۵
۴۳۲	استقبال کرنے کا بیان	۳۸۶
۴۳۳	سامان جہاد تیار کر کے جہاد سکے تو کیا کرے؟	"
۴۳۴	سفر سے واپس آنے پر نماز پڑھنا	"
۴۳۵	تقسیم کرنے والے کی مزدوری	۳۸۷
۴۳۶	دوران جہاد تجارت کرنا	"
۴۳۷	دشمن کے ملک میں ہتھیار جلانے دینا	۳۸۸
۴۳۸	شرک کی جگہ میں رہنا	"

۱۱- کتاب الضحایا

باب	مضمون	صفحہ
۴۳۹	قربانی کے واجب ہونے کا بیان	۳۹۱
۴۴۰	میت کی طرف سے قربانی کرنا	"
۴۴۱	قربانی کرنے والے کا دس دن تک بال نہ کٹوانا	۳۹۲
۴۴۲	قربانی کے لیے کیسے جانور بہتر ہیں	"
۴۴۳	کس عمر کے جانور کی قربانی جائز ہے	۳۹۴
۴۴۴	کونسے جانوروں کی قربانی مکروہ ہے	۳۹۶
۴۴۵	گائے اور اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔	۳۹۸
۴۴۶	پوری جماعت کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا	"
۴۴۷	امام عید گاہ میں ذبح کرے	۳۹۹
۴۴۸	قربانی کے گوشت کو جمع کر کے رکھنا	"
۴۴۹	قربانی کے جانور پر سواری کرنا	۴۰۰
۴۵۰	مسافر کا قربانی کرنا	۴۰۰
۴۵۱	اہل کتاب کے ذبیحے کا بیان	"
۴۵۲	اعرابی کے تحریذ بح کیے ہوئے کو کھانے کا حکم	۴۰۱
۴۵۳	سفید پتھر سے ذبح کرنا	"
۴۵۴	اونٹ سے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا	۴۰۳
۴۵۵	پوری طرح ذبح کرنا چاہیئے	"
۴۵۶	ذبیحے کے بچے کو پاک کرنے کا بیان	۴۰۴
۴۵۷	نامعلوم گوشت کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا یا نہ لیا گیا	"
۴۵۸	عقیقہ کا بیان	۴۰۵
۴۵۹	حلق کا بیان	۴۰۶

۱۲- کتاب الصید

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۰	شکار وغیرہ کی خاطر کتا رکھنا	۴۰۹
۴۶۱	شکار کا بیان	"
۴۶۲	جب زندہ شکار کا ایک عضو کاٹ لیا گیا	۴۱۳
۴۶۳	شکار کا بیچنا کرنا	"

۱۳- کتاب الوصایا

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۴	وصیت کرنے کی تاکید کا بیان	۴۱۴
۴۶۵	مرض کہ اپنے مال سے جو وصیت جائز نہیں	"
۴۶۶	تندرستی میں صدقہ دینے کی فضیلت	۴۱۵
۴۶۷	وصیت کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کراہیت	۴۱۶
۴۶۸	وصایا میں شامل ہونے کا بیان	"
۴۶۹	والدین اور اقربا کے لیے وصیت کرنا منسوخ ہے	"
۴۷۰	وارث کے لیے وصیت کرنے کا حکم	۴۱۷
۴۷۱	یتیم کو کھانے میں شریک کرنا	"

باب	مضمون	صفحہ
۴۷۲	یتیم کے مال سے اس کا ولی کتنا مال لے سکتا ہے	۴۱۷
۴۷۳	یتیم ہونے کی مدت کب ختم ہوتی ہے؟	۴۱۸
۴۷۴	یتیم کا مال کھانا کتنا بڑا گناہ ہے	"
۴۷۵	کفن بھی مردے کے مال میں شمار ہوتا ہے	۴۱۹
۴۷۶	کوئی چیز ہبہ کر دی جائے پھر وہی آدمی اسے وصیت یا میراث میں پائے۔	"
۴۷۷	جس نے کوئی چیز وقف کر دی	"
۴۷۸	میت کی طرف سے صدقہ دینا	۴۲۱
۴۷۹	جو بغیر وصیت کیے مر جائے اس کی طرف سے صدقہ	"
۴۸۰	ذمی کافر کی وصیت کے متعلق جو مسلمان اس کا وصی ہو۔ کیا وہ وصیت پوری کرے؟	۴۲۲
۴۸۱	جو مر جائے جبکہ اس پر قرض ہو اور مال چھوڑے تو قرض خواہ انتظار کریں اور ورثاء سے زبردستی	"

۱۴۔ کتاب الفرائض

۴۸۲	علم میراث سیکھنا	۴۲۴
۴۸۳	کلالہ کا بیان	"
۴۸۴	جس کا بیٹا باپ سے پہلے فوت ہو گیا ہو	"
۴۸۵	عصبہ اولاد کی میراث کا حکم	۴۲۵
۴۸۶	دادی اور نانی کی میراث	۴۲۷
۴۸۷	دادا کی میراث کا حکم	۴۲۸
۴۸۸	حصص کی میراث کا بیان	"
۴۸۹	ذوی الارحام کی میراث کا بیان	"
۴۹۰	ملاعنہ کے بیٹے کی میراث	۴۳۱
۴۹۱	کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے	"
۴۹۲	جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوا۔	۴۳۳
۴۹۳	ولاء کا بیان	۴۳۳
۴۹۴	جو دوسرے کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے	۴۳۴
۴۹۵	ولاء کو بیچنے کا بیان	۴۳۵
۴۹۶	جو زندہ پیدا ہو کر گر جائے	"
۴۹۷	معاہد کے میراث کو رشتے کی میراث نے منسوخ کر دیا ہے۔	"
۴۹۸	قسم کھانے کا بیان	۴۳۶
۴۹۹	عورت اپنے خاوند کی میراث سے سوئیت کا حصہ بھی پائے گی۔	۴۳۷

پارہ ۱۸ — ۱۹

۱۵۔ کتاب الخراج

۵۰۰	امام پر رعایا کے کیا حق ہیں	۴۳۸
۵۰۱	حکومت طلب کرنے کا حکم	"
۵۰۲	نابینا کو حاکم مقرر کرنا	۴۳۹
۵۰۳	نذر ماننے کا بیان	"
۵۰۴	عرافت کا بیان	۴۴۰
۵۰۵	منشی رکھنے کا بیان	۴۴۱
۵۰۶	زکوٰۃ وصول کرنے کا ثواب	"
۵۰۷	خلیفہ کا کسی کو جانشین مقرر کرنا	۴۴۲
۵۰۸	بیعت کا حکم	۴۴۳
۵۰۹	عمال کی آمد و کا بیان	۴۴۴
۵۱۰	عمال کے تصرف کا بیان	۴۴۵
۵۱۱	مال زکوٰۃ سے چرانے کا بیان	"
۵۱۲	امام پر رعایا کے کیا حق ہیں اور ان سے احتجاب کرنا	"

باب	مضمون	صفحہ
۵۱۳	فے تقسیم کرنے کا بیان	۴۴۷
۵۱۴	دلاور کی گھوڑا وقعات کا تعین و قیمت کرنا	۴۴۸
۵۱۵	بحار میں کتنا حصہ لینا مناسب ہے	۴۴۹
۵۱۶	آخری زمانے میں حکام کے عطیات نہ لیے جائیں	〃
۵۱۷	عطیات کا ریکارڈ رکھنا	۴۵۰
۵۱۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اموال سے کیا کیا لیے جو چن لیے تھے۔	۴۵۱
۵۱۹	خمس کو کہاں تقسیم کیا جاتا تھا	۴۵۹
۵۲۰	حضور کے خاص حصے کا بیان	۴۶۹
۵۲۱	جو ورثہ حضور سے کیسے نکالا گیا؟	۴۷۱
۵۲۲	بنو نضیر کا حال	۴۷۴
۵۲۳	خیبر کی زمین کا حکم	۴۷۶
۵۲۴	مکہ مکرمہ کا حال	۴۸۲
۵۲۵	فتح طائف کا حال	۴۸۴
۵۲۶	یمن کی زمین کا حکم	۴۸۵
۵۲۷	یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان	۴۸۶
۵۲۸	کافروں کی زمین کو تقسیم کرنے کا بیان	۴۸۸
۵۲۹	جزیہ لینے کا بیان	〃
۵۳۰	آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان	۴۹۰
	پارہ ـــــ ۲۰	
۵۳۱	جزیہ معاف کرنے میں سختی کرنا	۴۹۲
۵۳۲	ذمی جب مال تجارت لے کر شہر میں آئے تو اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔	〃
۵۳۳	ذمی اگر مسلمان ہو جائے تو کیا اس سال کا جزیہ بھی دے گا؟	۴۹۵
۵۳۴	کیا امام مشرکین سے ہدایا قبول کر لے؟	۴۹۶
۵۳۵	کسی کو قطعۂ زمین بخشنا	۴۹۸
۵۳۶	بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا	۵۰۵
۵۳۷	خراجی زمین میں بسنے کا حکم	۵۰۷
۵۳۸	امام یا کوئی شخص میں زمین کو خاص کر اگاہ بنا لے	۵۰۸
۵۳۹	وقف کا حکم	۵۰۹
۵۴۰	پرانی قبروں کا کھودنا	〃

۱۶- کتاب الجنائز

باب	مضمون	صفحہ
۵۴۱	گناہوں کو دور کرنے والی بیماری	۵۱۱
۵۴۲	آدمی نیک کام کرتا ہو لیکن بیماری یا سفر کے باعث نہ کر سکے۔	۵۱۲
۵۴۳	عورتوں کی بیمار پرسی	〃
۵۴۴	بیمار پرسی کا بیان	۵۱۳
۵۴۵	ذمی کی بیمار پرسی کا بیان	۵۱۴
۵۴۶	بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا	〃
۵۴۷	باوضو عیادت کرنے کی فضیلت	۵۱۵
۵۴۸	بار بار عیادت کرنا	۵۱۶
۵۴۹	آشوب چشم کی عیادت کرنا	۵۱۶
۵۵۰	طاعون کی جگہ سے بھاگنا	〃
۵۵۱	عیادت کے وقت مریض کی تندرستی کے لیے دعا کرنا۔	〃
۵۵۲	وقت عیادت مریض کے لیے دعا کرنا	۵۱۷
۵۵۳	موت چاہنے کی کراہیت	۵۱۸
۵۵۴	ناگہانی موت	〃
۵۵۵	طاعون سے مرنے کی فضیلت	۵۱۹
۵۵۶	مریض کا ناخن کاٹنا اور مرنے کے زیر ناف مونڈنا	〃
۵۵۷	مرتے وقت اللہ سے اچھا گمان رکھنا چاہیئے	۵۲۰

باب	مضمون	صفحہ
۵۵۸	مرتے وقت میت کو صاف کپڑے پہنانے چاہئیں	۵۲۰
۵۵۹	میت کے پاس کیسا کلام کرنا چاہیے	۵۲۱
۵۶۰	تلقین کا بیان	"
۵۶۱	میت کی آنکھیں بند کرنا	۵۲۲
۵۶۲	استرجاع کا بیان	۵۲۳
۵۶۳	میت کو ڈھانپنے کا بیان	"
۵۶۴	میت کے پاس قرآن مجید پڑھنا	"
۵۶۵	مصیبت کے وقت بیٹھنا	۵۲۴
۵۶۶	تعزیت کا بیان	"
۵۶۷	مصیبت کے وقت صبر کرنا	۵۲۵
۵۶۸	میت پر رونا	"
۵۶۹	قبر کرنے کا بیان	۵۲۷
۵۷۰	میت والوں کے لیے کھانا تیار کرنا	۵۲۸
۵۷۱	کیا شہید کو غسل دیا جائے	"
۵۷۲	غسل کے وقت میت کا مسترخی ہونا	۵۲۹
۵۷۳	میت کو کیسے غسل دیا جائے	۵۳۰
۵۷۴	کفن کا بیان	۵۳۱
۵۷۵	کفن میں کفن کی کراہیت	۵۳۲
۵۷۶	عورت کے کفن کا بیان	۵۳۴
۵۷۷	میت کو مشک لگانا	"
۵۷۸	کفن دفن میں جلدی کرنا	"
۵۷۹	عشاء کا جلدی کرنا	۵۳۵
۵۸۰	میت کو بوسہ دینا	۵۳۶
۵۸۱	رات میں دفن کرنے کا بیان۔	"
۵۸۲	میت کو ایک ملک سے دوسرے میں لے جانا	"
۵۸۳	نماز جنازہ کے لیے صفیں	"
۵۸۴	عورتوں کا جنازہ کے پیچھے جانا	۵۳۷
۵۸۵	جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ جانے	"

باب	مضمون	صفحہ
	کی فضیلت۔	
۵۸۶	جنازے کے پیچھے آگے لے جانا	۵۳۸
۵۸۷	جنازے کے لیے کھڑے ہونا	"
۵۸۸	جنازے کے ساتھ سوار ہونا	۵۳۹
۵۸۹	جنازے کے آگے آگے چلنا	۵۴۰
۵۹۰	جنازے کو جلدی لے چلنا	"
۵۹۱	کیا امام خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھائے	۵۴۱
۵۹۲	شرعی حد میں قتل ہونے والے کی نماز جنازہ	۵۴۲
۵۹۳	بچے کی نماز جنازہ	"
۵۹۴	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۵۴۳
۵۹۵	سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت دفن کرنا	"
۵۹۶	جب مردوں اور عورتوں کے جنازے حاضر ہوں تو کس کو حاضر کیا جائے۔	۵۴۴
۵۹۷	نماز جنازہ کے وقت امام میت کے کس حصے کے سامنے کھڑا ہو؟	"
۵۹۸	نماز جنازہ کی تکبیریں	۵۴۶
۵۹۹	جنازے پر کیا پڑھے؟	"
۶۰۰	میت کے لیے دعا کرنا	۵۴۷
۶۰۱	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	۵۴۸
۶۰۲	مشرکوں کے شرعی مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ۔	"
۶۰۳	ایک قبر میں کئی آدمی دفن کرنا اور قبر پر نشانی لگانا	۵۴۹

پارہ — ۲۱

باب	مضمون	صفحہ
۶۰۴	گوشت سونے کی بڑی پائے تو کیا اس جگہ قبر کھودے	۵۵۱
۶۰۵	لحد کا بیان	"
۶۰۶	کتنے آدمی قبر میں داخل کیے جائیں؟	"

باب	مضمون	صفحہ
۶۰۷	میت کو قبر میں کس طرح داخل کرنا چاہیئے	۵۵۲
۶۰۸	قبر کے پاس کس طرح بیٹھے	"
۶۰۹	قبر میں رکھتے وقت میت کے لیے کیا دعا مانگے؟	۵۵۳
۶۱۰	جس کا قرابت دار مشرک مرجائے	"
۶۱۱	قبر کی گہرائی کا بیان	۵۵۴
۶۱۲	قبر کو مساوی کرنا	"
۶۱۳	لحد کتنے وقت قبر کے پاس میت کی بخشش کے لیے دعا کرنا۔	۵۵۵
۶۱۴	قبر کے پاس ذبح کرنا مکروہ ہے	۵۵۶
۶۱۵	ایک مدت بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	"
۶۱۶	قبر پر عمارت بنانا	"
۶۱۷	قبر پر بیٹھنے کی ممانعت	۵۵۷
۶۱۸	جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنا	"
۶۱۹	میت کو اس کی قبر سے منتقل کرنا دوسری جگہ منتقل کرنا	۵۶۰
۶۲۰	میت کی تعریف کرنے کا بیان	"
۶۲۱	قبروں کی زیارت کرنے کا بیان	"
۶۲۲	عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	۵۶۱
۶۲۳	قبروں کے پاس سے گزرے تو کیا کہے؟	"
۶۲۴	محرم مرجائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟	"

۱۷۔ کتاب الایمان

۶۲۵	جھوٹی قسم کھانے کا عذاب	۵۶۳
۶۲۶	کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم کھانا	"
۶۲۷	منبر رسول کے پاس قسم کھانا عظیم گناہ ہے	۵۶۴
۶۲۸	اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا	۵۶۵
۶۲۹	آباء اجداد کی قسم کھانا منع ہے	"
۶۳۰	امانت کی قسم کھانا منع ہے	۵۶۶

باب	مضمون	صفحہ
۶۳۱	قسم میں پہلو بچا کر بیچنا	۵۶۶
۶۳۲	اسلام کے سوا کسی ملت سے بری ہونے کی قسم کھانا	۵۶۷
۶۳۳	جو قسم کھائے کہ سائل نہیں کھائے گا	۵۶۸
۶۳۴	قسم میں ان شاء اللہ کہنا	"
۶۳۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح قسم کھایا کرتے تھے۔	"
۶۳۶	بھلائی کی وجہ سے قسم توڑ دینا	۵۶۹
۶۳۷	کیا لفظ قسم بھی قسم کھانے میں شمار ہوتا ہے	۵۷۰
۶۳۸	جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	۵۷۱
۶۳۹	کفارہ کتنے صاع ہے	"
۶۴۰	مسلمان لونڈی کا بیان	۵۷۲
۶۴۱	نذر کی ممانعت	۵۷۳
۶۴۲	گناہ کی نذر ماننا	"
۶۴۳	جس کے نزدیک معصیت کی قسم توڑنے پر کفارہ ہے۔	"
۶۴۴	جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی منت مانی	۵۷۶
۶۴۵	میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	۵۷۷
۶۴۶	نذر پوری کرنے کا حکم	۵۷۸
۶۴۷	اس چیز کی قسم کھانا جو اپنے اختیار میں نہیں	۵۷۹
۶۴۸	اپنا مال راہ خدا میں دینے کی نذر کرنا	۵۸۰
۶۴۹	زمانہ کفر میں منت مانی پھر مسلمان ہو گیا	۵۸۱
۶۵۰	غیر معلق نذر ماننا	"
۶۵۱	متفرق قسم	۵۸۲
۶۵۲	جس نے قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا	"
۶۵۳	رشتہ توڑنے کی قسم کھانا	۵۸۳
۶۵۴	قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنا	"
۶۵۵	ایسی منت ماننا جو بس سے باہر ہو	۵۸۴

باب	مضمون	صفحہ
	۱۸- کتاب البیوع	
۹۵۲	تجارت میں قسم اور غلط بیانی کو شامل کرنا	۵۸۲
۹۵۳	کن سے معاملات ٹھانا	"
۹۵۴	شبہات سے بچنا	۵۸۷
۹۵۹	سود کھانے اور کھلانے کا بیان	۵۸۹
۹۶۰	سود معاف کرنا	"
۹۶۱	تجارت میں قسم کھانے کی ممانعت	"
۹۶۲	جھگڑا ہوا تو نا اور تولنے کی مزدوری لینا	۵۹۰
۹۶۳	فرمان رسالت کہ باپ مدینہ والوں کی بہتر سب سے	"
۹۶۴	قرض کی مصیبت کا بیان	۵۹۱
۹۶۵	ادائیگی میں دیر کرنا	۵۹۲
۹۶۶	اچھا طریقے سے ادا کرنا	۵۹۳
۹۶۷	بیع صرف کا بیان	"
۹۶۸	سونے چاندی کو روپوں سے بیچنا	۵۹۴
۹۶۹	چاندی کے بدلے سونا لینا	۵۹۵
۹۷۰	چاندی کے بدلے چاندی ادھار لینا	۵۹۶
۹۷۱	بیس کی امانت	"
۹۷۲	بیس کی امانت جبکہ مالک ہاتھ پر	۵۹۷
۹۷۳	کھجور کے بدلے کھجوریں	۵۹۷
۹۷۴	بیع عرایا کا بیان	"
۹۷۵	بیع عرایا کا بیان	۵۹۸
۹۷۶	بیع عریہ کا مقدار	"
۹۷۷	عرایا کے علاوہ	۵۹۹
۹۷۸	جانور کی خرید و فروخت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا	"
۹۷۹	کئی سالوں کا پھل بیچنا	۶۰۱
۹۸۰	بیع غرر کا بیان	"
۹۸۱	بیع مضطر کا بیان	۶۰۲
۹۸۲	شرکت کا بیان	۶۰۳
۹۸۳	مضارب کا خلاف ہدایت تصرف	"
۹۸۴	امانت کے غیر دوسرے کے مال سے تجارت کرنا۔	۶۰۴
۹۸۵	مال حلال کے بغیر ساجھی بنا	۶۰۵
۹۸۶	مزدوری کا بیان	"
	جدول	۶۰۷
	تقطیع تاریخ	۶۰۹

پارہ ـــــ ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَجَّاجٌ وَيَعْلَى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ نَحَرَ ثَلٰثِينَ بِيَدِهِ وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا

ابن ابی لیلیٰ عبداللہ، محمد ابن اسحاق یسیر ان حمید محمد بن اسحاق ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ نحر فرمائے تو تیس کو اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور مجھے حکم فرمایا تو میں نے نحر کیے۔ ف

ف۔ اونٹ کو نحر اور گائے بکری بھیڑ دنبہ بچھڑے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اگرچہ حدیث میں بچھڑے کے متعلق نحر کا لفظ آیا ہے تو اس سے مراد اس کا ذبح کرنا ہے۔ اونٹ کو ذبح بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کو نحر کرنا ہی سنت ہے۔ واللہ اعلم

۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا الرَّازِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا هُشَيْمٌ وَهٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ رَاشِدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ أَيَّامِكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ النَّفْرِ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ أُتِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثِ حَكَمَاتٍ أَوْ سَبْعِ حَكَمَاتٍ فَجَعَلْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

عبداللہ بن عامر بن لحی نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم النحر ہے، پھر وہ دن جو اس کے بعد ہے یعنی گیارہ تاریخ۔ پھر فرمایا کہ آپ کے پاس تین یا سات اونٹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ ہر اونٹ دوسرے سے آپ کے نزدیک تر ہو جاتا کہ بندہ اس سے فرمائی جائے۔ جب وہ نحر کیے گئے اور ان کے پہلو زمین پر گر گئے تو آپ نے آہستہ سے کچھ ارشاد فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا۔ عرض کیا گیا کہ کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فرمایا کہ جو چاہے اس کا گوشت کاٹ کر لے جائے۔ ف

ف۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے سات اونٹ کا پیش کیا جانا۔ نحر ہوتے وقت پہلے ہر اونٹ کا یہ مشغل کرنا کہ حبیب خدا کے ہاتھوں نحر ہونے کا سب سے پہلے شرف مجھے حاصل ہو۔ اس نے ہر اونٹ کا دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا واضح کر دیا ہے کہ جانور بھی دست قدرت کی برکات اور مقام مصطفےٰ کو سمجھتے تھے۔ کامل! آج مسلمان کہلانے والے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ کا مطلب نہ سمجھنے والے جانوروں سے سبق لیں کہ مصطفےٰ کے دامن مصطفےٰ سے وابستہ ہونے کی کوشش کریں کیونکہ

دین کا بچاؤ یہی ہے۔

بمطابق بران عرش مالک دین ہر اوست
اگر باو نرسدی تمام بولہبی ہست

۳۔ حدثنا محمد بن عبید بن حساب نا عبد الرحمن ابن سلیمان الرملی نا عبد الله بن المبارک عن حریز بن عثمان عن عبد الرحمن بن میسرة الحضرمی قال سمعت حریز بن عثمان الرحبی قال سمعت عبد الرحمن بن عسیلة الصنابحی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع وأتی بالبدن فقال ادع لی علیا قال فأتیته بعلی فقال بم أهللت یا علی قال أهللت بما أهل به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فأهد وامکث حراما کما أنت فأهدی له علی نحوا من مائة بدنة۔

عبد الرحمن بن عسیلہ صنابحی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمرہ عقبہ کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ کی بارگاہ میں قربانی کے اونٹ پیش کیے گئے۔ فرمایا کہ ابوالحسن (حضرت علی) کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ کی حضرت علی بلا لیے گئے۔ ان سے فرمایا کہ تم حج کا کیا نیت کیے ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نیت کی ہے وہی نیت میں نے کی ہے۔ فرمایا کہ تم اپنے احرام پر قائم رہو۔ پھر اس سے اونٹ نحر کیے۔ قاسم نے کہا کہ آپ اپنے ہی ہاتھ سے نحر کیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

اونٹ کو کیسے نحر کرے

۴۔ حدثنا عثمان بن أبی شیبة نا أبو خالد یعنی الأحمر عن ابن جریج عن أبی الزبیر عن جابر وعن المثنی عن محمد بن علی بن شافع عن ابن عباس أن النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلا أناخ بدنته لینحرها قائمة تعقل یدها الیسری فقال ابعثها قیاما مقیدة سنة محمد صلی الله علیه وسلم۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ کو اونٹ کو نحر کرتے دیکھا کہ اس کے بائیں پیر کو باندھ کر اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کو دائیں پیر پر کھڑا کر کے نحر کرو۔

۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا هشیم أنبأنا الحجاج بن أبی زینب بن بحیر قال سمعت ابن عمر یقول لرجل وهو یبعث بدنته انحرها قائمة مقیدة سنة محمد صلی الله علیه وسلم۔

زاذان بحیر نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنے لگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کرم کے ایک پیر باندھ دو کہ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۶۔ حدثنا حمید بن عون نا سفیان یعنی ابن عیینة عن عمرو الکوفی شیخ الجزری عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبی لیلی عن علی قال أمرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن أقوم علی بدنه وأقسم جلودها وجلالها وأمرنی أن لا أعطی الجزار منها شیئا وقال نحن نعطیه

مجاہد نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور ان کی جھولوں اور کھالوں کو تقسیم کرنے کا اور مجھے حکم فرمایا کہ قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دیا جائے چنانچہ حضرت علی نے فرمایا کہ اس کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے

من جیزہ۔

باب: وقت الإحرام۔

۱۔ حدثنا محمد بن منصور ثنا يعقوب وذكر ابتداء إبراهيم بإسناده عن ابن إسحاق حدثني الحسين بن عبد الله الهاشمي الجزري عن سعيد بن جبير قال قلت لعبد الله بن عباس يا أبا العباس عجبت لاختلاف أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في إهلاله رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أوجب فقال إني لأعلم الناس بذلك إنما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة واحدة فمن ثم اختلفوا أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صلى في مسجد ذي الحليفة ركعتين فلما قعد في مجلسه أوجب فأهل حين فرغ من ركعتيه فسمع ذلك منه أقوام فحفظوا عنه ثم ركب فلما استقلت به ناقته أهل فأهل الناس حين سمعوا فقالوا إنما أهل إذا استقلت به ناقته ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما علا شرف البيداء أهل فأهل الناس حين سمعوا فقالوا إنما أهل إذا علا شرف البيداء فمن ثم أهل حين علا شرف البيداء فأنكر ذلك عليه أقوام فقالوا إنما أهل حين علا شرف البيداء فأيكم الله لقد أوجب في مصلاه وأهل حين استقلت به ناقته وأهل حين علا شرف البيداء فمن أخذ بفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنما أهل في مصلاه إذا قام من عند الشجرة۔

۲۔ حدثنا العنبري عن سفيان عن موسى الجهني عن سالم بن عبد الله عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبحانك اللهم هذا الذين كذبوا على رسولك

احرام باندھنے کا وقت

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اے ابوالعباس! میں آپ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اختلاف کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واجب ہونے پر احرام کب باندھا تھا؟ یا کہ دوسرے لوگوں کا ثبوت مجھ سے بہتر زیادہ معلوم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے اختلاف اسی وجہ سے ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے دروازے سے نکلے۔ جب آپ نے ذوالحلیفہ کی اپنی مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں تو اسی جگہ میں اپنے اوپر واجب کر لیا یعنی دو رکعتوں سے فارغ ہو کر حج کا اہلال کیا۔ پس بعض لوگوں نے سنا اور اس بات کو یاد رکھا۔ پھر آپ سوار ہو گئے اور جب آپ کا اونٹ سیدھا ہو گیا تو اہلال کیا۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اسے سنا جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اونٹ کے سیدھا ہونے کے وقت اہلال کرتے ہوئے سنا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب بیداء کی بلندی پر چڑھائی پر چڑھے تو اہلال کیا۔ چنانچہ کہنے والے حضرات نے اس وقت سنا جبکہ آپ بیداء کی بلندی پر چڑھ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ نے مصلیٰ پر واجب کر لیا تھا اور اسی کی وجہ کہ اپنے اونٹ پر سوار ہونے کے وقت اہلال کیا جبکہ آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ بعض نے حضرت ابن عباس کی مخالفت کر لیا ہے کہ اہلال کیا اپنے مصلیٰ پر جبکہ لوگ کثرت سے جمع ہو گئے۔

سالم بن عبد اللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ بیداء وہ مقام ہے جس سے متعلق تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کرتے ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا من بعد اليوم ولكن سهو وكذا في الحكم.

۹۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن عبيد بن جريج أنه قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن إنما خرجنا معك لنصيب منك فقال ما أراكم إلا قد أصبتم ثم قال أرأيتم لو أن أحدكم أتى بيت ماله فوجد بابه مغلقا ووجد بعيره بالفناء أكان يصل إلى ما في بيت ماله إلا بما يصل به إلى بعيره قالوا لا قال فإن البيت لله والبيوت أبواب مغلقة وإنما يؤتى من أبوابها فإذا أتيتم البيت فأصيبوا ما أحل الله لكم منه وما حرم عليكم فاتركوه حتى يأذن لكم أهله فقال رجل يا رسول الله فكيف بالنساء وأنا أعلم أن لي نساء فكيف بهن قال فإن لم تنههن تنهاهن صلاتهن وصيامهن وإن لم تضربهن تضربهن ذنوبهن فقال رجل يا رسول الله فكيف بالخدم وأنا أعلم أن لي خدما فكيف بهم قال فإن لم تنههم تنهاهم صلاتهم وصيامهم وإن لم تضربهم تضربهم ذنوبهم فقال رجل يا رسول الله فكيف بالمال أن لم نصب منه تصب منا فما أحب أن المال وأنا سلمنا وأن المال ذهب وأنا ذهبنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فكيف بالمال إذا كان لي مال فما أحب أن أصيب منه وأنا الحلال كله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفكذلك تكون حتى تنتهي ما أحللت.

۱۰۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا محمد بن بكر ثنا ابن جريج عن محمد بن الشنبر عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى أهل اليمن كتابا في الحكم وكتب له كتابا في الصدقات فوجد في الحكم أن من اعتبط مؤمنا قتلا عن بينة فإنه قود إلا أن يرضى أولياء المقتول وأن في النفس الدية مائة من الإبل وفي الأنف إذا أوعب جدعا الدية مائة من الإبل وفي اللسان الدية مائة من الإبل وفي الشفتين الدية مائة من الإبل وفي البيضتين الدية مائة من الإبل وفي الذكر الدية مائة من الإبل وفي الصلب الدية مائة من الإبل وفي العينين الدية مائة من الإبل وفي إحدى العينين نصف الدية وفي الرجل نصف الدية وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الإبل وفي كل أصبع من أصابع اليد والرجل عشر من الإبل وفي السن خمس من الإبل وفي الموضحة خمس من الإبل وأن الرجل يقتل بالمرأة وعلى أهل الذهب ألف دينار.

۱۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا يزيد أخبرنا سليمان التيمي عن الحسن عن أنس بن مالك

سلم نے فرمایا کہ آج کے بعد نہیں لیکن سہو ہے اور اسی طرح حکم ہے۔

۹۔ ابوسعید مقبری نے عبید بن جریج سے روایت کی کہ اس نے عبداللہ بن عمر سے کہا اے ابوعبدالرحمن ہم تو آپ کے ساتھ اس لیے آئے تھے کہ آپ سے کچھ حاصل کریں گے (یا اس سے کچھ سیکھیں گے) تو عبداللہ نے کہا میرا خیال ہے تم نے سب کچھ پا لیا پھر کہا بھلا بتاؤ اگر تم میں سے کوئی اپنے مال کے گھر آئے اور دیکھے کہ دروازہ بند ہے اور اونٹ صحن میں ہے تو کیا وہ اونٹ کے بغیر گھر کے مال تک پہنچ سکے گا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ کہا پس بیت اللہ اللہ کا گھر ہے اور گھروں کے دروازے ہوتے ہیں اور ان ہی سے آنا چاہیے پس جب تم بیت اللہ میں آؤ تو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے اس میں سے لو اور جو حرام کیا ہے اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ تمہیں اجازت دے دے۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے اور میں جانتا ہوں کہ میری عورتیں ہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر تم انہیں منع نہ کرو گے تو ان کی نماز اور روزے انہیں منع کریں گے اور اگر تم انہیں مارو گے تو ان کے گناہ انہیں مارتے رہیں گے۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ خادموں کے بارے میں کیا حکم ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے خادم ہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر تم انہیں منع نہ کرو گے تو ان کی نماز اور روزے انہیں منع کریں گے اور اگر تم انہیں مارو گے تو ان کے گناہ انہیں مارتے رہیں گے۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مال کے بارے میں کیا حکم ہے اگر ہم اس میں سے کچھ پائیں تو ہم پائیں گے اور اگر مال ہم سے جائے تو ہم جائیں گے تو میں پسند نہیں کرتا کہ مال میرے پاس رہے اور میں جاؤں یا میں رہوں اور مال جائے تو میں پسند نہیں کرتا کہ مال میں سے کچھ پاؤں اور میرا سارا مال حلال ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا میں نے حلال کیا ہے۔

۱۰۔ عمرو بن حزم کے گھرانے کے لوگوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کو ایک تحریر لکھی جس میں احکام اور صدقات کا بیان تھا۔ احکام میں یہ تھا کہ جو شخص کسی مسلمان کو بلا ثبوت قتل کرے تو قصاص ہے مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء راضی ہو جائیں اور یہ کہ جان میں دیت سو اونٹ ہے اور ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو دیت سو اونٹ ہے اور زبان میں دیت سو اونٹ ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت سو اونٹ ہے اور دونوں خصیوں میں دیت سو اونٹ ہے اور ذکر میں دیت سو اونٹ ہے اور پیٹھ میں دیت سو اونٹ ہے اور دونوں آنکھوں میں دیت سو اونٹ ہے اور ایک آنکھ میں دیت پچاس اونٹ ہے اور پاؤں میں دیت پچاس اونٹ ہے اور مامومہ میں دیت ایک تہائی ہے اور جائفہ میں دیت ایک تہائی ہے اور منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اہل سونا پر ایک ہزار دینار ہیں۔

۱۱۔ حسن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تھا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا کیا فلاں نے کیا فلاں نے کیا یہاں تک کہ یہودی کا نام لیا گیا تو لونڈی نے سر سے اشارہ کیا تو یہودی پکڑا گیا اور اس نے اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ۔

اپنی سواری پر سوار ہو گئے جب بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تو لبیک کہا۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدٌ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقْبَلَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ۔

۱۲۔ ابوالزبیر نے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرع کی جانب سے راستہ اختیار کرتے تو اپنی سواری کے سیدھے ہونے پر احرام باندھ لیتے اور جب کداء کی جانب سے راستہ اختیار فرماتے تو کداء یا بیداء کی پہاڑی پر چڑھ کر احرام باندھتے۔

باب ۳۔ الإشتراط في الحج۔

حج میں شرط لگانا

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ کس طرح کہوں؟ فرمایا تم یوں کہو۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اور میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے۔

باب ۴۔ في إفراد الحج۔

حج مفرد کا بیان

۱۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ بِالْحَجِّ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وَنَا مُوسَى نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ

حماد بن سلمہ، حماد بن زید، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، موسیٰ اور وہیب، ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جبکہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ جب ہم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو فرمایا۔ جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ موسیٰ نے حدیث وہیب

حَتَّى سَأَلَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأَخِي وَابْنِ عَمِّي فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَا اعْتَمَرْتَ مُنْذُ قَدِمْتَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ بْنِ سَلَمَةَ وَأَنَا أَنْهَاكَ عَنْهَا وَاللَّهِ إِنْ عَلِمْتُ أَنَّكَ اعْتَمَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ لَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ كَانَ فِي بَعْضِ مَا كَلَّمَهُ بِهِ أَنْ قَالَ لَهُ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمْرٍ يَسُرُّكَ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ أَكَانَ يَرَى أَنَّ لَهُ أَنْ يَعْصِيَهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ أَفَأَنَا أَوْصَى إِلَيْكَ فَقَالَ لَا فَقَالَ

۱۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے۔ پھر احرام نہ کھولے جب تک حج سے حلال نہ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا اپنا سر کھول کر کنگھی کر لو، حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے یہی کیا۔ جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم بھیج دیا۔ میں نے عمرہ ادا کیا۔ فرمایا کہ تمہارے عمرہ کا مقام یہی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دیا۔ پھر حلال ہونے پر دوسرا طواف کیا۔ اپنے حج کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔ ف

ف۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت عائشہ تنعیم کے جس مقام سے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہاں مسجد تعمیر کی گئی تھی اس کا نام مسجد السیدہ رکھا گیا تھا۔ بزرگوں کی یادگار کا اس حیثیت سے احترام رہنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ مَا لَكِ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے حج کا تلبیہ کہا یہاں تک کہ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اے عائشہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے حیض آگیا ہے۔ کاش! میں حج نہ کرتی۔ آپ نے سبحان اللہ کہتے ہوئے فرمایا۔ یہ چیز تو اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَمَا يَغْسِلُ مِنَ الْأَطْيَابِ

۱۸۳۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَقَالَ اللَّيْثُ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۱۸۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۱۸۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا

ان یحل شیئا من لم یکن معہ ھدی فحللنا حتی اذا قال الرجل کلمۃ واقعنا النساء ونطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ وشفہ دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ وھی تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون الی الحج الان قال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی اذا طھرت طافت بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرتک جمیعا فقالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حین حججت قال فاذھب بھا یا عبد الرحمن فلیعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ۔

جن کے پاس ہدی نہ ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا کہ سب کچھ حلال۔ پس ہم نے عورتوں سے صحبت کی، خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہنے اور عرفہ میں صرف چار رات باقی تھیں۔ پھر ہم نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہ رو رہی ہیں۔ فرمایا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ مجھے حیض آگیا ہے۔ لوگوں نے احرام کھول دیا اور میں نے نہیں کھولا اور نہ بیت اللہ کا طواف کیا ہے جبکہ لوگ حج کرنے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیجئے انہوں نے ویسا ہی کیا اور مواقف میں ٹھہری رہیں۔ جب پاک ہو گئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کا پھر فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو چکی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں تو اپنے دل میں سوچتی تھی کہ میں نے حج کے مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ فرمایا کہ عبدالرحمن انہیں لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ اور یہ حصبہ کی رات تھی۔

۲۴۳۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نا ابی عن ابن اسحاق حدثنی ابو الزبیر ان عبد اللہ سمع جابرا یحدث عن ھذا وانفرد قال عن قولہ وآھلی بالحج ثم حیضی وامضی فاقضی المناسک کلھا ان لا تطوفی بالبیت ولا تصلی۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کے بعض حصے سنے تھے۔ انہوں نے فرمان رسالت کے بارے میں فرمایا۔ حج کا احرام باندھ کر حج کرو اور دوسرے صحابی کہتے ہیں تم حج ادا کرنا مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ نماز پڑھنا۔

۲۴۴۔ حدثنا العباس بن الولید بن مزید اخبرنی ابی قال حدثنا الاوزاعی حدثنی من سمع عطاء بن ابی رباح یحدث عن جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لا یخالطہ شیء فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فطفنا وسعینا ثم اتینا مرتنا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل وقال لولا ھدیی لحللت ثم قام سراقۃ بن مالک فقال

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو شامل نہیں کیا تھا۔ ہم ذی الحجہ کی چار راتیں گزرنے پر مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس ہم نے طواف کیا اور سعی کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ!

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اردف الفضل بن عباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجعل الفضل ینظر الی شق وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحول وجہ الفضل
الی الشق الآخر فقال ابو داؤد لم یسمع شعبۃ من
ابی بشر حدیث مجاہد ھذا انما اخذہ عن نبیط
ابن شریط عن مجاہد۔

۲۵۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا حماد
عن ابی بشر عن حکیم بن جابر عن ابن عباس
قال لم یرمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا اصحابہ ثلاثۃ اشواط من الحجر فمشوا
الی الحجر الا لیتجلدوا قال فقیل لابن عباس
ان اناسا یزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انما رمل بالبیت لان المشرکین کانوا
یقال ان ھھنا من الناس کانہ الغیلان فقال
قد صدقوا اما اذا رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل اصحابہ
ان یرملوا ما بین الرکنین لینظر المشرکون
الی قوتھم فلم یکن منعہ ان یرملھم کلھم الا
ان کان منعہ ابقاء علیھم قال ابو داؤد
وکان ابن عباس یقول لا تطیق ان صلوۃ
ولا ما تقذر فکم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لو ان استلمت حتی اکثر فی ما
ما اختلفت ولو ان فی یدی الھدی لاھلکت۔

۲۶۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ان محمد

یہ روایت ہمارے لیے اسی سند سے ابوبشر کے لیے ہے؛
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کو پیچھے بٹھایا پھر جیسے کسی
نے ان سے کہا فضل نے دیکھنا شروع کر دیا اس پر آپ نے اپنا ہاتھ
ان کے منہ پر رکھ دیا اور دوسری طرف پھیر دیا۔

ابوداؤد نے کہا شعبہ نے یہ حدیث ابوبشر سے نہیں سنی
انہوں نے نبیط بن شریط سے سنی انہوں نے مجاہد سے۔

۲۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابوبشر، حکیم بن جابر، ابن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے
صحابہ نے تین چکروں میں رمل نہیں کیا پھر وہ حجر کی طرف
چلے۔ جب یہ حدیث ابن عباس سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا
سچ کہا انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا
تو اس وجہ سے کہ مشرکین کے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے
کہ اس میں غول ہیں تو آپ نے ان کے سامنے رمل کیا
پھر آپ نے اپنے صحابہ کو رمل کرنے کا حکم دیا کہ وہ
مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ آپ نے سب کو رمل کرنے کا
حکم اس لیے نہیں دیا کہ آپ کو ان پر رحم آتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا
ابن عباس کہتے تھے کہ تم نماز کی طاقت نہیں رکھتے اور
جو چیز تم ناپسند کرتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اگر میرے ہاتھ میں قربانی کا جانور ہوتا تو میں
بوسہ نہ لیتا۔

۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، ان محمد

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ
کے صحابہ کے ساتھ اس وقت پہنچے جب وہ مکہ میں آکر بیمار ہو گئے
تھے۔ جب یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان
کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابوبکر نے اس کے جس کے بارے میں وہ ہے جب وہ مدینہ
کی سطح پر پہنچے تو لوگوں نے کہا اس نے ہم سے بیان کیا جب
وہ مکہ میں داخل ہوئے تو لوگ بیمار ہو گئے اور اس نے ہم سے بیان
کیا کہ لوگوں نے ان کی طرف توجہ نہیں دی۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا ان میں سے بعض
کہنے لگے اس بڑی وادی سے نکلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کو حضرت ابی سے ساتھ بھیجا تھا جب وہ
آئے تو انہوں نے کہا میں نے بھی اسی پر احرام باندھا ہے جس
پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ
طواف کریں پھر بال کتروا دیں اور حلال ہو جائیں سوائے
اس کے جس کے ساتھ ہدی ہے۔ لوگوں نے کہا ہم منیٰ کی حالت
میں جائیں گے ہمارے شرمگاہوں سے منی ٹپک رہا ہے یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا۔ اگر میں
اس کام کے قبل ہدی نہ ہوتا تو میں بھی ضرور ایسا کرتا پھر سراقہ
بن مالک آئے تو آپ نے ان کو بھی احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ مِثْلُ الْمُتَمَتِّعِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ كَمَا يَصُومُ الْمُتَمَتِّعُ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ كُلَّهُ وَقَدْ عَجَّلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا شُكَّرٌ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِذَلِكَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادُوا الْحَجَّ.

۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ ابْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عَلِيٍّ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَيَسْعَى ثُمَّ يَحِلَّ ثُمَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ أَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ.

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُقَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَفْتِنِي أَفْتَاكَ اللَّهُ بِرُمْحٍ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَمَرِّ الرَّوْحِ فَيُفْتِيكَ فِيهِ بِنَفْيِ الْعُمْرَةِ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمرہ حج ہی کے ساتھ ہم نے تمتع کر لیا ہے لہٰذا جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ روزوں کی طرح حلال ہو جائے اور عمرہ کو حج تا قیامت کے لیے شامل کر دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں حاضر ہو جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو حلال ہو جائے گا اس کے ذمہ حج باقی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ایک آدمی نے عطاء سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمرہ حج کا احرام باندھ کر داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا جب مکہ پہنچے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کے درمیان ابن شوکر کا بیان ہے کہ سعی کی پھر آپ نے بال نہ کتروائے حلال ہوئے اور حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہے وہ طواف اور سعی کرے بال کتروائے، پھر احرام کھول دے۔ ابن منیع نے کہا کہ یا سر منڈوائے پھر احرام کھول دے۔

حمید بن قیس نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس آ کر کہا کہ مجھے فتویٰ دیجیے اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے اس مرتبہ میں دریافت کیوں نہیں کرتے جس میں آپ کے حج اور عمرہ کے بارے میں فتویٰ دیا جاتا ہے اس نے کہا میں نے آپ سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا تھا۔

قبل الحج

۳۱۔ حدثنا موسیٰ ابو سلمۃ نا حماد عن قتادۃ عن ابی شیخ الہنائی عن حیان بن حلاۃ عن ابی موسیٰ الاشعری قال سمعت قرۃ بن اعصر البصری ان معاویۃ بن ابی سفیان قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تعلمون ان نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کذا وکذا وامر بکذا وکذا التمتع والعمرۃ الی الحج قال نعم قال ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کذا وکذا قالوا اللھم نعم۔

حیان بن حلاۃ سے روایت ہے جنہوں نے بصرہ والوں میں سے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے قرآن مجید پڑھا تھا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں فلاں کام سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ فلاں فلاں کام کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور نے حج اور عمرہ کو حج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سب نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ باتوں کے ساتھ ہے لیکن آپ بھول گئے ہیں۔

حج قران کا بیان

۳۲۔ حدثنا احمد بن حنبل نا ھشیم انا خالد الحذاء وحمید الطویل وحصین المکی عن انس بن سلمۃ انھم سمعوا انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا یقول لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا۔

یحییٰ بن بحا کی۔ عبدالعزیز بن صہیب اور علی الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ چنانچہ آپ لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا کہتے تھے۔ ف

ف۔ حج اور مناسک حج کی ادائیگی کے تین طریقے ہیں۔ اول مفرد ہے کہ صرف حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھے۔ ثانی قارن کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ ثالث متمتع یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ سے حج تک فائدہ حاصل کرنا۔ یعنی پہلے عمرہ کے لیے احرام باندھے اور عمرہ کرکے احرام کھول دے اور مکہ ہی میں رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے اور حج کرے۔ اس صورت میں متمتع کو فضیلت ہے کہ ایک ہی سال میں حج و عمرہ دونوں ادا ہو جاتے ہیں۔ حنفی مذہب کو سامنے رکھ کر کہتے ہیں کہ علم حدیث نے قران کو ترجیح دی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۳۔ حدثنا ابو سلمۃ موسیٰ بن اسمٰعیل نا وھیب نا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بات بھا یکفی بینی الحلیفۃ حتی اصبح فرکب حتی اذا استوت علی البیداء سبح اللہ وسبح وکبر لما اھل بحجۃ وعمرۃ واھل الناس بھما فلما قدمنا امرنا ان نحل حتی اذا کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ جب بیداء پہنچے تو الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہہ کر حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی دونوں کا احرام باندھا جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حج کا تلبیہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات اونٹوں کو کھڑا کرکے اپنے

نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا.

دست مبارک سے نحر فرمایا۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا حَجَّاجٌ نَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ عَلِمْتُ مَعَاذًا وَقَاصِ ذَهَبَ قَالَ فَلَقِيَهُمْ خَارِجًا مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقْتُ فَاطِمَةَ فَاسْتَدْرَشَا بَعِيرًا وَقَدِ انْضَمَّتِ الْبَيْتَ بِعُرْضٍ فَقَالَتْ مَالَكَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ فَلَمْتُ لَهَا إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ فَقَالَ لِي انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّينَ أَوْ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَنَحَرْتُ عَنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بِضْعَةً.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔ میں نے ان کے ساتھ کچھ وقت گزارا تھا اس لئے حاصل کی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے یمن سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا حکم دیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ براء کا بیان ہے کہ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے کیسا عرض کی کہ میں نے اسی چیز کا احرام باندھا جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور قران کیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے فرمایا کہ میرے ساتھ رہو یا اچھا اسٹرونٹ تحریر کرو اور اپنے لیے تینتیس یا چونتیس رکھ لو اور میرے ہر اونٹ میں سے ایک حصہ کھاؤ۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ أَهْلَلْتُ بِهِمَا فَقَالَ خُذْ خُذْ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حسن نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ وَقَالَ هُمَا بِالْعُمْرَةِ فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس بات سے پہلے حضور کے پاس سے ایک آنے والا آیا جبکہ آپ صحیح میں تھے اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہا کہ عمرہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ولید بن مسلم اور عمرو بن عبداللہ اور اسحاق نے اس حدیث

المبارك وقال عمرو في حجته قال ابو داود وقال الوليد بن مسلم وعمرو بن عبد الواحد في هذا الحديث عن الاوزاعي وقال عمرو في مسجد الخيف ابو داود وكذا رواه علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير في هذا الحديث قال وقال عمرو في حجته

۳۷۔ حدثنا عباد بن موسى ثنا اسماعيل يعني ابن جعفر ثنا عبد العزيز بن محمد عن عبد العزيز بن حكيم قال رآني الربيع بن سبرة عن ابيه قال حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اتينا عسفان قال له سراقة بن مالك المدلجي بما فصلت الطواف لنا فصلت فرقا تأتي وليدا اليوم فقال ان الله عز وجل قد احل لكم في حجكم هذا عمرة فاذا قضيتم من نحرتم هاهنا بمنى بين الصفا والمروة فقصرتم او من كان منكم هديا۔

۳۸۔ حدثنا حبان ابو الخطاب بن منجدة ثنا شعيب بن اسحاق ح وحدثنا ابو بكر بن خلاد ثنا يحيى المعنى عن ابن جريج اخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس ان معاوية بن ابي سفيان اخبره قال قصرت عن النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص على المروة او رايته يقصر عنه على المروة بمشقص

۳۹۔ حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن يحيى المعنى قالا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن طاوس عن ابن عباس عن معاوية قال لا اعلم الا انه قال لنا ما كنت ارى ان اصر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص اعرابي على المروة زاد محمد الحسن في حديثه بحجة۔

بیع ابن سبرہ کے والد صاحب نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب عسفان کے مقام پر پہنچے تو سراقہ بن مالک مدلجی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ آج تو کوئی نادر بات ظاہر فرما دیجئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو شامل فرما دیا ہے۔ لہٰذا جب تم پہنچ جاؤ تو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان بھی تو وہ حلال ہو گیا سوائے اس کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔

عبدالوہاب بن نجدہ، شعیب بن اسحاق۔ ابوبکر بن خلاد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کو تیر کی نوک سے کاٹا یا آپ کو تیر کی پیکان سے کاٹتے ہوئے دیکھا۔

طاؤس کے والد صاحب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کو ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے کاٹا تھا حسن نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ آپ کے حج میں۔

۱۴۴۰ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمَّاعٍ أَنَا أَبُو أَنَسٍ شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ الْقُرَشِيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ

مسلم القرشی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا۔

۱۴۴۱ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي لُبَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى وَلَمْ يَحِلَّ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَحْلُلْ وَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيَتَمَتَّعْ ثُمَّ لِيَحِلَّ فَإِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ أَيَّامٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کا تمتع کیا پس آپ نے ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے ساتھ تمتع کیا لوگوں میں سے بعض ہدی ساتھ لے کر آئے تھے اور بعض نے پیش کیں اور بعض نہیں لائے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں سے فرمایا۔ تم میں سے جو کوئی ہدی لایا ہے تو وہ چیزوں میں سے جن پر وہ محرم تھا ان میں سے کوئی بھی حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ حج پورا کرلے اور جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ حلال ہوجائے اور حج کا احرام باندھ کر ہدی پیش کرے جس کے پاس ہدی ہو وہ تین روز سے ایام حج میں روزے رکھے اور سات روز سے جب اپنے گھر لوٹے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر فرمایا ہم سب سے پہلے عمرہ کریں گے پھر سات طوافوں میں سے تین کے اندر رمل کریں گے اور چار طوافوں میں چلیں گے۔ پھر بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر جو چیزیں اس کے لیے حرام ہوئی تھیں ان میں سے کوئی حلال نہ ہوئی یہاں تک کہ اپنا حج پورا کرلیا اور قربانی کی پھر کعبہ کا طواف کرلیا اور اسی وقت بیت اللہ کا طواف کرلیا تو وہ تمام چیزیں حلال ہوگئیں جو اس سے حرام ہوئی تھیں۔ جیسا کہ

مَنْ لَمْ يَرَ الْهَدْيَ وَبَيَانَ الْهَدْيِ مِنَ الْمَكِّيِّ۔

تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کیا جبکہ بعض لوگ ہدی نہیں لائے تھے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! لوگوں نے احرام کھول دیئے لیکن آپ نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جوڑے ہیں اور ہدی کو قلادہ پہنا لیا ہے لہٰذا میں ہدی نحر کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے عام صحابہ کرام نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا تھا اور ان حضرات کے پاس ہدی تھی جیسے حضرت علی اور حضرت ابوطلحہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدی ساتھ لائے تھے اس لیے آپ نے احرام نہ کھولا کیونکہ حکم یہ ہے کہ ہدی لانے والا جب تک نحر نہ کرے حلال نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

حج کا احرام باندھ کر اسے عمرہ بنا لینا

۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَنْبَأَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِي مَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالرحمٰن بن اسود نے مسلم بن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارے میں فرمایا کرتے جس نے حج کی نیت کر کے اسے عمرہ میں بدل لیا کہ یہ اجازت صرف ان حضرات کے لیے تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْخَبَرِ بِمَعْنَاهُ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حارث بن بلال بن حارث کے والد ماجد عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا جانے ساتھ خاص ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ فرمایا صرف تمہارے لیے ہے۔ ف

ف۔ حج کو فسخ کر کے اسے عمرہ میں تبدیل کر لینا یہ مخصوص حالات میں صرف ان حضرات صحابہ کرام کا کہ سال اجازت تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اس کے بعد تمام مسلمانوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہ رہی جیسا کہ اس باب کی مذکورہ بالا اور دوسری احادیث سے صریح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ

دوسرے کی طرف سے حج کرنا

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے تو خثعم کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی۔ پس فضل اس کی طرف اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری جانب کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا ہے اسے میرے والد محترم نے اس وقت پایا جب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر ٹک نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔ ف

ف سنن ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ میں بھی مروی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر نگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کسی ہوا کہ شاید میری یہ حرکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پوشیدہ رہے گی! لیکن محبوب خدا معجز نما نگاہوں کا محبوب یہ عالم تھا کہ [illegible] آپ سے پوشیدہ کیسے رہ سکتی تھی۔ لہٰذا ان کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ اس عورت کو مسئلہ بھی بتلایا کہ ان بے چارے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو۔ حج اس کی جانب سے دوسرا شخص کر سکتا ہے جس کی بھوجھ کے ذمہ ہونے کی وجہ سے اُمید ہو اور فریضہ کا یہ حکم سر دست اسی طرح برقرار رہے گا۔ نفلی حج دوسرے سے کروایا جا سکتا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کیونکہ حج یا ایسا سفر اختیار کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور دوسرے کو اس کے حج ادا کرنے کا۔ حج بدل کے سلسلے میں ائمہ کرام کے درمیان کافی اختلاف ہے جس کی تفصیل ذکر کرنے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسَدَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس نے ابورزین سے روایت کی ہے۔ حفص نے اپنی حدیث میں کہا کہ بنی عامر کا ایک شخص حاضر خدمت گرامی ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ حج و عمرہ کا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں اپنے والد ماجد کی طرف سے حج و عمرہ کر لوں؟

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحٰقُ لِلْعَشْرَةِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

اسحٰق بن اسمٰعیل اور ہناد بن سری۔ اسحٰق نے عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، قتادہ، عزرہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا۔ لَبَّیْکَ عَنْ شُبْرُمَةَ (اے اللہ! میں حاضر ہوں شبرمہ کی طرف سے) عرض کی کہ میرا بھائی یا قریبی رشتہ دار ہے۔ فرمایا کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ پہلے اپنی طرف سے حج کرو اللہ پھر شبرمہ کی طرف سے۔

باب کَیْفَ التَّلْبِیَةُ

تلبیہ کیسے کہے؟

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ کیا کرتے۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور تیرے حضور مستعد ہوں۔ بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ رغبت اور عمل کی توفیق تیری طرف سے ہے۔ ف

ف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تلبیہ کے بعد صحابہ کرام کا اضافہ کرنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اپنی جانب سے اضافہ کرنا اور صحابہ کرام کا ان پر قطعاً نکیر نہ فرمانا اس کی دلیل ہے کہ سنت پر کچھ اضافہ بدعت یا ناجائز نہیں ہے۔ صحابہ کرام تو ہر گز ایسی جرأت نہ کرتے اور نہ کسی کو اپنے میں سے ایسا کرنے دیتے۔ اضافہ دو ہی ناجائز ہے اور بدعت ہے جو خلاف سنت ہو اور سنت کو مٹانے یا چھپانے کے ارادہ سے کیا جائے۔ ورنہ اضافہ بدعت ہونے میں کلام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ سُفْيَانَ نَا جَعْفَرٌ قَالَ أَنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّلْبِيَةِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَ هَذَا مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ پھر حدیث ابن عمر کی طرح تلبیہ کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ لوگ اس میں ذا المعارج وغیرہ الفاظ کا اضافہ کر لیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے اور ان سے کچھ نہ فرماتے۔ ف

ف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے اور ان سے کچھ نہ فرماتے۔ ف

صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم بھی نہ فرمائے ہوں، تب بھی اُنھیں ناجائز اور بدعت نہیں کہہ سکتے۔ اضافے وہی پسندیدہ ہیں جن کی اصل شریعت مطہرہ میں موجود ہو اور وہ کسی سنت کو مٹاتے ہوں۔ جب یہ صورت ہوگی تو ایسے اُمور کا بدعت ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے ہاں ہر اضافے اور نئے کام کو خواہ وہ شرعاً کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو اور صدیوں سے اہل اسلام کی نظروں میں مقبول و محمود ہو بلکہ جید اساطین علم کا معمول رہا ہو اُسے بدعت بتانا سیئہ نظری اور ستم ظریفی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا۔

قعنبی، مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، خلاد بن سائب انصاری نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے حکم پہنچایا کہ اپنے صحابہ اور ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ احرام باندھتے وقت اپنی آواز بلند رکھیں یا کہ تلبیہ کے وقت دونوں میں سے ایک مراد ہے۔

باب: متی یقطع التلبیۃ

لبیک کہنا کب موقوف کرے

۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَلِيكِيٌّ نَا ابْنُ مُجَرَّيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ آخِرِهِ فَلَبَّى حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

عبداللہ بن ابوسلمہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دن میں جس سے عرفات کی طرف چلے تو ہم میں سے کوئی تلبیہ اور کوئی تکبیر کہہ رہا تھا۔

باب: متی یقطع المعتمر التلبیۃ

عمرہ کرنے والا لبیک کہنا کب موقوف کرے

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالملک بن ابوسلیمان اور ہمام نے عطاء حضرت ابن عباس سے موقوفاً۔

بکوفا۔

باب لباس المحرم یغزل غلامہ۔

۵۴ حدثنا احمد بن حنبل و محمد بن عیسی ابن حبیب المعنی قالا ثنا سفیان قال احمد ابن یونس انا ابن اسحاق عن عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو محرم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا رأسہ ولا تحنطوہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا وقال محمد فی حدیثہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ یلبی وقال احمد فی حدیثہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا۔

باب الرجل یحمل بطیب یتجر بہ۔

۵۵ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان قال سمعت حمادا انا صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر خلوق او نحو ہذا من صفرۃ فقال یا رسول اللہ کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ قال این السائل عن العمرۃ

احرام والے کا اپنے غلام کو پیٹنا

جعفر بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے چلے۔ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم نے کہا۔ پس حضرت عائشہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ ہدیہ میں آیا تھا وہ میں اپنے ساتھ لے گئیں۔ حضرت جعفر کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ کے ساتھ ان کے بھائی عبد الرحمن نے عمرہ کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن ان کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ (راوی اسحاق نے کہا ہے) میرا گمان ہے کہ وہ اونٹ کمزور تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کسی اونٹ کے ساتھ تم نے سست کر دیا۔ پس سے پیٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ (اس حرم کی طرف دیکھ کر کہا کہ) ابن ابی عدی کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش تھے کہ اس حرم نے کیا دیکھ کر کیا کہا ہے آپ تبسم فرما رہے تھے۔

محرم کا میلے ہوئے کپڑے اتارنا

صفوان بن یعلی بن امیہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا جبکہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے اس کے اوپر خلوق یا اس قسم کی کوئی زرد رنگ کی خوشبو کا نشان تھا اس نے جبہ پہن رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ عمرہ میں کیا کروں؟ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ جب وحی نازل ہو چکی تو فرمایا۔ عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ خوشبو کے نشانات دھو ڈالو اور

اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجِّكَ۔

نشانات فرما یا نیز جبہ اتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْلَعْ جُبَّتَكَ وَسَاقَ مَعْنَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

محمد بن عیسیٰ، ابو عوانہ، ابو بشر، عطاء، یحییٰ بن امیہ بن مخرمہ، حجاج، عطاء نے صفوان بن یعلیٰ سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا جبہ اتار دو، پس اس نے سر کی طرف سے اتارا باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا نَاصِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَاصِرِ بْنِ حُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِعَهَا ثَلَاثًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

یزید بن خالد بن عبد اللہ بن موہب ہمدانی رملی لیث عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ بن منیہ نے اپنے والد ماجد سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ اسے اتار کر دو یا تین دفعہ غسل کرو اور باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ لَيْثَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُضَمِّخٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر ان کے والد، لیث بن سعد، عطاء، یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جعرانہ کے مقام پر ایک آدمی حاضر ہوا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا اور جبہ پہنا ہوا تھا اور داڑھی اور سر پر زرد خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ باقی اسی طرح۔ ف

ف۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے کپڑوں کا پہننا مکروہ ہے جو کسم اور زعفران سے رنگے ہوئے ہوں اور حالت احرام میں ان سے خوشبو آ رہی ہو مگر خوشبو زائل ہو چکی تو ان کے نزدیک ایسے کپڑے کے پہننے میں مضائقہ نہیں۔ یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔ جمہور فقہا اسی پر ہیں۔ امام مالک کا مذہب ہے کہ اگر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی ہو تو احرام میں بھی خوشبو کا اثر باقی رہنا مناسب نہیں۔ حضرت عمر نے حضرت طلحہ اور حضرت کثیر الصنعت سے اسی بنا پر فرمایا تھا امام مالک کا عمل اس روایت پر ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک پہلے لگائی ہوئی خوشبو کا اثر اگر حالت احرام میں بھی باقی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ ان حضرات کا عمل اُس حدیث عائشہ پر ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما یلبس المحرم

محرم کیا پہنے

۵۹۔ حدثنا مسدد وأحمد بن حنبل قالا نا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يترك المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد النعلين فمن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين۔

سالم سے ان کے والد عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ محرم کو کیسے کپڑے پہننے سے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور نہ ٹوپی، نہ شلوار نہ پگڑی اور نہ ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگا ہو اور نہ موزے، سوائے اس کے جسے جوتے نہ ملیں۔ اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے لیکن انہیں اس طرح کاٹ لے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۶۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا۔

۶۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن نافع وزاد ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين قال أبو داود هذا حديث خالف فيه حاتم بن إسماعيل وبكر بن مضر جميعا موسى بن عقبة وقد رواه موسى بن طارق عن موسى بن عقبة موقوفا على ابن عمر ورواه عبيد الله بن عمر ومالك وأيوب موقوفا ورواه إبراهيم بن سعد عن الزهري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه المغيرة الحزامي عن إبراهيم بن سعد الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين قال أبو داود الحزامي ليس بالحافظ حدثنا قتيبة بن سعيد نا إبراهيم بن سعيد الزهري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين۔

عبداللہ بن مسلمہ نے مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معنا روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ محرم دستانے نہ پہنے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حاتم اور بکر نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے موقوفاً روایت کیا اور اسی طرح عبیداللہ بن عمر اور مالک اور ایوب نے موقوفاً روایت کیا اور ابراہیم بن سعد زہری نے سالم سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ محرم دستانے نہ پہنے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابراہیم بن سعد مدینہ کے شیخ تھے لیکن ان سے زیادہ حدیثیں مروی نہیں ہیں۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم دستانے نہ پہنے۔

۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفَّيْنِ أَوْ أَحَدًا. وَرَوَى هَذَا عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَبْدَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ لَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

نافع مولیٰ عبداللہ بن محمد نے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے احرام والی عورتوں کو دستانے پہننے، نقاب ڈالنے اور ان یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور اس کے بعد جس رنگ کے چاہے کپڑے پہنے زرد یا ریشمی یا زیور یا شلوار یا قمیص یا موزے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے ابن اسحٰق، عبدہ اور محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق سے یہاں تک کہ جس کپڑے کو ورس یا زعفران لگایا ہوا ہو اور اس کے بعد والی چیزوں کا ذکر نہیں کیا (یعنی ان حضرات کی روایت میں مُعَصْفَرًا سے خُفَّیْنِ تک جو چیزیں مذکور ہیں ان کا کوئی ذکر نہیں)۔

۶۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ آلِي قُلْ لِي يَا نَافِعُ هَاتِ الْقَبَاءَ عَلَيَّ بُرْنُسًا فَقَالَ شُلِّيَ قُلْ هَذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردی معلوم ہوئی تو فرمایا۔ اے نافع! میرے اوپر کپڑا ڈال دو۔ پس میں نے انہیں لمبی ٹوپی پہنائی تو فرمایا کہ میں اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۶۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ.

جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شلوار اس کے لیے ہے جسے ازار نہ ملے اور موزے اس کے لیے ہیں جسے جوتے میسر نہ آئیں۔

۶۶- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ...

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب نکلتے تو احرام کے نزدیک ہم اپنی پیشانیوں پر خوشبو کا مصالحہ کیا تھا۔ جب ہم میں سے کسی کو پسینہ آتا تو خوشبو بہتی ہوئی اس کے چہرے پر آجاتی جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتے لیکن آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ ف

ف۔ اسی لیے امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر خوشبو لگائی گئی اور حالت احرام میں بھی خوشبو آتی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک احرام باندھنے سے پہلے لگائی ہوئی خوشبو کا اگر حالت احرام میں بھی اثر باقی رہے تو مناسب نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس میں کراہت ہے اور ان کا عمل حضرت عمر کے اس ارشاد گرامی پر ہے جس میں انہوں نے حضرت معاویہ اور حضرت کثیر بن الصلت کو ایسا کرنے سے منع فرمایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ مُسْلِمُ بْنُ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ هَذَا اللَّوْ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ يَعْنِي تَطْيِيبَ الْمُحْرِمِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَخَّصَ لِنِسَائِهِ فِي الْحَجِّ فَتَرَكَ ذَلِكَ بِاب فِي الْمُحْرِمِ يَجِيءُ لِلسَّلَامِ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احرام کے لیے عورتوں کو کاٹ دیا کرتے تھے پھر صفیہ بنت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کی عورتوں کے لیے اجازت دی ہے تو انہوں نے ایسا کرنا ترک کر دیا۔ عورتوں کے لیے عورتوں کو کاٹنا ہم چھوڑ دیا۔

محرم کا ہتھیار اٹھانا

۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا بِسِلَاحِ الرَّاكِبِ وَسِلَاحُهُمُ السُّيُوفُ وَالْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے جب صلح کی تو انہوں نے یہ شرط رکھی کہ اس (مکہ) میں وہ داخل ہوں مگر ہتھیار غلاف میں رکھ کر۔ میں نے جلبان سے تلوار کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ وہ غلاف جس میں ہتھیار رکھا جاتا ہے۔

باب فی المحرمۃ تطرح خمارہا

محرم کا اپنا منہ چھپانا

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا عَنْ رَأْسِهَا فَإِذَا جَازُونَا كَشَفْنَاهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہم سے کچھ کے سامنے آتے تو وہ اپنی بڑی چادر کو سر سے نیچے کھینچ لیتی اور جب وہ چلے جاتے تو اسے ہٹا لیتے۔ ف

ف۔ حالت احرام کے اندر عورت کو دستانے پہننا یا چہرے کے اوپر نقاب ڈالنا مکروہ ہے۔ ہاں جو کپڑا چہرے سے علیحدہ رہے اس کے ساتھ عورت اگر منہ چھپا لیا جائے یا نامحرم مرد لوگوں کی جانب سے دوسری طرف پھیر لیا جائے تو ایسا کرنے کی گنجائش ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۰ فی المحرم یظلل

۷۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا محمد ابن سلمة عن ابی عبد الرحیم عن زید بن ابی انیسة عن یحیی بن حصین عن ام الحصین قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع فرایت اسامة وبلالا واحدھما اخذ بخطام ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبه یستر من الحر حتی رمی جمرة العقبة۔

محرم پر سایہ کرنا

یحییٰ بن حصین سے حضرت ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے دھوپ کے باعث آپ پر اپنا کپڑا تان رکھا تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینک لیں۔

باب ۵۱ المحرم یحتجم

۷۱۔ حدثنا احمد بن حنبل نا سفین عن عمرو بن دینار عن عطاء وطاؤس عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم۔

محرم کا پچھنے لگوانا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

۷۲۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبة نا یزید بن ھارون انا ھشام عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم فی رأسه من داء کان به۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے کیونکہ آپ کے سر مبارک میں تکلیف تھی۔

۷۳۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق انا معمر عن قتادة عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم علی ظھر القدم من وجع کان به۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جبکہ آپ حالت احرام میں تھے قدم مبارک کی پشت پر اس میں تکلیف کی وجہ سے۔

باب ۵۲ یکتحل المحرم

۷۴۔ حدثنا احمد بن حنبل نا سفیان عن ایوب بن موسی عن نبیه بن وھب قال اشتکی عمر بن عبید اللہ بن معمر عینیه فارسل الی ابان بن عثمان قال سفیان وھو یومئذ الوالی ما یصنع بھما قال اضمدھما بالصبر فانی سمعت عثمان یحدث ذلک عن رسول

محرم کا سرمہ لگانا

نبیہ بن وہب کا بیان ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کو آشوب چشم کی شکایت ہو گئی تو انہوں نے حضرت ابان بن عثمان کے لیے پیغام بھیجا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ وہ امیر حج تھے کہ میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان پر صبر کا ضماد کر لو کیونکہ میں نے اس کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے

الله صلى الله عليه وسلم.

۱۸۴۰ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا ابن علية عن ايوب عن نافع عن عبيد بن عمرو عن ابي ايوب بهذا الحديث.

باب المحرم يغتسل.

۱۸۴۱ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه ان عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل المحرم رأسه فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب الانصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستر بثوب قال فسلمت عليه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس يسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فاخذ ايوب بيده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لانسان يصب عليه اصبب فصب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه فاقبل بهما وادبر ثم قال هكذا رأيته يفعل.

باب المحرم يتزوج.

۱۸۴۲ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن نبيه بن وهب اخي بني عبد الدار ان عمر بن عبيد الله ارسل الى ابان بن عثمان ونحن جميعا يومئذ محرمون يأمره ان يتزوج امرأة من بني كلب ليست من احلافنا ولا من اوطاننا فان عثمان بن عفان قد كان اراد ذلك فكتب ابان الى عمر لا تفعل سمعت عثمان بن عفان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابن علیہ ایوب نافع سے اس حدیث کو ابن وہب سے روایت کیا ہے۔

محرم کا غسل کرنا

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہوا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ حضرت مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے عبداللہ بن حنین کو حضرت ابوایوب انصاری کے پاس بھیجا تو میں نے ان کو دو کنوؤں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور وہ کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا سر دھونے کے لیے کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت ابوایوب نے اپنے ہاتھ کو کپڑے پر رکھا اور اسے ہٹایا یہاں تک کہ مجھے آپ کا سر نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے کسی پانی ڈالنے والے سے کہا کہ پانی ڈالو۔ پس اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا پھر حضرت ابوایوب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور آگے کی طرف لائے اور پیچھے کی طرف لے گئے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

محرم کا نکاح کرنا

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابان بن عثمان نے مجھے اور چند اور آدمیوں کو بھیجا جو کہ عمر بن عبیداللہ کی طرف سے ابان کے پاس آئے تھے اور ابان حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ عمر نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ نے اپنے نکاح کے بارے میں کیا سنا ہے۔ کیا میں یہ عورت بنو کلب میں سے لے لوں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ۔ نکاح کرے اور نہ نکاح کرائے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے حالت احرام میں اپنا یا دوسرے کا حالت احرام میں نکاح کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کی روایت سے ولایت، وکالت اور خواستگاری یعنی منگنی تک کرنے کی ممانعت مترشح ہوتی ہے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے جب کہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام ابراہیم نخعی اور امام سفیان ثوری کے نزدیک ان امور کی حالت احرام میں ممانعت نہیں ہے۔ ان حضرات کے نزدیک حالت احرام میں ممانعت صرف جماع کی ہے۔ جیسا کہ اس باب کی حدیث ۸۰ سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تھا اور حدیث ۷۹ میں ان کے بھتیجے یزید بن الاصم نے جو حضرت میمونہ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ "نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرف کے مقام پر جب کہ ہم دونوں حلال تھے" اور ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ علماء نے اس کی تاویل کی اور کہا کہ حدیث ابن عباس کے پیش نظر نکاح حالت احرام میں ہوا ہوگا اور صرف کے مقام پر دخول فرمایا جب کہ آپ دونوں حلال تھے۔ اس تاویل سے دونوں روایتوں کا تعارض اٹھ جاتا ہے جب کہ سرف کے مقام پر تزوج سے دخول مراد لیا جائے۔ بہرحال حضرت ابن عباس کی حدیث کو یزید بن الاصم کی حدیث پر کسی طرح فوقیت ہے جیسے یزید بن الاصم تابعی پر حفظ و اتقان و تفسیر و حدیث و فقہ کے بحر رواں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فضیلت حاصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ نَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ۔

قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر، سعید، مطر اور یحییٰ بن حکیم، نافع، بسر بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبٍ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ۔

میمون بن مہران نے حضرت میمونہ کے بھتیجے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا جبکہ سرف کے مقام پر ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ ف

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ محرم نکاح کر سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ امام ابویوسف، امام محمد، امام ابراہیم نخعی اور امام سفیان ثوری کا یہی مذہب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ عَلِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

باب ۳۱۔ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ.

۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الرَّتِيلُ وَالْحَرَمُ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا جَرِيرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنْهُنَّ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي.

باب ۳۲۔ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ.

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ فِي الظَّبْيِ حَكَمَ عُثْمَانَ

ابن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اسمٰعیل بن امیہ ایک شخص، سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کو حضرت میمونہ کے نکاح کے بارے میں وہم ہوا کہ حضور احرام باندھے ہوئے تھے۔

محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے

سالم نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے۔ فرمایا کہ پانچ جانوروں کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں، خواہ انہیں کوئی حل میں قتل کرے یا حرم میں۔ بچھو، کوا، چوہا، چیل اور کاٹنے والے کتے کو۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کر دینا ہی جائز ہے۔ سانپ، بچھو، کوا، چوہا اور کاٹنے والے کتے کو۔

عبدالرحمٰن بن ابونعیم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟ فرمایا کہ سانپ، بچھو، چوہا، کتے کو جو کاٹے اسے قتل کرنے سے کوئی مضائقہ نہیں، چیل اور حملہ کرنے والے ہر درندے کو۔

محرم کے لیے شکار کا گوشت

اسحٰق بن عبداللہ بن حارث نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ واقعہ طائف میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے تو آپ نے حضرت عثمان کے لیے کھانا تیار کیا جس میں چکور، تیتر کے بچوں اور پرندوں کا گوشت

طَعَامًا وَضَعَ مِنَ الْحَمَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ الرَّسُولُ وَهُوَ يَخْبِطُ الْأَبَاهِرَ فَجَاءَ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ كُلْ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ فَإِنَّا حُرُمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَشْجَعَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ قَالُوا نَعَمْ.

تھا۔ انہوں نے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا جب لے جانے والا پہنچا تو وہ اپنے دونوں کے لیے چارہ تیار کر رہے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے پتے توڑ رہے تھے آدمی سے کہا کہ تناول فرمائیے۔ فرمایا کہ ہم لوگوں کو کھلا دو ہم حالت احرام میں ہیں۔ پس حضرت علی نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یکے آدمی نے گورخر گوشت پیش کیا جبکہ آپ محرم تھے تو آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا صَعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ عُضْوَ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ قَالَ نَعَمْ.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا۔ اے حضرت زید بن ثابت! تم کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک ٹکڑا ہدیۃً پیش کیا گیا تو آپ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں فرمایا ہاں یہ بات ہے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا هُنَيْدَةُ بْنُ سَرِيٍّ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا تَعَارَضَ الْحَدِيثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ نہ تم نے شکار کیا ہو اور نہ تمہارے لیے شکار کیا گیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلقہ دو خبروں میں تعارض ہو تو دیکھا جائے گا کہ آپ نے صحابہ نے کس پر عمل کیا ہے۔ ف

ف۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو متعارض خبریں وارد ہوں تو دیکھا جائے گا کہ صحابہ کرام کا عمل کس پر ہے۔ یعنی ایسے امور شرعیہ میں اصل کی حیثیت رکھتا ہے مستفاد روایات کے وقت اس زاویہ سے دیکھا جائے تو ایسے امور میں راہ عمل بخوبی متعین اور واضح ہو جاتی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کاوش کتاب الآثار کی شکل میں جو امت محمدیہ کے پاس ہے وہ اس راہ کا تعین کرتی ہے اور اسی راستے پر چلتے ہوئے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے موطا کو مرتب کیا۔ بہرحال امت محمدیہ کے اندر اس میدان میں سب پر سبقت لے جانے کا شرف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حاصل ہے۔ حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے اور نہ کھانے کے بارے میں بھی مختلف قسم کے روایات وارد ہوئی ہیں۔ جن کے پیش نظر آئمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ محرم کا شکار کرنا، راستہ دکھانا، اشارہ کرنا اور مدد دینا،

سب کے نزدیک حرام ہے۔ اگر حرام جانوروں میں سے کسی جانور کا مرتکب ہوا تو جزا لازم آئے گی۔ شکار کا گوشت حلال ہونے کا کے اس میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ خود شکار کرے یا حلال کوئی دوسرا شکار کرے تو اس کے حرام ہونے پر بھی تمام متفق ہیں۔ اگر غیر محرم اپنے لیے شکار کرے یا محرم کی اجازت کے بغیر اس کے لیے شکار کرے تو اس کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک جمہور کی رائے یعنی حدیث صعب بن جثامہ کے پیش نظر محرم کے لیے اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ یہی مذہب ہے حضرت ابن عباس، طاؤس اور سفیان ثوری کا امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جب حرام ہے جب کہ محرم نے خود شکار کیا یا اس کے واسطے شکار کیا یا اس نے شکار کرنے کی اجازت دی ہو۔ لیکن غیر محرم شکار کرے اور تحفے کے طور پر اس میں سے پیش کرے تو محرم کے لیے ان حضرات کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دوسرے محرم کا شکار کیا ہوا بھی محرم کے لیے کھانا حلال ہے جب کہ نہ خود شکار کیا، نہ اپنے لیے شکار کرنے کا حکم دیا اور نہ اس پر دلالت و اشارہ یا اعانت کی ہو۔ صعب کی حدیث ابو قتادہ اس مذہب پر واضح دلالت کر رہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ وَمُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ تَعَالَى.

تابع سوق ابوقتادہ انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت کہ مکہ کے راستے میں پیچھے رہ گئے اور ساتھیوں نے احرام باندھا تھا جب کہ وہ احرام کے بغیر تھے پس انہوں نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا پس انہوں نے خود لیا اور گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے مار گرایا۔ پس اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

باب ۲۳۔ الجراد للمحرم

محرم کے لیے ٹڈی

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْجَرَادِ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹڈی دریائی شکار سے ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَدَّابُ الْوَارِثِ عَنْ

ابوعزم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

حَبِيبٍ بِالْمُعَلَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا ضِبَابًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ أَبُو الْمَلِيحِ مَصْرِيٌّ وَالَّذِي رَوَى عَنْهُ حَبِيبٌ وَهْمٌ

عزہ نے فرمایا، ہمیں ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ملا تو ہم میں سے ایک احرام باندھے کوڑے سے مارنے لگا، تو اس سے کہا گیا کہ یہ درست نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ دریائی شکار ہے۔ میں نے امام ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالملیح مصری ہے اور یہ دونوں حدیثیں وہم ہیں۔ ف

ف: اس حدیث کے راوی ابوالملیح کو ضعیف بتا کر اور ٹڈیوں سے متعلق اس باب کی دونوں حدیثوں کے متعلق وَحَبِيبٌ الْوَهْمُ فرما کر امام ابوداؤد نے بات ہی صاف کر دی کہ دونوں حدیثیں محض وہم ہیں۔ چونکہ ان دونوں حدیثوں میں وارد ہے کہ ٹڈیاں دریائی شکار ہیں اور ٹڈیوں کو معاصر وحید الزمان خان صاحب نے یوں دریائی شکار بنایا ہے کہ سانپ ان کو اگل دیتا ہے پھر دریا اس کو کنارے پر پھینک دیتا ہے یہ موصوف نے جو بیان کیا یہ ہمارے لیے قطعاً نئی بات ہے۔ اگر علامہ صاحب اس کی کوئی عقلی و نقلی دلیل یا ذاتی مشاہدہ تحریر فرماتے تو کم از کم میرے جیسے کتنے ہی کم علم لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا کہ واقعی ٹڈی کو سانپ اگلتا اور دریا کے کنارے پھینک دیتا ہے۔

باب ۲۴ فِي الْفِدْيَةِ

فدیہ کا بیان

۹۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ هَذَا أَذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہوں گی؟ عرض کی ہوئے کہ ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا لو پھر ایک بکری ذبح کر دینا یا تین روزے رکھ لینا یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں کو کھلا دینا۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم چاہو تو ایک قربانی پیش کر دینا اور اگر چاہو تو تین روزے رکھ لینا اور اگر تم چاہو تو چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں کھلا دینا (یعنی ان میں سے جو کام کر سکو وہ کر لینا)۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابن مثنیٰ، عبدالوہاب۔ نصر بن علی، یزید بن زریع از ہے

۹۵۔ وحدثنا نصر بن علي بن نصير الجهضمي حدثنا علي بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب عن كعب بن عجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به زمن الحديبية وذكر أن هذه نزلت فيه قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتجد شاة قال فقال ما عندي شاة أفتصدق بثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين أو انسك شاة أو صم ثلاثة أيام

۹۶۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن حجاج الصواف حدثني يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال سمعت الحجاج بن عمرو الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر

حدیث (۹۵) کعب کے بھائی کے بیٹوں میں سے ایک شخص نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (۲:۱۹۶) کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ تین روز سے کھانا کھا لو یا چھ مسکینوں کو صدقہ دیدو، ہر مسکین کے درمیان ایک صاع تقسیم کرو۔

راوی کہتا ہے کہ ایک دوسرے راوی نے بتایا کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی تو انہوں نے سر منڈوا لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک گائے کی قربانی دینے کا حکم فرمایا۔

حکم بن حجیہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی۔ میرے سر کے بال میرے چہرے پر گر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تم اس حد تک تکلیف برداشت کر سکو گے (۲:۱۹۶) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی کرو۔ میں نے اپنا سر منڈوا لیا۔ پھر قربانی دی۔

باب ۲۹ الإحصار

حج سے رک جانا

۹۶۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن حجاج الصواف حدثني يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال سمعت الحجاج بن عمرو الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر

عکرمہ نے حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار پڑ جائے تو وہ حلال ہو جائے گا اور اس کے لیے حج کا اعادہ ہے

وَعَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے اس کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ، عبداللہ بن رافع، حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار پڑ جائے پس معناً ذکر کیا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَلَمْ تَمْضِ فِيَّ يَوْمَانِ مِنْ قَوْلِهِ بِهَدْيِي فَلَمَّا أَهْبَطْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَحَبَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَجْتُ لَا قَضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِي سَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

ابوحاضر حمیری سے روایت ہے کہ ابومیمون بن مہران نے فرمایا کہ میں اس سال عمرہ کے ارادے سے نکلا۔ جب اہل شام نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور میرے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگوں نے ہدی بھیجی تھی۔ جب ہم پہنچے تو شام والوں نے ہمیں حرم میں داخل ہونے سے روکا۔ پس میں نے اسی جگہ ہدی کو نحر کیا اور احرام کھول دیا۔ پھر لوٹ آیا۔ جب اگلے سال میں اپنے عمرہ کی قضا ادا کرنے نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی ہدی کو بدل دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس ہدی کو قضائے عمرہ میں بدلنے کا حکم فرمایا تھا جو انہوں نے حدیبیہ کے سال نحر کی تھی۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ آتے تو رات ذی طویٰ میں گزارتے۔ صبح ہو جاتی تو غسل کرتے اور دن کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ

عبداللہ بن جعفر برمکی، معن، مالک۔ مسدد، ابن عیینہ

فلم يعن عن ابن ابي نجيح وحدثنا مسدد وابن
عيينة عن ابن نجيح ح وحدثنا عثمان بن ابي شيبة
نا ابو اسامة جميعا عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية
السفلى زاد ابن ابي شيبة كداء وكدى مكة

۱۸۴۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا ابو اسامة
عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يدخل من طريق
الشجرة ويخرج من طريق المعرس

۱۸۵۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابو اسامة
نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام
الفتح من كداء الثنية العليا التي بالبطحاء
والمسند من كدى وكان عروة يدخل منهما
جميعا وربما كان يدخل من كدى وكان
اكثر ما يدخل مدخلا

۱۸۶۔ حدثنا ابن السرح نا سفين بن
عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل
مكة دخل من اعلاها وخرج من اسفلها

باب ۲۷۔ في رفع اليدين اذا راى البيت

۱۸۷۔ حدثنا يحيى بن معين نا محمد
ابن جعفر حدثهم نا شعبة سمعت
ابا قزعة يحدث عن المهاجر المكي قال سئل
جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت يرفع
يديه فقال ما علمت ان احدا يفعل هذا الا
اليهود فقد حججنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلم نكن نفعله

یحییٰ بن معین، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوقزعہ، مہاجر مکی، عبداللہ بن عمر، نافع

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا کی جانب سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی طرف سے نکلتے۔ ابن ابی شیبہ نے ثنیتی مکۃ۔۔۔ بھی کہا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کی جانب سے داخل ہوتے اور معرس کی طرف سے نکلتے۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عائشہ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے یعنی ادنیٰ جانب سے اور طریق میں کدی کی طرف سے۔ ہشام کبھی ہر دو طرف سے داخل ہوا کرتے تھے کبھی کداء کی طرف سے داخل ہوتے کیونکہ یہ طریق راستہ کی سہولت کے لحاظ سے زیادہ آسان تھا۔

ابن ابی السرح، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، عائشہ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اس کی اونچائی کی جانب سے اور جب تشریف لے چلے تو نشیب کی طرف سے۔

بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

ابوقزعہ نے جابر کی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھوں کو اٹھائے۔ فرمایا کہ میں نے یہود کے سوا ایسا کرتے ہوئے کسی کو کبھی نہیں دیکھا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا تھا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا سَلَّامٌ اَبُوْ مِسْكِيْنٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ يَعْنِيْ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں یعنی فتح مکہ کے موقع پر۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ وَ هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَا حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ اَنْ يَحْمَدَهُ وَيَدْعُوْهُ قَالَ وَالْاَنْصَابُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَدَنَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ اَنْ يَحْمَدَهُ وَيَدْعُوَهُ۔

عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آگے بڑھے تو حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر صفا پہاڑی کے اوپر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جو چاہا اور دعا کی اور انصار نیچے تھے۔ ہاشم نے کہا کہ آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ جو چاہا اسی دعا کی۔

باب ۲۸۔ فِي تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

حارث بن سوید نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اسے بوسہ دیا اور کہا میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکے نہ نقصان اگر تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

باب ۲۹۔ اِسْتِلَامِ الْاَرْكَانِ۔

ارکان کو ہاتھ لگانا

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا سُفْيَانُ

أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَوْلُ عَائِشَةَ إِنَّ الْحَجَرَ بَعْضُ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَمَا سَمِعْتُ هَذَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا يَطُوفُ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذَلِكَ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافِهِ قَالَ كَانَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَفْعَلُهُ

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَرِّرُ بْنُ عَوْنٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ قَالَتْ نَا أُخْتُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَلَمَّا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَتْرٍ وَهُوَ يَعْنِي ابْنَ خُزَيْمَةَ الْعَبْدِيَّ نَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے ہیں میں حضرت عائشہ صدیقہ کے اس ارشاد پر مطلع ہوا کہ کعبہ کا حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ کی قسم حضرت عائشہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں رکن شامی اور رکن عراقی کا استلام اسی لیے نہیں فرماتے کہ یہ بنیاد ابراہیم میں شمار نہیں ہیں اور لوگ حطیم کے پیچھے سے طواف نہیں کرتے مگر اسی وجہ سے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے استلام کو ترک نہیں فرماتے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

واجب طواف

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کا استلام ایک ٹیڑی لکڑی سے فرمایا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں اطمینان حاصل ہو گیا آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور دست مبارک میں ایک ٹیڑی لکڑی تھی اس کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا۔ میں آپ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ابو الطفیل سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا جبکہ ایک ٹیڑی لکڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے اور

يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ كَانَ مَعَهُ فَقَبَّلَ الْمِحْجَنَ وَسَجَدَ عَلَى بَعِيرِهِ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

باب ۳۔ الاضطباع في الطواف۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى نَا حَمَّادٌ

پھر اسے چومتے تھے۔ محمد بن رافع نے یہ بھی کہا کہ پھر آپ صفا و مروہ کی جانب نکلے اور اپنی سواری پر سات طواف فرمائے۔

ابوالزبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف فرمایا تھا صفا و مروہ کا، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، مطلع ہوں اور آپ سے دریافت کریں کیونکہ لوگوں نے شیخ و عالت کو اپنے ہجوم میں لیا ہوا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ علیل تھے، اس لیے سوار ہو کر آپ نے طواف فرمایا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس تشریف لاتے تو ایک ٹیڑھی لکڑی کے ساتھ استلام فرماتے۔ جب طواف سے فارغ ہوئے تو سواری کو بٹھایا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں علیل ہونے کی شکایت پیش کی تو فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار پر کر طواف کر لینا۔ میں نے یہی کیا جبکہ میں طواف کر رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کے ایک گوشے میں قرأت فرما رہے تھے اور آپ سورۂ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

طواف کے وقت اضطباع کرنا

ابن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا تو اپنی سبز چادر سے اضطباع فرمایا ہوا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔

سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کا طواف رمل کے ساتھ کیا، پھر اپنی چادروں کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔ ف

ف۔ طواف کے دوران اضطباع کرنے کی سوائے ابوداؤد کے دوسری احادیث میں بھی موجود ہے۔ چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینے کو عربی میں اضطباع کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶ فی الرمل۔

دوڑنے کا بیان

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوْا وَمَا كَذَبُوْا قَالَ صَدَقُوْا قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبُوْا لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوْا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ حَتّٰى يَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوْهُ عَلٰى اَنْ يَّجِيْئُوْا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيْمُوْا بِمَكَّةَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ رَمَلُوْا الْبَيْتَ ثَلَاثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتَ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قُلْتُ مَا صَدَقُوْا وَمَا كَذَبُوْا قَالَ صَدَقُوْا قَدْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يَدْفَعُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوالطفیل کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف رمل نہیں کیا اور یہ سنت ہے۔ فرمایا کہ انہوں نے کچھ درست کہا اور کچھ غلط کہا! میں عرض گزار ہوا کہ درست کہا اور غلط کیا؟ فرمایا کہ درست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمل کیا اور اس کا سنت ہونا غلط ہے کیونکہ قریش نے حدیبیہ کے زمانہ میں کہا تھا کہ محمد اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ بیمار اونٹ کی طرح خود ہی مر جائیں گے۔ جب انہوں نے اس شرط پر صلح کر لی کہ اگلے سال آئیں گے اور تین دن مکہ معظمہ میں ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے اور مشرکین قعیقعان کی طرف سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین طواف دوڑ کر کرو۔ اللہ اس سنت نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم کا یہ گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سواری اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تو یہ سنت ہے۔ فرمایا کہ کچھ درست کہا اور کچھ غلط کہا ہے میں عرض گزار ہوا کہ درست کیا کہا اور کیا غلط کہا ہے؟ فرمایا کہ درست یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سواری اونٹ پر سوار ہو کر فرمائی تھی اور اسے

وَسَلَّمَ وَلَا يَصِلُونَ عَنْهُ فَطَافَ حَتَّى يَعْنِي يَسْكُتُوا كَلَامَهُ وَلَمْ يَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالُهُ أَيْدِيهِمْ۔

سنت کا خلاصہ ہے کہ لوگ دیکھیں، اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹتے نہ تھے اور آپ کے لیے جگہ نہیں چھوڑتے تھے تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر پھیرے لگائے تاکہ لوگ آپ کے ارشادات سنیں، آپ کو دیکھیں اور ان کے ہاتھ آپ تک نہ پہنچ سکیں۔ ف

ف۔ پہلے تین پھیروں میں طواف کرتے وقت بالکل چل نکلنے سے دھکے دیتے یا تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں۔ اختلاف روایات کے باعث آئمہ کے درمیان اس کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ تمام روایات کو سامنے رکھ کر صورت حال یہ سامنے آتی ہے کہ ہر اس طواف کے لیے پہلے تین پھیروں میں رمل مسنون ہے۔ جس کے بعد سعی ہو، اس کے پیش نظر طواف قدوم، طواف قدوم اور طواف افاضہ میں رمل مسنون ہے۔ طواف افاضہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمل نہ کرنا ثابت ہے۔ لیکن طواف وداع میں رمل مسنون نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَهُمْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَعَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَمْنَعْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پہنچے تو مدینہ منورہ کے بخار نے لوگوں کو کمزور کر رکھا تھا مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں بخار نے نڈھال کر رکھا ہے اور وہ مصیبت میں مبتلا ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے مطلع فرما دیا پس آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ تین پھیرے دوڑ کر لگائیں اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان معمول چلیں۔ جب اصحاب نے مسلمانوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ تم تو ان کے متعلق کہتے تھے کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے لیکن یہ تو ہم سے چاک چوبند ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آپ نے تمام پھیروں میں رمل کا انہیں حکم نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی مشرکوں پر اثر ڈالنے کے لیے تھا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَا الرَّمَلَانِ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ وَمَعَ ذَلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اب رمل کرنے اور کندھے کھولنے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مستحکم فرما دیا، کفر اور کافروں کو مٹا دیا لیکن اس کے باوجود ہم ان میں سے کسی فعل کو نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں کیا کرتے تھے۔ ف

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے زمانے میں بعض لوگوں کا کسی عذر یا مصلحت کے باعث بھاگ گئے جب وہ عذر یا مصلحت پھر ہمارے زمانے کے کسی شخص کو پیش آئی تو اس کے ترک کر دینے میں کوئی حرج نہ تھا لیکن تمام صحابہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایمان فراست اور تعلق بالرسول پر کہ پھر بھی ان کا عذر پر کاربند رہنا یہ کہ عذر یا مصلحت کو ان کی متابعت کسی لیکن سنت مطہرہ عمل کرنے کا ثواب حاصل ہو۔ لہٰذا ان حضرات نے کسی عمل کو ترک نہ کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ محمد وسلم کے زمانہ میں کرتے تھے علاوہ ازیں کرنا ایک وقتی ضرورت تھی کفار قریش کو اپنی قوت دکھانا مقصود تھی تاکہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے اور وہ اہل اسلام کو حقیر نہ سمجھیں۔ واللہ اعلم

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ يُونُسَ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّ بَكْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ سَأَلْتُ الْمِسْوَرَ عَنْ رَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ أَشَيْءٌ صَنَعَهُ النَّاسُ قَالَ لَا وَاللَّهِ

حمید طویل نے حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیت اللہ کے طواف میں رمل کرنا حج اور عمرہ کے درمیان رمل کرنا یا اور کسی کام کے لیے مقرر فرمائے گئے ہیں۔ ت

ف۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور ہجو پر کفار کا بیان اور حقیقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے متعلق ان کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ اس حدیث میں اس فعل کو زمانہ رکھنے کے متعلق لازماً نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یعنی شعائر اللہ کا ادب ملحوظ رکھنے کے لیے ہیں۔ معلوم ہوا کہ شعائر کے افعال کی پیروی بھی نیکی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ مَشَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَكَانَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَلِكَ

ابوالطفیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اضطباع استلام کے لیے کیا پھر تین طواف رمل کیا اور جب رکن یمانی کو قریش کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے تو حسب معمول چلتے اور جب بھی رکن کو ہاتھ لگاتے تو رمل کرتے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایسا ہی کرتے تھے۔ ت

ف۔ اضطباع کا فوائد کے لیے تیار ہو جانا قوت کے ساتھ جس کا ہونا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ عالم قوت پایا جاتا ہے اہل اسلام کا دلوں پر غالب رہنا اور ان کی قسمتوں کا ایسا یقینی تھا کہ کفار مکہ کو بھی یقین تھا لیکن جب مسلمانوں نے کفار اور ان کی نظر سے دلوں سے نکال دیا۔ کافروں کے دلوں پر ہیبت و رعب چھا گئے بلکہ ان سے مرعوب ہو گئے جب کافروں کے دلوں پر ہیبت کا تسلط کر لیا تو ایسے حالت میں دین کی ترقی و اشاعت کی راہ بند ہو گئی جس کا منہ اپنے تصور آج کے مسلمان پیش کر رہے ہیں۔ اور اہل اسلام کی اس رسوائی سے تنزل کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کے لیے دشمن کے سر پر ہاں کا سب سے زیادہ حصہ ہے اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث قوت و عزم سے بھرپور ہوں، نہ صرف یہ بلکہ اس کو ہر میدان میں دشمن کی طرف منتقل کریں۔ یہ مسلمانوں کا آج بھی کام ہے جس سے یہ بھاگ رہے ہیں۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا۔

ابوالطفیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو بیت اللہ کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں چلتے رہے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

باب ۳۳۔ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے وقت دعا کرنا

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یحییٰ بن عبید نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کہتے ہوئے سنا۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ أَنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کے لیے پہلی مرتبہ تشریف لاتے تو تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں حسب معمول چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

باب ۳۴۔ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دعا کرنا

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

عبداللہ بن بابا نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو بیت اللہ کے طواف سے منع نہ کرو اور جس ساعت میں چاہے کوئی نماز پڑھے رات میں یا دن میں۔

باب ۳۵۔ طَوَافِ الْقَارِنِ۔

قران والے کا طواف

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ

ابن جریج قال اخبرنی ابوالزبیر قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا یعنی طوافہ الاول۔

۱۳۰۔ حدثنا قتیبۃ نا لیث بن ابی سلیم عن ابن بنیمان عن عروۃ عن عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین کانوا معہ لم یطوفوا الا طوافا واحدا۔

۱۳۱۔ حدثنا ابراہیم بن سلیمان الرازی ابو اسحاق الشافعی عن ابن خثیمۃ عن ابن ابی مریم عن حماد عن ابراہیم عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا طوافک بالبیت وبین الصفا والمروۃ یکفیک لحجک وعمرتک قال ابو داؤد کان سفیان ربما قال عن حماد عن ابراہیم عن عائشۃ وربما قال عن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ رضی اللہ عنہا۔

باب التزام

۱۳۲۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ نا جریر ح وابن ابی المعنی عن یزید بن ابی زیاد عن مجاہد عن عبداللہ بن عثمان بن صفوان قال لنا منعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتما تصنعان ان کنتما لتدخلان فتقیمان حتی یجیء بعیرہ قال ابن ابی المعنی فقلنا لا نبرح حتی ندخل فنلتزم فقال قد علمت فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الکعبۃ ہو واصحابہ فاستقبلوا البیت من الباب الی الحطیم وقد وضعوا خدودہم علی البیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہم۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کسی نے صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا مگر ایک طواف یعنی پہلی مرتبہ۔

عروہ ابن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو آپ کے ساتھ تھے، حج پر کفایت کیا اور صرف ایک طواف کیا۔

عطاء نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کا تمہارے واسطے حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے۔ شاذلی نے فرمایا کہ سفیان نے کبھی حماد کے واسطے سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور کبھی حماد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

التزام کا بیان

عبداللہ بن عثمان بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں کپڑے پہنوں گا کہ نہ میرے گھر والے ہیں نہ میرا اونٹ ہے اور میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ میں نے جا کر دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کعبہ سے باہر نکلے اور دروازے سے لے کر حطیم تک بیت اللہ کے ساتھ لپٹ گئے تھے اور اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے درمیان میں تھے۔

ف۔ اسی کعبہ اور حجر اسود کے درمیانی جگہ کو التزام کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ لپٹ کر دعا کرنا قبولیت سے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ منہ تعالیٰ۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ نَا الْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ التَّعْوِيذِ قُلْتُ أَلَا تَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْكَلَامِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَالْتَزَمَ الْبَيْتَ وَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هٰكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

عمرو بن شعیب سے ان کے والد صاحب نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ تعوذ نہیں پڑھتے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بیہودہ بات سے۔ پھر چلے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر حجر اسود اور دروازے کے درمیان کھڑے ہو گئے تو اپنا سینہ، اپنا چہرہ، اپنی کلائیاں اور اپنی ہتھیلیاں اس پر خوب پھیلا کر رکھ دیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَفِيفًا فَيَقِفُهُ إِلَى الشِّقِّ الَّذِي فِيهِ الرُّكْنُ الَّذِي فِيهِ الْبَابُ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْنَ أَنْتَ أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَهُنَا فَيَقُولُ هَهُنَا.

محمد بن عباد بن جعفر نے بیان کیا کہ وہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لے جایا کرتے تھے اور قبر کے کنارے میں دروازے کے نزدیک حجر اسود کے پاس کھڑا کر دیا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابن عباس ان سے پوچھتے تھے کہ تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے؟ وہ عرض کرتے ہاں یہیں کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

صفا و مروہ کے متعلق حکم

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا

ہشام بن عروہ۔ ابن السرح ابن وہب مالک، ہشام بن عروہ سے ان کے والد صاحب کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا اور اس وقت میں نوعمر تھا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کہ میری نظر میں ہے کہ کوئی حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا اگر ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہرگز نہیں۔ مگر بات یوں ہوئی جیسا کہ تم نے کہا ہے اگر یوں ہوتا ــــ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وہ حقیقت میں یہ ہے صفا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے منات بت کے لیے حج کیا کرتے تھے اور منات قدید کے سامنے

حَتَّى إِذَا قَدِمَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ تَرَى أَنْ نَطُوفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔

حج کے لئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کہاں طواف کریں؟ تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (۲/۱۵۸)۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّا قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ طَافَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَضَى طَوَافَهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ وَيَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَقَصَّرَ وَأَحَلَّ وَقَصَّرَ النِّسَاءُ مَعَهُ وَقَالَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي قَالَ لِمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلُّوا وَلَمْ يُقَصِّرُوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبُوا إِلَى مِنًى فَلَمَّا قَضَى الْحَجَّ وَقَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَتَى مَنْزِلَهُ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَظَنَنْتُمْ أَنَّا حِينَ صَدَرْنَا عَنِ الطَّرِيقِ أَنَّا تَرَكْنَا حَجَّنَا لَا وَاللَّهِ بَلْ حَجَّنَا هَذَا عَامَنَا هَذَا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ رَأْسَهُ۔

۱۳۶۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تو جب مکہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ جتنے حضرات تھے سب لوگوں سے آپ کو چھپایا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟

انصیلی بن ابوخالد کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ اس نے کہا ہے۔ پھر آپ صفا و مروہ کی طرف گئے قرآن کے مطابق سعی فرمائی۔ پھر اپنا سر مبارک منڈایا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَإِنَّ بَعْضَ أَمْرِي قَدْ عَرَضَ لِي أَفَأَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَأَنَا مُتَمَتِّعٌ فَقَالَ وَمَا النَّاسُ يَسْخَرُونَ قَالَ إِنَّ أَبَاكَ نَهَى عَنْهَا وَأَمَرَ بِهَا فَقَالَ وَيْحَكَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَإِنْ أَبَى عَنْهَا وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ أَفَنَدَعُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَبِيكَ۔

عطاء بن سائب نے کثیر بن جمہان سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عمرہ کے احرام کے درمیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ایک بات پیش آگئی ہے کیا میں طواف کرتا ہوا سعی کرتا ہوا تمتع کروں؟ تو وہ کہنے لگے کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا کہ کہتے ہیں تیرا باپ منع کرتا ہے اور حکم دیتا ہے تو وہ کہنے لگے تیرا ناس ہو کیا کہتا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے ساتھ رہا ہوں تو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الدَّيْنِ حَتَّى أَتَانِيْ فَقُلْتُ أَبُوْكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِيْ فَحَلَّ أَزْرَارِيْ مِنْ قَفَايَ ثُمَّ حَلَّ أَزْرَارِيْ مِنْ قُدَّامِيْ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا يَا ابْنَ أَخِيْ سَلْ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فِيْ نَسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِيْ مُتَّزِرًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَادِمٌ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَذْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِيْ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ

پھر یہ بیٹھے کے درمیان میں اتر رکھا اور ان دونوں میں زوجہ خاصہ فرمایا۔ اے بھتیجے! خوش کردیں۔ جو چاہو پوچھ لو۔ میں نابینا ہو چکا ہوں۔ نماز کا وقت ہو گیا تھا تو وہ اپنی چادر لپیٹ کر کھڑے ہو گئے جب اسے کندھے پر ڈالتے تو چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس کا ہر کونہ پلٹ جاتا۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی حالانکہ میرے اور ان کی چادر کپڑے رکھی ہوئی تھی میں عرض گزار ہوا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نو سال تک حج کے لیے نہیں آئے۔ دسویں سال اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں تو مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ سب یہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء کریں اور آپ کے طریقہ حج کرنے کے متبع ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت محمد بن ابوبکر کو جنم دیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ میں کیا کروں؟ فرمایا غسل کرو اور مضبوطی سے لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ کی سواری بیداء میں پہنچی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے دیکھا تو سامنے حد نگاہ تک سوار اور پیدل نظر آئے۔ داہنی طرف اسی طرح تھے بائیں طرف اسی طرح تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن کریم نازل ہوتا تھا اور اس کا مطلوب آپ خود جانتے تھے جب آپ عمل کرتے تو ہم آپ کی پیروی کرتے آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ کہا۔

لبیک اللھم لبیک، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد نعمت اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ آپ کی طرح لوگوں نے بھی تلبیہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَ
لِيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا
إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ
دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ
لِأَبَدِ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ
وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَانْكَرَ عَلَيْهَا
ذَلِكَ وَعَابَهُ قَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ
عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ أَبَاهَا
أَمَرَهَا بِهَذَا فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى
مَا صَنَعْتَ فَقُلْتُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَيْفَ قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ
فِيهِنَّ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ
بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ
الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ
الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ
كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ
بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سال ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر
کہا دو مرتبہ فرمایا۔ حج میں عمرہ اس طرح داخل ہو گیا ہے
سال ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یمن سے حضرت
علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ لے کر آئے
تو حضرت فاطمہ کو پایا کہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی کو یہ بات اچھی نہ لگی
اور فرمایا کہ تمہیں یہ بات کس نے حکم دیا؟ کہا میرے والد نے
راوی کا بیان ہے کہ عراق میں حضرت علی کہتے تھے کہ فاطمہ نے جو کیا
اس کی شکایت لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو مجھ سے کیا ہے اس کا حکم ہی نہیں
اور عرض کیا کہ میں نے بات اچھی نہ لگی کہا کہ میرے والد نے
حکم دیا ہے۔ فرمایا ٹھیک کہا ٹھیک کہا۔ اچھا جب کی
نیت کی تھی تو تم نے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ میں نے
کہا اے اللہ میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے فرمایا کہ میرے پاس
ہدی ہے لہٰذا تم بھی احرام نہ کھولنا۔ جابر سے حضرت علی کے
یمن سے لائے ہوئے اونٹوں کی تعداد سو تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم مدینہ سے ساٹھ اونٹ لے کر گئے تھے۔ لوگوں
نے احرام کھول دیے اور بال کتروا لیے سوائے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے اور جن کے پاس ہدی تھی۔ آٹھویں ذی الحجہ
کو لوگ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے حج کا احرام باندھ کر تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء
اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔ تھوڑی دیر میں سورج طلوع ہو گیا تو
آپ نے خیمہ لے جانے والوں کو حکم فرمایا کہ خیمہ
نمرہ میں نصب کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے
اور قریش کا گمان نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہریں گے
مگر المشعر الحرام کے پاس جیسا کہ قریش جاہلیت میں
کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَ
الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ
الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ
حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ
بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا
النَّاسُ كُلَّمَا أَتَى جَمْعًا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا
حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى إِذَا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ شَيْئًا
قَالَ عُثْمَانُ وَكَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ
اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
قَالَ سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اسْتَوَى الْقَصْوَاءُ حَتَّى
أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ
عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ
كَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا
فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ
وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَدَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ
بِطَوَائِفَ مِنَ الْفَضْلِ يُفِيضُونَ فَحَسِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ وَصَرَفَ
الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَر

بكل انعادي ثم انهم يسألون الوصل الله عليه
وسلم السحور فيحوبهم بشاة يسلخ فيخرج
منها قدر ما يعيشون ثم يقول لو كنا لم نسلخ
لكانت أكلا لهم وتبقى لهم ثم يرفعون
فيشبعون ثم يجيئون فيقولون لو دعوت الله
لنا فسقانا فيدعو لهم فيمطرون حتى يأتي كل
واد منهم فأخبروا حين رأوا أن قد
استنقعوا وأخبروا أنهم لم يجاوزوهم
وإنهم بمكان كذا وكذا

حضرت علی کے حکم فرمانے پر انہوں نے تعمیر کیا۔ پھر آپ نے اپنے ہدی کی شاۃ ذبح کیا تھا۔ پھر ہر فرد سے گوشت کی ایک ایک بوٹی لی گوشت پکایا گیا۔ پس دونوں نے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ سلیمان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوکر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ناقہ کھڑی کر دی گئی۔ پھر ابن عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے جو آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنی عبد المطلب! اگر تمہارے سقایہ پر لوگوں کے غالب آنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ پس انہوں نے ایک ڈول کے لیے کہا تو آپ نے ان کو ڈول عطا فرمایا۔ ف

ف یہ حدیث بہت طویل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے، جس کی پوری شرح یعنی تمام مسائل و احکام کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب "اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" میں کی ہے۔ طالب حدیث اس کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۴۹ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سليمان بن كثير
ح وحدثنا الحسن بن علي نا
عبد الرزاق أنا ابن جريج ح وحدثنا
ابن السرح أنا ابن وهب عن ابن جريج
عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلى المغرب والعشاء بجمع بأذان واحد
وإقامتين ولم يسبح بينهما ولا على إثر
كل واحد منهما وصلى المغرب
والعشاء بجمع بأذان وإقامتين ولم يسبح
بينهما قال أبو داود وهذا لفظ حديث
الحسن وهو أتم قال حدثنا
ابن إسماعيل قال نا الحرث بن عبيد قال حدثنا
ابن أبي إسماعيل عن أبي الزبير عن سعيد بن جبير
عن عدي عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال
المغرب والعشاء بأذان وإقامة

محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، حسن بن علی، عبدالرزاق نے اپنے والد سے، ابن سرح، ابن وہب، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں مغرب کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی اور ان کے درمیان کوئی کلمہ نہ پڑھا۔ نیز مغرب و عشاء کی نماز بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اکٹھی پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو ابن اسماعیل کے ساتھ حارث بن عبید نے طویل حدیث میں بیان کیا ہے اور حارث بن عبید کی بیعت کی سند میں محمد بن علی ہیں، جعفر، محمد باقر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ مغرب اور عشاء کی نماز ان دونوں کے ساتھ اکٹھی پڑھی۔ ف

ف حدیث کے مطابق مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی جاتی ہے اس کے حق میں جو سفر یا حضر کے باعث اکٹھی پڑھنے کے قائل ہیں جیسے امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے ساتھ پڑھی جائیں گی

ذا صلب کے بعد تلبیہ کہا جائے گی اور اسی طرح تمام عشاء کے لیے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک ہی اقامت دونوں کے لیے کافی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں یہی ارشاد ہے اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ اس حدیث کی امام ترمذی نے تحسین و تصحیح فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا بَيْنَ ابْنِ سَوِيدٍ نَا جَعْفَرٌ نَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ هٰذَا مَوْقِفٌ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَقَفْتُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ هٰذَا وَقَفْتُ هٰهُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

امام احمد بن حنبل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا ہے جبکہ سارا منیٰ ہی نحر کرنے کی جگہ ہے اور میں عرفات میں اس جگہ ٹھہرا اور جبکہ سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ میں ٹھہرے تو فرمایا کہ میں یہاں ٹھہرا اور جبکہ سارا مزدلفہ ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ انْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

مسدد، حفص بن غیاث، جعفر اپنی سند سے۔ اس میں یہ بھی ہے۔ اپنی قیام گاہوں پر نحر کرو۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ حَدِيثَ ذُؤَيْبٍ وَاجْعَلُوا مِنْ مَقَامِكُمْ هٰذَا جَمْعًا ثُمَّ قَالَ مَقَامَ أَبِي الْقَاسِمِ بِالْمُزْدَلِفَةِ هُوَ ذَا الْجَمْعُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ فِيهِ قَالَ فِي رَحْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي هٰذَا الْمَوْقِفَ لَمْ أَعْرِفْ لَكُمْ جَمْعًا فَذَهَبَتْ مُخْبِرًا وَذَكَرَ قِصَّةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

امام جعفر صادق کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث میں ذؤیب کی حدیث کا اضافہ کیا ہے اور مقام جمع مشعل پر پہنچ کر فرمایا۔ مقام ابوالقاسم مزدلفہ میں یہ جمع ہے اور سورۂ اخلاص اور سورۂ الکافرون پڑھی اور اس میں کہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہنے میں فرمایا۔ قال أبي کا لفظ مجھے حضرت جابر سے یاد نہیں ہے۔ پس میں شکایت کرنے گیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بیان کیا۔

باب ۷۹ الوقوف بعرفة۔

عرفات میں ٹھہرنا

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو ان کے دین پر تھے وہ مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے اور اسے حمس کہا کرتے تھے اور باقی اہل عرب عرفات میں ٹھہرا کرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آکر ٹھہرا کریں اور یہاں سے لوٹا کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں (۲: ۱۹۹)

أفيضوا من حيث أفاض الناس.

باب ۷۰ الخروج إلى منى

۱۹۴۵۔ حدثنا محمد بن حرب نا المؤمل ابن إهاب الضبي نا عفار بن مدرك عن سليمان الأعمش عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر يوم التروية والعصر يوم النفر بمنى.

۱۹۴۶۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم نا إسحاق الأزرق عن سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك كم صلى النبي صلى الله عليه وسلم بمنى قال سألت أنس بن مالك كم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر يوم التروية قال بمنى قلت فإذا صدر النفر قال بالأبطح قال افعل كما يفعل أمراؤك.

منیٰ کی طرف جانا

(زہیر بن حرب، اموی بن عمرو بن اہاب ضبی، عمار بن رزیق، سلیمان اعمش، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز یوم ترویہ کو ظہر اور (دنا رجع) کو نماز فجر منیٰ میں پڑھی

عبدالعزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچنے کی طرف سے عرض گزار ہوا کہ جو چیز آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو وہی ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ یوم النفر کو نماز عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حکام کرتے ہیں۔ ف

ف: مذکورہ حدیث میں ابطح میں ظہر پڑھنے کا ذکر ہے، اس میں آج کل کے حکام کے مروجہ اختلاف سے بچنا چاہیے کہ صحابہ کرام کے مروجہ اختلاف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہ دی جائے۔ بعض حضرات نے اس ظہر کو ان کا اجتہاد قرار دیا ہے مگر یہ صحیح نہیں کہ اجتہاد رسول کی حدیث کے مقابلہ میں کیا جائے اور ابطح میں ظہر پڑھنے کی کوشش کی جائے تاکہ حضور کی حدیث پر عمل میسر آئے۔ کذا قرر بعض اساتذتنا۔ حافظ عفا اللہ عنہ۔

پارہ — ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۷۔ الخروج إلى عرفة۔

عرفات کے لیے نکلنا

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ نَامَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ إِلَى أَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ مِنْ عَرَفَةَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روز نماز فجر کے بعد صبح سویرے ہی منیٰ سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے تو نمرہ میں اترے اور عرفات کے امام کی منزل یہاں ہوتی ہے یہاں تک کہ نماز ظہر کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی سے روانہ ہو گئے اور ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرمایا پھر لوگوں سے خطاب فرمایا پھر روانہ ہوئے اور عرفات میں ٹھہرے۔ ف

ف۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دسویں کا لحاظ نہیں فرمایا کہ عرفات کے اندر بعد نماز عصر جس ٹیلے کا ذکر فرمایا ہے وہ عرفہ نہیں بلکہ بعض دیگر مقامات کا طرز لوگوں سے خطاب فرمایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۸۔ الرواح إلى عرفة۔

عرفات کی جانب روانہ ہونا

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا طَلْحَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَاعَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوحُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرُوحَ قَالَ قَالُوا لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ قَالَ أَرَاحَتْ قَالُوا لَمْ تَزِغْ قَالَ لِلَّمَّا قَالُوا قَدْ رَاحَتْ إِذَنْ

سعید بن حسان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب حجاج نے حضرت ابن زبیر کو شہید کیا تو حضرت ابن عمر کے لیے پیغام بھیجا کہ آج کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کب روانہ ہوتے تھے؟ فرمایا کہ جب ہم روانہ ہوں گے۔ جب حضرت ابن عمر نے روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے کہا۔ سورج نہیں ڈھلا۔ پھر پوچھا، کیا ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا۔ جب لوگوں نے کہا کہ ڈھل گیا تو آپ روانہ ہوئے۔

باب ۱۷۳ الخطبة بعرفة

۱۷۴۹ حدثنا هناد عن ابن ابی زائدة انا سفیان بن حسین عن زید بن اسلم عن رجل من بنی ضمرة عن ابیه او عمه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی الناقة یعرفة.

۱۷۵۰ حدثنا مسدد نا عبدة اخبرنی عبد الله بن بدار عن سلمة بن کهیل عن عبد الرحمن بن معاذ التیمی عن ابیه قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم واقفا بعرفة علی بغلته یخطب.

۱۷۵۱ حدثنا هناد بن السری ومحمد بن عبد الله بن ابی شیبة قالا نا وکیع عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن رجل من بنی ضمرة قال هناد عن عمه الرجل ابی عمه وحدثنی زید بن العلاء ابن هرمة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب الناس یوم عرفة علی بعیر فذکر فی الذی کما بین قال ابو داؤد وقد رواه ابن العلاء عن وکیع کما قال هناد.

عرفات میں خطبہ دینا

زید بن اسلم نے بنو ضمرہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس کے والد یا چچا جان نے فرمایا کہ میں نے عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ اونٹنی پر سوار تھے۔

سلمہ بن کہیل نے قبیلہ ہی کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد یا چچا حضرت نبیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں اپنے سرخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

ہناد بن سری، محمد بن عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ، وکیع، عبد الحمید، ابو عمرو، حضرت خالد بن عدا بن ہودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عرفہ کے دن اپنے اونٹ پر دونوں کجاووں کے درمیان کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن العلاء نے کیع سے جیسا کہ ہناد نے کہا ہے۔

نوٹ: حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹنی پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس کی تشریح قضاء اور ایسے قصواء کی پیٹھ پر بیٹھ کر خطبہ پڑھنا آیا ہے۔ منبر سے مراد اس کی اونچی جگہ ہوگی، کیونکہ اونٹ پر خطبہ پڑھا گیا تھا اور بعض روایات میں کسی چیز پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جانا بھی ملتا ہے اس وقت میں اسے منبر ہی سے تعبیر کرتے ہوں گے کہ خطباء منبر کو ایک دوسرے سے جیسا کہ لباس کی طرح نسبت ہے اگر منبر سے اونٹ مراد نہ لیا جائے تو عرفات میں منبر کہاں سے ثابت کیا جائے گا جب کہ کسی روایت میں منبر کا تذکرہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۵۲ حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری نا عثمان بن عمر نا عبد الحمید ابو عمرو حدثنی عمی عن العلاء بن خالد بهذا.

عباس بن عبد العظیم، عثمان بن عمر، عبد الحمید ابو عمرو نے عدا بن خالد سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۷۴ موضع الموقف بعرفة

عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ

۱۷۵۳ حدثنا ابن نفیل نا سفیان عن عبد الحمید ابن جبیر بن شیبة عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی

یزید بن شیبان کہتے ہیں کہ حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور عرفات میں ہم سے

انبی صفوان عن یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفة فی مکان یباعد عمرو عن الامام فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابراہیم۔

جگہ پر تھے جو عمرو بن عبداللہ کے خیال میں امام سے دور تھی انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اپنے مشاعر کے پاس رہو کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو۔

باب ۷۵۔ الدفع من عرفة

عرفات سے لوٹنا

۱۵۴۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن الاعمش ح وحدثنا وھب بن بیان انا عیسیٰ یعنی ابن یونس انا الاعمش المعنی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة وعلیہ السکینة وحرک لھم شنقا فقال یا ایھا الناس علیکم بالسکینة فان البر لیس بایجاف الخیل والابل فقال فان رایت واضعا یدیھا عادیة حتی اتی جمعا فذکر نحوہ ثم افاض حتی اتی منی وقال یا ایھا الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینة قال فما رایتھا واضعة یدیھا حتی اتی رمی۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، وہب بن بیان، عیسیٰ، اعمش، حکم، مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو سکون و اطمینان کے ساتھ اور آپ نے حضرت اسامہ کو پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا لوگو! تمہیں اطمینان سے چلنا چاہئے کیونکہ بھلائی نہیں ہے کہ گھوڑے اور اونٹ کو دوڑایا جائے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے ہاتھ اٹھا کر سواری کو دوڑاتے ہوئے کوئی نہ دیکھا یہاں تک کہ ہم سب پہنچ گئے وہب نے یہ بھی کہا۔ پھر حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرمایا۔ لوگو! بھلائی نہیں ہے کہ گھوڑے اور اونٹ کو دوڑایا جائے تمہیں اطمینان سے چلنا چاہئے۔ پس میں نے کسی کو اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ منیٰ میں پہنچ گئے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ عرفات سے منیٰ کو جاتے ہوئے آرام و اطمینان کے ساتھ جانا چاہیئے۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے جانا مناسب نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بڑا پیار اور خاص نگاہ کرم تھی کہ سواری پر انہیں اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۔ حدثنا الحسن بن علی بن یونس نا زھیر ح وحدثنا محمد بن کثیر انا سفیان وھذا لفظ حدیث زھیر نا ابراھیم بن عقبة اخبرنی کریب ان اسامة بن زید اخبرہ قال دفعت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات قال حسبت الذی یسیر فی الرخاء یسیر الناس العنق فاذا وجد فجوة نص۔

ابراہیم بن عقبہ کو کریب نے بتایا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ حضرت نے اس شام کو کیا کیا جبکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر آئے تھے، فرمایا کہ ہم اس وادی میں آئے جہاں شب باشی کے لیے لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اونٹ سے اترے پھر پیشاب کیا اور پانی جملے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم من اللیل فاذا قام یصلی قال اللہم لک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت قیوم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق وقولک الحق ولقاؤک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک۔

فرمایا جس میں یہ الفاظ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز فرمایا تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو آسمان مغرب پر ہوتا۔ پھر وہ کہتے تھے کہ اے اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان و زمین کا نور ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان و زمین کا قیوم ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور تیرا ملنا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا اور تجھ سے فیصلہ چاہا پس تو میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۵۶۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب نا ابی عن ابن اسحاق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد کلانا جنب وکان یامرنی فاتزر فیباشرنی وانا حائض ویخرج الی رأسہ وانا معتکفۃ فاغسلہ وانا حائض۔

احمد بن حنبل یعقوب بن ابراہیم سفیان، عبد اللہ بن ابی بکر عمرہ بنت عبد الرحمن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے تھے۔ پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں تہبند باندھ لیتی تھی پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کا سر دھوتی تھی اور آپ اعتکاف کی حالت میں گھر کے اندر سے میری طرف سر مبارک کر دیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کا سر دھوتی تھی۔

۱۵۷۔ حدثنا القعنبی عن مالک ح وثنا محمد بن عیسیٰ نا عبد اللہ بن نافع عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل رأسہ علی وانا فی حجرتی فارجلہ وانا حائض۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ عورت حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کر سکتی ہے کہ آپ اعتکاف فرما ہوں تو فرمایا کہ حضور میری طرف سر مبارک کر دیتے تھے میں حیض کی حالت میں آپ کا سر دھوتی تھی۔ ف

ف۔ اور جس طرح سب حیوانات جنابت سے پاک ہیں اگر اس کی لعاب حیوان سے نکلے تو وہ بھی پاک ہے اور یہ جو حدیث میں ہے کہ کتے جب برتن میں منہ ڈالیں تو اس کو سات بار دھونا چاہیے یہ تعبدی حکم ہے اس کی علت نہیں معلوم ہو سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۸۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب نا ابی عن ابن اسحاق حدثنی عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کنت ارجل رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض۔

احمد بن حنبل یعقوب ابن ابراہیم ابن اسحاق عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ عمرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی تھی۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے۔ جب گھاٹی میں پہنچے تو اتر پڑے، پیشاب کیا اور وضو فرمایا لیکن پوری طرح وضو نہ فرمایا۔ میں نے نماز کے لیے عرض کی تو فرمایا۔ نماز آگے پڑھیں گے۔ پس سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچے تو اترے اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت ہوئی تو آپ نے مغرب پڑھائی پھر ہر ایک نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھایا پھر عشاء کی اقامت کہی گئی اور نماز عشاء پڑھائی گئی۔ ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی نماز نہ پڑھی۔

باب ۳۶ الصلوٰۃ بجمع۔

مزدلفہ کی نماز

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھا کر پڑھی۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا خَلَّادٌ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ.

ابن ابی ذئب نے اسے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہی اقامت کے ساتھ دونوں نمازوں کو پڑھا۔ امام احمد نے وکیع کا قول بیان فرمایا کہ ہر نماز علیحدہ اقامت کے ساتھ پڑھی۔ ف

ف۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھا کر پڑھی جاتی ہیں۔ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ تکبیر یعنی اقامت کہی جائے یا دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے۔ اختلاف روایات کے باعث اس مسئلے میں آئمہ کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَنْبَلٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى أَثَرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مُخَلَّدٌ ثُمَّ يُنَادِي فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

عثمان بن ابوشیبہ، شبابہ۔ مخلد بن خالد، عثمان بن عمر ابن ابی ذئب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ اور احمد بن حنبل نے حنبل سے معناً سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہر نماز کے لیے اقامت کہی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ کہی اور دونوں میں سے کسی کے بعد نوافل نہ پڑھے۔ مخلد نے کہا کہ دونوں میں سے کسی نماز کے لیے اذان نہ کہی۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ

عبداللہ بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر

عَنْ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ قَالَ مَالِكٌ بْنُ الْحُوَيْرِثِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ مالک بن حارث نے ان سے کہا کہ کیسی عمدہ فرمائی کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی اقامت سے پڑھا ہے۔ ف

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھیں اور اپنا مشاہدہ بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ایسا کرتے ہی دیکھا تھا۔ اس سے اس عمل اور مشاہدہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَسِّنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ شَرِيكَ بْنَ كَنْجٍ

محسن بن سلیمان انباری، اسحٰق بن یوسف، شریک، ابواسحٰق، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک کا بیان ہے کہ ہم نے مزدلفہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اقامت سے پڑھی۔ راوی حدیث ابن کنج کا طریق عنعنہ بیان کیا۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّكَنِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ حَانَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَالَ الْعِشَاءُ يَا نَافِعُ وَأَجَزَ فَلَا نَزَلَ إِسْتَنَخَ فَنَاخَ ثُمَّ أَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِعَقْلِهِ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ عرفات سے لوٹے۔ جب ہم (مزدلفہ میں) ساتھ پہنچے تو وہیں ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی (تین اور دو رکعتیں)۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ابن عمر نے ہم سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَاضَ رَجُلٌ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ

سعید بن جبیر نے مزدلفہ میں اقامت کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں۔ پھر نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور وہ فرماتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔ ف

ف۔ اس باب کی حدیث ۱۹۴۴ سے واضح ہو چکا ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جب مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھا جائے تو دونوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جس کی

سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اذان کہی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ فَقُلْتُ أَشَهِدْتَ ابْنَ عُمَرَ حِينَ أَفَاضَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ فَكَيْفَ يَفْعَلُ؟ قَالَ كَانَ يَأْتِي جَمْعًا حِينَ يَرَى أَنَّهُ لَا يُدْرِكُ الْإِمَامَ فَإِنْ أَدْرَكَهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَأْتِيَ جَمْعًا صَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَإِنْ أَدْرَكَهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ف

قدرا سفار یعنی اجالے میں مبالغہ کریں گے اتنا ہی زیادہ ثواب پائیں گے۔ اس مسئلے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے بعض کا نہیں بلکہ اختلاف صرف ثواب کی کمی بیشی کا ہے۔ نماز گھر اندھیرے میں پڑھی جائے یا اجالے میں دونوں صورتوں میں ادا ہو جائے گی لیکن ثواب ایک جیسا نہیں دیکھئے گئے کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھو گے تو ثواب زیادہ ملے گا۔ جب کہ اجالے میں نماز فجر ادا کرنے پر زیادہ ثواب ملنے کی روایات موجود ہیں۔ جن کے باعث بعض شارحین امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ ترجیح اس لحاظ سے بھی ہے کہ اجالے کی حالت کو دیکھا جائے تو عمل اسی پر زیادہ مناسب ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد نماز میں شامل ہو سکیں۔ اگر تغلیس یعنی اندھیرے میں نماز فجر ادا کی جائے گی تو کئی نمازی باجماعت نماز سے محروم رہ جائیں گے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم

حضرت اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى نَا هِشَامٌ نَا جُهْمَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِجَمْعٍ الَّتِي صَلَّى فِيهَا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ وَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

قیس بن یزید بن علی کے والد صاحب نے ابو یعفور واقدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب وہ مزدلفہ میں صبح ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت جلد قزح پہنچے اور فرمایا۔ یہ قزح ہے یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میں اسی جگہ ٹھہر کر دعا کروں گا اور سارا منیٰ ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے لہٰذا تم اپنی اپنی قیام گاہوں میں ٹھہرو۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ عَنْ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَفْتُ هٰهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا بِمِنًى وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

جعفر بن محمد کے والد صاحب نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عرفات میں یہاں وقوف کیا اور سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے میں نے مزدلفہ میں یہاں وقوف کیا اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے میں نے منحر میں جگہ کیا اور سارا منیٰ ہی منحر کہلانے کی جگہ ہے لہٰذا تم اپنی اپنی قیام گاہوں پر نحر کرو۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ أَبْوَابِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کے تمام راستے چلنے اور نحر کرنے کی جگہ ہیں۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى يَرَوْا الشَّمْسَ عَلٰى ثَبِيرٍ وَخَالَفَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایام جاہلیت کے لوگ اس وقت تک نہیں لوٹتے تھے جب تک ثبیر پہاڑ پر سورج کو طلوع ہوتا ہوا نہ دیکھ لیتے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی کہ آپ سورج طلوع

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَعَهُمْ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

باب فِي التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْعٍ.

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أَغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَلْطَحُ الْمَضْرِبُ الْآنَ.

ہونے سے پہلے لوٹ آتے۔

مزدلفہ سے جلد لوٹنا

عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو اپنے گھر والوں میں سے ضعیف شمار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دیا تھا۔

حسن العرنی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کر کے پہلے روانہ فرما دیا تھا۔ آپ ہماری رانوں پر تھپکتے اور فرماتے بیٹو! جمرہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یلطح کو ہلکی ضرب کو بھی کہتے ہیں۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں جمرہ کی جانب پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا تاکہ دوسرے حضرات کے پہنچنے سے پہلے وہ بآسانی جمرہ پر کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں۔ اور آپ نے انہیں ہدایت فرمادی تھی کہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اسی روایت کے مطابق ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد کنکریاں ماری جائیں جب کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد کنکریاں مارنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ان بزرگوں کا عمل دوسری روایات پر ہے۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ وَيَأْمُرُهُمْ أَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

حبیب بن ابو ثابت نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر والوں میں سے کمزور لوگوں کو اندھیرے میں ہی پہلے روانہ فرما دیتے تھے اور انہیں حکم دیتے کہ سورج طلوع ہونے تک جمرہ پر کنکریاں نہ مارنا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کی رات میں حضرت ام سلمہ کو روانہ فرما دیا تھا انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر کنکریاں ماریں اور جا کر طواف افاضہ کر لیا۔ یہ اس دن تھا کہ

الفجر ثم مضت فافاضت وكان ذلك اليوم اليوم الذي يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ان کے پاس ہونے کا تھا۔

۱۷۷۔ حدثنا محمد بن خلاد الباهلي نا يحيى عن ابن جريج اخبرني عطاء اخبرني عبيد بن عمير انه سمع اسماء تقول رمينا الجمرة بمثل حصى الخذف فلبثت ما شاء الله ثم قالت انا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عطاء کی ایک اور خبر دینے والے نے بتایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جمرہ پر کنکریاں پھینکیں فرمایا کہ ہم جمرہ پر کنکریاں مار لیتے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ف

ف: مگر کنکریاں مارنے کے متعلق بالاحادیث دو روایتیں ہیں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ نصف شب کے بعد کنکریاں مارنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا مذہب دوسری روایت پر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کنکریاں صبح طلوع آفتاب کے بعد ماری جائیں۔ جیسا کہ اسی باب کی حدیث ۱۷۴، ۱۷۵ سے واضح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۔ حدثنا محمد بن كثير انا سفيان حدثني ابو الزبير عن جابر قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه السكينة وامرهم ان يرموا مثل حصى الخذف فاوضع في وادي محسر۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطمینان کے ساتھ (مزدلفہ سے) واپس لوٹے اور وادی جیسی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز کر دیا۔

باب ۴۵ یوم النحر ایوم الحج الاکبر

حج اکبر کا دن

۱۷۹۔ حدثنا مؤمل بن الفضل نا الوليد نا هشام يعني ابن الغاز نا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات في الحجة التي حج فقال اي يوم هذا قالوا يوم النحر قال هذا يوم الحج الاكبر۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دسویں ذی الحجہ کو جمروں کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ نے کیا تھا اور فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا یوم النحر ہے فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے۔

۱۸۰۔ حدثنا محمد بن اسحق بن خازم ان محمد بن مخلد حدثهم انا شعيب عن الزهري حدثني حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال بعثني ابو بكر في مؤذنين بعثهم يوم النحر يؤذن بمنى ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان۔

زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے مجھے دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حج اکبر کا دن دسویں ذی الحجہ ہے اور یوم الحج

يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ۔

باب ۷۹ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ۔

حرمت والے مہینے

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔

ابن ابی بکرہ نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ زمانہ گردش کر کے اسی ہیئت پر آگیا ہے جس پر اس روز تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم یہ تین تو متواتر ہیں اور چوتھا مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخری، اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ ف

ف۔ حرمت والے مہینے چار ہیں، تین ان میں سے متواتر ہیں یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم، چوتھا مہینہ رجب ہے جو جمادی الاخری، و شعبان کے درمیان ہے۔ یعنی ساری عمر کے سال کا آٹھواں مہینہ۔ قبیلہ مضر والے رجب کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے اس لیے اہل عرب اسے مضر کی جانب منسوب کر دیا کرتے تھے کہ مضر کا رجب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تعظیم کی خاطر اسی انداز پر گفتگو فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ نَا حَبَّانُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ الشَّعْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ابن ابی بکرہ نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے مرفوعاً اور معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں ابن عون نے، بن ابی بکرہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ بتایا ہے۔

باب ۸۰ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ۔

جس نے وقوف عرفات نہ پایا

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ حَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ عرفات میں تھے تو نجد والوں میں سے چند لوگ حاضر بارگاہ ہوئے۔ انہوں نے ایک آدمی کو حکم کیا تو وہ چلایا یا رسول اللہ حج کس طرح ہے؟ آپ نے حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرفہ کے روز الحج الحج کی آواز دی۔ جو دسویں ذی الحجہ کو نماز فجر سے پہلے آگیا بات یہ تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں۔ اگر کوئی دو روز ہی ٹھہرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اس

یہ ہے کہ میں کھڑا ہوں اور میرے ساتھ کوئی اور کھڑا ہو یہاں تک کہ ان کی تعداد چالیس ہو جائے۔ پھر آپ نے سورۃ جمعہ پڑھی اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ جب تجارت یا لہو کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چل دیئے۔ ابن سفیان نے کہا کہ عبداللہ بن دینار نے یہ روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ چلے جاتے تو وادی ان پر آگ برساتی۔ ابن سفیان نے کہا کہ عبداللہ بن دینار نے یہ روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ چلے جاتے تو وادی ان پر آگ برساتی۔

۱۸۴۔ حدثنا مسدد ثنا یحیی عن اسماعیل قال قرأت علی عبداللہ بن ابی اوفی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یبیعون فقلت یا رسول اللہ لقد جئت وما فی نفسی شیء من تجارۃ ولقد جئت لشیء ما جئت لہ جئت وانا جائع فوافقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب

وَهُنَّ وَهُنَّ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ بِمِنًى۔

کا یہی خطبہ تھا جو آپ نے منیٰ میں دیا تھا۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَنِي جَدِّي سَرَاءُ أُمُّ أَبِيهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ هٰذَا فِي حَدِيثِ غَيْرِهِ أَنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ۔

ربیعہ بن عبدالرحمٰن بن حصین کا بیان ہے کہ میری دادی حضرت سراء بنت نبہان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو دور جاہلیت میں بت خانے کی والی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دوسرے روز ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوخرہ سلمی کے چچا جان نے اسی طرح کہا ہے کہ ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دیا۔

باب ۵۳ مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ۔

جس نے کہا کہ خطبہ یوم النحر کو دیے

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ عَنِ ابْنِ رُبَيْحٍ الْبَاهِلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالنجاشی بن زباح باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے یوم النحر کو منیٰ میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی العضباء پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ ف

ف: یہ یوم النحر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو منیٰ میں خطبہ دیا اس وقت آپ خطبہ دینا کی اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ خطبہ دینا کی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت ابوبکرہ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنے خطبہ دینا کی خچر پر سوار تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْفَزَارِيُّ نَا الْوَلِيدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ۔

سلیم بن عامر کلاعی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ یوم عید الاضحیٰ کے روز۔

باب ۵۴ أَيُّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

یوم النحر کو کس وقت خطبہ پڑھے

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى

ہلال بن عامر مزنی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آفتاب بلند ہو گیا تھا۔ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ حضرت علی

وَعَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاةً وَصَوْمًا وَلَكَ نُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو آپ کے ارشادات سمجھا رہے تھے اور کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

باب منیٰ کے خطبے میں امام کیا بیان کرے

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى فَوَضَعَ إِسْنَادَهُ صَلَّى لَنَا فَسَمِعَ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ بَعْضُهُمْ يَسْأَلُ بَعْضًا حَتَّى ارْتَفَعَ الضَّجِيجُ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ فَصِيحٍ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا يَشْتَكِي أَذًى لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَضَعَ قَدَمَهُ إِلَى جَنْبِ قَدَمِهِ فَقَامَ النَّاسُ عِنْدَ ذَلِكَ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم منیٰ میں تھے۔ ہم اس گزرگاہ کے پاس تھے کہ ہم نے سن لیا جو آپ نے فرمایا اور ہم اپنی قیام گاہوں میں تھے۔ آپ نے لوگوں کو مناسک دین تک یہاں تک کہ کنکریاں مارنے تک پہنچے تو اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال لیا۔ پھر فرمایا کہ اس کنکریاں جیسی ہوں تو کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا تو وہ مسجد کے سامنے ٹھہرے اور اونٹ کو حکم فرمایا تو وہ مسجد کے پیچھے اتنے۔ پھر دوسرے لوگ ان کے بعد اتنے۔

باب منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رات گزارنا

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا مَكِّيٌّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْزِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَخْلَافَ النَّاسِ مَنْزِلًا لَيْسَ أَحَدٌ يَنْزِلُ إِلَّا اسْتَظَلَّ بِظِلِّ شَجَرَتِهِ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَ لَا يَنْزِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ ظِلَّ شَجَرَتِهِ إِلَّا شَجَرَتَهُ.

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ.

باب الضوء في منیٰ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس نے نبی علیہ السلام سے پانی پلانے کی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی۔

منیٰ کی نماز

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ حَنْبَلٌ لَمَّا صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَهُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ.

ابراہیم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن یزید نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں جعفی سے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ بھی دو رکعتیں دو رہیں۔ پھر وہ چوتھی پڑھنے لگے۔ زائدہ سے یہ بھی مروی ہے کہ پھر آپ کی رائے مختلف ہو گئیں حالانکہ میں دو مقبول رکعتوں کو چار رکعتوں سے بہتر سمجھتا ہوں۔ اعمش کا بیان ہے کہ معاویہ بن قرہ نے اپنے بعض شیوخ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے چار رکعتیں پڑھیں تو ان سے عرض کی گئی۔ آپ نے تو حضرت عثمان پر اعتراض کیا تھا پھر خود چار رکعتیں پڑھنے لگے؟ فرمایا کہ اختلاف برا ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ.

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں کیونکہ انہوں نے حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تھی۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتُّلِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا.

مغیرہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں کیونکہ منیٰ کو وطن بنا لیا تھا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ الْأَيِّمَّةُ بَعْدُ.

یونس نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طائف میں زمین خرید لی اور وہاں رہنے کا ارادہ فرمایا تو چار رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آئمہ نے یہی طریقہ اختیار کر لیا۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا عَامَتَهُ إِلَّا صَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا يُعَلِّمُهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ.

زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدوؤں کے باعث منیٰ میں پوری نماز پڑھی کیونکہ وہ کثرت سے آئے تھے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ نماز کی درحقیقت چار ہی رکعتیں ہیں۔

باب ۵۸۔ التقصير لأهل مكة

مکہ معظمہ والوں کا قصر پڑھنا

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ قَالَ وَلَدَتْ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ حضرت عمر کے نکاح میں تھیں۔ ان سے حضرت عبید اللہ بن عمر پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں نماز پڑھی اور لوگ کثرت سے تھے آپ نے حجۃ الوداع میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

باب ۹۵ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ

رمی جمار کا بیان

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَعَلَّقَ بِنَاقَتِهِ الْخَنْسَاءُ وَهِيَ تَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ وَإِنَّ رِجْلَيْهَا لَتَدْمَيَانِ فَقَالَ بَنُو أُمَيَّةَ تَعَالَوْا نَذُبُّ عَنْ رِجْلَيْ أُخْتِنَا فَذَبَّا عَنْهَا فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى رَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا فَسَبَّحَ فِي كَفِّهِ حَتَّى سَمِعْتُ تَسْبِيحَهُ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ

سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بطن وادی سے جمرہ کی کنکریاں مار رہے تھے اور آپ سوار تھے۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور ایک عورت نے پیچھے کھڑے ہو کر آپ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ اس کے متعلق ہی چچا زاد لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت فضل بن عباس ہیں۔ لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرو جب تم جمرہ کی کنکریاں مارو تو ان جیسی کنکریاں مارو۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا نَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ وَزَادَ فِي النَّاسِ.

یزید بن ابوزیاد نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کے پاس سوار دیکھا اور میں نے آپ کی انگلیوں میں کنکریاں دیکھیں جو آپ نے پھینکیں تو لوگوں نے بھی پھینکیں۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ

یزید بن ابوزیاد نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اس کے پاس کھڑا ہوا۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ الْأُولَى حِينَ تَرْمِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْجَمْرَةِ مَا شَاءَ أَنْ يَقُومَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوم النحر کے بعد کنکریاں مارتے تین دنوں کے اندر آیا کرتے وہ جمرہ اولیٰ پر آتے اور جمرہ اولیٰ ہی جاتے تھے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ

وَذَاهِمًا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجَمْرَةَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَّارٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَنَا نَظَرَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے یوم النحر کو چاشت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے دیکھا اور اس کے بعد سورج ڈھل جانے پر۔

مسعر نے مسلم سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امام کنکریاں مارے تو تم بھی مارو۔ میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا۔ ہم سورج ڈھلنے کا انتظار کیا کرتے جب سورج ڈھل جاتا تو ہم کنکریاں مارتے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دن کے آخر میں ظہر کی نماز پڑھ کر طواف افاضہ کیا۔ پھر منیٰ کی جانب لوٹے۔ پس ایام تشریق میں وہاں رہے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو ہر جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے کافی دیر کھڑے رہتے گڑگڑا کر دعا کرتے تھے۔ تیسرے جمرہ کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ بڑے جمرہ پر جا پہنچے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور جمرہ پر سات کنکریاں ماریں تو اس وقت فرمایا کہ اسی طرح اس ہستی نے کنکریاں ماریں جن پر سورۃ البقرہ نازل فرمائی گئی تھی

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ وَعَنْ لُبْسَتَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ احْتِبَائِهِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَرْفَعُ فَرْجَهُ مِنْهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اور دو طرح کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے یعنی اشتمال صماء سے اور اس طرح احتباء سے کہ ایک کپڑے میں ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اس کا ستر کھل جائے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْمَزَادَةِ أَنْ يُرْمَى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ يَوْمًا يَوْمًا وَيَوْمَيْنِ يَوْمًا۔

ابن ابوبکر بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن نہ مارنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ سَأَلْتَنِي عَمَّا لَمْ أَكُنْ أَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَوْ سَمِعْتُ۔

نافع کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر کے پاس تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ایام میں کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں رکھا ہے۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَالْمُعْتَمِرُ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَمَّتِهِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَرْأَةِ جِلْبَابٌ فَلَا تَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ وَلَا تَشْهَدُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْهَيْثَمُ لَا يُعْرَفُ وَالْحَدِيثُ لَا يُعْرَفُ إِلَّا عَنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ وَلَا تُعْرَفُ إِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

عمرہ بنت عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو عید کے دن عید گاہ پر نہ جائے اور نماز میں حاضر نہ ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ حجاج کے علاوہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا اور نہ ان سے سماع ہی ثابت ہے۔

باب حلق الرأس والتقصير

بال منڈوانا اور چھوٹے کروانا

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کئی بار سے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں

الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی مغفرت فرمایا اور بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی۔ ف

ف۔ حج اور عمرہ کرنے والے کے لیے سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے عورتوں کے لیے سر کے بال منڈانا حرام ہیں۔ حج یا عمرہ کے بعد بال نہیں منڈائیں گی۔ دراصل حج حق تعالیٰ کی حاضری و فرمانبرداری پیش کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں لہٰذا انہیں زیب و زینت سے کیا سروکار! پھر مکمل بال کترانے میں سر کی کچھ زینت باقی رہ جاتی ہے۔ جس کے باعث سر منڈانے کو بال کترانے پر فضیلت ہے۔ احناف کے نزدیک چوتھائی سر کے بال منڈانا کفایت کرتا ہے۔ جتنے سر کا دھونا مسح کرنا فرض ہے۔ اور سر کے سارے بال منڈانا سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا تھا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِنُسُكِهِ فَذَبَحَ ثُمَّ نَاوَلَ الَّذِي عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يُقَسِّمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ هَهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ۔

ابن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ پر سات کنکر کنکریاں ماریں۔ اپنی منیٰ والی قیام گاہ کی طرف لوٹے پھر قربانی کے جانور منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ پھر حجام کو بلا کر سر مبارک کے داہنی جانب کو پکڑا اور اسے منڈایا اور جو حاضر بارگاہ تھے ان میں سے ہر ایک کو ایک دو موئے مبارک مرحمت فرمائے پھر سر مبارک کی دوسری جانب کو پکڑا اور اسے منڈایا پھر فرمایا کہ ابو طلحہ ادھر آئیں۔ پس وہ حضرت ابو طلحہ کو مرحمت فرما دیئے۔ ف

ف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار مقدسہ بہت ہی باعث خیر و برکت ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدوں کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات جاں و دل سے آثار مقدسہ کی تعظیم کرتے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفیض و مستفید ہوا کرتے تھے۔ اسی لیے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو حاصل کرنے کی غرض سے ٹوٹ پڑتے اور کوشش کرتے کہ سرکار کا لعاب دہن ان کے ہاتھوں میں یا دامن پر گرے۔ جس خوش نصیب کو حاصل ہو جاتا وہ اسے اپنے مختلف جسموں پر مل لیا کرتا تھا۔ انہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس لعاب دہن سے کھاری کنوئیں شیریں ہو گئے تھے حضرت عاصم کی کٹی ہوئی پنڈلی جسے ماکر درست ہو گئی تھی اور حضرت علی کا اشوب چشم یک لخت بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ اسی لیے وہ حضرات کوشش کیا کرتے کہ جسم اطہر سے لگے ہوئے وضو کے پانی کو زمین پر گرنے نہ دیں اور اسے اپنے ہاتھوں پر حاصل کریں۔ جو پانی زمین میں گرتا تو اس جگہ کی گیلی مٹی کو لے کر اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لیا کرتے تھے۔ جب آپ حجامت بنواتے تو ایک ایک موئے مبارک کو حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے۔ ایک بھی موئے مبارک حاصل ہو جاتا تو اسے دنیا و مافیہا سے گراں بہا شمار کرتے اور متاع بے بہا

ہو گا کہ ان سے بھاگ کر کہاں جائے گا۔ اگلا مضمون اسی کی تردید کے لیے ہے۔ اگر یہ مضمون ہو

باب العمرة

عمرہ

۲۱۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ۔۔۔ عن ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج۔

عثمان بن ابوشیبہ، خلد بن یزید اور یحییٰ بن آدم نے ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔

۲۱۹۔ حدثنا هناد بن السری ۔۔۔ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عائشۃ فی ذی القعدۃ لیتعلم بذلک امر اھل الشرک فان ھذا الحی من قریش ومن کان بمکۃ من العرب کانوا یقولون اذا اھل المحرم وبرا الدبر وحل صفر حلت العمرۃ لمن اعتمر فکانوا یحرمون العمرۃ حتی یسلخ ذو الحجۃ والمحرم۔

عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو ذی القعدہ میں عمرہ نہیں کرایا مگر اس لیے کہ مشرکوں کے نظریہ کی بیخ کنی ہو جائے کیونکہ قریش اور جو ان کے دین پر تھے، وہ کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کے بال بڑھ جائیں، پیٹ کا زخم بھر جائے اور صفر کا مہینہ آجائے تو عمرہ کرنا حلال ہوتا ہے وہ عمرہ کرنے والے کو حرام شمار کرتے جب تک ذوالحجہ اور محرم گذر نہ جاتے۔ ف

ف۔ قریش اور ان کے دین پر چلنے والوں کا دور جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ ذی قعدہ، محرم اور رجب یعنی عمرہ والے چاروں مہینوں میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسلام کو ان کے اس بے سود اور فرضی نظریہ کی بیخ کنی منظور تھی۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عمرہ کرا دیا۔ نیز یہ احکام بھی کہ عمرہ کا ثواب قیامت تک حج میں شامل ہو گیا ہے۔ یعنی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے اس جگہ ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حج کا احرام باندھا کرتے تھے اور ان کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) کے حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کر دیا گیا تھا؟ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کیا یا اس میں آپ قارن یا متمتع تھے؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس سلسلے میں صحابہ کرام کے تین گروہ ہو جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گروہ اول۔ ان حضرات کا ہے جنہوں نے حج و عمرہ کا احرام باندھا یا صرف حج کا فسخ کیا اور وہ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے۔

گروہ دوم۔ جنہوں نے حج کا احرام باندھا اور اپنے ساتھ ہدی نہیں لائے تھے۔

گروہ سوم۔ اس کثیر جماعت کا ہے جنہوں نے واجب احرام باندھا اور ان کے پاس ہدی نہ تھی۔ پہلے گروہ میں حضرت علی اور حضرت ابوطلحہ وغیرہ صرف چند حضرات تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ قارن رکھا۔ یہ حضرات دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ حلال نہ ہوئے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح قربانی پیش کر کے انہوں نے احرام کھولا۔ دوسرا گروہ جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لایا تھا ان حضرات سے آپ نے احرام باندھتے وقت فرمایا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں تبدیل کر لو

قائل نہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تارن تھے۔ لہٰذا ایک طواف (ایک سعی) آپ نے پہلے ہی کر لی اور اس کے بعد حج ادا کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُعَقِّلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُعَقِّلٍ خَتَنًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَجَّ قَالَتْ أُمُّ مُعَقِّلٍ قُمْ فَلَيْسَ أَنْ عَلَيَّ حَجَّةً فَاطْلُبْنَا بِشَيْءٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَقَالَ لَا إِلَّا مَعَ مُعَقِّلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمِرْ مَعَهَا فَاعْتَمَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَعْطَاهَا السِّنَّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَنَّتْ فَهَلْ مِنْ قَلِيلٍ يُجْزِئُ مَوْقِعَ مِنْ حَلْقِي قَالَ حُجِّي فِي سِنٍّ يُجْزِئُ حَجَّةً۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو یہ بات کعب کے کاتب نے بتائی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا گیا تھا کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابومعقل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب وہ تشریف لائے تو حضرت ام معقل نے کہا: میں جانتی ہوں کہ تم پر حج فرض ہے۔ پس دوڑ پڑے اور بہت کچھ مانگا وہ سامنے حاضر ہوئے اور وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! مجھ پر حج فرض ہے اور حضرت ابومعقل کے پاس مال نہیں ہے۔ حضرت ابومعقل عرض گزار ہوئے کہ میں نے اسے راہ خدا میں دیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انہیں لے دو تاکہ یہ اس پر حج کریں کیونکہ وہ راہ خدا میں دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو لے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں بہت بوڑھی اور بیمار عورت ہوں۔ کیا کوئی ایسا عمل کام ہے جو میرے لیے حج کی طرف سے کفایت کرے؟ فرمایا کہ رمضان کا عمرہ تمہیں حج سے کفایت کرے گا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُعَقِّلٍ عَنْ أَبِي مُعَقِّلٍ أَسَدِيٍّ مِنْ بَنِي حَلِيفَةَ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مُعَقِّلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا حَمْلٌ حَمَلْنَا أَبَا مُعَقِّلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مُعَقِّلٍ وَحَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ خَمِيرَتِهِ فَقَالَ يَا أُمَّ مُعَقِّلٍ مَا سَبَقَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مُعَقِّلٍ وَكَانَ لَنَا حَمْلٌ هُوَ الَّذِي تَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مُعَقِّلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا أَخْرَجَكِ عَلَيْهِ فَإِنَّ

ایم معقل کی طرف بھیجا گیا تھا کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابومعقل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب وہ تشریف لائے تو حضرت ام معقل نے کہا: میں جانتی ہوں کہ تم پر حج فرض ہے۔ پس دوڑ پڑے اور بہت کچھ مانگا وہ سامنے حاضر ہوئے اور وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! مجھ پر حج فرض ہے اور حضرت ابومعقل کے پاس مال نہیں ہے۔ حضرت ابومعقل عرض گزار ہوئے کہ میں نے اسے راہ خدا میں دیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انہیں لے دو تاکہ یہ اس پر حج کریں کیونکہ وہ راہ خدا میں دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو لے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں بہت بوڑھی اور بیمار عورت ہوں۔ کیا کوئی ایسا عمل کام ہے جو میرے لیے حج کی طرف سے کفایت کرے؟ فرمایا کہ رمضان کا عمرہ تمہیں حج سے کفایت کرے گا۔

یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ ان کی دادی جان حضرت ام معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا یعنی حجۃ الوداع تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابومعقل نے اسے راہ خدا میں وقف کر دیا۔ پھر بیمار پڑ گئے اور حضرت ابومعقل کا وصال ہو گیا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ حج سے فارغ ہوئے اور میں حاضر بارگاہ ہوئی تو فرمایا: اے ام معقل! تمہیں ہمارے ساتھ جانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہم نے تیاری کر لی تھی لیکن حضرت ابومعقل کا انتقال ہو گیا اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کرتے۔ پس حضرت ابومعقل نے وصیت کی کہ وہ راہ خدا میں وقف ہے۔ فرمایا: کیا تم اس پر سوار کر کے لائیں کیونکہ حج کی حالت میں لگام ہے۔ جب تم نے

الحج فهل يجزئ ان احج عنها قال نعم حجي عنها
متنا فلم يضرها ولم ينفعها قالت نعم قال
فدين الله احق ان يقضى قالت فحجي عنها
هذا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
بكرى ان حفصة

۲۲۲۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۲۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۳۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۴۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۵۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۶۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۷۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۸۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۶ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۷ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۸ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۲۹۹ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۰ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۱ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۲ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۳ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۴ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب
عن ابيه ان امرأة قالت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان امي نذرت ان تحج فماتت افاحج عنها
قال نعم حجي عنها ارأيت لو كان على امك دين
اكنت قاضيته اقضوا الله فالله احق بالوفاء
قالت فحجي عنها

۲۳۰۵ حدثنا سلمة ثنا محمد ثنا ابو عوانة
عن عبيد الله بن عبد الله بن عم

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَيْفَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّتِهِ الْوَدَاعِ

سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے فرمایا دو مرتبہ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر کے علم میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے اس کے سوا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ادا کیا تھا۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ وَاعَدَ عَلَى عُمْرَةٍ مِنَ الْقَابِلِ وَالثَّالِثَةَ حِينَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ

عکرمہ بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ کا دوسرا اگلے سال اس کی قضا کا تیسرا جعرانہ کا اور چوتھا وہ جو اپنے حج کے ساتھ ادا کیا تھا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ اِنَّمَا نَصَبَ مَنْ نَصَبَ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُ مِنْ اَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ اَضْبِطْهُ عَنْهُ مِنَ الْحَدِيثِ اَوْ مِنَ الْحَدِيثِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذی قعدہ میں کیے، سوائے اس کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہاں سے مجھے ہدبہ کا لفظ تو یاد ہے لیکن ولید سے جو کچھ میں نے سنا وہ محفوظ نہیں رہا کہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جعرانہ جب کہ غزوۂ حنین کے مال غنیمت تقسیم فرمایا ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

باب ۶۲ الْمُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ يَحِيضُ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ هَلْ لَهَا اَنْ تَرْفُضَ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتُهَا

عمرے کا احرام باندھنے والی کو حیض آجائے تو عمرے کو توڑ کر حج کا احرام باندھ لے کیا وہ عمرے کی قضا ادا کرے گی؟

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيهَا

عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، یوسف بن ماہک، حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعبد الرحمن یا عبد الرحمن اذھب باختک عائشۃ فاعمرھا من التنعیم فاھبطت بھا من الاکمۃ فاحرمت ثم اتیا فطافا بالبیت ثم خرجا فاحلا ثم اھلا بحج قبل صدر الناس منصرفین۔

۲۲۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا لیث بن سعد ح وحدثنا ابن السرح اخبرنا ابن وھب عن عمرو بن الحارث ح وحدثنا محمد بن رمح اخبرنا اللیث بن سعد عن یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرای رجلا جالسا وحده فقال ما شان فلان لم یصل فقالوا یا رسول اللہ انه حرم فتاتی حتی ما جلس فاستقبل بعض من حل لقی فی طریق المدینۃ فلصبح بسرف کما ھی۔

باب ۱۲۳ الاقامۃ فی العمرۃ

۲۲۹۔ حدثنا قتادۃ بن خالد بن خالد حدثنا یحیی ابن زکریا ابن ابی زائدۃ عن اسمعیل بن مسلم عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام فی عمرۃ القضاء ثلاثا۔

باب ۱۲۴ الاضطباع فی السعی

۲۳۰۔ حدثنا احمد بن حنبل حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن صالح عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مکۃ یوم الجمعۃ صلی الظھر بمنی یعنی صلاتھا۔

۲۳۱۔ حدثنا احمد بن حنبل ویحیی بن معین النسائی المعنی قالا نا ابن ابی عدی عن محمد بن اسحاق ح وحدثنا ابو صالح انا ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ عن ابیہ وعن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث عن ام سلمۃ قالت کانت لیلۃ التی یصیر الی فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو پیچھے بطحاء تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ۔ جب حج سے فارغ ہو کر ابطح سے اترے تو احرام باندھ لیا کیونکہ عمرہ حج سے پہلے ادا کرنا واجبی ہوتا ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن ماجشون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعرانہ میں حاضر ہوئے تو ایک مسجد میں تشریف لے گئے پس اس میں نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پھر احرام باندھا پھر اپنے اونٹ پر جلد اتر کر سوار ہو کر سرف کی جانب متوجہ ہوئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے راستے پر جا لگے۔ صبح کو سرف میں ہوئے جیسے رات وہیں گزاری ہو۔

عمرے کے دوران اقامت

طاؤس، عکرمہ، یحییٰ بن ابی کثیر، عمرو بن دینار، ابن ابی نجیح، مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمرۃ القضاء کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز قیام پذیر رہے۔

حج کا طواف الافاضہ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ یوم النحر کیا اور یہاں سے واپس منیٰ پر نماز ظہر منیٰ میں پڑھی۔

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میری بارہ کی رات جس دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس تشریف لانا تھا یوم النحر کی شام تھی۔ آپ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ وہب بن زمعہ میرے پاس آئے اور ان کے ساتھ آل ابواحمیہ کا ایک آدمی تھا دونوں نے

سَأَلَ يَوْمَ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَى زَمْزَمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهَبُ
ابْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ إِلِ أَبِي أُمَيَّةَ
مُتَوَسِّمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لَا
قَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَ
نَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رَخَّصَ لَكُمْ إِذَا
أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ
مَا حَرُمَ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ
تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ حَرُمَ عَلَيْكُمْ مَا كَانَ حَرُمَ
أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا ۲۱۔

تیسرے پہر کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہب سے فرمایا، اے ابو عبداللہ! طواف افاضہ کر لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں قسم یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کہ قمیص اتار دو۔ رسول اللہ نے قمیص سر کے اوپر سے اتاری اور ان کے ساتھی نے بھی سر کے اوپر سے اتاری۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا اس لئے قمیص اتارنے کی اجازت تھی کہ جب تم پر کنکریاں مار کر تو حلال ہو جاؤ گے ان تمام چیزوں سے جو تم پر حرام ہو گئی تھیں احرام کے، اور تو رہے کہ جب تم بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے شام ہو جائے تو اس حالت میں حرام میں آ جاؤ گے جس میں تھے پہلے کنکریاں مارنے سے پہلے تھے، یہاں تک کہ اس کا طواف کر لو۔

ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کے طواف کو رات تک مؤخر فرمایا۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ
طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے ساتھ تینوں پھیروں میں رمل نہیں فرمایا۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ مِنَ الثَّلَاثِ الْأَيَّامِ الَّتِي حَاضَتْ فِيهِنَّ
بِالْحَجِّ الْوَدَاعِ۔

رخصت ہونا

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ ہر طرف سے واپس لوٹنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کو نہیں جانا چاہیئے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ
حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ۔

فائدہ: حج فرض فرما دے کر پروردگار عالم نے مکہ مکرمہ کے جن مقدس مقامات پر حج ادا کرنے کا حکم دیا ان میں سب سے مقدس و معظم بیت اللہ ہے۔ لہٰذا حج ادا کرنے والے کا آخری کام الوداعی طواف ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر شعار بندے کی دعا ہے کہ خدایا تو اپنے جلیل کے صدقے مجھے بھی حج بیت اللہ اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شرف سے مشرف فرما دے

اہل یا ام عمر الرجیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیعہ محمد بن اکرم وسعہا اجمعین۔

باب الحائض تحرم بغیر اغتسال

۲۳۵۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان اسماء بنت عمیس نفست بمحمد بن ابی بکر بالشجرۃ فامرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل فاستفتحت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتغتسل ولتستثفر بثوب فقالت یا رسول اللہ اطوف بالبیت قبل ان اصلی قال لا۔

۲۳۶۔ حدثنا حفص بن عمر بن ابی الحوجاء انا اسمٰعیل بن عکرمۃ عن الزبیر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ بنت عبد الرحمٰن عن عائشۃ ان عبد الرحمٰن بن ابی بکر سألہا عن المرأۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال لہا اخر عنہا البیت قال فقال الحارث کذلک افتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر رأیت حین سألتنی عن شیء سألت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخلالت۔

باب طواف الوداع

۲۳۷۔ حدثنا حفص بن غیاث عن ابن جریج عن سلیمان الاحول عن طاؤس عن عائشۃ قالت اخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ لا نری الا الحج فلما دنونا من مکۃ او قال لما رأی البیت امر من لم یکن معہ ہدی اذا طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ان یحل۔

۲۳۸۔ حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابو بکر یعنی الحنفی ثنا ابن جریج عن سلیمان الاحول عن طاؤس عن عائشۃ قالت حضت بسرف فکنت ممن اخر طواف الزیارۃ

حائضہ طواف افاضہ کے بعد چلے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کا ذکر فرمایا کہ وہ حیض میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی کیا وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں؟ فرمایا پھر تو کوئی بات نہیں۔

حضرت عائشہ بن عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو یوم النحر کو بیت اللہ کا طواف کر لے پھر اسے حیض آجائے۔ فرمایا کہ اس کا آخری کام طواف ہو۔ حضرت حارث نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح بتایا تھا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کیا کہتے ہیں آپ مجھ سے جو بات پوچھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے ہیں۔ اسی لئے میں نے سوال کیا۔

رخصت ہوتے وقت طواف کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا تھا پس میں حائضہ ہو گئی اور مکہ میں داخل ہونے تک میں پاک نہ ہو سکی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابطح کے مقام پر میرا انتظار فرما رہے تھے۔ جب میں فارغ ہو گئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔ صفوان بن کثیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف کیلئے پھر تشریف لے گئے۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایام تشریق کے آخری روز نکل کر آپ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ فِي أَصْحَابِهِ بِالتَّحَوُّلِ فَتَحَوَّلَ عُمَرُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

نبی اکرم سے اس حدیث میں فرمایا ہے میں علی الصبح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اپنے ساتھیوں میں کوچ کا اعلان کروایا۔ چل پڑے تو آپ نماز فجر سے پہلے بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو دیکھتے وقت اس کا طواف کیا۔ پھر فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہو گئے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا صِمَامُ ابْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا مِنْ دَارِ بَنِي فُلَانٍ لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْبَيْتِ قَدْ حَا۔

عبیداللہ بن ابویزید سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن طارق کی والدہ ماجدہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بنی فلاں کے مکان سے آگے نہ جاتے اسے جب اللہ بھول گئے تو بیت اللہ کی جانب منہ کر کے دعا مانگتے۔

باب التحصیب

محصب میں اترنا

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محصب میں نزول اجلال فرمایا تاکہ نکلنے میں آسانی ہو اور یہ سنت نہیں ہے لہٰذا جو چاہے اترے اور جو چاہے نہ اترے۔

ف: ابطح یعنی محصب میں اترنا اور ٹھہرنا سنت نہیں ہے بلکہ یہ محض آسانی کی خاطر ہے لیکن جو وہاں ٹھہرے گا وہ ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ کیونکہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محصب میں ٹھہرے تھے۔ بخاری کی کتاب میں ہے جس کے اندر کفار قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کی قسمیں کھائی تھیں۔ احادیث میں اس جگہ کو خیف بنی کنانہ بھی کہا گیا ہے کیونکہ خیف وادی کو کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا نَا سُفْيَانُ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ آتِيَهُ وَلٰكِنْ ضَرَبَتْ هُبَيْرَةُ قُبَّتَهُ فَقَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ۔

احمد بن حنبل، عثمان بن ابوشیبہ، مسدد، سفیان، صالح بن کیسان، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نے مجھے اترنے کا حکم نہیں فرمایا تھا لیکن آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا تو اتر گئے۔ مسدد نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان پر نگران تھے۔ عثمان نے کہا کہ ابطح میں۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ

أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عُثْمَانَ
ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِكَ قَالَ
وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ
بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى
الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ
حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ
وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ.

عثمان بن طلحہ سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اپنے حج میں کل کہاں اتریں گے؟ فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر فرمایا ہم بنی کنانہ کی وادی میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر کی حالت پر بنی کنانہ کے خلاف قسم کھائی تھی یعنی محصب میں، یہ اس لیے کہ بنی کنانہ والے بنی ہاشم کے خلاف قریش کے حلیف بنے تھے کہ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کریں گے، نہ انہیں پناہ دیں گے اور نہ ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے۔ زہری نے کہا کہ الخیف وادی کو کہتے ہیں۔

ف: جب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیف بنی کنانہ میں جہاں انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور خاندان بنی ہاشم کے خلاف حلف کیا تھا ایک بار نزول فرمانا جس کی نگہبانی ہاشمی کا چھوٹا بچا ہوا کفار کو جلانے اور ان کی شان و شوکت کا جتانا دکھانے کا غرض سے معرکہ بدر میں آگے تھے۔ کہ خدا کی سرمنت کو نیچا کرنے کی کسی کے مرتبے کو بڑھانے کے طور پر تھا۔ اسی جذبے کے تحت تھا۔ تو یہ اس وقت جب اپنے عروج کے فتح میں اور ان کے عظیم الشان کارنامے کا یاد کرتا ہے تو اس کی ہمت بلند ہوتی ہے اور اس کے لیے نئے نئے عزائم کی راہ ہموار کرتا ہے۔

اٹھا پھر مسلمانوں میں پہلی سی شان پیدا کر!
سوئے ہوؤں کو پھر سلیمان و فاروق سا کوئی جگا دے

۲۰۲۴ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ
نَا أَبُو الْيَمَانِ وَبَقِيَّةُ الْمَعْنَى عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ
بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ
وَذَلِكَ الْمُحَصَّبُ الْوَادِي.

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ قریش سے روایت کرتے ہوئے کہ کل ہم اتریں گے اور پھر اسی طرح ذکر کیا لیکن پھر جملے کا ذکر کیا اور وادی محصب کا ذکر فرمایا۔

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى نَا حَمَّادٌ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ
كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ
مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ
أَنْ يَدْفَعَ وَقَدِمَ غَيْرُهُمْ فَكَانُوا يَقِفُونَ بِجَمْعٍ حِينَ
يَقِفُ الْإِمَامُ وَحِينَ يَدْفَعُ وَقَالُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَأَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ
قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ وَأَمَرَ الْفَضْلَ أَنْ لَا يَرْمِيَ جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ حَتَّى يَأْتِيَهَا.

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ
يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجْدَةَ
نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بکیر بن عبداللہ اشج نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُوكُرَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ هَجَعَ بِهِ هُجْعَةً ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی نماز بطحا میں پڑھی۔ پھر تھوڑا سا ایک جھپکا لیا۔ پھر آخر مغرب میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر ایسا ہی کیا کرتے۔

باب فِي مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ.

حج میں کسی رکن کا آگے پیچھے ہو جانا

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَنْ مِسْكِينٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ کے اندر کھڑے ہوئے تھے کہ لوگ آپ سے پوچھیں۔ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں نے بغیر ذبح کے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے نحر کر لیا ہے۔ فرمایا کنکریاں مار لو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس روز جس نے بھی کسی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامًا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ.

عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو نکلا۔ میں لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی چیز پہلے کر لیا یا اس قسم کی چیز پیچھے ہو گئی تو آپ فرماتے کوئی مضائقہ نہیں کوئی مضائقہ نہیں ہاں جس نے کسی مسلمان کی آبرو ریزی کی ظلم کرتے ہوئے تو اس نے برا کیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

ف۔ مسلمان پر ظلم کرنے والا اور اس کی عزت و آبرو سے کھیلنے والا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی رو سے ہلاکت میں ہلاک ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اپنی آخرت، اصلی اور دائمی زندگی اپنے ہاتھوں برباد کر لی۔ افسوس! کیا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہم حلوائی کی دکان کس کے لیے کر رہے ہیں؟ رشوت کن لوگوں سے لے رہے ہیں؟ ان غریبوں کے خون پسینوں کی کمائی سے ہم عیش و عشرت کے محلوں میں بیٹھے، کوٹھیوں میں رہتے، کاروں میں چلتے اور بینکوں میں کروڑوں روپے جمع کراتے ہیں کیا یہ سب کچھ ہماری اپنی کمائی سے حاصل ہوا ہے یا غریبوں کے خون کا ہر قطرہ ہم نے شیر مادر سمجھ کر اپنے لیے حلال کر

رکھا ہے۔ بیلا چوری، بلی کے اور اتھا کے ذریعے ہم نے کیا لوگوں کا جینا حرام کر رکھا ہے ہم مسلمانوں کی جان و مال اور عزت کی اکثر کیوں محفوظ نہیں ہے؟ آپس میں پیشہ قوم آج بیگانہ کیوں ہو گئی؟ ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے والے ایک دوسرے کے دشمن کیوں بن گئے؟ ان اسباب کا کھوج لگانا ہوگا۔ قوم کو اس بات سے خبردار کرنے کی ضرورت ہوگی اور ذرا سی کسی ایک فرد کی تباہی کا ذمہ پوری قوم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ رہنما گروں کو اس موقع پر آگے بڑھ کر بڑے حکیمانہ انداز میں ان بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے، خاموشی، عدم توجہ اور مغفل کیفیتوں کو چھوڑ کر دانش مندانہ قدم اٹھانا ملک و ملت کے ہر بہی خواہ کے لیے ناگزیر ہو گیا ہے ورنہ ؎

ایسا نہ ہو کہ تم بھی ہاتھ نہ کر سکو ایسا نہ ہو کہ درد بنے درد لادوا

باب نزول مکہ

مکہ معظمہ کا بیان

۲۰۲۸۔ حدثنا احمد بن حنبل نا سفیان بن عیینۃ حدثنا عن کثیر بن کثیر بن المطلب ابن ابی وداعۃ عن بعض اھلہ عن جدہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی شعب بنی عمرو والناس یمرون من بین یدیہ ولیس بینہ وبینہ سترۃ قال سفیان یکن بینہ وبین الکعبۃ سترۃ قال سفیان کان ابن جریج رآہ فحدثنا قال لنا کثیر عن ابیہ عن جدہ کما انت فقال لیس عن ابی سمعتہ ولکن عن بعض اھلی عن جدی۔

کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ اپنے کسی گھر والے سے انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ لوگ آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے اور درمیان میں کوئی سترہ نہ تھا۔ سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں کہ سترہ کعبہ کا تھا۔ سفیان نے کہا کہ ابن جریج نے ہم سے بیان کیا کہ کثیر نے فرمایا کہ میں نے اسے اپنے والد ماجد سے نہیں بلکہ اپنے گھر والوں میں سے سنا ہے اور اس نے میرے دادا جان سے۔

باب تحریم مکۃ

مکہ معظمہ کو حرم بنانا

۲۰۳۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی حدثنی یحیی یعنی ابن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانما احلت لی ساعۃ من النھار ثم ھی حرام الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکھا ولا ینفر صیدھا ولا تحل لقطتھا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح کرایا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا لیکن اپنے رسول اور ایمان والوں کو اس پر مسلط کر دیا۔ میرے لیے یہاں کی ایک گھڑی کے لیے حلال فرمایا پھر یہ قیامت تک اسی طرح حرام ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز اٹھانا حلال نہیں ہے۔ مگر بتانے

لَنَا لَيْلَةً إِلَّا بِمَائِهِ فَقَامَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ
الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا
وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُصَفَّى
عَنِ الْوَلِيدِ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ
لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي شَاهٍ قَالَ هَذِهِ
الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فِي الْعُرْيَانِ الْمَرْأَةُ لَا يَحِلُّ خَلَاهَا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْمَغْرَاءِ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ
عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى
أَكُفُّ ثَوْبِي أَوْ وِسَادَتِي يَعْنِي أَوْ تَكُفُّ عَنِ الشَّمْسِ هَلْ
أَنَا مُصَلِّيَةٌ مِنْ سَوْرَةِ الدَّمِ۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ الْمَكِّيِّ حَدَّثَنِي
ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَمِّي مُوسَى بْنِ بَاذَانَ قَالَ
أَتَيْتُ بِهَلَى ابْنَ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبِرْنِي بِالطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ
إِلْحَادٌ فِيهِ۔

بَابُ الْكَرْمِ فِي سَبِيلِ النَّبِيذِ

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ
حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ هَذَا النَّبِيذِ جَيِّدًا

کے پاس پس حضرت عباس کھڑے ہوئے یا فرمایا کہ حضرت عباس
عرض گذار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ
ہماری قبروں اور گھروں میں کام آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا ابوداؤد نے فرمایا کہ
ابن المصفی نے ولید سے اس روایت کرتے ہوئے یہ بھی
کہا ہے کہ ابوشاہ نامی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! اسے میرے لیے لکھ دیجئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو میں نے اوزاعی سے کہا کہ
ابوشاہ کے لیے لکھنے کو فرمایا تھا انہوں نے فرمایا کہ خطبہ جو انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، سعید بن جبیر، حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس والے کی روایت کرتے
ہوئے کہ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے گی۔

یوسف بن ماہک نے اپنی خالہ مہجہ سے روایت کی
ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اتنی میں
آپ کے لیے کوئی گھریا حالت نہ بنا دی جائے کہ دھوپ سے
بچاؤ ہو سکے فرمایا نہیں اتر نے کی جگہ اس کی ہے جو پہلے
جا چکے۔

حسن بن علی، ابوعاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عمارہ بن
ثوبان، موسیٰ بن باذان نے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ حرم میں کھانے کی ذخیرہ اندوزی الحاد
ہے۔

سبیل نبیذ کا بیان

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اس گھر
والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ نبیذ پلاتے ہیں اور ان

الشيبة وبنو عبد الدار يستفتون الأكبر فالأكبر فقال
الشريد أبي هذا يوم صالح قال ابن عباس
ما يأكلون بهذا ولا يأتي من صالح ولكن عمل
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم على عهده
وخلفه أسامة بن زيد فعمل رسول الله صلى
الله عليه وسلم بذلك فأتيت
يسألونه فقال إن أسامة فقيه فسألته
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أسلم أن إنما فعلنا فمن فعل الآن
أن يفعل ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کے چابی والے کو بلاتے اور کہتے کہ یہ لو اور کھولو۔ شیبہ اور عثمان کہتے ہیں کہ یہ ہمارے خاندان کا عمل ہے یا عورت ہمارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نہ ہم کنجی میں لعنہ کوئی مجبوری حال ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیس سترہ کے سفر میں تشریف لے گئے تو حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا رکھا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا اسامہ نے بھی کیا۔ پس میں نے اسامہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھئے کہ آپ نے یہ کیا فرمایا اور بھیجا ہوا شخص بھی کہہ رہا تھا کہ میں نے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ يَسَارٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى۔

تیسرے ستونوں کو دیکھا کہ ان دونوں بیت اللہ کے بائیں ستون تھے پھر نماز پڑھی۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ عُيَيْنَةَ الْأَسْوَارِيَّ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ۔

عبداللہ بن محمد نے اسحاق ازرق سے انہوں نے عبدالرحمن بن سعید سے انہوں نے مالک سے ابن عیینہ کی سند سے روایت کیا لیکن ستونوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کہا پھر نماز پڑھی جب کہ آپ کے قبلہ کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ نَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ وَمَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَلَسْتُ أَدْرِي أَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ۔

تابع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی حدیث قعنبی کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو دریافت کرنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی؟

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَجَّاجٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرَّ بِالْكَعْبَةِ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

عبدالرحمن بن صفوان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو کیا کیا؟ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمْنَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَاوِيَةٍ مِنْهَا فَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں جلوہ افروز ہوئے تو بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں بت تھے پس آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں نکال دی گئیں جن کے ہاتھ میں تیر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو ہلاک کرے انہوں نے کبھی بھی تیروں سے قسمت نہیں آزمائی۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو تکبیر کہی اس کے گوشوں میں۔ پھر باہر نکلے اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ ح وَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ وَأُصَلِّيَ فِيهِ فَلَمَّا

طلق نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں بیت اللہ میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ

ثنا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت جاء العباس وعلي إلى النبي صلى الله عليه وسلم يختصمان في أرض فقال العباس يا رسول الله اقض بيني وبين هذا الكذاب الآثم الغادر الخائن فقال يا عباس اسكت فقال العباس يا رسول الله أتدري ما قال لي قال ما قال لك قال قال لي أخرج إلى ثمغ فأنظر ما بلغ فأقول له أنا أعلم بذلك منك فقال

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰی مَکَانَکَ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ هٰهُنَا حَوِّلْ نَاقَتَکَ اِلَی الشِّقِّ فَلَمْ یَحِرْ کَاَنَّہٗ فَکَّرَ فَقَالَ فَخَرَجَ۔

فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے آپ کو اسی جگہ دیکھا اور حضرت ابوبکر نے بھی ان دونوں کو مال کی آپ سے زیادہ ضرورت تھی لیکن دونوں نے آپ سے نہ ہٹایا پس وہ مڑے ہوکر باہر چلے گئے

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ لَمَّا اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِیَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالثَّنِیَّۃِ الَّتِیْ تُشْرِفُ عَلَی الْاَبْطَحِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْضِعِ الْمَنَاخِ الْاَوَّلِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ بِنَا بَصْرَہٗ وَنَالَ مِنَّا قَادِمَۃٌ وَوَقَفَ حَتّٰی اَلَفَّ النَّاسُ کُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَہٗ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُوْلَدَ بِالظَّبْیَۃِ وَحِمَارٍ اِسْتَوْفَیْتُہٗ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ثنیہ احمد کے کنارے پر اترے تو آپ نے چلنے اور قصواء کی طرف دیکھا لیکن دفعۃً واپسی کا لفظ کہا۔ فرمایا کہ صیدوج اور اس کے درخت حرمت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائے ہیں۔ یہ واقعہ طائف میں اترنے اور تقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے کی بات ہے۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا بیان

بِاَبِیْکَ فِیْ اِتْیَانِ الْمَدِیْنَۃِ۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

مدینہ منورہ کو حرم بنانا

بِاَبِیْکَ فِیْ تَحْرِیْمِ الْمَدِیْنَۃِ۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ هٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن مجید اور جو اس کتابچے میں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائر سے ثور تک مدینہ حرام ہے جو یہاں تبدیلی نکالے گا یا کسی تبدیلی نکالنے والے کو پناہ دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسان کی لعنت ہے اس کا فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس کیلئے ان کا ادنیٰ بھی بھاگ دوڑ کرتا ہے جو کسی مسلمان کی ذمہ داری کو توڑے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے

اسلم سئل ما علمك لعمتا الله وما لمتموه كنتم
احق به لا يحل منكم كذا ولا كذا۔

۲۰۶۷۔ حدثنا ابن السرح نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب
عن ابي ادريس الخولاني عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال في بيض النعام يصيبه المحرم ثمنه

۲۰۶۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ان ابن ادريس حدثهم عن يزيد بن كيسان عن
ابي حازم عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في
الجنين بغرة عبد او امة فقال الذي قضي عليه كيف ندي من لا اكل
ولا شرب ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اسجع كسجع الاعراب

۲۰۶۹۔ حدثنا ابو سلمة نا حماد يعني ابن سلمة عن يحيى ابن سعيد عن
سليمان بن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قضى في الجنين بغرة عبد او امة ثم ان التي قضي عليها بالغرة توفيت
فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ميراثها لبنيها وزوجها وان
العقل على عصبتها

۲۰۷۰۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا عبد الله بن نمير عن ابن ابي ذئب عن صالح مولى

اسلم سے پوچھا کہ تم نے ان کو کیا مسئلہ بتایا تھا کہ تم ان کے ولی ہو اور تم نے ان کو ملامت کی ہے اگر تم نہ جانتے ہو تو تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم فتویٰ دو۔

۲۰۶۷۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی قیمت ادا کی جائے۔

۲۰۶۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ جس کے ذمہ یہ فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ میں اس کو کیسے دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ چلایا تو ایسا تو ضائع ہو جانا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اعرابی کی سی بات بنا رہا ہے۔

۲۰۶۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پھر جس کے ذمہ یہ فیصلہ ہوا تھا وہ فوت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا ورثہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے گا اور دیت عصبہ کو ادا کی جائے گی۔

۲۰۷۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حرم میں اپنے گھوڑے کو گم پایا تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ سن کر اس کے پیچھے چلے گئے پھر اس کو ایک شخص نے پکڑ لیا تھا۔ جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے۔ لہٰذا میں نے چھین لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

صدر الدین کہتے ہیں کہ سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

النَّوْفَلِيُّ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ فَقَالَ لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ.

غلاموں میں سے ایک غلام کو مدینہ منورہ کا درخت کاٹتے ہوئے پایا تو اس کا سامان چھین لیا، اور اس کے مالکوں سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا کہ جو اس کا درخت کاٹے تو پکڑنے والا اس کا سامان چھین لے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَبُو بَكْرٍ الرَّمْلِيُّ الْفَقِيهُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا.

خارجہ بن حارث جہنی کے والد بیان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پتے نہ جھاڑے جائیں اور درخت نہ کاٹا جائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم بنائی ہوئی جگہ سے لیکن آہستہ سے پتے توڑ لیے جائیں۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

مسدد یحییٰ۔ عثمان بن ابوشیبہ ابن نمیر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قباء کے لیے آیا کرتے پیدل اور سوار ہو کر۔ ابن نمیر نے یہ بھی کہا اور دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

باب ۹۷۔ زیارۃ القبور

قبروں کی زیارت کرنا

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

عبداللہ بن قسیط نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کہے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

ف۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک آپ کے جسم اطہر سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہیے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہر وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے کو روح اطہر، جسم انور میں آتی اور تارک ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہو

[illegible] کا ارادہ کیا ہے کہ وہ حج کرے گا تو جلدی کرے کیونکہ بیمار ہو جاتا ہے سواری گم ہو جاتی ہے اور ضروریات اس کے علاوہ پیش آ جاتی ہیں۔

۱۷۶۔ حدثنا احمد بن صالح حدثنا عبد الله بن نافع حدثنا عبد الله بن عمر عن نافع عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا يوم فطركم ولا تفطروا يوم صومكم إلا أن يكون يوم عرفة ويوم النحر ويوم عاشوراء

احمد بن صالح عبداللہ بن نافع ابن ابی ذئب عبداللہ بن عمر نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے روزوں کو قربانی نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بناؤ جہاں بھی تم ہو درود پڑھتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابن ابی ذئب کے علاوہ بھی بہت سے لوگ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید کی طرح نہ بنانا۔ اور یہ حدیث بکر بن عبداللہ مزنی نے بھی نافع سے روایت کی ہے

[illegible] ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمَعْرَسَ إِذَا نَفَلَ بِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ الْمَدِينِيَّ قَالَ الْمَعْرَسُ عَلٰى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ۔

ذوالحلیفہ میں بطحاء کے مقام پر اپنا اونٹ بٹھایا تو نماز پڑھ لیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ معرس سے آگے بڑھے جبکہ وہ وہاں کر مدینہ منورہ کو آ رہا ہو جبکہ اس پر زیادہ بوجھ ہو بہتر آئے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں آرام فرما ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن اسحٰق مدینی کو فرماتے ہوئے سنا کہ معرس ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ ختم ہوئی۔ کتاب المناسک۔

بسم الله الرحمن الرحيم

أول كتاب النكاح

باب الترغيب في النكاح

۲۷۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان بن عيينة ح وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال كنا مع عبد الله فلقيه عثمان بمنى فقال يا أبا عبد الرحمن ألا نزوجك جارية شابة لعلها تذكرك بعض ما مضى من لهوك فقال عبد الله لئن قلت ذاك لقد قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء.

باب من لم يستطع الباءة فليصم

۲۷۸۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن شعبة حدثني سليمان عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء.

نکاح کا بیان

نکاح کی رغبت دلانا

علقمہ کا بیان ہے کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ میں حضرت عثمان سے ملے۔ انہوں نے انہیں آواز دے کر بلایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اسی نکاح کی رغبت دلانے کے لئے تو مجھ سے فرمایا۔ اے علقمہ! کہا اور پھر میں چلا گیا تو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوعبدالرحمن! کیا میں تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ تمہاری کئی ہوئی جوانی طاقت واپس آجائے۔ حضرت عبداللہ نے کہا۔ آپ ایسی بات کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو نکاح کر لے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جس میں یہ طاقت نہ ہو تو روزہ رکھے کیونکہ اس کے لئے روزہ ڈھال ہے۔

دیندار عورت سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے

سعید بن ابوسعید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے چار باتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب، اس کی خوبصورتی اور اس کے دین کی وجہ سے تو تم دیندار عورت کو ترجیح

دے۔ ف

ف۔ نکاح کے وقت عورت کا مال، جمال اور خاندان اور دیندیکھا جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اخیر سے پہلے ترجیح دینے کی تلقین کی ہے۔ اگر لڑکی والے کے انتخاب میں ہم دین کو ترجیح دیتے تو مسلمانوں کی حالت کچھ اور ہی قابل دید ہوتی اور ہمیں اخلاقی انحطاط کا منظر نہ آتا جس کے باعث ہم اپنے نماز ہوتے ہوئے اقوام عالم کے سامنے مسلمان کہتے ہوئے شرماتے ہیں۔ شاعر مشرق نے اسی صورت حال پر یوں اظہار خیال کیا ہے ؎

مانے کا کوئی تاج کاؤس جاتا ہوا
کسان کے دل سے اس کی نہیں جاتا ہوا

باب ۵۸۔ فی تزویج الابکار۔

۲۸۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا ابو معاویۃ انا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر ابن عبداللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال بکرا ام ثیبا قلت ثیبا قال افلا بکرا تلاعبہا و تلاعبک قال ابوداؤد کتب الی حسین بن حریث المروزی۔

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، ہاں فرمایا کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟ عرض گزار ہوں کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تم سے دل بہلاتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے حسین بن حریث مروزی نے لکھا تھا۔

۲۸۱۔ حدثنا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد عن عمارۃ بن ابی حفصۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا قال اخاف نفسی قال فاستمتع بہا۔

عکرمہ بن ابوحفص نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ عرض کی مجھے ڈر ہے کہ میرا دل اس کی طرف کھنچے گا۔ فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔

۲۸۲۔ حدثنا احمد بن ابراہیم نا بہز نا حماد بن سلمۃ انا منصور بن زاذان عن ابی مالک ابن عم منصور یعنی ابن زاذان عن معاویۃ بن حرۃ عن معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات جمال و حسب و انہا لا تلد افاتزوجہا قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم۔

عطاء بن قرہ سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے ایک عورت ملی ہے جو خوبصورت اور خاندانی ہے لیکن اس کے بال اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ فرمایا نہیں پھر وہ دوبارہ حاضر ہوا، تو آپ نے منع فرما دیا۔ پھر سہ بارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ نکاح اس سے کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیونکہ میں تمہاری کثرت دیکھنا چاہتا ہوں۔

باب ۵۹۔ فی قولہ الزانی لا ینکح الا زانیۃ

ارشاد ربانی کہ زانی زانیہ سے نکاح کرے

۲۸۳۔ حدثنا ابراہیم بن مخلد نا یحیی عن عبید اللہ بن الاخنس عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاسری بمکۃ و کان بمکۃ بغی یقال لہا عناق و کانت صدیقۃ

ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ حضرت مرثد بن ابومرثد رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے قیدیوں کو لے جایا کرتے تھے اور مکہ مکرمہ میں عناق نامی ایک بدکار عورت تھی جو ان کی آشنا تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو

قَالَ يَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُهَا فَمَا قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا

عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا میں مناق سے نکاح کرلوں؟ آپ خاموش رہے تو آیت نازل ہوئی۔ زانیہ نکاح نہ کرائے مگر زانی یا مشرک سے (۲۴:۳) پس آپ نے مجھے بلایا اور پڑھ کر فرمایا کہ اس سے نکاح نہ کرو۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوڑے کھایا ہوا زانی نکاح نہ کرے مگر اپنے جیسی عورت سے۔ ابوسعید نے کہا کہ حبیب معلم نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

باب ۸۳۔ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

لونڈی کو آزاد کرکے اس کے ساتھ نکاح کرلینا

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اس کے ساتھ نکاح کرلے اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

باب ۸۴۔ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

جو نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہوجاتی ہیں

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو پیدائش سے حرام ہوتے ہیں۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُغِيرَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا

بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَافْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أَتُحِبِّينَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ أَكُنْ بِهَا قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتُهَا قَالَ فَإِنَّا لَا نَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ دُرَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَإِيَّاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

باب ۵۸ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي أَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

باب ۵۹ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَحْسِبُهُ عَنِ الْأَسْوَدِ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فِي بَيْتِهَا فَكَأَنَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

آپ کو میری بہن بیٹی پسند ہے؟ فرمایا تو کیا کروں؟ عرض کی کہ اس کے ساتھ نکاح کر لیجئے۔ فرمایا تم اسی بہن کے ساتھ؟ عرض کی ہاں فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ عرض کی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس سعادت میں اپنی بہن کو شریک کر لوں۔ فرمایا یہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے حضرت ابوسلمہ کی بیٹی درہ یا درہ کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ زہیر کا شک ہے فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی کو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

مرد سے دودھ کے رشتے کا بیان

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس افلح بن ابوقعیس آئے تو میں نے ان سے پردہ کر لیا۔ کہنے لگے تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہاں سے؟ کہا تمہیں میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔

بڑے آدمی کا دودھ پینا

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن کثیر، سفیان، اشعث بن سلیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا حفص کا بیان ہے کہ یہ بات آپ کو ناگوار گزری اور چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ عرض کی یا رسول اللہ! وہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا غور تو کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ بھوک دور کرتا ہو۔

۲۹۱۔ حدثنا عبد السلام بن عاصم بن سليمان بن مطير قال حدثنا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن أبي موسى عن ابن مسعود قال لا يصلح الأمانة العظمى وأنت الأخرى فقال أبو موسى لا تسألوني وهذا الوبر فيكم۔

عبد السلام بن عاصم بن سليمان بن مطير، ابو موسیٰ ان کے والد اور ابن عبد اللہ بن مسعود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں صحابہ نہیں مگر جو بڑیوں کو صاف کرے اور گوشت پیدا کرے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا۔ ہم سے نہ پوچھا کرو جب تک یہ بڑے عالم تم میں موجود ہیں۔

۲۹۲۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري قال حدثنا يحيى بن سليمان بن نوفل عن أبي موسى الهلالي عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه وقال أكثر العظم۔

محمد بن سلیمان انباری نے کہا، سلیمان بن مغیرہ نے ابو موسیٰ ہلالی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے اکثر کا لفظ کہا۔

آل کے ذریعے حرمت

۲۹۳۔ حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا عنبسة قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن أم سلمة أن أبا حذيفة بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس وكان ممن شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وأنكحه ابنة أخيه هند بنت الوليد بن عتبة بن ربيعة وهو مولى لامرأة من الأنصار كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا وكان من تبنى رجلا في الجاهلية دعاه الناس إليه وورث من ميراثه حتى أنزل الله عز وجل في ذلك ادعوهم لآبائهم إلى قوله وإخوانكم في الدين ومواليكم فردوا إلى آبائهم فمن لم يعلم له أب كان مولى وأخا في الدين فجاءت سهلة بنت سهيل بن عمرو القرشي ثم العامري وهي من بني عامر بن لؤي ثم العامري زوج أبي حذيفة فقالت يا رسول الله كنا نرى سالما ولدا وكان يأوي معي ومع أبي حذيفة في بيت واحد ويراني فضلا وقد أنزل الله فيهم ما قد علمت فكيف ترى فيه فقال لها النبي

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ بے شک ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو (جو کہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے) اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا تھا وہ ایک انصاری عورت کے مولیٰ تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو متبنیٰ بنایا تھا اور جو کسی کو متبنیٰ بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف اور وراثت میں منسوب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳۳: ۵) ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ (۳۳: ۵) یعنی انہیں ان کے باپ کی طرف نسبت کرو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا پتہ نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے آزاد کردہ غلام ہیں۔ پس سہلہ بنت سہیل ابن عمرو قرشی عامری نے جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے وہ ہمارے اور حضرت ابو حذیفہ کے ساتھ ایک مکان میں رہتا تھا اس نے مجھے بے پردگی کی حالت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے جو آپ کو معلوم ہے تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُ بَنَاتِ إِخْوَانِهَا وَبَنَاتِ أَخَوَاتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ لِكَيْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يُرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ سَائِرِ النَّاسِ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے دودھ پلا دو۔ پس انہوں نے پانچ دفعہ دودھ پلا دیا تو وہ رضاعت کے باعث ان کے لیے بمنزلہ بیٹا ہو گیا۔ اسی وجہ حضرت عائشہ اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو دودھ پلانے کا حکم فرماتیں پانچ دفعہ جس کے لیے حضرت عائشہ چاہتیں کہ اسے دیکھیں اور اپنے پاس حاضر ہونے دیں، خواہ وہ بڑا ہوتا۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ لیکن حضرت ام سلمہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج مطہرات اس سے انکار کرتیں اور ایسی رضاعت کے باعث کسی شخص کو بھی اپنے پاس آنے نہیں دیتی تھیں، جب تک پنگوڑے میں دودھ نہ پیا ہو۔ وہ حضرت عائشہ سے فرماتیں کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کے لیے صرف سالم ہی کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی ہو۔ ف

ف۔ یہ اجازت صرف حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھی۔ دوسرے مرد کے دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت صرف اسی وقت کے دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے جب بچے کی زندگی کا دارومدار دودھ پر ہو۔ اکثر ائمہ اور اکثر اہل علم حضرات کا اسی پر اتفاق ہے۔ زمانہ حال کے بعض بے راہ رو حضرات دارھی مونچھوں والے کے دودھ پینے سے حرمت ثابت کرنے میں کوشاں ہیں حالانکہ قولی فیصل وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ۲۹۰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۴۔ هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ.

کیا پانچ دفعہ سے کم دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم نازل فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دو مرتبہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

باب ۵۹ فِي الرَّضْخِ عَنِ الْعِيَالِ

دودھ چھڑانے وقت انعام دینا

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ وَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ وَمَا نُقَبِّلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ قَالَ الْعَلَاءُ فِي حَدِيثِهِ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ وَهُوَ أَتَمُّ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ الْعَلَاءِ۔

عبدہ بن عمر تغلبی، ابو معاویہ۔ ابن العلاء، ابن ادریس ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ دیہات کے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم عورتوں کے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ہم پیار نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ علاء کی روایت میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ابن ادریس کی حدیث کے ہیں اور یہ زیادہ مکمل ہے اور یہ لفظ ابن العلاء کی حدیث کے ہیں۔

باب ۶۰ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

جن عورتوں کا جمع کرنا مناسب نہیں

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى۔

عامر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت اپنی پھوپھی پر نکاح نہ کرے اور نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ کوئی اپنی خالہ پر اور نہ خالہ بھانجی پر۔ بڑے رہنے والی چھوٹے رہنے والی پر اور چھوٹے رہنے والی بڑے رہنے والی پر نکاح کرے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا۔

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کے ساتھ اس کی خالہ کو کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی کو جمع کیا جائے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ نَا الْخَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے کہ کوئی پھوپھی اور خالہ کو جمع کرے یا دو خالاؤں اور دو پھوپھیوں کو جمع کرے۔

وَبَكَى الْخَالَانِ وَالْمُتَشَيِّرِ.

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ سَأَلَ عَائِشَةَ حَرَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي الْمَالِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ لَهُمْ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حَتَّى تَكُونَ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ تَرْغَبُونَ فِي نِكَاحِ

ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ باری تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہ اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو سے چار تک۔ اس بارے میں سوال کیا۔ فرمایا اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کا مال و جمال اسے پسند آئے تو ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے میں انصاف سے کام نہ لے تو ایسے ولی کو ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا مگر یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کرے یعنی ان کا مہر دوسری عورتوں کے مہر سے کم نہ ہو۔ پھر ان کو حکم دیا گیا کہ وہ ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں جو انہیں پسند ہوں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ لوگ تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور جو تم پر پڑھا جاتا ہے کتاب میں یتیم عورتوں کے حق میں کہ تم دیتا نہیں چاہتے جو ان کا حق مہر بلکہ رغبت رکھتے ہو ان کے ساتھ نکاح کرنے کا۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یتیم لڑکیوں کے بارے میں جو کتاب کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ آیت ہے جس میں فرمایا ہے اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ دوسری آیت میں جو باری تعالیٰ کا ارشاد ہے وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ یعنی تم میں سے کسی شخص کی رغبت ہوتی ہے اس کی پرورش میں یتیم لڑکی کے مال و جمال میں کمی ہو تو ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرمایا اس کی طرف مال و جمال کے باعث رغبت ہونے کی بنا پر کہ انصاف کریں ان کی جانب رغبت ہونے کے باعث اگر کسی نے ان سے نکاح کرنا ہو۔ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ

عليه فرد عليه ذلك وقال لا تحرموا ما احل الله فقال يقولون اذا حرمها فقد حرمت فانزل الله تعالى يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لكم الى آخر الآية.

۲۱۴۷ حدثنا احمد بن سعيد بن صخر قال نا هشام يعني ابن سعد قال نا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني اصبت امرأة فاردت ان اطأها فكرهت ذلك فقال لعل اليهود تحدثك ان الرجل اذا اتى امرأته من دبرها في قبلها كان ولده احول فقال قد حدثتك فجاءت به كذلك فقال لا اراك الا قد صدقت فانزل الله تعالى نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم.

۲۱۴۸ حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى امرأته في دبرها فهو كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم.

۲۱۴۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد يعني ابن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۵۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۶۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۷۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۸۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۱۹۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۰۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۱۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۲۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۳۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۴۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۵۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۶۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۱ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۲ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۳ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۴ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۵ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۶ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۷ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۸ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۷۹ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي يهودية.

۲۲۸۰ حدثنا محمد بن عيسى نا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يأتي امرأته في دبرها في قبلها فقال نعم هي

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ نَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْأَخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْحَمَدِ۔

باب فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ۔

باب فِي الشِّغَارِ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيَنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ قرشی تیمی نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں۔ میں اجازت نہیں دیتا۔ پھر اجازت نہیں دیتا۔ پھر اجازت نہیں دیتا مگر علی بن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی میرے جسم کا ٹکڑا ہے مجھے وہ چیز بُری لگتی ہے جو اسے بُری لگے اور وہ چیز مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے اور پوری بات حدیث احمد میں ہے۔

نکاح متعہ کا بیان

زہری کا بیان ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے تو ہم نے عورتوں سے متعہ کرنے کا ذکر کیا۔ ربیع بن سبرہ نامی ایک شخص نے کہا کہ میں اپنے والد ماجد پر گواہی دیتا ہوں جنہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبد الرزاق، معمر، زہری، ربیع بن سبرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

شغار کا بیان

قعنبی، مالک، مسدد بن مسرہد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ میں نے نافع سے شغار کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ اور اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ مہر کے بغیر کرنا یا کسی کی بہن کا نکاح

أخت الرجل فيتكحها أخته بغير صداق.

۳۰۷۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس ثنا يعقوب بن إبراهيم ثنا أبي عن ابن إسحاق حدثني عبد الرحمن بن مهران الأعرج أن العباس ابن عبد الله بن العباس أنكح عبد الرحمن بن الحكم ابنته وأنكحه عبد الرحمن ابنته وكانا جعلا صداقا فكتب معاوية إلى مروان يأمره بالتفريق بينهما وقال في كتابه هذا النكاح الذي نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اپنے ساتھ اپنی بہن کا نکاح اس کے ساتھ اس کے کیے کرنا

محمد بن یحیی بن فارس یعقوب بن ابراہیم ابراہیم ابن اسحاق عبدالرحمن بن مہران الاعرج سے روایت ہے کہ عباس عبدالرحمن بن عباس نے اپنا نکاح کیا عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی سے اور عبدالرحمن کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا اور دونوں نے اس کو مہر قرار دیا تو حضرت معاویہ نے مروان کو حکم دیتے ہوئے لکھا کہ دونوں جوڑوں میں تفریق کروا دی جائے اور اپنے مکتوب گرامی میں لکھا کہ یہ نکاح ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

باب ۹۳۔ في التحليل.

۳۰۸۔ حدثنا أحمد بن يونس ثنا زهير ثنا إسماعيل وأبو فروة عن الشعبي عن الحارث عن علي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن المحلل والمحلل له.

حلالہ کا بیان

احمد بن یونس زہیر اسماعیل ابوفروہ عامر حارث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میرے خیال میں اسے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔

حارث احمد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے۔ شعبی نے کہا کہ میرے خیال میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

باب ۹۴۔ في نكاح العبد بغير إذن مواليه.

۳۱۰۔ حدثنا أحمد بن حنبل وعثمان ابن أبي شيبة وهذا لفظ أحمد قالا ثنا وكيع عن الحسن بن صالح عن حرة الواسطي عن محكم عن خليل عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما عبد تزوج بغير إذن مواليه فهو عاهر.

غلام کا مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا أَبُو مُنِيبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام نے اپنا نکاح اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کیا تو وہ نکاح باطل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف اور موقوف ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

باب ۹۵۔ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دینا مناسب نہیں

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ سَرْحٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص پیغام نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے اور کوئی اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے مگر اس کی اجازت سے۔

باب ۹۶۔ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْتُهَا فَتَزَوَّجْتُهَا.

واقد بن عبدالرحمن بن سعد بن معاذ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے اگر وہ اسے دیکھ سکتا ہو جس کو نکاح کا پیغام دیا ہے تو دیکھ لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو پیغام دیا اور چھپ کر اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کو وہ خوبی بھی دیکھ لی جس نے مجھے نکاح کی جانب راغب کیا، لہٰذا میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

باب ۹۷۔ فِي الْوَلِيِّ

ولی کا بیان

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اگر اس کے ساتھ صحبت کرلی ہے تو جتنا فائدہ حاصل کیا ہے اس کے مطابق مہر ادا کرے۔ اگر ولیاء میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا سلطان بادشاہ ولی ہے۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَجَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ هَذِهِ كُتُبُهُ

تخریج: ابن ابی شیبہ، جعفر بن ربیعہ، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر کا زہری سے سماع ثابت نہیں بلکہ اس کی طرف لکھا ہوا تھا۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْهَرِيُّ نَا جَرِيرٌ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ يُونُسُ عَنْ بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہے مگر ولی کی اجازت سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سند یوں ہے۔ یونس عن ابوبردہ اور اسرائیل عن ابواسحاق عن ابوبردہ۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ نَا عَنْبَسَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهَا أَخُوهَا فَخَطَبَهَا النَّجَاشِيُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ عَنْهُ مَهْرَهَا

عروہ ابن زبیر نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت ابن جحش کے نکاح میں تھیں اور وہ وفات پا گئے۔ یہ ان حضرات میں تھیں۔ جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پس نجاشی بادشاہ نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس تھیں۔

باب ۹۸ فی العضل۔

عورتوں کو نکاح سے روکنے کا بیان

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَكَانَ ابْنُ عَمٍّ لِي يَأْتِيهَا فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری ایک بہن تھی جس کے نکاح کا پیغام مجھے ملا اور میرا چچا زاد بھائی میرے پاس آیا تو میں نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ پھر اس نے ایک رجعی طلاق دے دی پھر اسے

لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خَطَبَهَا إِلَيَّ أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ فَعَقَلْتُ لَا وَلَا أُزَوِّجُهَا أَبَدًا قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ۔

چھوڑے رکھا یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ جب وہ نکاح کا پیغام دینے پھر میرے پاس آیا تو میں نے کہا۔ خدا کی قسم میں اس کا نکاح کبھی تمہارے ساتھ نہیں کروں گا۔ ان کا بیان ہے کہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں تو (تمہیں ان کے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو۔ (۲: ۲۳۲) ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا اور اپنی بہن کا نکاح اسی کے ساتھ کر دیا۔

پارہ ——— ۱۳

باب ۹۹ — اذا اسلم احد الزوجین

جب عورت کا نکاح ٹوٹ جائے

۳۲۰۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم وهشام ومحمد بن كثير قالوا حدثنا همام ومحمد بن كثير قالوا حدثنا قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة زوجها رجلان فهي للاول منهما وايما رجل باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما.

مسلم بن ابراہیم، ہشام، محمد بن کثیر، ہمام، محمد بن کثیر، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح دو مردوں نے کیا تو وہ پہلے ہی سے اس کی بیوی ہے جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا، اور جس نے ایک چیز دو آدمیوں کو بیچی تو وہ اس سے ہے جو پہلے لے گا۔

ف: جب کسی عورت کا ایک مرد نے نکاح کر لیا تو وہ واقع ہو گیا اب دوسرا اگر اسی عورت کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح واقع نہیں ہوگا بلکہ باطل محض رہے گا اور وہ عورت بدستور پہلے خاوند ہی کے نکاح میں ہے اسی طرح ایک چیز دو شخص کو بیچ کر دینے کا معاملہ ہے کہ پہلی بیع واقع ہو گئی اور دوسری باطل قرار پائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۰۰ — لا يحل لكم ان ترثوا النساء كرها ولا تعضلوهن

ارشاد ربانی کہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ

۳۲۱۔ حدثنا احمد بن سنان ثنا اسحاق يعني ابن سليمان عن حكيم يعني ابن زريق عن ابن شهاب قال سألت علي بن حسين وعبيد الله بن عبد الله وابا بكر بن عبد الرحمن وسليمان بن يسار عن قول الله عز وجل لا يحل لكم ان ترثوا النساء كرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتيتموهن الا ان يأتين بفاحشة مبينة قال كان اهل الجاهلية اذا مات الرجل كان اولياؤه احق بامرأته من اهلها ان شاء بعضهم تزوجها وان شاؤوا زوجوها وان شاؤوا لم يزوجوها فهم احق بها من اهلها فنزلت هذه الآية في ذلك.

احمد بن سنان، اسحاق یعنی ابن سلیمان، حکیم یعنی ابن زریق، ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے علی بن حسین، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابوبکر بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار سے اللہ عزوجل کے قول لا يحل لكم ان ترثوا النساء كرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتيتموهن الا ان يأتين بفاحشة مبينة کے متعلق سنا تو ان سب نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کے وارث اس کی بیوی کے زیادہ حقدار ہوتے خود عورت کے اولیاء سے اگر چاہتے تو ان میں سے کوئی اس کے ساتھ نکاح کر لیتا یا کسی دوسرے سے کر دیتا اور چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی۔

ف۔ اسلام سے پہلے عورت کو اپنی ذات کا کوئی اختیار ہی نہیں تھا۔ خاوند مرجاتا تو عورت پر اُس کے اولیاء کا اختیار ہوتا۔ ولی چاہتا تو کسی کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیتا یا خود اپنے نکاح میں لے لیتا۔ اور چاہتا تو تازیست اُسے نکاح نہ کرتا۔ اسلام نے اگرچہ ولی کے حق کو ختم نہیں کیا۔ لیکن اس کی نسبت عورت کو زیادہ اختیار دیا ہے تاکہ ولی کسی بنا پر کسی حرج کے تحت اُس کی زندگی بھر حسرتوں کو پامال نہ کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَتِهِ الْمَعْرُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَنْ يَحْيَى النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَهَذَا إِذَا زَنَتْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَعْضُلَهَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَرُدَّ إِلَيْهِ صَدَاقَهَا فَنَسَخَ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ۔

عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور نہیں منع کرو اُس میں سے کچھ لے جانے سے جو تم نے انہیں دیا ہے مگر جب کہ کھلی بے حیائی کریں (۱۹:۴) اور عباس کہتے ہیں کہ کوئی اپنے قرابت والے کی بیوی کا وارث بن جاتا ہے تو مرنے تک اُسے نکاح کرنے سے روکے رکھتا یا اس کا مہر واپس لیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم دیا اور ایسا کرنے سے روک دیا۔ ف

ف۔ زمانہ جاہلیت میں خاوند مرجاتا۔ عورت کے ولی اُس کے وارث بن جاتے، نیز وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی تو اس سے مہر واپس لیتے۔ اسلام نے جہاں اولیاء کی نسبت عورت کو اپنی ذات کا زیادہ اختیار دیا وہاں یہ پابندی بھی لگادی کہ نہیں عورت سے اولیاء کو مہر واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ وَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنِ الصَّنَابِحِيِّ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَعَضَلَهَا اللَّهُ ذَلِكَ بِالْمَوْتِ فِي الْمَرْأَتَيْنِ۔

احمد بن شبویہ، عبداللہ بن عثمان، عبدی بن عبید، حبیب اللہ مولیٰ عروہ نے حضرت صنابحی سے اسے معنا روایت کرتے ہوئے کہا: پس اللہ تعالیٰ نے موت کے ساتھ تعضیت فرمائی۔

عورت سے اجازت لینا

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور کنواری کا نکاح اُس کی اجازت سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس کی اجازت کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کا خاموش رہنا۔ ف

ف۔ اسلام سے پہلے دوسرے مملوکہ مال کی طرح عورت بھی مال کی ایک جنس تھی۔ اسلام نے ہی عورت کو انسانیت کی نگاہ کا ایک مستقل پیمانہ قرار دیا ہے لیکن جہاں اُسے محض ایک مملوکہ مال نہیں رہنے دیا وہاں بعض انسانی کمزوریوں کے باعث اُسے بالکل خود مختار بھی قرار نہیں دیا۔ اسی لیے اُس کے اولیاء کو بھی عورت پر حق دیا لیکن زیادہ حق عورت ہی کا رکھا ہے۔ اسی لیے ولی جب کسی عورت کا نکاح کرے تو اُس عورت سے اجازت لینے کو ضروری قرار دیا گیا ہے خواہ عورت غیر شادی شدہ کنواری۔ ثیبہ صاف لفظوں میں اقرار یا انکار کرے اور کنواری کا خاموش رہنا بھی اس کی اجازت شمار کیا گیا ہے۔ اس سے

صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جہاں عورت کو اپنا نکاح کرنے کا اختیار ہے وہاں اس کے اولیاء کو بھی اس پر اختیار حاصل ہے۔ اگر یہ عورت کی نسبت کم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ فَسُكُوتُهَا إِقْرَارُهَا

ابوکریب محمد بن علاء، یعقوب بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، عبدالرحمن اعرج ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے گا مگر اس کی اجازت سے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہو؟ فرمایا: اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَإِنْ بَكَتْ فَلَا إِذْنَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ ثَيِّبٍ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا

ابن ادریس نے محمد بن عمرو سے اپنی سند کے ساتھ اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا: اور اگر وہ روئے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔ ثیبہ کے معاملہ میں ولی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یتیمہ سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کرے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

اسحاق بن منصور نے ایک لڑکی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا اور کنواری سے اجازت حاصل کی جائے گی۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِلَالٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسین بن محمد نے جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب اور ہلال سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور ذکر کیا کہ اس کے والد نے اس کی رضا کے خلاف اس کا نکاح کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو نکاح باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار دیا۔

ف۔ کنواری لڑکی کے نکاح کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ لڑکی بالغہ ہو اور باپ اُس کا نکاح کر دے۔ دوسری صورت یہ کہ اپنی نابالغہ بیٹی کا نکاح کیا ہو۔ اگر اپنی بالغہ بیٹی کا نکاح باپ نے اُس کی مرضی کے خلاف کیا ہو تو لڑکی کو اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو اُس نکاح کو باقی رکھے ورنہ حاکم کے سامنے ہو کر اُسے فسخ کروا دے۔ لیکن نابالغہ بیٹی کا باپ نے نکاح کر دیا ہو تو بالغ ہونے پر لڑکی کو نکاح فسخ کرانے کا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا عَنْ عِكْرِمَةَ.

محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسی طرح لوگوں نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

باب ۳۱ فی الثیب

شوہر دیدہ کا بیان

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ.

ناقع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ خود اپنے نفس کا ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی اجازت لی جائے گی۔ اور خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ یہ قتیبی کے لفظوں میں ہے۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ.

زیاد بن سعد نے عبداللہ بن فضل سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ اور کنواری لڑکی سے اُس کا باپ اجازت حاصل کرے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لفظ ابوبکر کا محفوظ نہیں ہے۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ قَالَ لِوَلِيِّ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ أَمْرٌ دُونَهَا إِذَا بَلَغَتْ أَنْ تُسْتَأْمَرَ وَصُمَاتُهَا إِقْرَارُهَا.

ناقع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ کے بارے میں ولی کو اختیار نہیں ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔ خاموش رہنا بھی اس کا اقرار ہے۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ

یزید انصاری کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد نے اُن کا نکاح کر دیا جبکہ وہ بیوہ تھیں اور اسے ناپسند کرتی تھیں۔ پس انہوں نے

فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَنَهَاهَا عَنْهُ.

وسلم فذکرت ذلک له فنهاها عنه.

باب النكاح في أول الإسلام

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَاحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِذٰلِكَ.

باب من يتزوج من النساء لدينها

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَتَزَوَّجَنَّ الْمَرْأَةَ لِجَمَالِهَا لَعَلَّ جَمَالَهَا يُرْدِيهَا وَلَا تَتَزَوَّجَنَّهَا لِمَالِهَا لَعَلَّ مَالَهَا يُطْغِيهَا وَلٰكِنْ تَزَوَّجُوهُنَّ عَلَى الدِّينِ وَلَأَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِينٍ أَفْضَلُ إِذَا قَالَتْ صَدَقَتْ وَإِذَا وَعَدَتْ أَنْجَزَتْ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْ لَهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ وَإِذَا رَآهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِذَا حَلَفَ لَهَا صَدَّقَتْهُ وَإِذَا سَافَرَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کرنے کو ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے نکاح کو رد فرما دیا۔

کفو کا بیان

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر پر سنگی میں پچھنے لگائے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی بیاضہ! ابوہند کا نکاح کر دو اور ان کی طرف پیغام بھیجو اور فرمایا اگر تمہارے کسی کا نکاح معالجے میں شفا ہے تو پچھنے لگوانا ہے۔

پیدائش سے پہلے نکاح کر دینا

عاصمہ بنت منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بیہس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلی۔ جب عرج کے مقام پر پہنچے تو ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے کہا اے میرے والد! اس لڑکے کو کون دودھ پلائے گ

ان لا اصدق خیر الی کلیبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقدر ان تعیش النساء الیوم قال فرأیت الغیرۃ قال ارعی ان سرقا قال فما عنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یلتفت الی ذلک وبقی قال لا تأثم ولا صاحبک ما اسرعان ترکاہ ولغیرہ السکینۃ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الغیرۃ بڑھاپے کا بتا کرکے ہیں۔

۳۳۶۔ حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وہب اخبرنی ابراہیم بن سعد ان ابن شہاب اخبرہ عن عروۃ ان حکیم بن امیۃ قال سألت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امرأۃ وجدت مع رجل من یحل لی قتلہ اذا اقام علیہ او کیف تصنع قال فقال عمر رضی اللہ عنہ لا ادری ما تقول الا ان تأتی بأربعۃ شہداء فقال رجل من ینتظر بہ حتی یأتی بأربعۃ شہداء وقد قضی حاجتہ وانطلق قال عمر رضی اللہ عنہ اللہم افتح فجعل یدعو فنزلت آیۃ اللعان۔

ابوداؤد نے کہا کہ ابن شہاب سے یہ حدیث یونس نے بھی روایت کی ہے۔

۳۳۷۔ حدثنا محمد بن مسعود بن سلیمان الفقیہ نا عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن عباد نا عبد الوہاب عن محمد بن عمرو بن علقمۃ عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ عن صداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش فقلت وما النش قالت نصف اوقیۃ۔

۳۳۸۔ حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن عبد اللہ بن نمیر نا ابن نمیر عن ایوب عن محمد عن ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر فقال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چھے معاہدے کے وقت اور سر فوجہ مقرر نہ کیا جائے اور میں نے قسم کھائی کہ میں جو کچھ دے چکا ہوں اس کے سوا اور کوئی مہر نہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ کا اس لڑکی کی طرف ہے اشارہ کیا کہ وہ دلیر عمر کی ہے۔ فرمایا کہ۔ اس کا خیال چھوڑ دو میں نے گھبرا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھا۔ جب حضور نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی کہ ارشاد ہوا نہ غور کرتا ہے کہ اور اپنے ساتھی کو گنا ہگار بتلاتا

ابراہیم بن سعد کو ان کے والد ابن شہاب نے بتایا کہ مصنف عامی حضرت نے فرمایا جو بھی میں کہ تم جاہلیت کے اندر میرے والد ماجد کسی لڑائی میں حصہ لے رہے تھے۔ جب اُن کے پیر چلنے لگے تو فرمایا۔ کون ہے جو مجھے اپنے جوتے دے کر میں اپنی بچے پیدا ہونے والی بیٹی سے اس کا نکاح کر دوں گا۔ چنانچہ میرے والد ماجد نے اپنے جوتے اتار کر ان کے سامنے ڈال دیئے اُن کے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور بالغ ہو گئی۔ پھر اسی طرح واقعہ بیان کیا لیکن بڑھاپے کا ذکر نہ کیا۔

مہر کا بیان

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور نش۔ میں عرض گزار ہوا کہ نش کیا ہے؟ فرمایا کہ نصف اوقیہ یعنی پانچ سو درہم کیونکہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

ابوالعجفاء سلمی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ خبردار عورتوں کے مہر بڑھا چڑھا کر نہ باندھا کرو کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت اور آخرت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

امرأة من نسائه ولا أصدق امرأة من بناته
أكثر من ثنتي عشرة أوقية.

۲۱۲۹۔ حدثنا محمد بن أبي يعقوب
البلخي نا معلى بن منصور نا ابن المبارك نا
معمر عن الزهري عن عروة عن أم حبيبة أنها
كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بأرض
الحبشة فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه
وسلم عنه أربعمائة دينار وبعث بها
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع شرحبيل
ابن حسنة قال أبو داود وهذا حديث أحمد.

۲۱۳۰۔ حدثنا محمد بن سلام بن سليم
نا علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك
عن يونس عن الزهري عن عروة أن النجاشي زوج
بنت أبي سفيان من رسول الله صلى الله
عليه وسلم على صداق أربعمائة دينار وكتب
بذلك إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقبل.

باب إذا تزوجها ولم يسم لها صداقا حتى مات

۲۱۳۱۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد
عن ثابت البناني وحميد عن بكر أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم أتي في رجل تزوج
امرأة ولم يفرض لها ولم يدخل بها حتى مات
فقال لها الصداق كصداق نسائها لا وكس ولا
شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل
ابن سنان الأشجعي فقال قضى رسول الله صلى
الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا
مثل ما قضيت فسر بذلك ابن مسعود.

۲۱۳۲۔ حدثنا إسحق بن جرير البجلي
أنا يزيد أنا موسى بن مسلم بن رومان عن
أبي الزبير عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من أعطى في الصداق امرأة

اپنی کسی بیوی سے یا اپنی کسی صاحبزادی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ
مہر نہیں باندھا تھا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کیا کہ یہ حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں
تو وہ سرزمین حبشہ ہی میں انتقال ہو گیا۔ پس نجاشی بادشاہ نے
ان کا نکاح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور
اپنے پاس سے چار سو اشرفی مہر مقرر کیا اور حضرت شرحبیل
رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کی والدہ کا نام حسنہ ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کر دیا تھا چار ہزار درہم مہر باندھ کر یہ بات رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھ بھیجی تو آپ نے
قبول فرمائی۔

کم از کم مہر

عبید کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ
سے حوالہ کر دیا کہ ان کے بارے میں فیصلہ کریں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے فلاں سے
ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ فرمایا کہ مہر کیا مقرر
کیا؟ عرض کیا کہ فلاں کے برابر سے۔ فرمایا کہ وہ بھی کم و زیادہ
ایک ہی جگہ کی ہے۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کسی عورت کو ایک لپ ستو یا کھجور پر بھی نکاح کر لے تو
اس کے لیے حلال ہو گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث

سلا أكثر سويقا أو تمرا فقلبه فاستحسن قال
أبو داود وحدثنا محمد بن الصباح حدثنا الوليد بن مسلم عن
صالح بن رستم عن أبي الزبير عن جابر ح وحدثنا
وهب بن بقية أخبرنا خالد عن صالح بن رستم عن أبي الزبير
عن جابر قال كنا على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق
الأيام قال أبو داود وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير ح
عن أبي الزبير عن جابر عن معقل بن يسار أن عمر نهى
بالبقيع عن المتعة وأن يتمتع الرجل بعزبة.

۳۲۱۳۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن
أبي حازم ابن دينار عن سهل بن سعد الساعدي
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته
امرأة فقالت يا رسول الله إني قد وهبت
نفسي لك فقامت قياما طويلا فقام رجل
فقال يا رسول الله زوجنيها إن لم يكن لك بها
حاجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل عندك من شيء تصدقها إياه فقال ما
عندي إلا إزاري هذا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن أعطيتها إزارك جلست
لا إزار لك فالتمس شيئا قال لا أجد شيئا قال
فالتمس ولو خاتما من حديد فالتمس فلم يجد
شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل
معك من القرآن شيء قال نعم سورة كذا و
سورة كذا لسور سماها فقال زوجتكها رسول الله
صلى الله عليه وسلم فبما معك من
القرآن.

۳۲۱۴۔ حدثنا الحسن بن علي بن
عبد الله حدثني يحيى بن حسان حدثنا سليمان يعني
إبراهيم بن حمزة عن الصلت بن الحجاج

روایت کیا ہے ہم سے عبدالرحمن بن مہدی، صالح بن رستم
ابوالزبیر نے حضرت جابر سے موقوفاً اور روایت کیا ہے
ابوداؤد، صالح بن رستم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ہم مٹھی بھر آٹا یا کھجور کے بدلے متعہ کر لیا کرتے تھے ہمارے امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ روایت کیا ہے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوالزبیر نے
حضرت جابر سے سنا ابوداؤد کی طرح۔

کسی کام کے بدلے نکاح کرنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی
ایک عورت اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اپنے تئیں
آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے آپ نے نظر بھر کر دیکھا پھر آپ نے
اوپر کھڑا ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اس کا نکاح مجھ
سے کر دیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہ ہو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مہر میں دینے کے لیے
کچھ ہے؟ اس نے کہا نہیں سوائے اس چادر کے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ چادر تم سے دے دے
تو تم چادر کے بغیر بیٹھ رہو گے۔ جاؤ کوئی اور چیز تلاش کرو
اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تلاش کرو
خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں کچھ قرآن مجید
یاد ہے؟ عرض کی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں ان سورتوں کے نام
لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جو قرآن
یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس عورت کا تمہارے ساتھ
نکاح کر دیا۔

۳۲۱۴۔ حسن بن علی، حسن بن عبداللہ، ابراہیم بن
حمزہ، حجاج بن حجاج باہلی، حسن، حماد بن ابوسلیمان نے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واسطے کو اس

الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِمَارَ وَالْخَاتَمَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَنْ حَفِظَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلَى الْبِكْرِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ ثُمَّ تُعَلِّمُهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ.

طرح روایت کیا لیکن انہوں نے امارت اور انگوٹھی کا ذکر نہیں کیا۔ تمہیں قرآن مجید سے کیا یاد ہے؟ عرض کیا کہ سورۃ البقرہ اور اس کے ساتھ والی سورت۔ فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور اسے سیکھ آؤ۔ یہ تمہاری بیوی ہے۔

۳۴۲۵ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَلَمَةَ نَحْوَ حَدِيثِ سَهْلٍ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ لَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہارون بن زید بن ابی زنباء اُن کے والد ماجد، محمد بن فاضل، سلمہ سے بھی حضرت سہل کی طرح منقول ہے۔ سلمہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ایسا کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ ف

ف: نکاح کے لیے مہر کا بتانا ضروری ہے جس کو مہر نہ دیا ہو تو عورت مطالبہ کر سکتی ہے کہ خاوند کو یا اس نے آنے دے۔ مہر حیثیت کے مطابق ہے۔ جس کا حکم متقدم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درہم اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ دونوں حضرات کے نزدیک یہ اموال کی قیمت کا تخمینہ ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک نکاح مہر کے بغیر صرف قرآن خوانی یا قرآن دانی کی بنا پر کرایا تھا اسے سورۃ کریمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے بھی واضح ہو رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فِيمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ.

کسی نے بغیر مہر مقرر کیے نکاح کیا اور مر گیا

۳۴۲۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِنَائِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ اس شخص کے متعلق جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ حالانکہ اس نے بہت کی اور نہ مہر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے پورا مہر ملے گا اور وہ عدت گزارے گی اور اسے میراث ملے گی۔ حضرت معقل بن سنان نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے بروع بنت واشق کے متعلق ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

۳۴۲۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا عُثْمَانُ سُنَّةُ.

عثمان بن ابو شیبہ، جریر بن عبدالحمید، اعمش، منصور اور ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ عثمان نے اس طرح حدیث بیان کی اور

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَأَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ قَضَى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا وَأَنَّهُ جَاءَ فِي ذٰلِكَ مَجْخِيٌّ كَمَا قَضَيْتَ فَقَالَ فَمَا زَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقْبَلُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِأَنَّهُ وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ایک عورت کے متعلق جس کا نکاح ہوا اور کوئی مہر مقرر نہیں کیا گیا اس سے صحبت نہیں کی گئی تھی اور اس کا انتقال ہو گیا اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ اسے عام عورتوں کے برابر پورا مہر ملے گا کم و بیش نہ ہوگا اسے میراث بھی ملے گی اور عدت بھی گزارنی ہوگی اگر یہ فیصلہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔ پھر بنی اشجع کے لوگوں میں سے جراح ابوسنان نے کھڑے ہو کر کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہی جیسا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ہی قبیلہ کی ایک عورت بروع بنت واشق کے متعلق فرمایا تھا۔ جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کو انتہائی مسرت ہوئی جب کہ ان کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق ثابت ہو گیا۔

ف۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ جب کسی مسئلے کے متعلق قرآن و حدیث کے واضح نصوص موجود نہ ہوں تو مجتہد اپنے اجتہاد سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے اور یہ ناجائز ہوگا بلکہ ایسا اجتہادی فیصلہ کرنے اور دینے کا مجتہد کو جواز ہے۔ ہر کس و ناکس کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ یہ اجتہاد یا تحقیق کرتا پھرے اور اسے قابل عمل ٹھہرائے۔ کیونکہ اجتہاد کا حق صرف اس کو ہے جس کے اندر مجتہد کی شرطیں پائی جائیں جب کہ ان شرطوں کا کسی شخص میں پایا جانا متعدد حیثیتوں سے متعلق ہے۔ اس کے لئے علماء میں جو بعض حضرات اجتہاد کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں یہ بہت بڑا خطرہ اور بڑی بات کے مصداق ہے۔ جائے عجب ہے کہ جب آسمان علم و عرفان کے شمس و قمر اور اُمت محمدیہ کی ایک ناز حق ہستیاں یعنی ہمارے امام اعظم محمد غزالی، امام فخر الدین رازی، حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ بدرالدین عینی، خاتم المحققین امام جلال الدین سیوطی، علامہ شامی حنفی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی، اور خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی مجتہد نہیں بلکہ مقلد محض ہیں تو عصر حاضر کے مدعیان اجتہاد کس گنتی شمار میں ہیں اور کس ایرا غیرا نتھو خیرا کی قال اللہ و قال الرسول کو کس طرح اجتہاد مانا جا سکتا ہے؟ اجتہاد ایک خداداد صلاحیت ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہے۔ مجتہد نبی نہیں ہوتا۔ لیکن اس کی شان اجتہاد یعنی دینی بصیرت نبی کی وحی فیصلہ کا عکس و سایہ ہوتا ہے۔ جس کے باعث مجتہد دوسرے خاص بندوں سے بھی بڑی خصوصیت میں ممتاز ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اجتہاد اس روایت سے واضح ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک مجتہد

ہے کہ اجتہاد کے بارے میں دوسرے مجتہد کے فیصلہ کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا جواز ہوتا ہے۔ لیکن غیر مجتہد کا کسی مجتہد کے فیصلے پر اعتماد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک یہی صحیح اور غیر مجتہد کی حیثیت میں مذہب حنفیہ کا فرق ہے۔ اور اس فرق کو مٹانا اور اصل حقیقت کا سمجھنا فقہ کا مدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح بات نصیب فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۴۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار بن عثمان بن عمر بن الحكم بن أبان بن عثمان حدثنا أبو أحمد حدثنا العزرمي عن أبي حنيفة عن الهيثم بن حبيب أنه سمع أبا الطفيل عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال رجل لا تتزوجها فإن بها برصا فدخل بها فوجد بها برصا فلها صداقها بما استحل من فرجها وإن كان ولد لها ولد فهو له عبد فإن هو ترك ولدا فهو لهم وإن هو أراد أن يفارقها فليفارقها وإن كان لم يدخل بها فلا شيء لها وإن كان ولد له ولد فهو له حر وعليه قيمته لأبيه قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث العزرمي وهو ضعيف عند أهل الحديث وقد روى بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يتزوج المرأة فيجد بها جنونا أو جذاما أو برصا أنه إن دخل بها فلها صداقها بما استحل من فرجها وإن كان ولد فهو له رق وإن أراد أن يفارقها فليفارقها وإن لم يدخل بها فلا شيء لها وإن كان ولد له ولد فهو له حر وعليه قيمته لأبيه وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق.

محمد بن بشار، عثمان بن عمر، ابن ابی حنیفہ، ہیثم بن حبیب، ابوالطفیل، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم اس عورت سے نکاح نہ کرو (اس نے کہا) اس کو برص ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ خلوت کر لو تو اس کے لئے مہر ہے اس کے بدلے جو تم نے اس کی شرمگاہ سے حلال کیا اور اگر اولاد ہو جائے تو وہ تمہارا غلام ہوگا۔ اگر تم اس کو چھوڑ دو تو چھوڑ دو اور اگر تم نے اس سے خلوت نہیں کی تو اس کے لئے کچھ نہیں ہے اور اگر اولاد ہو جائے تو وہ تمہارا آزاد ہوگا اور اس کی قیمت تمہارے باپ کو دینی ہوگی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو نہیں جانتے مگر عزرمی کی روایت سے اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو جنون یا جذام یا برص پایا جائے تو اگر اس نے اس سے خلوت کر لی ہے تو اس کے لئے مہر ہے اس کے بدلے جو اس نے اس کی شرمگاہ سے حلال کیا اور اگر اولاد ہو جائے تو وہ اس کا غلام ہوگا اور اگر وہ اس کو چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے اور اگر اس نے اس سے خلوت نہیں کی تو اس کے لئے کچھ نہیں ہے اور اگر اولاد ہو جائے تو وہ اس کا آزاد ہوگا اور اس کی قیمت اس کے باپ کو دینی ہوگی۔ یہ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

باب ما جاء في خطبة النكاح

صلیۂ نکاح کا بیان

۳۴۳۰۔ حدثنا محمد بن كثير أنبأنا سفيان

محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحاق، مجاہد نے حضرت

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى مَا كَتَبَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَشْعَثَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُهُمْ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ إِذَا سَلَّمَ الَّتِي تَلِيهَا بَيْنَ يَدَيِّ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا۔

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الْمَاجِشُونَ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ فَخَطَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ نکاح وغیرہ [illegible] کیا ہے۔

جمیع محمد بن یزید ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خطبۂ نکاح سکھایا کہ حقیقت سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس سے مدد چاہتے ہیں، بخشش مانگتے ہیں اور اس کی پناہ پکڑتے ہیں اپنے جانوں کی برائی سے جسے اللہ ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود گر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم سوال کرتے ہو اور قرابتوں سے بھی۔ بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور مرو مگر مسلمان کی حالت میں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ تمہارے حال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ محمد بن سلیمان نے لفظ ان میں کہا۔

ابووائل نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے تھے پھر اسی طرح ذکر کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اس حق کے ساتھ بھیجا تو مجھے خوشخبری دینے والا اور سنانے والا قیامت سے پہلے جس نے حکم مانا اللہ اور اس کے رسول کا اس نے ہدایت پائی اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی تو وہ نہیں نقصان کرتا مگر اپنی جان کا اور اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا۔

محمد بن بشار، معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز بن ابی شعیب حرانی، اسمٰعیل بن ابراہیم، بنی سلیم کے ایک آدمی سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت ام حبیبہ بنت عبدالمطلب کے لیے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم لما مات بنت حکیم المطلب فانکحہ من حکیم ان یتزوجہا۔

بیٹی کا اپنے ساتھ نکاح کرلے

باب ۱۱ فی تزویج الصغار

چھوٹی بچیوں کا نکاح کرنا

۳۵۴۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد یعنی ابن زید عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین فقدمنا المدینۃ فنزلنا فی بنی الحارث بن خزرج فوعکت فتمرق شعری فوفی جمیمۃ فاتتنی امی ام رومان وانی لفی ارجوحۃ ومعی صواحبات لی فصرخت بی فاتیتہا لا ادری ما تریدبی فاخذت بیدی حتی اوقفتنی علی باب الدار وانی لانہج حتی ذہب بعض نفسی ثم اخذت شیئا من ماء فمسحت بہ وجہی ورأسی ثم ادخلتنی الدار فاذا نسوۃ من الانصار فی البیت فقلن علی الخیر والبرکۃ وعلی خیر طائر فاسلمتنی الیہن فاصلحن من شانی فلم یرعنی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی فاسلمتنی الیہ وانا یومئذ بنت تسع سنین۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ساتھ نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی پھر ہم مدینہ آئے تو بنی حارث بن خزرج میں اترے پھر میں بیمار ہوئی تو میرے بال جھڑ گئے پھر میں وفرہ ہوئی تو میری والدہ ام رومان میرے پاس آئی اور میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی تو میری والدہ نے مجھے آواز دی تو میں ان کے پاس آئی میں نہیں جانتی تھی کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کیا تو میں ہانپنے لگی یہاں تک کہ میرا سانس درست ہوگیا پھر انہوں نے کچھ پانی لیا اور اس سے میرا منہ اور سر صاف کیا پھر مجھے گھر میں داخل کیا تو وہاں انصار کی کچھ عورتیں گھر میں تھیں انہوں نے کہا خیر اور برکت ہو اور اچھا نصیب ہو پھر انہوں نے میری والدہ کے سپرد کیا تو انہوں نے میرا سنگار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا مجھے کسی نے نہیں گھبرایا تو میری والدہ نے مجھے آپ کے سپرد کیا اور میں اس دن نو سال کی تھی۔

ف۔ آج کل بعض حضرات یہ شبہ کرتے ہیں کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چھ سال تھی اور اس وقت ان کی عمر نو سال تک بتائی جاتی ہے۔ یہ تحقیق حقیقت کے بالکل خلاف اور کسی خاص مقصد کے تحت ہے۔ جب کہ یہ بات وہ ہے جو اس روایت میں بیان فرمائی گئی ہے اور تاریخ و سیر کی کتابوں میں اکابر علمائے اسلام نے ایسا ہی لکھا اور اسی پر اعتماد و جزم فرمایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲ فی المقام عند البکر

کنواری کے پاس کتنے دن رہے

۳۵۵۔ حدثنا زہیر بن حرب نا یحیی عن سفیان قال حدثنی محمد بن ابی بکر عن حکیم الاثرم عن ابی تمیمۃ الہجیمی عن ابی قلابۃ عن ابی المہلب عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندہا ثلاثا وقال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی۔

عبدالملک بن ابوبکر کے والد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے پھر فرمایا کہ تمہارے لئے کوئی ذلت نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا پھر میں اپنی باری پر سات دن رہتا ہوں۔

۳۵۶۔ حدثنا شاذب بن نوبۃ وعثمان بن ابی شیبۃ عن حشیم عن خالد عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال من السنۃ اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا وقسم ثم قال حدثنی شئت حدثتک انا حدثنا انس۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین روز رہے عثمان نے یہ بھی کہا کہ کون شوہر دیدہ تھیں۔ حشیم نے حمید، حضرت انس سے روایت کی ہے۔

۳۵۷۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ نا حشیم قال استوہبت بن سلمۃ عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال من السنۃ اذا تزوج

خالد حذاء نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی کنواری لڑکی سے شادی کرے شوہر دیدہ کے ہوتے ہوئے تو اس کے پاس

البکر علی الثیب اقام عندها سبعا اذا تزوج الثیب اقام عندها ثلاثا ثم قسم ولو شئت لقلت رفعه لكن ذهب ولكنه قال السنة كذلك.

باب ۳۱ فی الرجل یدخل بامرأته قبل ان یسمی لها

صحبت کرنے سے پہلے عورت کا کچھ دینے کا بیان

۳۵۸۔ حدثنا اسحق بن اسمٰعیل الطالقانی ثنا حماد یعنی ابن زید عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطها شیئا قال ما لی شیء قال این درعک الحطمیة.

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت علی نے جب حضرت فاطمہ سے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے کوئی چیز دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

۳۵۹۔ حدثنا کثیر بن عبید الحمصی ثنا بقیة عن صفوان یعنی ابن عمرو عن شریح بن عبید الحضرمی عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا رضی اللہ عنہ لما تزوج فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادان یدخل بها فمنعه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیها شیئا فقال یا رسول اللہ لیس لی شیء فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطها درعک فاعطاها درعه ثم دخل بها.

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ پہلے اسے کوئی چیز دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی زرہ اسے دو۔ چنانچہ انہوں نے انہیں اپنی زرہ دے دی اور پھر ان کے پاس گئے۔

۳۶۰۔ حدثنا کثیر بن عبید ثنا بقیة بن الولید عن صفوان عن عبد اللہ بن العلاء عن عکرمة عن ابن عباس بمثله.

کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، صفوان، عبداللہ بن علاء، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مانند روایت کی۔

۳۶۱۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شریک عن سماک عن علقمة عن عائشة قالت امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجعل امرأة علی رجلها قبل ان یعطیها شیئا قال ابوداؤد وحدیث شریک لم یسمع من سماک.

شریک نے حضرت سماک سے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک عورت کا اس کے خاوند کے پاس بھیجنے کا حکم فرمایا اس سے پہلے کہ وہ خاوند کچھ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شریک کا حضرت عائشہ سے سماع ثابت نہیں۔

۳۰۹۳ حدثنا محمد بن سلیمان بن سلیم حدثنا محمد بن بکر البرسانی انا ابن جریج عن هشام بن شیبان عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فلہا ما سمی لہا علی قدر ما استحل من فرجہا وما کان من صداق او حباء او عدۃ بعد عصمۃ النکاح فہو لمن اعطی وبہ احق وان احق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اخته

باب فی المتعۃ

۳۰۹۴ حدثنا قتیبۃ بن سعید انا اللیث یعنی ابن سعد عن سہل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تزوج او اشتری دابۃ قال اللہم انی اسئلک من خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ

نکاح کے وقت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی کو مبارک باد دینا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے نکاح کیا اس کا مہر اس کا حق ہے جو اس کے بدلے اس کے شوہر سے حلال ہوا اور جو نکاح ہونے کے بعد کیا گیا وہ اس کا ہے جس کو دیا گیا اور اس کے لئے زیادہ مستحق ہے اور سب سے زیادہ حق اس کا ہے جس کو باپ یا بھائی نے دیا ہو

دولہا سے کیا کہنا چاہیئے

سہل کے والد سعد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی شخص کو عورت یا خادم یا سواری کی چوپایہ خریدتے تو اس کی پیشانی کو پکڑ لیتے اور یہ دعا مانگتے اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور جس برائی پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

ف۔ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح کا ٹوٹ جانا ایک مسئلہ ہے دوسرے مسلمان بھائی کو مبارک باد دینا۔ یہ مستحب اور اہل اسلام کا اصول ہے۔ مبارک باد کے وقت ایسی دعا دینی چاہیئے جس کی خوشی سے معلوم ہو کہ اس سے باہمی محبت و خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے۔ جس کے باعث محبت اور اس کی تعلق میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ محبت کی جتنی بھی بنیادیں ہیں ان میں اخلاقی اور اجتماعی دونوں ہی پہلو ہیں۔ جب اخلاق و محبت کی بنیاد خوش اخلاقی اور اچھے کردار کے بجائے ظاہری و اجتماعی زیبائیوں کو سکون کا ذریعہ سمجھ لیا جاتا ہے اور ایسا ہونا فطری بات ہے ہر انسان ایک حد تک ایسا ہو جاتا ہے اسلام کے سکھائے ہوئے اس سنہرے اصول کو فراموش کر دینے کے مسلمانوں نے خود کو اپنے سکون و اطمینان کو تباہ کر لیا جب کہ غیر مسلم اقوام اسے اپنا کر اپنے آپ کو اطمینان سے ہمکنار کر رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں پھر اخلاق کی بلندی اور محبت کی ارزانی کا وہی دور آ جائے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فی الرجل یتزوج المرأۃ ثم یجد بہا دائ

۳۰۹۶ حدثنا احمد بن صالح انا عنبسۃ بن خالد ح وحدثنا محمد بن کثیر عن سلیمان یعنی ابن کثیر ومحمد بن ابی حمید عن المغیرۃ قالا انا ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن سلمان یعنی ابن یسار عن رجل من الانصار قال ابن ابی حمید ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج امرأۃ فلما دخل بہا وجد بہا دائ فقال لہا بکشحہا قال فرقہا ذلک ثم اتی

حرمت سے نکاح کرنے کے بعد عورت سے ہمبستر ہونے کے بعد

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ہمبستر ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اس کو برص کی بیماری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے پہلو سے الگ ہو جاؤ۔ پھر اس نے مسئلہ دریافت کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص کو بھیجا کہ آپ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اس قسم کا واقعہ بیان کیا، پھر اس نے مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو فرمایا کہ ایک کنواری عورت سے نکاح کرو۔ جب اس کے پاس گیا تو وہ صاف تھی۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کسے کہا کہ

وَبِنْتِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدْهُ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ فَاجْلِدْهَا لَوْ قَالَ وَحَدَّهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ.

تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کر لیا ہے اور لڑکا تمہارا غلام ہوگا جب وہ پیدا ہو۔ حسن نے کہا کہ اسے کوڑے مارنا۔ ابن السرح نے کہا کہ تم اسے کوڑے مارنا یا کہا کہ اس پر حد جاری کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو قتادہ اور سعید بن یزید نے ابن المسیب سے اور روایت کیا یحییٰ بن ابی کثیر اور یزید بن نعیم نے سعید بن مسیب سے اور عطاء خراسانی نے سعید بن مسیب سے مرسلاً اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ہر ایک نے اپنی حدیث میں کہا کہ لڑکے کو اس کا غلام ٹھہرایا گیا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ نَا يَعْنِي يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَقَرَنَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ.

یزید بن نعیم نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے جس کو بصرہ بن اکثم کہا جاتا تھا ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ پھر معنا روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ان میں جدائی کر دی گئی اور ابن جریج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

باب التفریق بین الضرائر

عورتوں کے درمیان باری

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ خِيَرَةَ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ.

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی جانب جھک گیا تو قیامت کے روز اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا جسم ایک جانب سے جھکا ہوا ہوگا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ يَعْنِي الْقَلْبَ.

ابوقلابہ نے حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصاف سے باریاں تقسیم فرمایا کرتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اس پر ملامت نہ کر جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اس پر اختیار نہیں رکھتا یعنی دل پر۔

۳۶۸۔ حدثنا احمد بن یوسف ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیی بن ایوب عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال قالت عائشۃ یا ابتاہ علی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون بعضنا علی بعض الا الشیء الیسیر من علیہ صفا کان علی یوم اذ نحو یطوف علینا جمیعا فیدنو من کل امراۃ من غیر مسیس حتی یبلغ الی التی ھی یومھا فیبیت عندھا ولقد قالت سودۃ بنت زمعۃ حین اسنت وفرقت ان یفارقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ یومی لعائشۃ فقبل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا فقالت فی ذلک انزل اللہ عز وجل وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا۔

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے ابا جان اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے، ہاں یہ بات کبھی کبھار ہوتی ہے شاید ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو کہ آپ ہم سب کے پاس پھرتے ہوئے نہ آتے ہوں آپ ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک جاتے لیکن جس کے ہاں رات گزارنے کا دن ہوتا اس کے ہاں پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اس کے ہاں رات گزارتے حضرت سودہ بنت زمعہ جب عمر رسیدہ ہو گئیں تو ڈریں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں چھوڑ دیں گے تو عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری باری عائشہ کے لیے ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو قبول فرمایا اس کا بیان ہے کہ ہم اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے متعلق ڈرے کہ (۱۲۸: ۴)

۳۶۹۔ حدثنا یحیی بن حکیم بن صفوان بن عسکل بن طریف المعنی قالا ثنا عباد بن عباد عن عاصم عن معاذۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل اذا کان عندنا ألا نرید ان نشتھیہ ما ترک من لیلۃ ویأتی کل امراۃ منا فی لیلتھا الا ما کان یأتی فی لیلۃ ویطیف بالباقی فقلت لھا ما کنت تقولین لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنت أقول ان کان ذا الی لم تعجلی حتی أقضی حق لیلتی۔

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے استفسار فرمایا کرتے تھے جس زوجہ مطہرہ کی ہم میں سے باری ہوتی حکم فرماتے کیا تم اس کی خواہش نہیں رکھتیں کہ آپ اس رات کو ترک نہ فرمائیں جو آپ کی باری کی رات ہوتی ہے اور باقی ازواج کے پاس تشریف لے جائیں، اس سوال کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہا کرتی تھیں انہوں نے فرمایا میں کہتی کہ اگر یہ بات میرے لیے ہو تو میں اپنے اوپر کسی کو بھی ترجیح نہ دوں۔

۳۷۰۔ حدثنا سلمۃ بن شبیب ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فأیتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ وکان یقسم لکل امراۃ منھن یومھا ولیلتھا غیر ان سودۃ بنت زمعۃ وھبت یومھا ولیلتھا لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبتغی بذلک رضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سفر میں اپنی ازواج مطہرات کو بلایا پس وہ جمع ہو گئیں تو فرمانے لگیں یہ طاقت نہیں ہے کہ تم سب کے پاس پھروں، اگر تمہیں مناسب نظر آئے تو پھر عائشہ کے پاس رہنے کی اجازت دے دو، پس انہوں نے اجازت

عن عائشة تطلق ثلاثا له

۲۰۷۳ حدثنا احمد بن حنبل بن المثنى
نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب ان عمه
ابن الزبير حدثه ان عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن
خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة
منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة
وهبت يومها لعائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم تبتغي بذلك رضا رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب هل للرجل ان يشترط لها ما يحاقها

۲۰۷۴ حدثنا عبيد بن اسماعيل ابو اسامة
عن عبيد الله بن ابي بكير عن ابي الخير عن عقبة بن
عامر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال
ان احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به
الفروج.

باب ما جاء في حق المرأة على زوجها

۲۰۷۵ حدثنا حكيم بن سيف الرقي نا يحيى بن
يمان عن شريك عن حصين بن عبد الرحمن عن
قيس بن سعد قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله
صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له فاتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ان
اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان
لهم فانت يا رسول الله احق ان نسجد لك
قال ارأيت لو مررت بقبري اكنت تسجد له
قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت آمرا احدا
ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن
لازواجهن لما جعل الله عليهن من الحق.

عورتوں پر بتایا ہے۔ ف

حدیث ۲۰۷۳

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ہمارے نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے اور ان میں سے آپ نے ہر زوجہ مطہرہ کے لیے ایک دن اور ایک رات کی باری تقسیم فرمائی تھی سوائے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین۔

جب عورت آدمی سے گھر کی شرط کرے

ابو کثیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام شرطوں میں سے تمہارے لیے وہ شرط زیادہ حقدار ہے پوری کرنے کی جس کے ذریعے شرم گاہیں تم پر حلال ہوتی ہیں۔

خاوند کا بیوی پر حق

قیس سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں حیرہ گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہیں میں نے جی میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لیے سجدہ کیا جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی کہ حیرہ میں آیا ہے تو انہیں دیکھا کہ اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہیں یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کے لیے سجدہ کیا جائے فرمایا بتاؤ تم جب میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے میں عرض گزار ہوا، فرمایا پس سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو حکم دیتا دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کا

۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا قول بھی شرک ہے۔

۔۔۔ پہلی بات یہ کہ سابقہ کلام کے مطابق ہر کریم ہی اللہ تعالیٰ کی تعظیم عبادت ہوتی تھی جس کے باوجود یہ لفظ غیر اللہ کے نام کے ساتھ بولا گیا تھا مگر تمام امتوں سے منسوخ ہو گئے کہ غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لئے تعظیماً و تقرباً سجدہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے۔

دوسری بات یہ کہ اس سجدہ سے نبی کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فرق رکھنے کا سمجھ میں آنا بہت مشکل ہے۔ نبی کی تعظیم اگر عبادت ہو جائے تو یہ سجدہ عبادت ہے جو عبادت غیر اللہ کی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لئے تعظیم کے طور پر سجدہ کرنے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ بھی عبادت کا ایک گونہ مستحق ہوتا ہے اور اس شرک کا اسلام میں گھس آنے کا دروازہ کھل جائے گا۔

تیسری بات یہ کہ غیر اللہ کے سامنے تعظیم کو مستحق ہونے کے لئے تعظیماً سجدہ کی شریعت محمدیہ میں ممنوع و حرام ہے۔ سجدہ کو مستحق تعظیم کے لئے سجدہ کا عبادت میں شرک ہونے کے لئے سجدہ تعظیم نہیں بلکہ عبادت کا شامل ہونا کافی ہے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے عبادت کا ہونا شرک ہے اور ایسا کرنے والا پکا مسلمان نہیں رہتا

چوتھی بات سے معلوم ہوا کہ تعظیم سجدے کو شرک بنانا اور شادی بنانا شریعت محمدیہ پر بہتان ہوتا ہے۔ تعظیم بجود ممنوع و حرام ہے۔ شریعت محمدیہ میں اس کو کرنا جائز نہیں ہے لیکن کرنا فسق یا ناجائز کسی مستقل بحث کا تقاضا نہیں ہوتا کہ پھر تو اسے کافر و مشرک ہونا کہیں گے۔ مسلمان کہلانا چاہئے۔ لیکن اس نے یہ کیا کہ کسی مستقل بحث کے لئے یہ سجدہ تعظیماً کرنا نہیں ہے۔ دوسری جانب شرک و کفر بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کیونکر فرشتوں کو حکم نہ فرماتا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے کیونکر والدین اور گیارہ بھائی سجدہ کرتے۔ اس وقت تعظیمی سجدے کی اجازت تھی۔ لیکن شریعت محمدیہ میں یہ اجازت منسوخ فرما دی گئی۔ احکام منسوخ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن شرک و کفر کی نہ کبھی اجازت دی گئی تھی جسے منسوخ کرنے کا سوال پیدا ہوتا۔ کیونکر اللہ تعالیٰ نے دیکھی شرک و کفر سے ساتھ کبھی اجازت دی ہوگی۔ لہٰذا تعظیمی سجدہ مطلقاً کسی کے لئے جائز تھا۔ لیکن اب منسوخ و حرام ہے۔

پانچویں بات سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر مردوں کا بڑا حق ہے اسی لئے ان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ اپنے خاوندوں کی بہت زیادہ تعظیم کریں۔ کیونکہ اگر سجدے کی غیر خدا کے لئے اجازت ہوتی تو سب سے پہلے عورتوں کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ معلوم ہوا کہ عبادت بدنی میں سب سے زیادہ حق اللہ کے خاوند کا ہے۔ خاوند کی اطاعت میں عبادت کی جان ہے۔ اس کے بعد والدین کا درجہ ہے۔ جن کی اطاعت پر جنت موقوف ہے۔ حالانکہ والدین کا حق اولاد پر اتنا زیادہ ہے کہ سب بیٹے مل کر بھی والدین میں کسی ایک کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن اس بات کا ہم ہرگز سوچ بھی نہیں سکتے کہ کبھی بیٹوں کے حقوق ماں باپ سے بڑھ جائیں یا کبھی ایسا ہوا ہے نہیں۔ اس معاشرے کی بربادی اور اس فکر کی سب سے بڑی وجہ یہی پیدا ہوتی ہے کہ اس کے افراد اپنے حقوق کو بھلا کر دوسروں کے حقوق کی پروا کریں۔ حکومت چاہتی ہے کہ رعایا اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔ رعایا چاہتی ہے کہ حکومت ہمارے ہر حکم کی تعمیل کرے۔ حالانکہ ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ذمہ کے احکامات کو جان و دل سے بجا لائے۔ خاوندوں کی تو یہ ہے کہ بیویاں ان کے احکامات کی منتظر رہیں۔ بڑے چاہتے ہیں کہ چھوٹے ان کے حکم پر مشین کی طرح چلتے رہیں۔ ہر کوئی اس طرح ایک طرفہ چلنے کا مستحق ہے اور

دوسری جانب سے آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں۔ کیا حکومت یہ سوچتی ہے کہ ہیلتھ کی کسی وجہ سے غیر حاضر ہوا ہے اس پر لازم ہے؟ کیا افسروں نے کبھی اپنے فرائض حل سے نکل کر یہ غور فرمایا ہے کہ ماتحتوں کے اُن پر کیا حقوق ہیں؟ والدین نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اولاد کے کیا حقوق عائد کئے ہیں؟ خاوندوں کے گوشۂ دماغ میں کبھی یہ خیال گردش کرتا ہے کہ اُن کی بیویوں کے بھی اُن پر کچھ حقوق ہیں؟ بچوں نے کبھی اس پر غور فرمایا ہے کہ بڑے ہو کر کے ان والدین اور مستقبل کے معاشروں کی مناسب نشوونما اور تعلیم و تربیت کی اہم عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ جب یہ خود اہل نہ رہ جائے گی کہ سب پر سے حقوق ادا کریں تو معاشرے کا سکون و اطمینان تباہ ہو جائے گا۔ اور کوئی بھی کسی کا حق ادا نہیں کرے گا لیکن جب امر ظاہر ہو جائے کہ کوئی پارٹی حقوق ادا کرے یا نہ کرے لیکن ہم سب کے حقوق ادا کریں گے تو معاشرے میں سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں گی اور سب کے حقوق ادا ہوتے چلے جائیں گے۔ کاش! ہم بھی دوسروں کے حقوق پہچانتے اور اُنہیں ادا کرنے میں کوشاں ہو جائیں۔ تاکہ ہمارے ملک میں بھی محبت کی جاں افزا ہوائیں چلیں اور یہ نصیب معاشرہ بھی اطمینان کا سانس لے سکے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

۳۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا زَاجِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس کے پاس نہ آئے تو رات گزرنے تک فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ف۔ یہ اس عورت پر حق ہے کہ جب مرد اُسے اپنے بستر پر بلائے تو حاضر ہو جائے۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو حاضر ہو کر بیان کر دے۔ اگر بغیر کسی وجہ کے انکار کرے گی تو چونکہ اس نے خاوند کا حق ادا کرنے سے انکار کیا۔ لہٰذا خاوند کو ناراض کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے فرشتے صبح تک اُس عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ خواہ وہ عبادت میں رات کیوں نہ گزارے۔ معلوم ہوا کہ عورت اگر اپنے خاوند کو ناراض رکھے گی تو اس کی عبادتیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ والسلام

باب اللاتي يحق الزوج أن لا يأذن في بيتها إذا كرهها

عورت کا اپنے خاوند پر حق

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَبُو سَلَمَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی پر کسی کی بیوی کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ جب تم پہنو تو اسے پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو اس سے برا بھلا نہ کہو اور گھر کے علاوہ اسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔

۳۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ

بہز بن حکیم نے اپنے والد صاحب سے اور انہوں نے ان کے چچا صاحب سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہم اپنی عورتوں کے پاس کس طرح جائیں اور کس

أَنْ تَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَأَنْ تُقَبِّحَ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى شُعْبَةُ نَحْوَهُ إِذَا طَعِمْتَ وَكَسَوْتَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ.

طرح سے نہ مارو اور فرمایا کہ تم اس کو ویسا ہی کھانا دو جیسا تم کھاؤ اور ویسا ہی پہناؤ جیسا تم کھاؤ اور نہ منہ پر مارو اور نہ برا بھلا کہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ وَالْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ حَيَّانَ الرَّازِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ خَالِدٍ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ.

بہز بن حکیم کے دادا معاویہ کے چچا حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اسی طرح انہیں پہناؤ نہ ان کے منہ پر مارو اور نہ برا بھلا کہو۔

ف۔ عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق کھانا اور پہنانا اور رہائش میں اپنے ساتھ رکھنا عورت کے حقوق میں سے خاوند پر واجب ہوتے ہیں۔ بلا وجہ عورت کو مارنا اور برا بھلا کہنا بھی زوجیت کے تعلقات میں خرابی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک دوسرے کی کمزوریوں کے ساتھ نباہ کرنا اور ایک دوسرے کے متعلقین کو اس کے ساتھ اپنے سے بہتر رکھنے سے میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار طرح متاثر ہوتے ہیں۔ لہٰذا سکون و اطمینان سے زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھیں اور حتی الامکان درگزر اور تدبر سے کام لیں۔ کیونکہ کسی کے دل میں دوسرے کی طرف سے ذرا سی کدورت یا بدگمانی آگئی تو پورے گھر کا نظام بگڑ جائے گا اور سارے گھر والوں کا اطمینان چھن جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ

عورتوں کو مارنے کا بیان

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي فِي الْبَيْتِ.

ابی حریز نے ابی نضرہ سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم عورتوں کی سرکشی کا اندیشہ محسوس کرو تو انہیں الگ بستر پر سونے کی تلقین کرو۔ حماد نے کہا کہ نکاح کے متعلق۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ الشَّرِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ

عبداللہ بن عبداللہ نے حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو پیٹا نہ کرو پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فِي ضَرْبِهِنَّ فَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ.

ہو گئیں۔ آپ نے ان کو پیٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ کی ازواج مطہرات کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے۔ وہ تمہارے اچھے آدمیوں میں سے نہیں ہیں۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمِسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ.

(۳۸۰) ہناد بن سری، عبدالرحمان بن مہدی، ابوعوانہ، داؤد بن عبداللہ اودی، عبدالرحمان مسلی، اشعث بن قیس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورت کو پیٹنے کے سلسلے میں مرد سے باز پرس نہیں ہوگی۔ ف

ف۔ عورت کے بار بار سمجھانے کے باوجود اگر خاوند کسی جرم پر اسے پیٹے تو اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس نہیں فرمائے گا۔ یہ پرانے کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ بعض جہلاء جس طرح جانوروں کو پیٹتے ہیں اسی طرح اپنی بیوی کو بھی پیٹتے ہیں اللہ کا ایسوں کو جہالت و نادانی ہے۔ اور حتی الامکان اس سے احتراز و اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔ اس کی اجازت صرف اس طرح ہے جیسے اشد ضرورت کے وقت خلق کی اجازت ہے ورنہ یہ کوئی مستحسن نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۔ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ.

(۳۸۱) ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے متعلق پوچھا تو فرمایا اپنی نگاہیں پھیر لو۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.

(۳۸۲) ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! نگاہیں اچانک پڑنے والی نظر کی پیروی نہ کریں کیونکہ اچانک پڑنے والی نظر معاف ہے لیکن اس کے بعد دیکھنا معاف نہیں ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے بچے کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَاتِمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ فِي وَجْهِهَا فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَطْفِئُ مَا فِي نَفْسِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے صحبت کر کے پھر اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ جس کو عورت جلوہ پیش کرے اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے کہ یہ اس کے دل کی خواہش کو نکال دیتا ہے۔

فائدہ: اگر کسی نامحرم عورت پر نظر پڑے اور اس کی محبت دل میں سما جائے تو اپنی بیوی کی طرف آئے تاکہ اس کی محبت دل سے نکل جائے۔ اور اگر اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہئے ایسا کرنے سے شہوت کو تسکین ہو جائے گی۔ اور نامحرم عورت کا خیال اپنے دل سے نکل جائے گا۔ اور کراہت دور ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ وَقَالَ أَنَا رَأَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَالزِّنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے صحبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے کوئی چیز اچھی نہیں دیکھی کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے زنا کا ایک حصہ لکھ دیا ہے۔ جسے وہ ضرور پالیتا ہے۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا کلام کرنا اور نفس اس میں خواہش کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ ابْنُ آدَمَ حَظُّكَ مِنَ الزِّنَا يُدْرِكُهُ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ تَزْنِي وَزِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ تَزْنِي وَزِنَاهَا الْمَشْيُ وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ۔

سہیل بن ابوصالح کے والد صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر انسان کے لیے زنا سے ایک حصہ ہے۔ جس کا وہ ضرور ارتکاب کرتے ہیں۔ فرمایا کہ آنکھ زنا کرتی ہے اور اس کا زنا دیکھنا ہے۔ کان زنا کرتے ہیں اور اس کا زنا سننا ہے۔ زبان زنا کرتی ہے اور اس کا زنا کلام کرنا ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں اور اس کا زنا پکڑنا ہے۔ پاؤں زنا کرتے ہیں اور اس کا زنا چلنا ہے۔ دل زنا کی خواہش کرتا ہے اور اس کی تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔

فائدہ: کسی نامحرم عورت کی طرف نظر کرنا، اس کی بات سننا، اس سے ہاتھ لگانا اور اس کو پسند کرنا وغیرہ تمام افعال آنکھ وغیرہ کے زنا ہیں جن سے وہ مرتکب ہوتے ہیں اسی لیے اس کو زنا لکھا گیا ہے۔

کے باعث آتی ہے نہ ماکرہ کہتا ہو تو پہلے ان امور کو روکنا پڑتا ہے۔ اور ان کے مواقع مسدود کرنے پڑتے ہیں۔ عورتوں کا باہر نکلنا اور وہ بھی بے پردہ بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا فخریہ اعلان کرنا اور حقوق نسواں بتاکر ہر میدان میں مردوں کے ساتھ رہنے بلکہ آگے آگے چلنے کی کوشش کرنا درحقیقت زنا کے دروازے کو چوپٹ کھولنے کی تحریک ہے۔ یہ بے پردگی اور اخلاقی کمزوری کے باعث مجبور ہے کہ ہم خوف خدا اور خطرۂ روزِ جزا سے عاری ہو کر نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ دولت جمع کرنا اور نفسانی خواہشات کو تسکین پہنچانا ہمارا مقصدِ حیات ہو کر رہ گیا ہے۔ جس نے ہماری گھاٹی کے دونوں پہیوں (اموال و عزت) کو پٹڑی سے اتار رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأَوَّلُ فِي مَعْنَاهَا أَتَمُّ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ واقعہ کے بعد فرمایا مسلمانوں کا ذمہ کمتر ہے۔

باب ۳۲۔ فِي وَطْءِ السَّبَايَا

قیدی لونڈیوں سے صحبت کرنا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

ابوعلقمہ ہاشمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر ایک لشکر اوطاس کی جانب بھیجا۔ دشمن سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی اور یہ ان پر غالب آگئے۔ مسلمانوں کی کچھ عورتیں ان کے قبضہ میں آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے ان سے صحبت کرنا درست نہ سمجھا کیونکہ ان کے مشرک خاوند زندہ موجود تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا سوائے حرام تم پر عورتیں حرام ہیں مگر جن کے مالک تمہارے داہنے ہاتھ (۴، ۲۴) یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جبکہ ان کی عورت گزر جائے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ

عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر کے والد جبیر نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے تو ایک عورت کو دیکھا دوسروں سے الگ کر فرمایا شاید اس کے مالک نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں اس کے ساتھ جائے

متعلق خبرا فيبت نورثه وهو لا يحل له فيه
يستثني فيه وهو لا يحل له

۳۹۰۔ حدثنا عمرو بن عون انا سفيان عن
فيض بن سعد عن ابي الوداك عن ابي سعيد
الخدري ورفعه شك قال في سنة او خلاس
او وخلا عادل خير لهم من مطر دائم وجائر
لا يرجى خيره

۳۹۱۔ حدثنا اسحق بن منصور بن سلمة
عن سفيان بن عيينة حدثني حازم بن دينار بن ابي صغير
عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابي هريرة
ان رجلين من الانصار ومال لم ينا لوما قال انا
ابي ان اقول الا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال يوم حنين قال لا يبلغ احد
بخير من الله ما اليوم الا ان يكون لله ورسوله
فهذا ان الحمار ما يحل لاحد منكم ان يحمل
عليه شيئا ولا يحل لاحد ان يحمل عليه
شيئا ولا يحل لاحد ان يحمل عليه شيئا
عليه ان يسم منا على بطنه

۳۹۲۔ حدثنا حجين بن منصور بن سلمة
عن ابن سفيان بهذا الحديث قال على
بطنها بحيث يسمها من كان يؤمن بالله
واليوم الاخر ولا يكتب وانه حين عرض الصدقة
على اذا احتملها الا صدقة من ثمان يؤمن
بالله واليوم الاخر ولا يكتب وانه حين نزل الوحي
حتى اذا احتملته الرحمة قال ابو داود الحجفة
ليست بمكروهة

باب ۱۲۳ في تحريم الكلام

۳۹۳۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة وعبد الله
بن سعيد قالا انا ابو خالد عن داود عن عكرمة

اس کا ذکر کیے ہوا جبکہ یہ اس کیلئے حلال نہیں ہے اور کیسے اس کے
واسطے ہو جبکہ یہ اس کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابو داؤد کہتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی احادیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کے قیدیوں کے متعلق
کہ آپ نے فرمایا کہ اسے صحبت نہ کرنا۔ یہاں تک کہ وہ حیض سے
اور نہ خبر حاملہ ہے جب تک کہ وہ حیض نہ آجائے۔

جس شخص نے صدقہ دینے کا ارادہ کیا پھر اس کو ایسے شخص پر دیا
جس کا حال اس پر مخفی رہا تو وہ صدقہ اس کے لیے کافی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی
خواہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے غزوہ حنین
کے روز فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس
کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے
یعنی غیر کی حاملہ سے صحبت کرے۔ جو اللہ اور قیامت پر
ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی قیدی عورت
سے صحبت کرے یہاں تک کہ اس کا حیض آجائے اور جو اللہ
اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ
غنیمت کا کپڑا خریدے یہاں تک کہ اس کی تقسیم ہو جائے۔

ابو سعید نے ابو اسحاق سے اس حدیث کو روایت
کرتے ہوئے کہا یہاں تک کہ ایک حبل سے پاک ہو جائے۔
یہ بھی کہا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی
غنیمت کے جانور پر سوار ہو کر کمزور کر کے پھر اس پر سوار ہو
جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی غنیمت
کے کپڑے سے نہ پہنے کہ اس کو کمزور کر دے۔ امام
ابو داؤد نے فرمایا الحجفۃ کا لفظ محفوظ نہیں ہے۔

نکاح کے متفرق مسائل

عمرو بن شعیب کے والد سے دادا سے روایت ہے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ شَيْئًا وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَا مِنْ أَبِي الْعَوَّامِ وَلَا مِنْ الْخَادِمِ.

جب تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے یا لونڈی خریدے تو اس کے سامنے اس طرح کہے اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی طبیعت کی بھلائی مانگتا ہوں ——— ——— نیز اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کی طبیعت کی برائی سے۔ جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی چوٹی پر ہاتھ رکھ کر اسی طرح کہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوسعید نے یہ حدیث کہی کہ پھر بیوی یا خادم کو پیشانی سے پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَرِيزٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ إِنَّهُ إِنْ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو کہے اللہ کے نام شروع اے اللہ! شیطان سے ہمیں محفوظ رکھ اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اس سے شیطان کو دور رکھ پھر اگر ان کے مقدر میں بچہ ہے تو شیطان اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نَا خَالِدٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي صَالِحٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا.

حدیث کی محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاخانے کے مقام میں صحبت کرنے والا ملعون ہے۔ ف

ف: یہ حدیث کے مقام میں صحبت کرنے سے ہے کسی عورت سے کرے یا اپنی عورت سے، وہ ملعون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فعل بد سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ قوم لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجا تھا۔ ایسا کرنے والا اپنی ذات کو اللہ کی رحمت سے دور کرتا ہے جو بڑی نادانی کی بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَنَارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرے تو اس کا بچہ بھینگا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ پس آؤ اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو۔ (۲: ۲۲۳)

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْمَعْنَى نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

حدثنا يحيى حدثنا ابن سلمة عن سعيد بن إسحاق عن أبان بن صالح عن الحسن عن ابن عباس قال إن أبا بن كعب والله يقرئنا أشياء مما كان هذا الحي من الأنصار يقرئهم لكن زيد بن ثابت كان يغيبه عنا فكنا نأتي أبا بن كعب فنسأله عنها فنقول أرأيت كذا وكذا فكان لم يعلمنا فيها فنقول ألم تكن تقرئنا كذا وكذا فكان يقول بلى فنكتب ما أقرأنا فكان من أكبر أمر أهل الكتاب أن كانوا يأتون البيت من ورائه فكان حرجا ما يأتون البيت إلا من حرف وكانت هذه الحمس لا تكاد تحل لهم أن كان هذا الحي من الأنصار منهم فكانوا يأتون البيت من ورائه

اللہ علیہ وسلم جالسوھن فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیھود ما یرید ھذا الرجل ان یدع من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیھود تقول کذا وکذا افلا نجامعھن فی المحیض فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیھما فخرجا فاستقبلھما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی اثرھما فسقاھما فعلمنا انہ لم یجد علیھما

باقی اُن سے سب کچھ کر سکتے ہو۔ پس یہود نے کہا کہ نہیں چاہتا یہ شخص کہ ہمارے معمولات میں سے کوئی چیز ایسی نہ چھوڑے جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر گزر ہوئے، یا رسول اللہ! یہود ایسا کچھ کہتے ہیں تو کیا ہم حالت حیض میں جماع نہ کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ان دونوں پر غصہ آیا ہے۔ دونوں چل دیئے تو رسول اللہ کی طرف سے ان کے لیے دودھ کا تحفہ بھیجا گیا جو ان کے پیچھے بھیجا گیا تو ہمیں یقین ہوا کہ غصہ ان دونوں پر نہیں آیا تھا۔

۳۹۹ حدثنا مسدد نا یحیی عن حماد بن سلمۃ نا ثابت الحداد نا المطلب بن حنطب نا عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض طامث فان اصابنی شیء غسل مکانہ لم یعده وان اصاب ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ لم یعده وصلی فیہ۔

نوس الہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی کپڑے میں رات گزار لیا کرتے تھے، حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ اگر مجھ سے کوئی چیز آپ کو لگ جاتی تو اس جگہ کو دھو لیتے یا کچھ زیادہ۔ اور اس میں نماز پڑھ لیتے۔

۴۰۰ حدثنا احمد بن المعلی ومسدد قالا نا حفص عن الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد عن خالتہ میمونۃ بنت الحارث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امراۃ من نسائہ وھی حائض امرھا ان تتزر ثم یباشرھا

عبداللہ بن شداد نے اپنی خالہ جان حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو انہیں تہبند باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اُن سے مباشرت فرماتے۔

باب ۱۲۵ فی کفارۃ من اتی حائضا

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

۴۰۱ حدثنا مسدد نا یحیی عن شعبۃ نا عمرو عن سعید بن جبیر عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار

مسدد، یحییٰ، شعبہ، سعید، حکم، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کر بیٹھے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔

وسلم

۴۰۲۰ حدثنا عبد السلام بن مطهر حدثنا جعفر بن سليمان عن علي بن الحكم البناني عن أبي المغيرة عن حشيم عن ابن عباس قال إذا أتى أحدكم أهله فليصب منها قبل أن يتكلم فإن الكلام بعد الجماع فيصعد.

عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، علی بن حکم بنانی، ابوالمغیرہ حشیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کو چاہیے کہ پہلے اس سے ایک دو بات کرے اور جب تم ہم بستر ہو تو اس وقت کوئی بات نہ کرے کیونکہ بعد میں بات کرنا بیماری پیدا کرتا ہے۔

باب ما جاء في العزل

عزل کا بیان

۴۰۲۱ حدثنا سفيان بن وكيع حدثنا عبد الله بن نمير عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي سعيد قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن لي جارية وأنا أعزل عنها فقال لم تفعل ذلك قال الرجل أشفق عليها ولا يشتهي أن تحمل فقال إن كان ذلك لدواء فإن الله يضع الدواء حيث شاء.

قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عزل کا ذکر کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم کیوں ایسا کیا کرتا ہے؟ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی جان ایسی نہیں جس کو پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ پیدا کر کے رہے گا۔ راوی نے فرمایا کہ قزعہ حضرت زید کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۴۰۲۲ حدثنا محمد بن إسماعيل حدثنا إسحاق بن منصور أنبأنا عبد الله بن محمد بن حكيم حدثني حنين بن أبي حكيم أن أبا علقمة مولى بني فروة حدثه عن أبي سعيد الخدري أن رجلا قال يا رسول الله إن لي جارية وأنا أعزل عنها وأنا أكره أن تحمل وأنا أريد ما يريد الرجال وإن اليهود تحدث أن العزل الموءودة الصغرى قال كذبت يهود لو أراد الله أن يخلقه لم تستطع أن تصرفه.

رقاشی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا حمل ہرگز پسند نہیں کرتا ہوں اور میں وہی چاہتا ہوں جو دوسرے لوگ چاہتے ہیں اور یہود یہ روایت کرتے ہیں کہ عزل چھوٹا درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے۔ فرمایا کہ یہود غلط کہتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے پھیر نہیں سکتے۔

۴۰۲۳ حدثنا العقيلي حدثنا عبد الله بن نافع عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن حزم عن محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز قال دخلت المسجد فرأيت أبا سعيد الخدري فجلست إليه فسألته أن يحدثني عن العزل فقال أبو سعيد خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فسبينا كرائم العرب فطالت علينا العزبة وأحببنا الفداء فأردنا

ابن محیریز سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو ہمیں عرب کے قیدی ہاتھ آئے۔ ہمیں عورتوں کی ضرورت ہوئی کیونکہ تنہائی ہمیں تنگ کر رہا تھا۔ ہم حمل بھی نہیں چاہتے تھے اس لیے ہم نے عزل کا

ان نقول ثم قلنا نقبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا قبل ان نسأله عن ذلك فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم ان لا تفعلوا ما من نسمة كائنة الى يوم القيامة الا وهي كائنة۔

اوزاعی کہتے ہیں ہم نے کہا کہ جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو ہم پوچھ لینے سے پہلے عمل کیوں نہ کریں۔ پس ہم نے اس بارے میں آپ سے پوچھا تو فرمایا تمہارے لیے یہ ضروری نہیں کہ ایسا نہ کرو کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۴۰۶۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا المعلى بن منصور نا عبد الله عن ابي الزبير عن جابر قال جاء رجل من الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان لي جارية اطوف عليها وانا اكره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سيأتيها ما قدر لها قال فلبث الرجل ثم اتاه فقال ان الجارية قد حملت قال قد اخبرتك انه سيأتيها ما قدر لها۔

ابو الزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی ہے جس سے صحبت کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا مجھے ناپسند ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لیا کرو لیکن وہ ہو کر رہے گا جو اس کے لیے مقدر فرما دیا گیا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے فرمایا میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ وہ ہو کر رہے گا جو اس کے لیے مقدر فرما دیا گیا ہے۔

باب ۱۲۷۔ ما يكره ان يذكر الرجل ما يحدث من اصابة اهله

میاں بیوی کا دوسرے سے اپنی صحبت کا حال بیان کرنے کی کراہت

۴۰۷۔ حدثنا مسدد نا بشر الجريري ح وحدثنا سليمان بن داود المهري نا اسمعيل المعنى واحد قالا نا خالد يعنى الحذاء عن ابي لبيد محمد بن ابي بكر عن ابي هريرة قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عند بعض نسائه فلما ارتحلت الناقة اخذت شعرا من وبرها فاذا انا برجال قد خرجوا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فاستقبلنا فاذا نحن برجل منهم قاعد على قارعة الطريق فاناخ راحلته فعقلها ثم اقبل الينا فاذا هو على سرج له فعقل فخذه فجعل يسألنا عن خبر الناس حتى اذا اراد ان يقوم عن مجلسه ذلك قال اللهم ان اعوذ بك ان اكون في سفر فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في سفره فاعوذ بك ان اكون في منقلب فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في منقلبه فاعوذ بك ان اكون في مدخل فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في مدخله فاعوذ بك ان اكون في مخرج فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في مخرجه فاعوذ بك ان اكون في منامي فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في منامه فاعوذ بك ان اكون في مجلسي فاكون عليك فيه كما كنت على نبيك صلى الله عليه وسلم في مجلس

لِيَسْتَنْزِهَ الْبَوْلُ الدَّخِيلُ عَنْهُ فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ حَمَّادٌ
لَا تَبُلْ هٰهُنَا بَعْضُ مَوَالِي آلِ الْمُنْكَدِرِ
فَاعْتَلَّ بِهِ عَلَيَّ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ انْهَضْ إِلَى مَوْضِعِ بَوْلِكَ فَبُلْ
فَقَامَ إِلَى مَبْرَكِهِ فَبَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِأَسْأَلَهُ
لِأَعْلَمَ الَّذِي يَعْمَلُ بِهِ فَأَعْمَلَ بِهِ فَلَمْ
يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَكَانِي
وَجَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ
أَلَمْ تَكُنْ جِئْتَنِي مِنْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
نَعَمْ فَقَالَ لَهُ حَمَّادٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ
لَهُ الرَّجُلُ أَلَمْ تَكُنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ
ثُمَّ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
لِي أَلَمْ تَكُنْ جِئْتَنِي مِنْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِي مَا شَاءَ اللّٰهُ

حَدِيثٌ مُسَدَّدٌ وَلَكِنْ لَمْ أَرَهُ وَقَالَ مُوسَى نَاحِمَادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الْعُطَارِدِيِّ . انْتَهَى كِتَابُ النِّكَاحِ.

خبردار! کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں نہ سوئے مگر اپنے بیٹے اور والد کے ساتھ۔ میرے کاذر کیا گیا میں بھول گیا۔ یہ حدیث مسدد میں ہے لیکن میرے نزدیک قابلِ یقین نہیں۔ موسیٰ نے حماد، جریری، ابی نضرہ، عطاردی سے روایت کی۔ ختم ہوئی کتاب النکاح۔

اَوَّلُ کِتَابِ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

باب ۱۲ لغو من ابواب الطلاق۔

طلاق کے احکام

باب ۱۲ فی من خبب امرأۃ علی زوجہا

جو بیوی کو اس کے خاوند سے دل برداشتہ کرے

۴۰۸۰ حدثنا الحسن بن علی بن نائل بن الحباب نا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی عن عبید اللہ بن یزید عن ابی ہریرۃ عن ابی حکیمۃ عن زہیر بن یمکث عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ۔

حسن بن علی بن نائل بن حباب، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی، عبید اللہ بن یزید، ابو حکیمہ، زہیر بن یمکث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے عورت کو اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے آقا سے بد ظن کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تشریح: عورت کو اس کے خاوند سے یا مرد کو عورت سے بھڑکانے کی کوشش کی اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے بدگمان کرنا یا بڑھا چڑھا کر پیش کرنا نہ صرف جائز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ ایسا کرنے والا خیر خواہ بن کر بھی یہ کام کرتا ہے تو اس کی سیدھی چھری پڑھتا ہے اور ایک کے دل میں دوسرے کی کدورت بٹھاتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بڑے بڑے فتنوں کی تمہید بن جاتی ہیں۔ اس لئے شیطان اور شیطانی ذہن رکھنے والے ہر شخص کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کا بد خواہ نہیں بلکہ خیر خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے اور ایک بھائی کسی اپنے دوسرے بھائی کا بد خواہ نہیں ہوتا اور بد خواہ ہو بھی تو محبت بھائی یا بھائی رہا ہے مگر محبت و اخوت ہی تو مسلمان کا طرۂ امتیاز تھا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح نظر آتے تھے۔ وَتَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ کی عملی تصویر یں نظر آتے تھے جس کے باعث انسانیت اپنے نقطۂ عروج کو چھو رہی تھی لیکن آج ہم ایک دوسرے کے بد خواہ ہو گئے۔ اخوت و محبت کے تمام تار ٹوٹ کر بکھر گئے۔ ہر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی سازشوں میں مصروف ہے۔ اپنی مظلومیت کا رونا رو کر دوسروں کو ظالم ثابت کرنے کے لیے ہمیں زمین و آسمان کے قلابے ملانے پڑتے ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کی خامیوں کو اچھالنے اور اس کی کمزوریوں کو بے نقاب کرنے میں مصروف ہے۔ ہر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو ذلیل کرنے کی کوشش میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بدنام کرنے کی تگ و دو میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو رسوا کرنے کی سازش میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے وقار کرنے کی منصوبہ بندی میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے عزت کرنے کی تدبیر میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے توقیر کرنے کی فکر میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتبار کرنے کی کوشش میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتماد کرنے کی سعی میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتبار کرنے کی جدوجہد میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتماد کرنے کی کوشش میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتبار کرنے کی سعی میں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو بے اعتماد کرنے کی جدوجہد

باب ۱۳ فی کراھیۃ الطلاق۔

طلاق کی برائی کا بیان

۲۱۷۰۔ حدثنا احمد بن یونس نا معن ح عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق۔

حضرت محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال چیزوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کو طلاق سے زیادہ ناپسند ہو۔

۲۱۷۱۔ حدثنا کثیر بن عبید نا محمد بن خالد عن ابن ثوبان عن معرف بن واصل عن محارب ابن دثار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ عزوجل الطلاق۔

محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو تمام حلال چیزوں میں طلاق سب سے ناپسند ہے۔

ف۔ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات سے گھر جنت نشان بن جاتا ہے۔ لیکن جب مزاج کی ناموافقت یا اخلاق خرابی وغیرہ کسی امر کے باعث مرد اور عورت کا ایک ساتھ گزارہ کے قابل نہ رہے تو پھر اللہ نے طلاق کی اجازت دی ہے۔ اور وہ بھی بیک وقت نہ دی جائے۔ بلکہ ایک طلاق اور اس طرح تین طلاقوں پر مرد و عورت میں جدائی ہو جائے گی۔ یہ وقفہ بھی اسی لیے رکھا شاید اب بھی موافقت کی صورت نکل آئے اور خاندان اپنی بکھیر سے رجوع کر لے۔ بہرحال مجبوری میں طلاق دینے کی اجازت تو ہے لیکن یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۴ فی طلاق السنۃ۔

طلاق کا مسنون طریقہ

۲۱۷۲۔ حدثنا القعنبی عن مالک ح عن عبید اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر بن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعھا ثم لیمسکھا حتی تطھر ثم تحیض ثم تطھر ثم ان شاء امسک بعد وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لھا النساء۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ وہ حائضہ تھیں۔ پس حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں حکم دو کہ اس سے رجوع کر لیں اور اسے اپنے پاس رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد چاہے تو طلاق دے دیں ہاتھ لگانے سے پہلے یہ وہ عدت ہے جس میں طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

۲۱۷۳۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن نافع ان ابن عمر طلق امرأۃ لہ وھی حائض تطلیقۃ یعنی حدیث مالک۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دی۔ پھر حدیث مالک کی طرح معنا بیان کی۔

۲۱۴۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا وکیع عن سفیان عن عبدالرحمن مولی آل طلحۃ عن سالم عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا اذا طھرت او وھی حامل۔

محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے رجوع کرلے پھر پاک ہونے پر اسے طلاق دیدے یا یہ معلوم ہو جانے تک کہ وہ حاملہ ہے۔

۲۱۵۔ حدثنا احمد بن صالح نا عنبسۃ قال یونس عن ابن شہاب اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ انہ طلق امرأتہ وھی حائض فانطلق عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعھا ثم لیمسکھا حتی تطھر ثم تحیض عندہ حیضۃ اخری ثم یمھلھا حتی تطھر من حیضتھا فان شاء امسک بعد وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی امر اللہ عز وجل ان تطلق لھا النساء۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے کہو کہ رجوع کرلیں۔ چلو پھرنے پاس رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آکر پاک ہو جائے۔ پھر چاہیں تو اسے پاکی کی حالت میں طلاق دے دیں مگر ہاتھ لگانے سے پہلے۔ یہ طلاق کے لیے عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

۲۱۶۔ حدثنا الحسن بن علی نا عفان نا ابان نا قتادۃ عن یونس بن جبیر عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فانطلق ابوہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا۔

ابو یونس کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک۔

۲۱۷۔ حدثنا القعنبی نا عبدالعزیز بن ابراہیم عن مالک عن نافع مولی ابن عمر عن یونس بن یزید الایلی عن محمد بن ایاس بن البکیر قال سألت عبداللہ بن عمر قال قلت رجل طلق امرأتہ وھی حائض قال لیرجعھا ابن عمر قلت لزمتہ قال ابن عمر فمالی لا ابن عمر قال فان عبداللہ بن عمر قال ان امرأتی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یراجعھا ثم قال اذا طھرت فلیطلق او لیمسک قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما امرک ان تراجعھا۔

محمد بن ایاس بن بکیر نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سے کہو کہ رجوع کرلو اور پھر اسے حیض سے پہلے طلاق دیں۔ میں نے کہا کہ وہ طلاق کیا گنی جائے گی؟ فرمایا کیوں نہیں، وہ عجز و حمق کا مرتکب ہوگا۔

أما ابن عيينة فحدثنا أبو عمر أنه سمع عكرمة يقول
ابن عباس من طلق ثلاثا فقال ابن عباس وأبو بكر
يسمع قال نعم كان الرجل إذا طلق امرأته
ثلاثا قبل أن يدخل بها جعلوا ذلك طلقة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وصدرا من
خلافة عمر فقال عمر رضي الله عنه إن الناس قد
استعجلوا في أمر قد كانت لهم فيه أناة فلو
أمضيناه عليهم فأمضاه عليهم قال أبو داود
رواه هذا الحديث عن ابن عباس طاوس ومجاهد
وعكرمة بن خالد وعبد الله بن شداد بن الهاد
وبعض بني أبي رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم عن
بني رافع وعن ابن عباس عكرمة مولاه وسعيد بن
جبير وعطاء وعمرو بن دينار وإسماعيل بن أمية
عن أيوب عن نافع عن ابن عمر وإبراهيم بن
سعد عن ابن إسحاق عن داود بن الحصين عن
عكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس أن ركانة
طلق امرأته ثلاثا فحزنه فسأله النبي صلى الله عليه
وسلم كيف طلقتها قال ثلاثا قال في مجلس
واحد قال نعم قال فإنما تلك واحدة فأرجعها
إن شئت فرجعها قال ابن عباس فكان
يرى أنما الطلاق عند كل طهر وحديث
ابن جريج عن أبي الزبير عن طاوس عن ابن
عباس أن ركانة طلق امرأته ثلاثا في مجلس
واحد فحزنه عليها فقال له النبي صلى الله عليه
وسلم إنها واحدة فارتجعها إن شئت فارتجعها
فكان يفتي به طاوس وأبو الزبير.

باب ۱۳۳ في نسخ المراجعة عن المطلقة ثلاثا

۲۱۹۹۔ حدثنا عائشة بن هلال أن جهضم
ابن سليمان حدثهم عن يحيى بن أبي إسحاق عن سليم
ابن حنظلة أن عويمر بن الحصين سئل عن

ابن عیینہ سے روایت ہے انہوں نے عمرو سے سنا انہوں نے عکرمہ سے دریافت کیا اور ابن عباس سنتا تھا۔ کہ جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے اس کے متعلق آپ کا خیال کیا ہے؟ فرمایا کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک خلافت ابوبکر اور ابتدائی عہد عمر میں اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دیدی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دیدی ہے۔ حضرت عبداللہ نے بیوی کو رجوع کرنے کا اعتبار فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ پاک ہونے پر اسے طلاق دے یا رکھ لے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت پر ہی انہیں طلاق دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس کو حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور اسی طرح سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابوالزبیر سب نے طاؤس سے سنا۔ سب نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا اسے لوٹانے کا یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر چاہے اسے طلاق دے یا روک لے اسے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عمرو بن دینار نے سالم، حضرت ابن عمر سے۔ لیکن روایت کیا زہری نے سالم، نافع، حضرت ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کر لیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پاک ہو جائے اب چاہے طلاق دے دے یا روک لے اسے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے طاؤس، حسن، حضرت ابن عمر سے۔ یہ تمام حدیثیں اس کے مخالف ہیں جو ابوالزبیر نے کہا ہے۔

تین طلاقوں کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی

۲۱۹۹۔ سلیمان بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کر لے مگر

الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُقَرُّ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ.

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ أَبِي حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَرْبَصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ فَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ.

باب ۱۳ فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ.

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا رُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُثَنًّى يَعْنِي ابْنَ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُثَنًّى أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ حُسَيْنٍ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِإِسْنَادِ ابْنِ نَجِيحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْعَلِيمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا

طلاق دیتے وقت کسی کو گواہ کیا اور نہ رجوع کرتے وقت۔ فرمایا کہ طلاق سنت کے خلاف دی اور رجعت بھی سنت کے خلاف ہوئی۔ طلاق پر گواہ کرو اور رجعت پر بھی اور اس طرح نہ کیا کرو۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مطلقہ حاملہ عورتیں اپنی جانوں کو روکے رکھیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا (۲/۲۲۸) اور یہ اس لیے ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے بیٹھتا تو وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے خواہ تین طلاقیں دی ہوں۔ پھر یہ حالت منسوخ ہو گئی اور فرمایا: طلاق دو بار تک ہے۔ (۲/۲۲۹)

غلام کی طلاق کا مسنون طریقہ

زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، مثنیٰ بن صباح، یحییٰ بن کثیر، محمد بن مثنیٰ، ابوالحسن مولیٰ بنی نوفل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فتویٰ پوچھا اس غلام کے بارے میں جس کے نکاح میں لونڈی تھی تو اس نے لونڈی کو دو طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد وہ آزاد کر دی گئی، کیا اس حالت کے ساتھ اسے نکاح کر لینا درست ہے؟ فرمایا: ہاں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر نے علی سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ روایت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی ایک طلاق باقی تھی جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت کو حیض ہے۔ ابوعاصم، مظاہر، قاسم بن محمد، حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَامُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَوْ أَنَّهُ قَالَ وَهُمَا جَمِيعًا حَجَّاجٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَيٌّ يُسْأَلُ.

عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے مانند روایت کرتے ہوئے فرمایا یا دونوں نے اس کی نسبت کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حجاج سے ہے۔

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ لونڈی کو دو حیض عدت ہو جائیں گی اور اس کی عدت بھی آزاد عورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق دینا

۴۲۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَدَثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا نَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ هَذَا ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِنْسَانَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ.

مسلم بن ابراہیم، ہشام۔ ابن الصباح، عبدالعزیز بن عبدالصمد، مطر الوراق، عمرو بن شعیب، ان کے والد، ان کے دادا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق اس میں ہے جس کے تم مالک ہو، آزاد اسی کو کر سکتے ہیں جس کے تم مالک ہو اور تجارت اس کی کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ ابن الصباح نے یہ بھی فرمایا انسان سے پہلے کی جا سکتی ہے جس کے تم مالک ہو۔

۴۲۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ.

عبدالرحمان بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ جو گناہ کرنے کے لیے قسم کھائے اس کی کوئی قسم نہیں اور جو رشتہ داری کو توڑنے کی قسم کھائے اس کی کوئی قسم نہیں۔

۴۲۲۶ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى لِأَجْلِهِ.

ابن السرح، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، عبدالرحمن بن حارث، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد ان کے دادا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ نذر نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے۔

باب ۳۶ فِي الطَّلَاقِ عَلَى حَيْضٍ

حیض میں طلاق دینا

۴۲۲۷ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

عبیداللہ بن سعد، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد ابن اسحاق، داؤد بن یزید اودی، محمد بن عبید بن ابوصالح جو اودیا میں رہتے تھے، ان کا بیان ہے

ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ أَيْلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ بْنِ سَرِيٍّ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَقِيتُ بِهَا إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْإِغْلَاقُ الْغَضَبُ.

کثیر بن عبید بن ابی صالح الذی کان یسکن ایلیا قال خرجت مع مولای بن سری الی الکوفۃ حتی قدمنا مکۃ فلقیت بہا الی صفیۃ بنت شیبۃ وکانت قد حفظت عن عائشۃ قالت سمعت عائشۃ تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق قال ابو داؤد الاغلاق الغضب۔

کثیر بن عبید بن ابی صالح الذی کان یسکن ایلیا کہتے ہیں کہ میں مولیٰ بن سری الکندی کے ساتھ نکلا، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے تو وہ مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس لے گئے جنہوں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے سن کر یاد کی تھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زبردستی کی نہ طلاق ہے اور نہ آزاد کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں الغلاق سے غصہ مراد ہے۔ ف

ف: اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے مطابق ہے کہ جبری طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن دوسری احادیث کی بنا پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جبری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور انہوں نے اس قیاس سے اپنے مذہب کی تائید کرنے والی حدیث کو ترجیح دی ہے کہ جب ہنسی مذاق میں دی ہوئی طلاق باتفاق سب کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے تو جبری طلاق کے واقع ہونے میں کیا دقت ہے۔ باقی امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا الغلاق کا مطلب غصہ بتانا ان کی اپنی تحقیق ہے، اس کا مطلب یہ ہو گا کہ طلاق اگر غصے میں دی جائے تو وہ بھی واقع نہیں ہو گی۔ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک یہ بات درست نہیں کیونکہ اس طرح تو شاید کوئی بھی طلاق واقع نہ ہو گی۔ کیونکہ طلاق زیادہ تر غصے میں ہی دی جاتی ہے خوش ہو کر کون طلاق دیتا ہے۔

باب ۱۳۵ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ

ہنسی مذاق میں طلاق دینا

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ.

قعنبی، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن حبیب، عطاء بن ابی رباح، ابن ماہک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ انہیں کوئی قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں۔ نکاح، طلاق اور رجعت۔

باب ۱۳۶ بَقِيَّةُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کے بعد رجعت نہ ہونے کا باقی بیان

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رکانہ کے والد اور حضرت عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رکانہ کے بھائیوں کے والد تھے حضرت رکانہ کو طلاق دے کر مزینہ کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ وہ میرے اتنے ہی کام

مَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا
لِطُهْرٍ أَوْ حَامِلٍ فَإِذَا وَضَعَتْ طَلَّقَ إِنْ شَاءَ وَإِنْ شَاءَ
أَمْسَكَ فَهِيَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ
قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ أَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ طَلَاقِ
الْحَائِضِ فَقَالَ نَعَمْ وَغَيْرُهُ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا
بَأْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنْ قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ
أَيُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ
قَدْ طَلَّقَ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ طَلَّقَهَا
ثَلَاثًا أَيُرَاجِعُهَا فَقَالَ لَا كَانَتْ تَبِينُ مِنْهُ وَتَكُونُ
مَعْصِيَةً قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
وَعَلِمَهُ الْمُسْلِمُونَ حِينَ صَلَّوْا خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
حِينَ أَنْ كَانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا وَأَنْ يَحْسِبَ
لَهَا الطَّلَاقَ الَّذِي طَلَّقَهَا وَأَنْ يَسْتَقْبِلَ بِهَا الطُّهْرَ
مِنْ الْحَيْضَةِ

آتے ہیں جتنے بال اور اس نے اپنے سر کا ایک بال پکڑ لیا
لہٰذا مجھے اس سے جدا فرما دیجئے۔ جب کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا ان کے
بھائیوں کو بلاؤ۔ پھر آپ نے حاضرین سے فرمایا۔ کیا تم جانتے
ہو کہ خدا تعالیٰ نے کتنے خاوند کتنے شادیاں؟ اس عرض کیا
ہاں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبید
سے فرمایا۔ اسے طلاق دے دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر
فرمایا کہ اپنی بیوی یعنی ثابت کی بیٹی کو اس کے بھائیوں کی طرف سے
رجوع کر لو۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے تو اس
کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ فرمایا میں جانتا ہوں، تم ان سے
رجوع کر لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی اے نبی! جب تم عورتوں
کو طلاق دو تو ان کی عدت میں طلاق دو (۱۱۲۵) سالم بن عبداللہ
نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اہل علم میں سے بہت سے لوگوں
نے سنا ہے کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق
دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف رجوع
کرنے کا حکم دیا۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ کوئی کام بیٹھ اور گھبراہٹ زیادہ بہتر
ہے اس کے کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق بتلایا۔

ف۔ تین طلاقوں کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر طلاق طہر میں دی جائے۔ اس طرح تین طہر میں تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اگر کوئی ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں اکٹھی دے ڈالے تو یہ مسنون طریقے کے خلاف ہوگا۔ ایسا کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ یعنی کیا اللہ کی کتاب
سے کھیلا جا رہا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ امام شافعی کے نزدیک ایسا کرنا خلاف سنت ہے امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک وقت میں تینوں طلاقیں دینا حرام بدعت ہے اس کے باوجود اگر کسی نے اپنی حق کے بارے میں
تینوں طلاقیں دے دیں تو مستحق ہیں کہ اگر کوئی مسنون طریقے کے خلاف تینوں طلاقیں ایک وقت سے تو تینوں واقع ہو جائیں گی۔
اور عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس مسئلے میں اہل حق کے کسی گروہ یا متقدمین علماء حق میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا ہاں
تیرھویں صدی میں پیدا ہونے والے ایک فرقے نے اس مسئلے میں اہل حق سے اختلاف کیا ہے اور کہتے ہیں کہ اس طرح دی ہوئی تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ ان حضرات کا یہ نظریہ اصل دین میں تو کوئی اضافہ یا ترمیم نہیں کرتا لیکن اپنے
خواہشات کے تحت کتاب و سنت کے خلاف اپنی بات کو ترجیح دینا اور اہل حق کے خلاف اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد تعمیر کرنا
ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۴۳۰۔ حدثنا الحسین بن مسعود انا ابو معاویۃ عن عکرمۃ بن عمار عن سماک قال قلت لابن عباس اتزوجت امرأۃ فحلفت ان لا تخرج الا باذنی فقال اتحب ان تکون عاصیۃ قال فقلت فی نفسی لا حاجۃ لی فی هذا فقال لعلک انما حملک علی هذا قولی فقلت فی نفسی لا واللہ لا اقول لها شیئا ابدا فقال لها شیئا قط فقال ان کنت کذلک فما لک ولها اما علمت ان طاعۃ الله خیر من طاعۃ المرأۃ او قال معصیۃ الله خیر من طاعۃ المرأۃ قال وعن یحیی الله یجعل لک مخرجا قد عرفت ان الله قد امرک ان تطیعنی وامرنی ان اطیعک فان حنثت امرأتک فان الله قال یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا قال ابو داود وروی هذا الحدیث حصین وابو حصین عن مجاهد عن ابن عباس وقال حصین عن عکرمۃ عن ابن عباس وقال ابو حصین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس وابو بکر بن ابی حبیبۃ عن وکیع عن ابن عباس وابو بکر بن ابی خیثمۃ عن یحیی بن سعید عن ابن عباس وابن ابی لیلی عن الحکم بن عتیبۃ عن ابن عباس وقتادۃ الاحنف عن سلمان بن الربیع عن ابن عباس وابن ابی نجیح عن عکرمۃ عن ابن عباس کلهم قالوا فی هذا الحدیث ان شاء ان یطعم عشرۃ مساکین فعل وان شاء ان یکسو عشرۃ فعل وان شاء ان یعتق رقبۃ فعل فمن لم یجد صام ثلاثۃ ایام وقال ابو داود وروی هذا الحدیث عن ابن عباس من غیر وجه ولم یذکر فیه احد منهم الا ما ذکر ابن عباس وروی عن ابن عباس خلاف ما روی عنه عکرمۃ وطاؤس وعطاء الخراسانی وابو الشعثاء وعمرو بن شعیب وابو الضحی وابو صالح الحنفی وابو صالح السمان وابو العالیۃ وابو الجوزاء وابو سلمۃ بن عبد الرحمن وابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وسلیمان بن یسار وعبد الله بن شداد وابو بکر بن حزم وابو عبید مولی ابن ازهر وابو سلمۃ بن سفیان وابو عمرو بن شعیب وابو الشعثاء وابو الضحی وابو صالح الحنفی وابو صالح السمان وابو العالیۃ وابو الجوزاء وابو سلمۃ بن عبد الرحمن وابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وسلیمان بن یسار وعبد الله بن شداد وابو بکر بن حزم وابو عبید مولی ابن ازهر وابو سلمۃ بن سفیان

۴۳۱۔ حدثنا احمد بن صالح ومحمد بن یحیی بن فارس قالا نا عبد الرزاق

کفارہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ حضرت کو اس کی طرف لوٹا لیں گے فرمایا تم میں سے کوئی آگ ہے تو جرأت پر سوار ہو کر پھر کہتا ہے اے ابن عباس! اے ابن عباس! حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دیتا ہے (۶۵:۲) جب کہ تو اللہ سے ڈرا نہیں تو میں تیرے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی لہٰذا تیری بیوی تجھ پر بائنہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو (۶۵:۱) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح نے اس حدیث کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابوالشعثاء، عمرو بن شعیب، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے اور ابوبکر بن ابی خیثمہ نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور ابوبکر بن ابی حبیبہ نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابن ابی نجیح نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابوبکر بن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابوبکر بن ابی خیثمہ نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور ابوبکر بن ابی خیثمہ نے وکیع سے انہوں نے حماد بن نجیح سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حکم بن عتیب

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ وَعَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَتْ رَبِيبَةً لَهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا خِمَارُهَا فَشَكَتْ إِلَيْهِ وَبَيَّنَتْ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَيْسَ ذَلِكِ لَكِ حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَعَنْ الثِّقَاتِ مِنْ عُلَمَائِنَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَهِيَ تَمِيمَةُ بِنْتُ وَهْبٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے اس کے خاوند نے تین طلاقیں دے دیں، جب اس نے کہا کہ اس کے پاس اتنا ہی ہے جتنا کہ کپڑے کا سرے کا ہوتا ہے تو اس نے اس سے جدائی کر لی۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ یہی بات سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی، یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تھا، نیز فرمایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دے دیں، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تھا۔

قاسم سے روایت ہے کہ ابوالصہبا نامی ایک شخص نے کہ جو حضرت ابن عباس سے بہت پوچھا کرتے تھے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ کنواری سے صحبت کرنے سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دینا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ نیز حضرت ابوبکر کے زمانہ میں اور حضرت عمر کے ابتدائی عہد میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہاں، کوئی جب اپنی بیوی کو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیتا تو اسے ایک ہی شمار کیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک زمانے میں نیز حضرت ابوبکر کے زمانے میں اور حضرت عمر کے شروع عہد میں۔ جب لوگوں نے لگاتار طلاقیں دینا شروع کر دیں تو انہیں تین ہی نافذ کرنے لگے۔

ف۔ اس حدیث کے آخری الفاظ کا ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء) نے یوں کیا ہے: "جب لوگوں نے دیکھا کہ لوگ بہت تیزی کرنے لگے تو حکم کیا جیسی طلاق اُن پر نافذ کرنے کا۔" مولانا موصوف نے یہ ترجمہ کر کے اس پر حاشیہ لکھا ہے: "یعنی حکم حضرت فرمانا واجب العمل نہیں ہو سکتا۔ جب یہ حدیث صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاق کا ایک ہو جانا ثابت ہے۔ اگر یہ قول اس قول کے مخالف ہو تو لوگ اس طرح میں جمع کیا جاتا ہے حق سب پر متقدم ہے۔" علامہ حیدرآبادی کے اس حاشیے سے اُن کے زاویۂ نظر کی [illegible]

مک وضاحت کردی ہے اس حاشیہ کو پڑھنے سے قاری کے ذہن میں یہ چند سوالات گردش کرنے لگتے ہیں۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جب یہ حکم نافذ کیا تو یقیناً صحابہ کرام کے مشورے سے کیا ہوگا۔

۲۔ اُن چاروں حضرات کے کفر کو خلیفۂ راشد نے اس لیے کیا ہے کہ وہ راشد و ہدایت کا خلاف تھا۔ جس میں قرآن و سنت کے خلاف قطعاً کوئی حکم نافذ نہیں کیا تھا۔ صحابۂ کرام کے اس اجماعی فیصلے کو قابلِ عمل بتانا حیران کن جسارت ہی ہے۔

۳۔ صحابہ کرام جو حق و صداقت کے پیمانے تھے وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ جن کی شان تھی اُن کی موجودگی میں اگر بالفرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن حضرات کے غور و خوض اور تبصرے کے بغیر ہی یہ حکم ایک ارشل لاء آرڈیننس کی طرح نافذ کر دیا ہوتا تو یقیناً کہتے ہی حضرات آپ کو برملا ٹوک دیتے کہ اے امیر المؤمنین! آپ حدیث صحیح کے خلاف کیوں حکم دے رہے ہیں؟ کم از کم ہمارے علم میں کسی صحابی نے ایسا اعتراض نہیں کیا لہٰذا ایک وقت تین طلاقیں دینے سے تینوں کا واقع ہونا صرف حضرت عمر کا حکم نہیں بلکہ صحابہ کرام کا اجماعی فیصلہ قرار پائے گا۔

۴۔ اہلِ حق کے نزدیک اجماع بھی حجت ہے اور پوری امت کے اجماع سے صحابہ کرام کا اجماع زیادہ قابلِ اتباع ہے اسے صرف حضرت عمر کا حکم بتا کر کہنا کہ یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہیں ہو سکتا، کیا صحابہ کرام کے اجماع کا یوں ڈنکے کی چوٹ انکار کرنا اسلام میں قابلِ برداشت ہے؟

۵۔ کیا صحابہ کرام قابلِ عمل حدیث صحیح کی مخالفت کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں لا سکتے تھے؟

۶۔ کیا حدیث پر عمل کرنے کے مدعی حضرات سنتِ رسول کی صحابہ کرام سے زیادہ پہچان رکھتے ہیں؟

۷۔ موصوف کا یہ لکھنا "اتباعِ حق سب پر مقدم ہے" ایک لحاظ سے بڑی عجیب و غریب تلقین نظر آتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے بڑھ کر امتِ محمدیہ میں حق کو مقدم رکھنے والا اور کون؟ لیکن شیخ رسالت کے وہ علیم المثال پڑھانے بھی علامہ صاحب کو اتباعِ حق کے مقدم رکھنے والے نظر نہ آئے۔ حالانکہ حق و صداقت کی ان محکم اور یقینی تصویروں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۱) خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم (متفق علیہ)

(۲) اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم (رزین)

(۳) لا تمس النار مسلماً رآنی او رأی من رآنی (ترمذی)

(۴) النجوم امنة السماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد (مسلم)

(۵) اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم (رزین)

۸۔ علامہ وحید الزمان خاں صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے خلاف اپنے قولِ مختار کی برتری میں لکھا ہے "اگرچہ کامل اس قول کے قائل ہیں پر وہ لوگ علم میں بہت جلیل ہیں یہ مسئلہ ان کا تو ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے اور قیامت تک رہے گا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سے جلیل القدر ہیں اور جس وقت کی بات زیرِ بحث ہے اُس وقت حضرت ابوبکر وفات پا چکے تھے اور وہ بھی صحابہ کرام کے درمیان موجود نہ تھے رہے حضرت عمر اُس وقت حضرت عمر ہی سب سے جلیل تھے لیکن یہ

علامہ موصوف کے بیان سے پتہ لگا کہ ان کے نزدیک اُس وقت علم میں حضرت عمر سے بھی جلیل حضرات موجود تھے اور وہ اس مسئلے میں حضرت عمر کے ہمنوا نہ تھے کیونکہ یہ صحیح حدیث کو چھوڑ رہے تھے۔ اتباعِ حق سے منہ موڑ رہے تھے اور انہوں نے اتباعِ حق کو مقدم رکھا تھا۔ حالانکہ حضرت عمر جیسے شیخ رسالت کے حریم المثال ہونے کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے:۔

(۱) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (ترمذی)

(۲) لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر (متفق علیہ)

(۳) ابوبکر وعمر سیدا کہول اھل الجنۃ من الاولین والاٰخرین (ترمذی ابن ماجہ)

(۴) ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (ترمذی)

(۵) ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر (ابوداؤد)

(۶) ما من نبی الا لہ وزیران من اھل السماء وزیران من اھل الارض فاما وزیای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیای من اھل الارض فابوبکر وعمر (ترمذی)

(۷) بینما انا نائم رأیت کأنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن (بخاری)

جس نے نبی اعظم کے بارے میں جو پروردگار حق جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نے فرمایا اُن سے قبل اُس وقت اور کون تھا؟

۸۔ موصوف نے اپنے اس حاشیے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور خصوصاً سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص کی ہے جس کی کسی مسلمان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ خود سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مسلمانوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:۔

(۱) اکرموا اصحابی فانہم خیارکم (نسائی)

(۲) اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی (ترمذی)

(۳) اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم (ترمذی)

۹۔ یہ تو موصوف کو قبر میں جاتے ہی پتہ لگ گیا ہوگا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتباعِ حق کیا کرتے تھے یا نہیں؟ نیز صحابہ کرام صحیح حدیث پر عمل کرتے تھے یا کوئی اور؟

۱۰۔ جب صحابہ کرام نے سنتِ رسول اللہ کو جانا کہ یہ وقت تمین طلاقیں دینے سے تین ہی واقع ہوں گی تو اس کے برعکس جانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف چلنا اور مسلمانوں کے راستے سے چلنا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا ہے:۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ (۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ راستہ اُس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۴۲۳۳ حدثنا احمد بن صالح انا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرني ابن طاوس عن ابيه قال اتى ابا الصهباء فقال لابن عباس علمت انما كانت الثلث تجعل واحدة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وثلاثا من امارة عمر قال ابن عباس نعم۔

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوالصہبا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ تین طلاق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر کے عہد میں اور تین سال حضرت عمر کے عہد میں ایک طلاق کو ایک بنا دیا جاتا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں۔

باب ۱۳ فی مکفوہ الطلاق والنیات

طلاق کا کتابت اور خطوں کا بیان

۴۲۳۴ حدثنا محمد بن كثير انا سفيان حدثني يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي عن علقمة بن وقاص الليثي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار کی جائے گی جس کے لیے ہجرت کی۔

۴۲۳۵ حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن الصباح وسليمان بن داود قالوا انا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك ان عبد الله بن كعب وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن قصة تبوك قال كعب لم اتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها الا في غزوة تبوك غير اني قد تخلفت في غزوة بدر ولم يعاتب احدا تخلف عنها انما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون يريدون عير قريش حتى جمع الله بينهم وبين عدوهم على غير ميعاد وقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة حين تواثقنا على الاسلام وما احب ان لي بها مشهد بدر وان كانت بدر اذكر في الناس منها۔

ابن شہاب کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بتایا کہ عبدالرحمن بن کعب کو حضرت کعب کے صاحبزادوں میں سے انہی نے راستہ بتایا تھا جب کہ وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے تبوک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہیے۔ میں نے کہا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ کہا بس اس سے الگ رہیے اور صحبت نہ کیجیے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ اور ان کے پاس رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرما دے۔

باب ۱۲۰ فی الخیار

۴۳۶۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن الاعمش عن ابی الضحیٰ عن مسروق عن عائشة قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعدہ ذلک شیئا۔

عورت کو اختیار دینا

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے حضور کو اختیار کر لیا۔ پس آپ نے اسے طلاق شمار نہ فرمایا۔

باب ۱۲۱ فی امرک بیدک

۴۳۷۔ حدثنا الحسن بن علی نا سلیمان ابن حرب عن حماد بن سلمة عن ایوب قال قلت لابی قلابة ھل تعلم احدا قال بقول الحسن فی امرک بیدک قال لا الا شیئا حدثناہ قتادة عن کثیر مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ قال ایوب فقمت علیہ فسألتہ فقال ما حدث بہذا احد کذا غیر قتادة قال بن وکذلک نسیہ۔

کہنا کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے

حماد بن سلمہ نے ایوب سے کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی شخص ہے جس نے حسن کا قول روایت کیا ہو؟ انہوں نے فرمایا نہیں مگر ہم سے حدیث بیان کی قتادہ، کثیر مولیٰ ابن سمرہ نے ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح قتادہ کا بیان ہے کہ کثیر ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا جبکہ میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی میں نے تمہارے سامنے ذکر کیا تو فرمایا، کیوں نہیں لیکن وہ بھول گئے بھول گئے۔

۴۳۸۔ حدثنا مسدد نا ابراھیم یعنی ابن سلیم عن قتادة عن الحسن فی امرک بیدک قال ثلث۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ تیرا معاملہ تیرے اختیار میں ہے، کہنے سے تین طلاقیں پڑیں گی۔

باب ۱۲۲ فی البتۃ

۴۳۹۔ حدثنا ابن السرح وابراھیم بن خالد الکلبی المعنی قالا نا محمد بن ادریس الشافعی نا عمی محمد بن علی بن شافع، عبید اللہ بن علی بن رافع بن عجلان عن عبد یزید بن رکانة عن ابیہ عن جدہ ان رکانة بن عبد یزید طلق امرأتہ سہیمة البتۃ فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وقال واللہ ما اردت الا واحدة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما اردت الا واحدة فقال رکانة واللہ ما اردت الا واحدة فردھا الیہ

تین طلاقوں کا بیان

ابن السرح اور ابراہیم بن خالد کلبی، محمد بن ادریس شافعی نا عمی محمد بن علی بن شافع، عبید اللہ بن علی بن رافع بن عجلان عن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم! میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ ایک ہی کا ارادہ کیا تھا؟ حضرت رکانہ نے کہا خدا کی قسم! میں نے ایک کا ارادہ کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بیوی ان کی طرف

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطَلَّقَتَهَا ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا تِلْكَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوَّلُ مَنْ أَفْتَى بِإِمْضَاءِ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۴۲۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمٍ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَهُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوَّلُ مَنْ أَفْتَى بِإِلْزَامِ الْبَتَّةِ الثَّلَاثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۴۲۷۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۷۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَفِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهِلَالِيُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ أَنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَأَخَذَ بِحَدِيثِ رُكَانَةَ فِي أَنَّ الْبَتَّةَ وَاحِدَةٌ

۴۲۸۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَل

الْمُحَرِّرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَسِنْتَ هِيَ ذَاكَ وَنَهَى عَنْهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری بہن ہے اس نے پسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔

۴۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنُ النَّضْرِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالد حذاء نے ابو قلابہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی قوم کے ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہتے ہوئے سنا اے بہن آپ نے اسے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو حماد نے عبدالعزیز بن صہیب، خالد، ابوعثمان، ابو تمیمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے شعبہ خالد، ایک آدمی، ابو تمیمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۴۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأَتَى الْجَبَّارَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَخَلَّى بِهَا فَجَاءَ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَكَذَبْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کہی جو بظاہر خلاف واقعہ نظر آئے مگر تین مواقع پر، دو تو ذات الٰہی کے متعلق۔ ایک جب کہ انہوں نے فرمایا، میں بیمار ہونے والا ہوں۔ دوسری مرتبہ فرمایا، بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا تیسرے جب وہ ایک ظالم بادشاہ کی مملکت سے گذرتے ہوئے ایک منزل پر ٹھہرے تو کسی نے اس ظالم کو جا بتایا کہ یہاں ایک ایسا آدمی اترا ہے جس کے ساتھ بہت ہی خوبصورت عورت ہے۔ اس نے آپ کو بلایا اور حضرت سارہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ میری بہن ہے۔ جب واپس پہنچے تو فرمایا کہ اس کے پوچھنے پر میں نے تمہارے متعلق کہہ دیا ہے کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ اس وقت یہ ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مسلمان نہیں ہے تو تم میری کتاب میں میری دینی بہن ہو پس اس کے پاس تم کچھ جھوٹ نہ کہنا۔ ابی پھر سارہ میان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معاویت کیا اس روایت کو شعیب بن ابو حمزہ، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے اسی طرح مرفوعاً۔

باب [illegible]

[illegible]

ظہار کا بیان

سلیمان بن یسار نے سلیمان بن صخر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن العلاء یا ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

میں عورت سے قطعاً نہیں رہنے والا تھا کہ میرے سوا شاید دوسرا ایسا نہ ہو جب کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھوں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ صبح آنے سے پہلے رمضان طلوع ہو گیا۔ سو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کھل گیا۔ میں اپنے آپ کو نہ روک سکا۔ صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں یہ بات بتائی نیز ان سے کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیے۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی۔ فرمایا اے سلمہ! تم نے ایسا کیا ہے؟ دو دفعہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا کیا ہے اور میں حکم خدا کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں سو آپ خدا کے اختیار سے جو چاہیں میرے متعلق حکم فرمائیں۔ فرمایا کیا تم ایک گردن آزاد کرو گے؟ عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اپنے سوا کسی کی گردن کا مالک نہیں ہوں میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مار کر عرض کیا۔ فرمایا پھر دو مہینے کے روزے رکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ روزوں کے باعث ہی تو یہ مصیبت میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ فرمایا کہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہم رات کے فاقے میں رات گزری ہے ہمارے پاس تو اپنے کھانے کے لیے بھی نہیں ہے۔ فرمایا کہ بنی زریق کے صدقہ وصول کرنے والے کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کھجوریں دے گا۔ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا۔ باقی تم کھا لینا اور اپنے چچیروں کو کھلا دینا۔ پس میں نے اپنی قوم کے پاس آ کر [illegible]

اللّٰهُمَّ وَحَسَّنَ الْإِيَابَ وَقَنِّعْهُ بِمَا رَزَقْتَهُ وَارْضَ عَنْهُ
وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ مَا سُرَّنِي وَلِيَ بِهَا
بِمَا سَرَّنِي دُعَاؤُكَ

نے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ بیان کیا کہ یہ ایک شاعر ہے۔ بنو نمیر کا۔

۴۳۴۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ
آدَمَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ
مَاهَكَ أَنَّ وَهْبَ بْنَ حَوْشَبٍ يَزْعُمُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ
نَضْلَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَخُو الضَّحَّاكِ
فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
لَهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
فِيهِ وَيَقُولُ إِلَيَّ اللّٰهِ وَإِلَيْكَ أَنِينِي فَتَرَحَّمْ
عَلَيَّ قَالَ الْإِنْسَانُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قُلْتُ
إِنَّ زَوْجِي أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَنِي ثَلَاثًا
وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَ لَهَا
بِثَلَاثَةِ أَصْوُعٍ تَمْرٍ وَثَلَاثَةِ أَصْوُعٍ شَعِيرٍ قَالَتْ
لَا يَجِيءُ قَالَ فَأَمَرَ لَهَا بِنِصْفِ وَسْقٍ تَمْرٍ وَنِصْفِ
وَسْقٍ شَعِيرٍ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ
لَا أَرْضَى حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى الْمَلِكِ فَأَسْأَلَهُ قَالَ
فَلَمَّا أَتَيْتُ بَابَ حُجْرَتِهِ نَادَيْتُ أَلَا إِنَّ
الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجَ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الَّذِي
يَلِي النِّسَاءَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَقُلْتُ أَنَا ذَا قَالَ مَا
أَرَدْتِ إِلَى أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ۔

۴۳۴۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ يَتَرَحَّلُ
لِسَفَرٍ لَهُ حَتَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الصَّحِيحُ
مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ۔

نے آپ حضرت کے پاس تنگی اور بدحالی کی شکایت کی جبکہ
ہمارے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دست اور تنگی تھی
ہمارے دیکھا نیز حضور نے مجھے آپ کی نگرانی کا حکم فرمایا ہے اپنے

حضرت عزرہ بنت اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ میرے شوہر حضرت ابوسلمہ بن عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری حمایت میں مجھ سے محبت فرمانے لگے اور فرمایا کہ اللہ
سے ڈرو کہ تمہارا شوہر بچا تو بچا ہی ہے۔ میں اسی طرح
کہ وحی نازل ہو گئی۔ اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم
سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے (الآیۃ)
فرمایا کہ ایک گھر میں آباد رہو۔ عرض کی یا رسول اللہ میں کہ یہ تو
نہیں ہے فرمایا تو عدت وہیں گزارو جہاں تمہیں وحشت نہ ہو
کیونکہ یہ اس زمانہ کی عورت کے لئے ہے جس کے خاوند نے
مکان میں رہنے کا حق دیا ہو اور اس کے لئے نفقہ مقرر کیا ہو۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوعمرو بن حفص نے مجھے تین
طلاقیں دیدی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میرے گھر پر حملہ نہ کیا جائے
فرمایا کہ اس کے لئے تین صاع جو اور تین صاع کھجور مقرر کیا
میں نے عرض کیا کہ وہ راضی نہیں ہوگا فرمایا کہ اس کے لئے
نصف وسق جو اور نصف وسق کھجور مقرر کیا۔ میں نے عرض کیا
کہ میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میں حضور سے پوچھ لوں
جب میں حجرہ کے دروازہ پر آئی تو میں نے آواز دی کہ نماز
تیار ہے۔ حضور باہر تشریف لائے تو میں صف نساء میں کھڑی
ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے فاطمہ
بنت قیس تم کیا چاہتی ہو میں نے عرض کیا کہ میں حضور سے
مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں۔

حضرت عزرہ بنت اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ میرے شوہر حضرت ابوسلمہ بن عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری حمایت میں مجھ سے محبت فرمانے لگے اور فرمایا کہ اللہ
سے ڈرو کہ تمہارا شوہر بچا تو بچا ہی ہے۔ میں اسی طرح
کہ وحی نازل ہو گئی۔ اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم
سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے (الآیۃ)
فرمایا کہ ایک گھر میں آباد رہو۔ عرض کی یا رسول اللہ میں کہ یہ تو
نہیں ہے فرمایا تو عدت وہیں گزارو جہاں تمہیں وحشت نہ ہو
کیونکہ یہ اس زمانہ کی عورت کے لئے ہے جس کے خاوند نے
مکان میں رہنے کا حق دیا ہو اور اس کے لئے نفقہ مقرر کیا ہو۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوعمرو بن حفص نے مجھے تین
طلاقیں دیدی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میرے گھر پر حملہ نہ کیا جائے
فرمایا کہ اس کے لئے تین صاع جو اور تین صاع کھجور مقرر کیا
میں نے عرض کیا کہ وہ راضی نہیں ہوگا فرمایا کہ اس کے لئے
نصف وسق جو اور نصف وسق کھجور مقرر کیا۔ میں نے عرض کیا
کہ میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میں حضور سے پوچھ لوں
جب میں حجرہ کے دروازہ پر آئی تو میں نے آواز دی کہ نماز
تیار ہے۔ حضور باہر تشریف لائے تو میں صف نساء میں کھڑی
ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے فاطمہ
بنت قیس تم کیا چاہتی ہو میں نے عرض کیا کہ میں حضور سے
مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں۔

محمد بن سلمہ نے ابواسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ
اسی طرح روایت کی فرق یہ ہے کہ عرق ایک پیمانہ ہے جو تقریباً
ستر سیر صاع آتے ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ
یحییٰ بن آدم کی حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۹ حدثنا موسى بن اسماعيل نا أبان نا يحيى عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال يحيى العرق زنبيل نا لكن حسبت حسبه صاعا

یحییٰ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ عرق ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ صاع چیز آتی ہے۔

۲۲۵۰ حدثنا ابن السرح نا ابن وهب أخبرني ابن لهيعة وحيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مكي بن عبد الله اليحمدي أن سليمان بن يسار حدثه أن رجلا أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أصبت امرأتي وهي حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرها فلتغتسل قال أبو داود وحدثني به عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن سليمان بن يسار عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه أمر رجلا أن يأمر امرأته أن تغتسل قال أبو داود وحدثنا به مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبد الله بن أبي بكر عن سليمان بن يسار عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه أمر رجلا أن يأمر امرأته أن تغتسل قال أبو داود وحدثناه محمد بن كثير أنا سفيان عن عبد الله بن أبي بكر عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود وحدثناه أبو توبة نا معاوية بن سلام عن يحيى بن أبي كثير عن سليمان بن يسار عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه والحديث مرسل۔

بکیر بن عمرو نے سلیمان بن یسار سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش ہوئیں تو آپ نے انہیں عطا فرمایا، جو پندرہ صاع کے قریب تھیں، اور فرمایا کہ انہیں خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ہم سے بھی زیادہ حاجت مند اور ہمارے گھر والوں سے بھی زیادہ تنگ دست کوئی اور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اور تمہارے گھر والے کھا لیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث محمد بن عزیز عسکری کے سامنے پڑھی جس نے اُن سے کہا کہ آپ کو حدیث سنائی بشر بن بکر اوزاعی نے حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً جو حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پندرہ صاع جو عطا فرمائے ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء نے حضرت اوس کو نہیں پایا، وہ بدری ہیں جن کی پہلے ہی وفات ہو چکی تھی، لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۲۵۱ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن هشام بن عروة أن خولة كانت تحت أوس بن الصامت وكان رجلا به لمم فكان إذا اشتد لممه ظاهر من امرأته فأنزل الله عز وجل فيه كفارة الظهار۔

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن صامت کے نکاح میں حضرت خولہ تھیں۔ حضرت اوس کو جنون کی بیماری تھی۔ جب اس نے شدت اختیار کی تو انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ظہار کا کفارہ نازل فرمایا۔

۲۲۵۲ حدثنا هارون بن عبد الله نا محمد بن المصفى نا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة رضي الله عنها بمعناه۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن مصفیٰ، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ نَا سُفْيَانُ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ يُرَاجِعْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ يَمِينِي سَابِقَةً فِي الْقَبْرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَكُونَ مَعَكَ.

حکم بن ابان نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے افطار کیا اور پھر کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کرلی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتائی تو فرمایا کہ ایسا کرنے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کیا کہ میں نے چاند رات میں اس کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی۔ فرمایا کہ کفارہ ادا کرنے تک اسے اپنے سے علیحدہ رکھو۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح روایت کی اور آگے کچھ نہ کہا۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى بْنِ مَنْدَهْ يَقُولُ سَمِعْتُ الْحَكَمَ ابْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَتَبَ إِلَيَّ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حکم بن ابان نے عکرمہ سے حدیث سفیان کی طرح مرسلاً روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو حدیث حکم سے روایت کرتے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حکم بن ابان کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، لیکن حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسین بن حریث نے میری طرف لکھتے ہوئے فرمایا کہ فضل بن موسیٰ، سہیل، حکم بن ابان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسنداً روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

باب ۱۴ الخلع

خلع کا بیان

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.

ابواسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت بغیر کسی مجبوری کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہو جاتی ہے۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعید بن زرارہ کو حضرت حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی ثابت بن قیس بن شماس وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ سَہْلٍ عِنْدَ بَابِہٖ فِی الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقَالَتْ اَنَا حَبِیْبَۃُ بِنْتُ سَہْلٍ قَالَ مَا شَاْنُکِ قَالَتْ لَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ ابْنُ قَیْسٍ لِزَوْجِھَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ حَبِیْبَۃُ بِنْتُ سَہْلٍ وَذَکَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَذْکُرَ قَالَتْ حَبِیْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلُّ مَا اَعْطَانِیْ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ خُذْ مِنْھَا فَاَخَذَ مِنْھَا وَجَلَسَتْ فِیْ اَھْلِھَا۔

کے گھر صبح اندھیرے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حبیبہ بنت سہل کو دروازے پر بیٹھا دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ عرض کی میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ فرمایا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ نہ میں اور نہ ثابت بن قیس میں یعنی ان کا نباہ نہ ہوا جب حضرت ثابت بن قیس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل ہیں اور اس نے ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ حضرت حبیبہ عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ جو کچھ مجھے دیا ہے میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا اس میں سے لے لو پس انہوں نے اس سے لے لیا اور وہ اپنے گھر میں جا بیٹھیں۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ مَا یَعْلَمُ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَکِیْمٍ وَنَا اَبُوْ خَیْرٍ الْمَرْوَزِیُّ الْمَعْنٰی عَنْ عَمْرِو اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ سَہْلٍ کَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَھَا فَکَسَرَ بَعْضَھَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکَتْہُ اِلَیْہِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِھَا وَفَارِقْھَا فَقَالَ وَیَصْلُحُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اَصْدَقْتُھَا حَدِیْقَتَیْنِ وَھُمَا بِیَدِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْھُمَا فَفَارِقْھَا فَفَعَلَ۔

محمد بن سنان ابو عبدالملک بن حکیم ابو خیر مروزی معنی عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حبیبہ بنت سہل جو ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں انہوں نے چہرے پر ان کا کوئی صدمہ پہنچا دیا۔ پس وہ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت کو بلا کر فرمایا ان کے مال سے کچھ لے لو اور ان سے جدا ہو جاؤ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ مناسب ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ میں نے انہیں کچھ باغیچے دیئے تھے جو ان کے قبضے میں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لے لو اور انہیں چھوڑ دو۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَزَّازُ نَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ

محمد بن عبدالرحیم بزاز علی بن بحر القطان ہشام بن یوسف صنعانی عمرو بن مسلم عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت

نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس سے اُن کی بیوی نے خلع کروایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرزاق، معمر، عمرو بن مسلم، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خلع والی کی عدت ایک حیض ہے۔

[redacted]

پارہ ـــــ ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۱۴۷ فی المملوک یعتق وهی تحت حر او عبد

لونڈی کا آزاد ہونا جو آزاد یا غلام کے قبضے میں تھی

۴۶۱۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حماد عن خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس ان مغیثا کان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع لی الیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو راجعتیہ قالت یا رسول اللہ تامرنی قال انما انا شافع قالت فلا حاجة لی فیہ۔ قال ابو داؤد رواہ ایوب وعبد الوہاب الثقفی وابن علیة عن خالد لم یذکروا ابن عباس وکذلک رواہ ابن ابی عروبة وہشیم

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور اس کا خاوند غلام تھا۔

باب ۱۴ مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا۔

جس نے کہا کہ وہ آزاد تھا

۳۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ سَقَرَانِي كَذَا وَكَذَا۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا تو اس کا خاوند آزاد تھا۔ عورت کو اختیار دیا گیا تو اس نے کہا۔ میں اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اگرچہ میرا اس قدر مال ہے۔

باب ۱۵ حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ۔

عورت کے لیے کب تک اختیار ہے

۳۴۶۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ كَمَا قَالَ حَسَنٌ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔

عبدالعزیز بن محمد حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابوجعفر، ابان بن صالح، مجاہد، ہشام بن عروہ، ان کے والد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی جو آل ابی احمد کا غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بریرہ کو اختیار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ تیرے پاس رہے تو پھر تجھے اختیار نہیں رہے گا۔

ف۔ بریرہ حضرت اسود کی آل ابی احمد کے مملوک تھے۔ ان کے خاوند کا نام مغیث تھا۔ اسے بریرہ سے بہت محبت تھی۔ جب بریرہ آزاد ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا کہ چاہے اپنے خاوند کے ساتھ نکاح میں رہے اور چاہے اسے فسخ کر دے۔ یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا۔ بریرہ نے علیحدگی اختیار کی اور اس پر مغیث روتا رہا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک بھی مغیث غلام تھا لیکن ان سے ایک روایت آئی ہے جس میں مغیث کو آزاد بتایا گیا ہے۔ اگر لونڈی کسی آزاد کے نکاح میں ہو تو آزاد ہونے پر اسے نکاح باقی رکھنے کا اختیار نہ ہوگا۔ لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی اسے اختیار ہوگا۔ چونکہ بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اور مغیث کے آزاد اور غلام ہونے کے متعلق دونوں قسم کی روایتیں موجود ہیں۔ لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ثابت ہوگیا کہ لونڈی تحت آزاد کے نکاح میں ہو تب بھی آزاد ہونے پر اسے اختیار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵ فی المملوکین یعتقان معا هل لها الخیار

میاں بیوی دونوں اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو اختیار ہوگا

۴۶۷۔ حدثنا هدبة بن خالد و نصر بن علی قال نا عبد الله بن عمرو المرو ذی نا عبد الله بن عمر الرقی عن ابن جریج عن عثمان بن الحسن عن عکرمة عن ابن عباس عن عائشة انها اعتقت ان تفسخ نکاحها و کان لها زوج فقال ما کانت النبی صلی الله علیه وسلم خیرها ان شاء ت بالزوج کان لها زوجا و قال نصر اختارت ابو هریرة ان تفسخ عن عکرمة.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بریرہ نے بتایا کہ ایک غلام اور ایک لونڈی کو آزاد کرنے کا ذکر فرمایا ہے کہ ان میں میاں بیوی تھے۔ (۲) بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے انہیں عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ فرمایا کہ مجھے ابو الحسن نے بریرہ اللہ کے واسطے سے بتایا ہے

باب ۱۵ اذا اسلم احد الزوجین

جب میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے

۴۶۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا اسلم علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جاء فقال ان امرأتی قد اسلمت فردها علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم و قال ابو داؤد رواه شعبة عن سماک مثله.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص اسلام قبول کر کے آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بیوی بھی اسلام قبول کر کے حاضر ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہو گئی تھی پس آپ نے عورت اس کی طرف لوٹا دی۔

۴۶۹۔ حدثنا نصر بن علی اخبرنا ابو احمد عن اسرائیل عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس قال اسلمت امرأة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاءت الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی قد کنت اسلمت و علمت بذلک فاستردها رسول الله صلی الله علیه وسلم من زوجها الاخیر و ذکر انه ردها الاول.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں ایک عورت مسلمان ہو گئی اور اس نے دوسرا نکاح کر لیا پھر وہ رسول اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ میں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور عورت کو بھی اپنے مسلمان ہونے کا علم تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت دوسرے خاوند سے لے کر اس کے پہلے خاوند کے سپرد کر دی۔

ف۔ میاں بیوی اگر کفر چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں تو ان کا سابقہ نکاح انہی کے درمیان قائم رہتا ہے۔ چونکہ اس عورت نے دوسرے مسلمان سے نکاح کر لیا جو پہلے نکاح کی موجودگی میں باطل محض تھا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہلے خاوند ہی کی جانب لوٹا دیا کیونکہ پہلے نکاح کی موجودگی میں وہ دوسرے خاوند کی بیوی بن ہی نہیں سکتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۲ ان متی تُرد علیہا امرأتہا اذا اسلم بعدہا

عورت کب تک اس کی طرف لوٹائی جا سکتی ہے جبکہ مرد عورت کے بعد مسلمان ہو؟

۴۷۰۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا محمد بن سلمۃ ح وحدثنا محمد بن عمرو الرازی نا سلمۃ یعنی ابن الفضل ح وثنا الحسن بن علی نا یزید المعنی کلہم عن ابن اسحق عن داود بن الحصین عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ردّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب علی ابی العاص بالنکاح الأول لم یحدث شیئا قال محمد بن عمرو فی حدیثہ بعد ستین وقال الحسن ابن علی بعد سنین۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، محمد بن سلمہ۔ محمد بن عمرو رازی، سلمہ بن فضل، حسن بن علی، یزید، ابن اسحٰق، داؤد بن حصین، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب کو پہلے نکاح کے باعث حضرت ابو العاص کی طرف لوٹا دیا اور دوسرا نکاح نہ کیا۔ محمد بن عمرو نے اپنی حدیث میں کہا کچھ سال بعد۔ حسن بن علی نے فرمایا کئی سال بعد۔

ف۔ اگر میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان نہیں ہوئے بلکہ عورت مسلمان ہو گئی اور وہ ایک مدت تک کے بعد مسلمان ہوا۔ اس کے بعد دونوں دار الکفر میں رہے یا عورت دار الاسلام میں آ گئی اور مرد دار الکفر ہی میں رہا اور دونوں ایک ہی عدت کے اندر ایک ساتھ ہو گئے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کا سابقہ نکاح باقی نہیں رہا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اگر عورت نے کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کیا ہے تو ان کا سابقہ نکاح (رشتہ زوجیت) باقی ہے اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے اور لم یحدث شیئا سے یہ بات اور نکھر گئی ہے۔ اس امر کی احادیث مختلف طریقوں اور مختلف شانوں سے ہیں جیسے ولید بن مغیرہ کی صاحبزادی جو صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں یہ مسلمان ہو گئیں اور صفوان نے اسلام قبول نہ کیا۔ آخر کار ایک عرصہ گزرنے پر فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سابقہ عقد (شرح السنۃ) پر ہی ان کے پاس رہنے دیا۔ اسی طرح ام حکیم بنت حارث کا واقعہ ہے جو عکرمہ بن ابو جہل کے نکاح میں تھیں، یہ مسلمان ہو گئیں اور عکرمہ مدتوں بعد مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی اور ثبت علی نکاحہما وہ دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہے (شرح السنۃ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۳ فی من اسلم وعندہ نسوۃ اکثر من اربع

جو اسلام قبول کرلے اور اس کی چار سے زیادہ بیویاں ہوں

۴۷۱۔ حدثنا مسدد نا ہشیم ح ونا وہب بن بقیۃ نا ہشیم عن ابن ابی لیلی عن ضمیرۃ بن شریح عن الضحاک بن فیروز عن الحارث بن قیس قال أسلمت وعندی ثمان نسوۃ قال فذکرت

مسدد، ہشیم، وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ، ضمیرہ بن شریح نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسدد نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ میں مسلمان ہوا اور میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا

نَزَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هُشَيْمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ.

ان میں سے چار کو چن لو۔ احمد بن ابراہیم نے اسے ہشیم سے روایت کرتے ہوئے حارث بن قیس کی جگہ قیس بن حارث کہا ہے۔ احمد بن ابراہیم نے کہا کہ قیس بن حارث ہی درست ہے۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ نَا قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّرْسَفِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ.

احمد بن ابراہیم، یحیی بن سعید، تیمی، ابوبکر بن عبدالرحمن قاضی کوفہ، عیسیٰ بن مختار ابن ابی لیلیٰ، حمیضہ بن شرسف نے اسے حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معنا روایت کیا ہے۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ.

یحیی بن معین، وہب بن جریر، ان کے والد، یحیی بن ایوب، یزید بن ابوحبیب، ابووہب جیشانی، ضحاک بن فیروز نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو سگی بہنیں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

باب ۱۵۔ جب ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو اولاد کس کے پاس رہے گی

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ خَالِهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ سَلَمَةَ أَوْ سَلْمَى امْرَأَةَ رَافِعٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي أَوْ هِيَ يَتِيمَتِي وَقَدْ نَكَفَهَا أَوْ نَكَبَهَا وَقَالَ مَا لِي إِلَّا ابْنَتِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةً فَأَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا.

عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ ان (جعفر) کے بڑے بھائی حضرت صالح بن رستم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری بیٹی ہے جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہے یا چھڑایا جانے والا ہے۔ حضرت رافع نے کہا کہ میری بیٹی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس گوشے میں بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ تم اس گوشے میں بیٹھو اور بچی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا۔ پھر فرمایا کہ دونوں اسے بلاؤ۔ پس لڑکی اپنی والدہ کی جانب جانے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! اسے ہدایت فرما۔ پس لڑکی اپنے والد کی طرف چلی گئی اور انہوں نے اسے لے لیا۔

باب ۵ اللعان

۵۲۵۹ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی عن مالک عن ابن شہاب ان سہل بن سعد الساعدی اخبرہ ان عویمر العجلانی جاء الی عاصم بن عدی فقال لہ یا عاصم ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا یقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل سل لی یا عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابہا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجع عاصم الی اہلہ جاء عویمر فقال یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسالۃ التی سالتہ عنہا فقال عویمر واللہ لا انتہی حتی اسالہ عنہا فاقبل عویمر حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطہ الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فاذہب فات بہا قال سہل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا قال عویمر کذبت علیہا یا رسول اللہ ان امسکتہا فطلقہا ثلاثا قبل ان یامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن شہاب فکانت تلک سنۃ المتلاعنین۔

لعان کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عاصم بن عدی کے پاس آ کر حضرت عویمر بن اشقر نے ان سے کہا اے عاصم! ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے کر قتل کر دے تو آپ اسے سزائے موت دیں گے یا کیا کرے؟ اے عاصم! مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بات بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا اچھا جواب نہ فرمایا اور معیوب سمجھا یہاں تک کہ حضرت عاصم پر گراں گزرا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس آ گئے تو حضرت عویمر آ گئے اور کہا اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ تم میرے پاس خیر نہیں لائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا اچھا جواب نہیں فرمایا جو میں نے آپ سے پوچھی تھی۔ حضرت عویمر نے کہا واللہ کی قسم میں نہیں رکوں گا جب تک اس بات کو پوچھ نہ لوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے کر قتل کر دے تو آپ اسے سزائے موت دیں گے لہٰذا وہ کیا کرے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن حکیم کے اندر حکم نازل فرمایا گیا ہے۔ جاکر اسے لے آؤ۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ پس دونوں نے لعان کیا دونوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے

حدیث ۵۲۵۹۔ یعنی حضرت عویمر نے اسے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حکم فرماتے

ابن شہاب کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پائی۔ ف

ف ۱: اس حدیث کے الفاظ تَلَطَّخَا عُوَيْمِرٌ تَلَطُّخًا..... سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ حضرت عویمر نے بیک وقت تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تین ہی رکھتے ہوئے دونوں میں جدائی کر دی مگر آئندہ کے لیے لعان کی یہی سنت مقرر فرما دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۷۶۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَلِدَ.

عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن سہل نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو وضع حمل تک روکے رکھو۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجْتُ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان دونوں کے لعان کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر وہ حاملہ نکلی تو بچہ اس کی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ وَرْقَاءَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ الْعَيْنَيْنِ حَمِشَ الْإِلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَانُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمَ أَكْحَلَ جَعْدًا فَلَا أُرَانُهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کرنے والے جوڑے کی خبر روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر وہ کالی آنکھوں اور بھاری کولہوں والا بچہ جنے تو میرے خیال میں وہ (حضرت عویمر) سچے ہیں اور اگر وہ سرخ بچہ جنے گویا وہ جیسا تو وہ جھوٹے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے بدشکل بچہ جنا۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ.

محمود بن خالد دمشقی، اوزاعی، زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ پس بچہ کو اس کی والدہ کی نسبت سے پکارا جاتا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ پس انہوں نے

وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صُنِعَ عِنْدَهُ فِي اللِّعَانِ قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هٰذَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عورت کو تین طلاقیں دے دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نافذ فرمادیا اور جو کچھ لعان کے متعلق کیا گیا وہ سنت ہے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اس واقعہ کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس بعد میں لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پائی کہ ان دونوں میں تفریق کر دی جائے پھر وہ کبھی نہ مل سکیں۔

ف۔ حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں جن کو اس حدیث میں یوں ذکر فرمایا گیا ہے۔ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ مولانا وحید الزمان خان صاحب نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ لعان سے عورت حرمت ہو جاتی ہے اس کا طلاق دینا بیکار تھا اس لیے آپ چپ رہے مجھ کو معلوم نہیں مولانا وحید الزمان صاحب کو صحابہ کرام کی تنقیص میں کیا مزہ آتا تھا کہ حضرت عویمر کے اس فعل کو بیکار اور بے سود بتلا رہے ہیں اور لعان کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں فرمایا تھا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ یہ حضور کی موجودگی میں حضرت عویمر نے اپنی مرضی سے کیا اور بارگاہ رسالت میں یہ عرض کر کے کیا۔ کَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا ۔ یا رسول اللہ اگر میں اب بھی اس کو روکے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ اس کے متعلق حدیث کے الفاظ ہیں فَطَلَّقَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حکم نافذ فرمادیا۔ فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ۔ اور خود حضور نے ان لفظوں کا ترجمہ یوں کیا ہے بعد میں جو چیز آپ کے سامنے کی جاوے وہ سنت ہوتی ہے اور سارے محدثین کا مسلک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر فعل سنت ہوتا ہے اور ہر حکم سنت ہوتا ہے۔ مگر مولانا وحید الزمان صاحب نے سنت کو بیکار قرار دیا ہے۔ افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر فعل کو حضور صاحب کا چپ رہنا نظر آیا اور سنت ایک بیکار فعل دکھائی دیا۔ یہ مولانا ہی کا دل گردہ تھا۔

۲۸۱۔ جو شخص لعان کے بعد عورت کو تین طلاقیں دے دے

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہر لعان کرنے والا مرد اول سمجھ کے

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ سہل رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ان دونوں نے لعان کیا تو میں موجود تھا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ لعان کرانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں میں تفریق کرا دی۔ اس پر مسدد کی حدیث ختم ہو گئی۔ دوسرے

اللہ علیہ وسلم فقال ان شئت حبست وان شئت قتلت وان شئت تعفو
وقال الاخرون انک ستبین لنا فیما یقول فاتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فذکر بین المقالتین فقال الرجل
کذبت علیک یا رسول اللہ ان اسلمہ حتی
تبعث علیہ فقال ابو داود لم یروہ ابن عیینۃ
الا عن ابی اذنہ فذکر بین المقالتین۔

۴۸۲۔ حدثنا سلیمان بن داود العتکی
ثنا فلیح عن الزہری عن سہل بن سعد الساعدی
ان رجلا اطلع فی جحر فی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ رأسہ
فقال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما
جعل الاذن من اجل البصر۔

۴۸۳۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا
جریر عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن
عبد اللہ قال انا لقعود فی المسجد لیلۃ
سہل من الانصار فی المسجد فقال لو ان
رجلا اطلع علینا الان بغیر اذن فحذفناہ
بحصاۃ ففقأنا عینہ لم یکن علینا جناح
او فعلنا جناح لانک نہیتنا ان نطلع
فاطلع لانتہین عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلنا کان من الغد اتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ایان رجلا اطلع
علیکم اطلع رجلا فذکر بحصاۃ او فعلنا
فقأنا عینہ او حکت حکت علیہ فقال اللہم
اغفر وجعل یدعو فنزلت ایۃ اللعان والذین
یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم
فاتجلہ بہ فقال الرجل ان بکل فداس فجاء
ہو وامرأتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتلاعنا فشہد الرجل اربع شہادات باللہ انہ
لمن الصادقین ثم الخامسۃ علیہ ان

سعد نے کہا کہ اگر میں جانتا تھا کہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمان کسی نے دیکھنے میں تفریق کر دیا تو۔ آدمی جھوٹ کہتا
ہے کہ رسول اللہ اگر میں اسے اپنے پاس کھڑا دیکھوں تو میں نے
اس کی آنکھ پھوڑ دی ہوتی۔ اس لئے کہ بعض حضرات نے روایت نہیں
کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان نے اس کو لعان کے مسئلہ
بیان کرنے میں تفریق کر دی اس بات میں ان کا متابع کسی ایک نے
نہیں کیا ہے۔

(۴۸۲) ہم سے سلیمان بن داؤد عتکی نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح
نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ حدیث حاصل کی
اس نے اپنے عمل کا انکار کیا تھا۔ میں اس کو دیکھتا اسی کی جانب
غصہ کے ساتھ آ رہا تھا۔ پھر حدیث میں یہ سنت جاری ہوئی
کہ وہ اپنی عورت کی میراث پائے اور عورت اس کے لئے حلال
نہ ہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم نہ فرمایا ہے۔

(۴۸۳) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے
جریر نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے
انہوں نے عبداللہ سے کہا کہ ہم لوگ مسجد میں تھا کہ انصار میں
سے ایک شخص نے مسجد میں آکر کہا۔ اگر ایک آدمی کسی آدمی کو
اپنی بیوی کے پاس پائے کہ اس سے بات کرے تو آپ اس پر حد جاری کریں
گے اگر اسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں اسے قتل کریں گے۔ اگر
خاموش ہو جائے تو ہو جائے خدا کی قسم میں تو اس کے
متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ضرور دریافت
کروں گا۔ اگلے دن وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ اگر ایک آدمی کسی آدمی کو
اپنی بیوی کے پاس پائے کہ اس سلسلے میں بات کرے تو آپ اس پر
حد جاری فرمائیں گے اگر اسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں
اسے قتل کر دیں گے یا خاموش ہو جائے تو ہو جائے
آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کی مدد فرما۔ پھر اس کے بعد اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت لعان نازل فرمائی "جو لوگ اپنی بیویوں کو
تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس کے سوا (زنا کے) گواہ نہ ہوں
تو ان کے لئے ہر ایک کی گواہی یہ ہے کہ چار بار اللہ کی
قسم کھائے کہ وہ سچوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ
اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور عورت سے
اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی

عثمان بن الحکم بن ثوبان قال ذهبت لتلتعن فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم ويحك فأبت فقلت والله لا أفضحها اليوم فقال لعلها أن تجيء به أسود جعدا فجاءت به أسود جعدا۔

لوگوں نے لعان کیا تھا تو عرض کرنے لگے اللہ کی پناہ کہ وہ سچا ہے پھر اپنی بیوی سے لعنت کی اگر وہ جھوٹا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ لعان کرنے کے لیے تیار ہوئی تو کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا باز آجاؤ اس نے بات نہ مانی اور لعان کیا۔ جب دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا۔ شاید یہ عورت ایسا بچہ جنے گی کالا اور گھنگریالے بالوں والا اور ایسا ہی بچہ جنا۔

۴۸۴۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي أنا هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس أن هلال بن أمية قذف امرأته عند النبي صلى الله عليه وسلم بشريك بن سحماء فقال النبي صلى الله عليه وسلم البينة أو حد في ظهرك فقال يا رسول الله إذا رأى أحدنا على امرأته رجلا ينبعث البينة فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول البينة وإلا حد في ظهرك فقال هلال والذي بعثك بالحق نبيا إني لصادق ولينزلن الله في أمري ما يبرئ ظهري من الحد فنزلت والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم ثم اقرأ عليهم فقرأ عليهم فجاء هلال فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب ثم قامت فشهدت فلما كانت عند الخامسة وقفوها وقالوا إنها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت حتى ظننا أنها ترجع فقالت لا أفضح قومي سائر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحماء سے بدفعلی کروانے کی تہمت لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم ہوگی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے تو کیا وہ تلاش کرے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد ہوگی۔ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ایسے متعلق حکم نازل فرمائے گا جس کے باعث میری پیٹھ حد سے بچ جائے گی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی جو اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں اور اپنی بات کے سوا ان کا کوئی گواہ نہیں۔ (۲۴/۶) تب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور عورت کو بلوا بھیجا۔ وہ آگئے اور حضرت ہلال نے آپ کے سامنے گواہی دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے گواہی دی۔ جب پانچویں پر پہنچی کہ اگر مرد سچا ہے تو عورت پر اللہ کا غضب ہو۔ صحابہ نے کہنے لگے رک جاؤ۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عورت جھجک کر رکنے لگی اور ہم سمجھے کہ وہ اعتراف کر لے گی۔ عورت

اليهم فجلدت فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اما والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب
الله لا حق لك الى غنمك وعلى ابنك جلد مائة
وتغريب عام واما انت يا انيس فاغد على امرأة
هذا فان اعترفت فارجمها فغدا عليها فاعترفت
فرجمها

۴۸۵۔ حدثنا محمد بن خالد الجزري
سليمان بن حيان عن مخلد بن خفاف عن ابن
جريج اخبرني ابن شهاب عن ابي سلمة بن
عبد الرحمن ان النبي صلى الله عليه وسلم
قضى ان الشاهد مع اليمين وقضى ان يمين
المدعي مع شاهده

۴۸۶۔ حدثنا الحسن بن علي بن راشد
الحلواني ابو عبد الله حدثنا عفان حدثنا حماد
يعني ابن سلمة عن عمرو عن ابي
عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال ان امرأتي لا ترد يد لامس قال غربها
قال اخاف ان تتبعها نفسي قال فاستمتع بها

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا جبکہ ان کے دعوے کو ثابت کرنے والوں کو لایا گیا کہ وہ اس کے دعوے کو ثابت کرے۔ یہ مدعی علیہ سے ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرنے پر شریک بن سحماء سے تہمت لگائی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثبوت لا یا جائے ورنہ تیری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرتا پھرے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر فرماتے رہے کہ ثبوت لا یا جائے ورنہ تیری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پیٹھ کو حد سے بچا لے گا۔ اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک کی گواہی یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو بلاؤ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَيْمَانُ تُغَلِّظُ عَلَيْهِمَا أَنَّ
عَذَابَ الْآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ
وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ
كَذَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَاعِنُوا بَيْنَهُمَا فَقِيلَ لِهِلَالٍ اشْهَدْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ
شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّكَ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتِ
الْخَامِسَةُ قِيلَ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ
الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ
الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يَجْلِدْنِي
عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ
مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا اشْهَدِي فَشَهِدَتْ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهَا لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتِ
الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ فَإِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ
أَهْوَنُ مِنْ غَضَبِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الَّتِي
تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ
قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ
أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا
وَقَضَى أَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قُوتَ وَ
لَا يُرْمَى وَلَدُهَا وَلَا تُرْمَى وَلَدَهَا فَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ
الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قُوتَ مِنْ
أَجْلِ مَا يَأْخُذُ مِنْ عَوْرَتِهَا مِنْ مَكْرُوهٍ وَلَا يَسْتُرُ
بِهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَصَيْهِبَ أُرَيْحَ أَثَيْبَجَ
حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ
أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ
الْأَلْيَتَيْنِ فَهُوَ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ فَجَاءَتْ بِهِ
أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ
الْأَلْيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہے تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے سچ کہا ہے پھر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ جھوٹی ہے پھر اس نے کہا کہ اچھا بتا اگر تو نے جھوٹ بولا ہے تو تجھ پر کیا واقع ہوگا حضرت ہلال نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اس کے متعلق یہ گمان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے متعلق عذاب نہیں دے گا جس کی وجہ سے اس نے کہا کہ وہ جھوٹ بولا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس حضرت ہلال سے کہا گیا کہ گواہی دے پس انہوں نے اللہ کی چار گواہیاں دیں کہ بیشک تو سچوں میں سے ہے جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو ان سے کہا گیا اے ہلال! اللہ سے ڈر کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے اور اس کے لئے تیرے اوپر عذاب لازم ہو جائے گا۔ حضرت ہلال نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ مجھے اس بات میں ہرگز عذاب نہیں دے گا جیسے کہ اس نے مجھے اس پر حد نہیں لگائی پھر پانچویں گواہی دی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو پھر عورت سے کہا گیا کہ گواہی دے پس انہوں نے اللہ کی چار گواہیاں دیں کہ بیشک وہ جھوٹا ہے پھر جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو ان سے کہا گیا کہ اللہ سے ڈر کیونکہ اللہ کا غضب آخرت کے غضب سے ہلکا ہے اور یہ وہ بات ہے جو تجھ پر عذاب کو واجب کرتی ہے پھر وہ ایک ساعت رکی پھر کہا کہ اللہ کی قسم میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی پھر اس نے پانچویں گواہی دی کہ اگر وہ سچوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کا غضب ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں جدائی کر دی اور فیصلہ فرمایا کہ اس کے لئے نہ اس پر نفقہ ہے اور نہ اس کو تنگ کیا جائے گا اور نہ اس کے بچے پر تہمت لگائی جائے گی جس نے اس پر یا اس کے بچے پر تہمت لگائی اس پر حد جاری ہوگی اور فیصلہ فرمایا کہ عورت کے لئے نہ اس پر نفقہ ہے اور نہ اس کو تنگ کیا جائے گا اس وجہ سے کہ وہ اس سے پردہ کرتی ہے یا اس وجہ سے کہ اس کے اور اس کے مرد کے درمیان جدائی ہو چکی ہے اور نہ اس کے لئے رہائش ہے اور فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ بچہ ایسا پیدا ہوا کہ اس کی آنکھیں سرخی مائل ہوں سرین بڑے ہوں پنڈلیاں پتلی ہوں تو وہ ہلال کا ہے اور اگر وہ بچہ ایسا پیدا ہوا کہ اس کی آنکھیں سیاہی مائل ہوں بدن گوشت سے بھرا ہوا ہو پنڈلیاں موٹی ہوں سرین بڑے ہوں تو وہ اس کا ہے جس کی طرف عورت نے تہمت لگائی ہے پس وہ بچہ ایسا ہی پیدا ہوا کہ اس کی آنکھیں سیاہی مائل ہیں بدن گوشت سے بھرا ہوا ہے پنڈلیاں موٹی ہیں سرین بڑے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ لَوْلَا الْإِيمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَيْمَنَ حَلَفَ وَمَا بَيْنَ لِي وَلَهَا.

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا عَبْدُ اللهِ.

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا فَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَاجَعَهَا كَمَا أَمَرَهُ وَحَسَبَ لَهُ بِالتَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فَإِنْ كَانَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَقَدْ عَصَى رَبَّهُ فِيمَا أَمَرَهُ مِنْ طَلَاقِهَا.

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ.

ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمارا دل ہماری چڑیوں اور بچوں کے ساتھ کھیلنے والا ہو پھر ہمیں اچھا لگتا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر قسم نہ ہوتی تو میں اس عورت کو قریب ہی نہ آنے دیتا۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ اس کے بعد وہ قسم کا کفارہ ادا کر دیا گیا تھا۔ اس لیے اب یہ کفارہ نہیں دیا جاتا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے غلام کو اپنا بھائی کہہ کر پکارتا ہے تو اس کے لیے یہ کفارہ ہے کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو ایک بھائی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ قسم اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا خیال تھا کہ قسم کے بارے میں ہے اور تو ہمارا یہ خیال تھا کہ قسم کھانے کا ہمارے اوپر اثر ہوتا ہے اگر تم نے اس کے متعلق کچھ کہا ہے تو ہمارا اس سے تعلق ہی کوئی نہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو بہت سی طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے۔ تم عبداللہ سے کہو کہ وہ رجوع کر لے۔ پھر اسے حیض سے پاک ہونے پر طلاق دے۔ اگر وہ حاملہ ہو۔ اس نے بتایا کہ عبداللہ نے رجوع کر لیا ہے جیسا کہ آپ نے اسے حکم دیا تھا۔ اور اس نے ایک طلاق کا حساب بھی کر لیا ہے جو اس نے دی تھی۔ اگر اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ اس سے جدا ہو گئی ہے اور اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے جس نے اسے طلاق دینے کا حکم دیا تھا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ اس کے بعد اس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے درمیان تفریق کر دی ہے کہ اس کی بیوی اسے واپس کر دی جائے۔

جب لڑکے کے متعلق شک ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی نے لڑکا جنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے لڑکا جنا ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا

لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کیا سرخ۔ فرمایا کیا ان میں کوئی گدلی رنگ کا بھی ہے؟ عرض کی کہ گدلی رنگ کا بھی ہے۔ فرمایا کہ کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ فرمایا کہ یہ اونٹ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَهْرَامَ الرَّازِيُّ أَنَا سَعْدَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ۔

حسن بن علی عبدالرزاق، معمر نے زہری سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ بچے سے انکار کر رہا تھا۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے اور میں اس سے انکار کرتا ہوں اور پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

ف: اگر والدین خوبصورت ہوں اور بچہ بدصورت پیدا ہو یا والدین بدصورت ہوں اور بچہ خوبصورت پیدا ہو ایسے تو اس صورت میں بچے کے نسب یا اس کی والدہ کے کردار پر حرف گیری کرنا اچھی بات نہیں ہے کیونکہ بچے کا والدین سے مشابہ ہونا یا ان کا ہم رنگ ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسی بدگمانی سے اکثر اوقات گھر کا سکون تباہ ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات تو گھروں کی آپس میں ٹوٹ جاتی ہے۔ بے گناہ رہے کہ عورت پر بدکاری کا الزام لگانے سے چار عینی شاہد پیش کرنے پڑتے ہیں ورنہ حد لازم آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب كَرَاهِيَةِ التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ

نسب سے انکار کرنے کی ممانعت

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ۔

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لعان کرنے والوں کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ جس عورت نے بچے کو اس قوم میں شامل کیا جن میں سے وہ نہیں تو اس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو شخص اپنے بچے کے نسب سے دیدہ دانستہ انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا دیدار نہیں کرائے گا اور اسے اگلے پچھلوں کے سامنے ذلیل کرے گا۔

باب ۱۵ فی ادعاء ولد الزنا

۲۹۴۷۔ حدثنا ... [illegible] ... أن رجلا ... [illegible] ... فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ... فقد أحرز نصفه ومن أعتق ولدا من أمة ولدت على فراشه فلا يورث ولا يورث.

۲۹۴۵۔ حدثنا شيبان بن فروخ نا محمد ابن راشد نا الحسن بن علي بن يزيد بن هلال أن محمد بن راشد وهو آخرهم عن سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال إن النبي صلى الله عليه وسلم قضى أن كل مستلحق استلحق بعد أبيه الذي ينسب له ادعاه ورثته فقضى أن من كان من أمة يملكها يوم أصابها فقد لحق بمن استلحقه وليس له مما قسم قبله من الميراث شيء وما أدرك من ميراث لم يقسم فله نصيبه ولا يلحق إذا كان ابن أمة من رجل حر لم يدع أبوه ولا هو ادعاه ولكن إن كان من حرة بغي بها علانية لا يلحق به ولا يرث وكذلك الذي يدعى له هو أو ادعاه فهو ولد زنا من حرة كان أو أمة.

۲۹۴۶۔ حدثنا مخلد بن خالد نا سفيان عن عبد الكريم بن مالك الجزري عن سعيد بن جبير وعكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل عاهر بحرة أو أمة فولده ولد زنا لا يورث ولا يورث من الذي يدعى له هو أو ادعاه فهو ولد زنا يرث من أمه من حرة كان أو أمة.

ولد الزنا ہونے کا دعویٰ کرنا

یعقوب بن ابراہیم، معمر، مسلم ابن ابوالذیال ان کے بعض ساتھی، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں غرق کا نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں غرق کیا اور جس نے اسلام کے بعد غرق کیا اور جس نے غلام کے لئے وصیت کی اور وہ غلام اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو گیا تو وہ اس کا وارث ہوگا۔

شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، حسن بن علی بن یزید بن ہلال، محمد بن راشد زیادہ کامل ہے۔ سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب وہ کہتے ہیں ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ کنیز کہ جس کے ساتھ اس کے مالک نے جماع کیا ہو اور اس کنیز سے اس کے مالک کا بیٹا پیدا ہوا ہو تو اس کنیز کے مالک کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا اس کے ساتھ ملحق ہوگا اور اس کنیز کے مالک کے ترکہ میں سے اس کا حصہ ہوگا اور اس کے ترکہ کی تقسیم ہو چکی ہو تو اس میں سے اس کا کچھ حصہ نہیں ہوگا اور جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے اس میں سے اس کا حصہ ہوگا اگر اس کے باپ جس کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس سے انکار کرتا ہو اور اس لونڈی کا مالک اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہو اور وہ لونڈی آزاد عورت تھی جس کے ساتھ اس نے بدکاری کی تو ایسا بچہ اس کے ساتھ نہیں ملے گا اور نہ میراث پائے گا۔ جو عورت اس کے ساتھ منسوب کیا جائے اور خود دعویٰ کرتا ہو کہ یہ اس کا بیٹا ہے آزاد عورت یا لونڈی کے ساتھ زنا کرنے کے باعث۔

محمود بن خالد نے محمد بن راشد سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم کی روایت کی ہے کہ ولد الزنا اس کے والد کے ترکہ کے دو تہائی حصہ کا وارث ہوگا، خواہ وہ آزاد عورت ہو یا لونڈی اس کے لئے ہے جو اسلام کے شروع میں پایا گیا اور جو اسلام سے پہلے تقسیم ہو چکا ہو گئی گزری بات ہو گئی۔

باب ۵۹ فی القافۃ

قیافہ کا بیان

۲۲۷۔ حدثنا مسدد وعثمان بن ابی شیبۃ المعنی وان السرح قالوا نا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مسرورا وان السرح یوما مسرورا وقال عثمان تعرف اسارید وجہہ فقال ای عائشۃ الم تری ان مجززا نظر انفا الی زید واسامۃ قد غطیا رؤسہما بقطیفۃ وبدت اقدامہما فقال ان ہذہ الاقدام بعضہا من بعض قال ابو داؤد وکان اسامۃ اسود وزید ابیض

عروہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مسدد اور ابن السرح کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ مسرور ہو کر۔ عثمان نے کہا کہ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کو دیکھا کہ انہوں نے چادر سے اپنے سر چھپائے ہوئے تھے اور دونوں کے قدم کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے پیر دوسرے سے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت اسامہ کا رنگ کالا اور حضرت زید کا سفید تھا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیافہ شناس کی اس بات پر یقین کرتے ہوئے مسرت کا اظہار فرمایا۔ معلوم ہوا کہ دوسرے علوم یا اندازوں سے معلوم کی ہوئی کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو تو اس پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے ذرائع سے معلوم کی ہوئی باتوں پر یقین کی ایک حد ہے کہ یہ یقین محض اندازے اور تخمینے ہوتے ہیں جو یقینی کی طرح قابل یقین نہیں ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۷۸۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب باسنادہ ومعناہ قال تبرق اسارید وجہہ۔

قتیبہ، لیث، ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ خوشی سے آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔

باب ۶۰ من قال بالقرعۃ اذا تنازعوا فی الولد

لڑکے کے متعلق جھگڑا ہو تو قرعہ ڈالا جائے

۲۲۷۹۔ حدثنا مسدد نا یحیی عن الجریری عن الشعبی عن عبد الرحمن بن الخلیل عن زید ابن ارقم قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل من الیمن فقال ان ثلثۃ نفر من اہل الیمن اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد وقد وقعوا علی امرأۃ فی طہر واحد فقال لاثنین منہم طیبا بالولد لہذا فغلبا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لہذا فغلبا فقال انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے حاضر ہو کر کہا کہ اے اللہ کے نبی! میں آپ سے یمن کے تین آدمیوں نے حضرت علی کی خدمت میں آکر ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ انہوں نے ایک ہی طہر میں کسی عورت سے صحبت کی تھی۔ انہوں (حضرت علی) نے ان میں سے دو سے کہا کہ خوشی سے لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ جیتنے چلے۔ پھر دوسرے دو سے فرمایا کہ خوشی سے لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ بھی جیتنے چلے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جھگڑنے والے سارے شریک ہو لہذا میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا

وَعَلَيْهِمَا جَمِيعًا ثُلُثَا الدِّيَةِ فَاقْتَرَعُوا بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قَرَعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

۵۰۰۰ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ الْهَرَوِيُّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ فَأَجْلَدَ خَمْسِينَ أَيُجْزِئُ لِهَذَا الْوَلِيِّ وَالْآخَرِ الْبَاقِي أَنْ يَجْلِدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ لَا فَقَرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَيُّهُمَا قَرَعَ جَلَدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ ذَلِكَ الَّذِي سَمِعْتُ قَضَاءَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۰۱ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ أَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْخُلَيْلِ أَوِ ابْنِ الْخُلَيْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ سِتَّةَ نَفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَنْكِبٌ الْيَمَنِ وَلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ وَلَدٌ وَلِيًّا إِلَّا لَهُ.

باب الرجل يجد الرجل قد زنى بامرأته أو قتل له قتيلا

۵۰۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتِهِ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ

جو لڑکا جس کے نام قرعہ نکلا اس کا ہوگا اور وہ اپنے ساتھیوں کو دیت کا ایک تہائی حصہ دے گا پس انکے درمیان قرعہ نکالا گیا جسکے نام قرعہ نکلا اسے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کے دہانہ مبارک کے پیچھے کے دانت ظاہر ہو گئے۔

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن کے تین شخص آئے جنہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں صحبت کی تھی انہوں نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا تم لڑکے کے تیسرے کے لئے اقرار کرتے ہو دونوں نے کہا نہیں یہاں تک کہ سب سے پوچھا جب بھی وہ سب دریافت کیا تو انکار کرتے رہے پھر آپ نے قرعہ نکالا اور لڑکا اس شخص کے نام نکلا جس کے نام قرعہ نکلا اس پر دو تہائی دیت واجب کی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ اس قدر ہنسے یہاں تک کہ دہانہ مبارک ظاہر ہو گیا۔

حبیب نے خلیل یا ابن خلیل سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے تین آدمیوں کا بچہ جنا۔ اس مسئلہ کا ذکر کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور آپ کے اصحاب طیبین سے پوچھا کوئی کہا۔

وہ جاہلیت میں نکاح کن طریقوں سے ہوتے تھے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ دور جاہلیت میں نکاح چار طریقوں سے ہوتے تھے ان میں سے ایک نکاح تو اسی طرح ہوتا تھا جیسے آج ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کے ولی کو نکاح کا پیغام دیتا تو وہ اس کا مہر مقرر کر کے نکاح کر دیتا۔ نکاح کا دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آدمی اپنی بیوی سے کہتا کہ فلاں کو بلا کر اس کے ساتھ صحبت کر۔ وہ عقد اس سے الگ رہتا اور جب تک اس

إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسَلَ إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحًا آخَرَ مِنْهَا [illegible] إِذَا طَهُرَتْ [illegible] فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَكُونُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُنْ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ.

عورت کے پاس آنے سے انکار نہ کر سکتا۔ وہ ان سے کہتی کہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ کیا امر آپ کا ہے کہ میں نے بچہ جنا اور وہ فلاں (یہ بچہ تمہارا ہے) وہ ان میں جس کا نام لے دیتی اس لڑکے کو اسی کے ساتھ ملا دیا جاتا۔ چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ کافی لوگ جمع ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے اور وہ ان میں سے کسی کو اپنے پاس آنے سے نہ روکتی۔ وہ بدکار عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈا نصب کر دیتیں تاکہ جو ان کے پاس آنا چاہتا وہ آ سکتا۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جن لیتی تو قیافہ شناس کو بلایا جاتا۔ پھر اس کے لڑکے کو جس کے ساتھ وہ اندازہ کرتے ملا دیا جاتا اور وہ اس بات سے انکار نہ کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو دور جاہلیت کے سارے نکاح جڑ سے اکھاڑ پھینکے گئے اور اب اسلام کا طریقہ نکاح رہ گیا جو آج رائج ہے۔

باب لمن الولد

لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر ہوا

۵۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ نے اپنا جھگڑا پیش کیا جو زمعہ کی لونڈی کے بارے میں تھا حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ جب میں مکہ گیا تو میرے بھائی عتبہ

أَنِّي عَهِدْتُهُ إِذَا أَتَيْتُ سَكْرَانَ أَنْ أَعْقِلَهُ أَنْ أَرْبِطَهُ
وَأَحْبِسَهُ فَأَرْسَلَتْ ابْنَتُهُ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ
فَأَرْسَلَتْ ابْنَ أَمَةٍ لَهَا إِنَّ أَوَّلَ مَنْ عَلَى جَمَلِ أَبِي فَجَاءَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُهُ وَبِنْتُهُ فَقَالَ
أَتَرَكْتَ لِلْجَارِيَةِ الْمَاءَ وَالْحَجَرَ وَاسْتَحْيَيْتَ مِنْ
يَاسُودَةُ مَا دَامَ مُسْلِمًا فِي حَيِّهِ فَقَالَ هُوَ
أَحْوَنُ بِالْعَبْدِ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرَ بِأُمِّ امْرَأَةٍ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ الْوَلَدَ
لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي
الْعَاتِكَةِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ
تَزَوَّجَنِي أَهْلُ أَخَةٍ لَهُمْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا
فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ
ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي
فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ أَلْبَثْ أَنْ لَحِقْتُ
بِأَهْلِي فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَقُلْتُ
أَيْنَ ابْنَايَ فَقَالُوا انْطَلَقَا يَبْتَغِيَانِ الْوَضُوءَ فَقُلْتُ لَهُمَا
مَا هَذَا فَعَلْتُمَا بِأَبِيكُمَا فَكَمَا أَنِّي أُعِينُهُمَا
أَحَبَّهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ هَكَذَا فَاصْنَعْ فَأَخَذَ
فَقَالَ لَهُمَا أَرَأَيْتُمَا إِنْ أَنَا أَخَذْتُ بِيَدَيْكُمَا يَصْلُحُ
لِي أَنْ أُقَبِّلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ

نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو
دیکھوں کہ اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ ان کا بیٹا ہے حضرت
عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ
کی لونڈی کا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے غلبہ کے مشابہ دیکھ
کر فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور
اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کیا کرو۔ سودہ نے اپنی بہن
یعنی عبد سے کہا۔ اے عبد! یہ تمہارا بھائی ہے۔

عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ ان
کے باپ دادا نے فرمایا کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا
رسول اللہ! فلاں شخص نے دور جاہلیت میں زنا کیا تھا۔
کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور اسلام
میں اس کا حکم نہیں ہو سکتا۔ جاہلیت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ بچہ
بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

حسن بن سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت
رباح نے فرمایا۔ میرے گھر والوں نے میرا نکاح اپنی ایک مولاۃ
لونڈی سے کر دیا۔ میں نے اس سے صحبت کی تو اس کے میرے
جیسا کالے رنگ کا لڑکا ہوا۔ جس کا نام میں نے عبید اللہ رکھا۔
پھر میں نے اس سے صحبت کی تو میرے ہی جیسا کالا لڑکا جس
کا میں نے عبید اللہ نام رکھ دیا۔ پھر اپنے گھر والوں کے پاس
تا کہ ایک مدت تک اسلام کی اس سے ساتھ رہی جس کے ساتھ
اس نے اپنی اولاد میں کمی محسوس کی اور اس نے انکار نہ کیا یا
وہ گرفت تھا میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا حال ہے؟ اس
نے کہا کہ یہ دو بچے کا ہے۔ ہم یہ مقدمہ حضرت عثمان کی بارگاہ
میں لے گئے۔ میرے خیال میں انہوں نے کہا کہ ان سے پوچھا
تو دونوں نے اعتراف کر لیا۔ آپ نے دونوں سے فرمایا کہ
کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان قرعہ
کروں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اچھا فیصلہ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَرَاكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَوْ كَانَ فِيهِ خَيْرٌ
فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ فَعَلَهَا وَجَلَدَهُ وَهُوَ يُصَلِّي

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

۵۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِبْنِ نُمَيْرٍ وَيَحْيَى قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
إِبْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي
هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ
حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ
أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

۵۰۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْحُلْوَانِيُّ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
أُسَامَةَ عَنْ إِبْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَحِجْرِي
لَهُ حِوَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَزَعَمَ أَبُوهُ أَنَّهُ يَنْزِعُهُ
مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ
أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

۵۰۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْحُلْوَانِيُّ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
أُسَامَةَ عَنْ إِبْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَحِجْرِي
لَهُ حِوَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَزَعَمَ أَبُوهُ أَنَّهُ يَنْزِعُهُ
مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ
أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اس کا بچہ جس کے لئے پیدا ہوا۔ میرے خیال میں یہ بھی کہ ان دونوں کو کوڑے مارے گئے اور وہ دونوں نام لونڈی تھے

بچے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

عمرو بن شعیب کے والد عبداللہ سے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کا مشکیزہ رہا ہے اور میری گود اس کا گہوارہ رہی ہے اور میرا پستان اس کا مشکیزہ رہا ہے۔ میرا شوہر اس کو مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم ہی اس کی زیادہ حقدار ہو جب تک تم نکاح نہ کر لو۔

ہلال بن اسامہ نے اہل مدینہ کے مولیٰ ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک بچے کے بارے میں جس کے باپ نے طلاق دے دی تھی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک پرندہ اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ وہ لڑکے کو اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی جبکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی عرض گزار ہوئی کہ اے حضرت ابوہریرہ! میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے لے جانا چاہتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جا اور اس کے متعلق تجھ سے کون جھگڑے گا چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ بندہ خدا! اس بچے کو اختیار دے۔ اس عورت نے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور حضور کے پاس بیٹھا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے حالانکہ اس نے مجھے ابوعنبہ کے کنوئیں کا پانی لا کر دیا ہے اور مجھ سے نفع پہنچا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اس کا قرعہ ڈالو۔ تو اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے متعلق تم پر کون حق جتاتا ہے؟ تو کریم صلی اللہ

يَهَا وَبَيْنَ مَا شِئْتَ فَاخْتَرْ بَيْنَهَا أَيَّتِهِمَا فَاخْتَارَتْ فَطَلَّقَتْهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں سے فرمایا کہ یہ تمہارا چچا ہے جس کا تم چاہو ہاتھ پکڑ لو چنانچہ اس نے اپنی ہی کا ہاتھ پکڑ لیا پس وہ اسے لے کر چل دی۔

فائدہ: اس حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ لڑکے کی تخییر دی جائے گی کہ چاہے ماں کے پاس رہے چاہے باپ کے پاس۔ لیکن ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب حدیث کو رد کرتا ہے کہ لڑکے کا فرض ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پاس رہے گا اور جب خود ہی سمجھ بوجھ آ جائے تو پھر اپنے والد کے پاس رہے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْعَذَرِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَعْرِفُ بِهَا ابْنَةَ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَكَانَتِ الْخَالَةُ أُمًّا فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُ بِهَا أَنِّي أَخْرَجْتُ إِلَيْهَا مَتَاعَكَ وَكَرِهْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثَنَا قَالَ وَقَالَ الْجَارِيَةُ فَاضِيَةٌ بِهَا إِلَى خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ۔

نافع بن عجیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی گئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی کو لے کر آئے حضرت جعفر نے کہا کہ اسے میں لوں گا کیونکہ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے نکاح میں اس کی خالہ ہے اور خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ اس کا میں زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہے جس کی زیادہ حق دار ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میں زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میں اسے اپنے گھر سے لے کر گیا اور اسے لے کر آیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ سے سارا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ لڑکی کو لیکر میں جعفر کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کیونکہ وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ بِمُتَّصِلٍ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ لِأَنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ۔

محمد بن جعفر سفیان ابوفروہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اس حدیث کو روایت کیا لیکن یہ مکمل نہیں ہے اور کہا کہ آپ نے حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ فرمایا کیونکہ لڑکی کی خالہ ان کے نکاح میں تھی۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلْتُ بِيَدِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكَ

ابی البختری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم مکہ سے نکلے تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسے چچا! اے چچا! کہتی ہوئی ہمارے پیچھے آئی۔ پس حضرت علی نے اسے لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لو۔ پس

بِنْتَ عَمِّكِ فَحَدِّثِينِي فَذَكَرَتْ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالُهَا مَعِي فَخَطَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالِهَا وَقَالَ الْخَالُ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ۔

باب ۱۶۴ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ۔

مطلقہ کی عدت کا بیان

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ح وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ فَايِدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ يَوْمَئِذٍ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْمَمْلَكَةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ۔

۵۱۱۔ عمرو بن مہاجر کے والد صاحب نے حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں طلاق دے دی گئی اور ان دنوں طلاق کی عدت نہ تھی پس جب حضرت اسماء کو طلاق دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا۔ لہٰذا یہ سب سے پہلی ہیں جن کے متعلق طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا گیا۔

باب ۱۶۵ فِي نَسْخِ مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ۔

مطلقات کی عدت جو منسوخ ہو کر استثناء ہوا

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ قَالَ فَالَّتِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ حَيْثُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنْ طَلَّقْتُمُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَتَتْ مَنْ تَتَّهِمُ فَسَأَلَكُمْ عَلَيْهَا بَيِّنَةً أَنَّهَا قَدْ حَاضَتْ ثَلَاثَ حِيَضٍ فَلَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ۔

۵۱۲۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلاثۃ قروء والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں (۲:۲۲۸) فرمایا کہ جو عورتیں حیض سے مایوس ہو جائیں یا جنہیں شک پڑ جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے پس اس سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر تم انہیں طلاق دو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے تو ان پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرتے ہو (۳۳:۴۹)

باب ۱۶۶ فِي الْمُرَاجَعَةِ۔

رجعت کا بیان

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَسْكَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دَاوُدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ۔

سہل بن محمد بن زبرقان عسکری، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، صالح بن صالح، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی پھر ان سے مراجعت فرمائی۔

باب ۱۶۷ فی متعۃ الطلاق

۵۱۴ حدثنا القعنبی عن مالک عن عبداللہ بن یزید مولی الاسود بن سفیان عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقہا البتۃ وھو غائب فارسل الیہا وکیلہ بشعیر فسخطتہ فقال واللہ مالک علینا من شیء فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ وامرہا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال ان تلک امرأۃ یغشاہا اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانک تضعین ثیابک ولا یراک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جہم خطباہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید فکرہتہ ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت۔

طلاق بتہ والی کے نفقے کا بیان

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی اور وہ موجود نہ تھے تو انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ جو بھیجے۔ انہیں ناراضگی ہوئی تو انہوں نے کہا خدا کی قسم۔ تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہارا ان پر نفقہ نہیں ہے اور حکم فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں عدت گزارو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسا گھر ہے جہاں میرے صحابہ آتے ہیں لہٰذا تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارو کہ وہ نابینا ہیں تم اپنے کپڑے اتار سکو گی اور جب تم حلال ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب میں حلال ہو گئی تو آپ کو بتایا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابوجہم نے مجھے پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے اتارتے ہی نہیں اور معاویہ تنگدست ہیں ان کے پاس مال نہیں تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے انہیں ناپسند کیا فرمایا کہ اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ پس میں نے ان سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا گیا۔

۵۱۵ حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا ابان بن یزید العطار حدثنا یحیی عن کثیر مولی سمرۃ بن جندب او سلمۃ بن عبدالرحمن ان فاطمۃ

یحییٰ بن کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ حضرت ابوحفص بن عمرو نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر

بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ فِرَاسٍ وَزَادَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَنَفَرٌ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَمْنَعُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ أَبَا حَفْصٍ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى امْرَأَتِهِ ثَلَاثًا وَأَنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ.

باقی حدیث بیان کرکے کہا کہ حضرت خالد بن ولید اور بنی مخزوم کے کچھ حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی اللہ ابو حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور اس کے لیے خرچ بہت کم چھوڑا ہے۔ فرمایا کہ وہ نفقہ کی حقدار نہیں اور باقی حدیث بیان کی لیکن مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ فَرْوَةَ نَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ بِنْتِ قَيْسٍ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى قَالَ يَحْيَى وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ.

ابوسلمہ کو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابو عمرو بن حفص مخزومی نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی اور حضرت خالد بن ولید کا خبر میں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے نفقہ اور گھر نہیں ملے گا۔ اسی میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے پیغام بھیجا کہ مجھ سے بغیر پوچھے اپنا انتظام نہ کر لینا۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تَفُوتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا.

یحییٰ نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں بنی مخزوم کے ایک مرد کے نکاح میں تھی جس نے مجھے طلاق بتہ دے دی۔ پھر باقی واقعہ حدیث مالک کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ اپنی جان کو کسی دوسرے کام میں نہ لگا دینا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے شعبی اور زہری اور عطاء نے عبدالرحمن بن عاصم اور ابوبکر بن ابوالجہم سے اور سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى.

شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ نفقہ اور نہ رہائش کا خرچ خاوند کے ذمہ قرار دیا۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ

اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ أَنَّ
عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَإِنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنَ
الرَّبِيعِ لَمَّا كَلَّمَنَا فَوَفَى لَنَا وَقَالَ فِيهِ فَتَرَكَ عَلِيٌّ
الْخِطْبَةَ

۵۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَ
مُعَاوِيَةُ إِلَى فَاطِمَةَ مَا لَهَا فَلَمْ تَزَوَّجْ أَلَا تَأْتِينَا
كَمَا كَانَتْ أَتَى أَبِي حَفْصًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ حَفْصًا بْنَ أَبِي حَفْصٍ يَبْغِي لَهُ بِمَعْنَى
الْأَمْرِ فَلَمْ يَجِئْ مَعَهُ وَجَاءَهَا فَخَطَبَهَا فَكَلَّفَتْ
كَأَنَّهَا تَهَيَّأَتْ لَهَا أَمْرَهَا فَأَمَرَهَا فَتَزَوَّجَتْ وَأَنَّهُ
أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ خَائِفًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا
فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا نَفَقَةَ لَكِ
إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَى عَلِيًّا فَقَالَ إِنَّ لَهَا
فَانْتَقِلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى
تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ
حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَسَخِطَ أَبُو مَرْوَانَ عَلَى فَاطِمَةَ

تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو حضرت حفص بن مغیرہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ سے سوالات کیے ان کے گھر سے منتقل ہونے سے متعلق۔ آپ نے نہیں حکم فرمایا کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں منتقل ہو جاؤ جو نابینا ہیں۔ مروان کے عہد خلافت میں قصد قی سے انکار کیا کہ مطلقہ اپنے گھر سے نکل کر عدت گزارے۔ یہ بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اس بات کا انکار کیا۔ ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوبکر سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔ ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ فاطمہ بن قیس ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ مروان نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا انہوں نے بتایا کہ حضرت ابوحفص کے بلانے پر میں گئی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو جن کے بعض عزیزوں کا حکم مقرر فرمایا تھا ان کو بھی ان کے ساتھ کیا اور ان سے ابوعمرو کی طرف سے تیسری طلاق بھی بھیج دی گئی تھی اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ اور حضرت حارث بن ہشام کو ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ وہ دونوں نے کہا کہ خاوند کی طرف سے خرچ کی حقدار نہیں ہے مگر اسی کے کہ حاملہ ہو۔ میں حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا تمہیں خرچ نہیں ملے گا مگر جبکہ تم حاملہ ہو۔ میں نے دو یا تین مرتبہ آپ سے سوال کیا ہر بار آپ نے یہی جواب دیا کہ تمہیں خرچ نہیں ملے گا مگر جبکہ تم حاملہ ہو۔ پھر میں نے علی سے ذکر کیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے رجعت کر لی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے گھر سے منتقل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں منتقل ہو جاؤ جو نابینا ہیں۔ تم ان کے گھر میں اپنے کپڑے اتار سکتی ہو وہ تمہیں دیکھ نہیں سکیں گے۔ عدت پوری ہونے تک میں وہیں رہی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا نکاح حضرت

وذلك فقال مروان لم نسمع هذا الحديث إلا
من امرأة فسنأخذ بالعصمة التي وجدنا
الناس عليها فقالت فاطمة بيني وبينكم كتاب الله عز وجل قال الله
تعالى لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن إلا أن يأتين
بفاحشة مبينة قالت هذا لمن كانت له مراجعة فأي أمر يحدث بعد
الثلاث قال أبو داود وكذلك رواه يونس عن الزهري وكذلك
قتادة وأبو بكر بن عبد الرحمن وسليمان بن يسار عن
فاطمة بمعنى حديث عبيد الله وحديث أبي سلمة بمعنى حديث
القاسم محمد بن إسحاق عن الزهري وكذلك
ابن أبي ذئب حدثه بمعنى حديث عبيد الله
عن عكرمة بن خالد عن مالك بن عبد الله الخثعمي
عن فاطمة بنت قيس بذلك.

باب من أنكر ذلك عن فاطمة

۵۳۱ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن إسماعيل
ابن أمية عن أبي إسحاق قال كنت في
المسجد الجامع مع الأسود فقال أتت فاطمة
بنت قيس عمر بن الخطاب رضي الله عنه
فقال ما كنا لندع كتاب ربنا وسنة نبينا
صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لا ندري
أصدقت أم كذبت.

۵۳۲ - حدثنا سليمان بن داود وهب أخبرني حماد بن سلمة عن أبي الزبير
وهشام بن عروة عن أبيه قال لقد عابت ذلك
عائشة رضي الله عنها أشد العيب يعني حديث
فاطمة بنت قيس وقالت إن فاطمة كانت في
مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك
رخص لها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۵۳۳ - حدثنا مسدد بن كثير أنا سفيان

معاملے کو دیکھا چنانچہ قبیصہ نے واپس جا کر مروان کو یہ بات بتائی تو مروان نے کہا کہ ہم نے تو یہ حدیث نہیں سنی مگر صرف ایک عورت سے لیکن ہم اس پر عمل کریں گے جس پر ہم نے تمام لوگوں کو پایا ہے جب حضرت فاطمہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے کہ طلاق دو انہیں عدت میں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا فرما دے انہوں (حضرت فاطمہ) نے فرمایا کہ تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات ہو گی؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے ابوسلمہ نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے فاطمہ سے اور عبیداللہ کی حدیث کے معنی کی روایت کیا یعنی حدیث عبیداللہ کو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مالک سے روایت کیا اسے محمد بن اسحاق نے زہری سے اور ابن ابی ذئب نے بھی زہری سے اور انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے مالک بن عبداللہ خثعمی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے اور اسی طرح روایت کیا۔

جس نے فاطمہ کی اس بات کا انکار کیا

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں اسود کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس آئیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور یہ حدیث بیان کی تو حضرت عمر نے فرمایا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے کہنے پر چھوڑ دیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اسے یہ بات صحیح یاد رہی یا نہیں۔

ہشام بن عروہ سے ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر زبردست اعتراض کیا یعنی حدیث فاطمہ بنت قیس پر اور فرمایا کہ فاطمہ ایک ایسے گھر میں رہتی تھیں (جو) وحشت ناک تھا اس میں ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی تھی۔

عبدالرحمن بن قاسم کے والد صاحب نے فرمایا ان زیرے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَائِشَةَ اَلَمْ تَرَيْ اِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِيْ ذِكْرِ ذٰلِكَ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے کہا کیا آپ نے فاطمہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ اچھا یا برا کہنے میں ان حضرت فاطمہ کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدٍ اَنَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ فِيْ خُرُوْجِ فَاطِمَةَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ۔

یحییٰ بن سعید نے سلیمان بن یسار سے خروج فاطمہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ بات ان کے بدخلق ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ اِنَّ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتْ لَهُ اِنِّيْ بِاللّٰهِ وَاُنْشِدُكَ الْمَرْءَ اَلَّا رَدَدْتَ هٰذِهِ اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ عَهْدِ سُلَيْمَانَ اِنْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَغَلَبَنِيْ وَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْقَاسِمِ اَوَمَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكَ الشَّرُّ فَحَسْبُكَ مَا كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو فرماتے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دے دی۔ عبدالرحمٰن نے اسے دوسرے مکان میں منتقل کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مروان بن حکم مدینہ کو پیغام بھیجا اور فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر میں واپس لوٹا دو۔ چنانچہ حدیث سلیمان میں ہے مروان نے کہا کہ عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے تھے اور حدیث قاسم بن محمد میں کہا کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کے متعلق نہیں سنا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حدیث فاطمہ کو بیان نہ کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ مروان نے کہا اگر آپ کے نزدیک یہ حال شر تھا تو ان کے درمیان بھی شر موجود ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَيِّئٌ بِلَتْ اِمْرَاَةً وَنَعَتَ النَّاسَ اَنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلٰى يَدَيِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الخ

میمون بن مہران کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور سعید بن مسیب کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو طلاق دے دی گئی ہے اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی ہے۔ سعید نے فرمایا کہ اس عورت نے لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا ہے یہ بات ان کی بدزبانی کے باعث ہوئی کہ انہیں حضرت ابن ام مکتوم کے پاس رکھا گیا جو نابینا تھے۔

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ عدت گزارنے والی کو سکونت کی جگہ اور نفقہ دینا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔ امام صاحب کے نزدیک

حضرت فاطمہ بنت قیس کی یہ حدیث حجت نہیں بلکہ یہ خصوصی حالات میں انہیں اجازت دی گئی تھی جیسا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا ہے۔ سعید بن مسیب کا یہ ارشاد اسی سلسلے میں کافی ہے۔ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ اِنَّهَا كَانَتْ لِسَنَةٍ ——— اس عورت نے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۱ عدت میں عورت کا گھر میں رہنا

طلاق بتہ والی کا دن میں نکلنا

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اُخْرُجِيْ فَجُدِّيْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِيْ مِنْهُ اَوْ تَفْعَلِيْ خَيْرًا۔

جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میری خالہ جان کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو وہ کھجوریں توڑنے کے لیے باہر نکلیں تو انہیں ایک آدمی ملا جس نے انہیں منع کیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تم اپنی کھجوریں توڑنے باہر نکل جایا کرو، شاید تم خیرات کرو، نیکی کر سکو۔

باب ۴۲ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس کا سوگ کرنا

متوفی کے مال سے کفن پہنانا میراث کے حکم سے منسوخ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ عِدَّةُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ لَهَا السُّكْنٰى اِلَى الْحَوْلِ فَاُنْزِلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ فَجَعَلَ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ اَوْ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَعِشْرًا فَجَعَلَ لَهَا السُّكْنٰى وَتَرَكَ الْحَوْلَ لَا قَطْعَ فِيْهِ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْهَا عِدَّتُهَا فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَتَرَكَ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى۔

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین بن واقد ان کے والد ماجد یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ، جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو بیویوں کے لیے وصیت کرنا ہے نہ نکالے جانا ایک سال تک بغیر نکالے (۲۴۰، ۲۴۲) کے متعلق روایت کی کہ یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا جس میں ان کا چوتھا اور آٹھواں حصہ مقرر فرمایا گیا ہے اور ایک سال کی مدت منسوخ ہو گئی کہ وہ چاہے وہاں رہیں مقرر کر دیئے گئے۔

بیوی کو اپنے خاوند کا سوگ کرنا

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ

حمید بن نافع کو زینب بنت ابوسلمہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان کا انتقال ہوا۔ پس انہوں نے خوشبو منگائی جس میں زردی یا کوئی اور رنگ تھا پس ایک لڑکی کو لگائی کو اپنے رخساروں پر ملی پھر فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے اس کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عورت
سوائے کسی مرد کے لیے احتیاط سے پردہ رکھتی ہے
اگر کسی کو سوائے تین دن سے زیادہ کے لیے اپنے خاوند کا
یا سوگ ہے۔ زینب کا بیان ہے کہ میں حضرت زینب
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے وقت ان کے پاس گئی جب
ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے خوشبو منگوائی
اس سے لگائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے
سنا کہ حلال نہیں ہے کسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت
پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے
مگر شوہر کا چار ماہ دس دن ہے۔ زینب کا بیان ہے کہ
میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی
اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد
منبر پر کہ جو عورت کہ ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور
نے ہمارے لیے یہ حدیث بیان کی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تم نہ کرنا کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تمہارے مہینوں میں جبکہ وہ ایسے ہوتے ہیں
ایک سال پھر بیٹھے رہنا تھا۔ حمید کا بیان ہے
کہ میں نے زینب سے کہا

باب ۴۴ المتوفی عنها تنتقل

۵۳۰ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب بنت كعب بن عجرة أن الفريعة بنت مالك بن سنان وهي أخت أبي سعيد الخدري أخبرتها أنها جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله أن ترجع إلى أهلها في بني خدرة فإن زوجها خرج في طلب أعبد له أبقوا حتى إذا كانوا بطرف القدوم لحقهم فقتلوه فسألت رسول الله أن أرجع إلى أهلي فإن زوجي لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فخرجت حتى إذا كنت في الحجرة أو في المسجد دعاني أو أمر بي فدعيت له فقال كيف قلت فرددت عليه القصة التي ذكرت من شأن زوجي فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله قالت فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان بن عفان أرسل إلى فسألني عن ذلك فأخبرته فاتبعه وقضى به.

باب ۴۵ متى تعتد

۵۳۱ حدثنا حامد بن يحيى البلخي حدثنا سفيان عن عبد الكريم أبي أمية عن أبي نجيح قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الآية عدتها عندك فيما أحب فإن شاءت اعتدت عند أهلها واعتدت حيث شاءت وهو قول الله عز وجل غير إخراج قال عطاء إن شاءت اعتدت عند أهله وسكنت في وصيتها وإن شاءت خرجت لقول الله عز وجل فإن خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال

کیا متوفی کی بیوی مکان بدل سکتی ہے

سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ کی پھوپھی بیان حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ کیا وہ اپنے میکے والوں کے پاس واپس چلی جائیں کیونکہ ان کا خاوند بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا۔ قدوم کے پاس انہیں جا لیا لیکن انہوں نے غلاموں سمیت اسے قتل کر دیا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے میکے والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ انہوں نے میرے لیے اپنی ملکیت کا کوئی مکان نہیں چھوڑا اور نہ نفقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ پس میں نکل آئی یہاں تک کہ حجرہ یا مسجد میں تھی تو مجھے بلایا یا میرے لیے حکم فرمایا تو مجھے بلایا گیا۔ فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا۔ میں نے اپنا واقعہ اور اپنے خاوند کی وفات کا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے ہی مکان میں رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے میں نے چار مہینے دس دن اسی میں پورے کیے۔ جب حضرت عثمان بن عفان نے یہ بات پوچھنے کے لیے میرے پاس آدمی بھیجا تو میں نے انہیں بتا دیا تو انہوں نے اس کی پیروی کرتے ہوئے اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔

جس نے مکان بدلنا جائز کہا ہے

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت (۲: ۲۴۰) اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کی منسوخ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ وصیت نکالنے۔ عطاء کا بیان ہے کہ اب چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور اس گھر میں رہے جس کے لیے وصیت کی ہوئی ہے اور چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اگر وہ نکل جائیں تو جو انہوں نے کیا اس

عطاء ان جدة الميت هل يمنعكم ان تتزوجوا
حتى تجاوز ثلاثة

باب بما تجتنب المعتدة في عدتها

۵۳۲۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي نا يحيى بن ابي بكير نا ابراهيم بن طهمان عن هشام بن حسان عن حفصة عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن هشام بن حسان نا محمد بن سيرين عن حفصة عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن ايوب عن محمد عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن ايوب عن حفصة عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن ايوب عن محمد عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن هشام بن حسان عن حفصة عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا ابن السرح عن سفيان عن ايوب عن حفصة

وَلَا الْمُشْفِقَةُ وَلَا الْمُتَعَوِّبَةُ وَلَا تَكْتَحِلُ
۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيطٍ نَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُخَرِّمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ لُبَابَةَ
ابْنَةَ الْحَارِثِ تَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَلْقَمَةَ بِنْتُ أَبِي
عَلْقَمَةَ أَنَّهَا أَتَتْ حَمَّاتُهَا وَهِيَ وَجِعَةٌ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا
فَتَكْتَحِلُ بِالْجَلَاءِ فَقَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِالْجَلَاءِ
الْجَلَاءُ فَأَرْسَلَتْ وَلَائِدَهَا إِلَيَّ أَمْ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا
عَنِ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ
لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَ
تَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أَمْ سَلَمَةَ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا
فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ
فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ تَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي
بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ
بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ
تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

یا سرمہ لگائے۔

حمیرہ بن ابی علقمہ کی نانی ام علقمہ بنت ابی علقمہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کی ساس ان کے پاس عیادت کو گئیں، وہ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی وہ سرمہ کی طرح آنکھوں میں جلاء لگاتی ہیں۔ احمد نے کہا کہ جلاء کا سرمہ لگاتی ہیں۔ انہوں نے اپنی مولاۃ کو جلاء کے سرمے کا حکم معلوم کرنے کی غرض سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے جلاء کے سرمے کے بارے میں پوچھ آئے۔ فرمایا کہ اس کا سرمہ نہ لگانا مگر جبکہ بہت ہی سخت تکلیف کے باعث رات میں لگا لینا اور دن میں دھو ڈالنا۔ پھر اس کے ساتھ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو سلمہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آنکھوں میں صبر لگا رکھا تھا فرمایا اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ صبر ہے، اس میں خوشبو نہیں ہوتی فرمایا کہ چہرے کو تازگی پہنچاتا ہے اس لئے رات کے سوا نہ لگایا کرو مگر دن میں ہٹا دیا کرو۔ نیز خوشبو یا حنا کی لگا کر کنگھی نہ کیا کرو کیونکہ وہ خضاب ہے میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کس چیز سے سر دھو کر کنگھی کیا کروں؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں کے پانی

ف۔ آجکل عورتوں کی جانب سے خاوند کے وفات کر جانے کے بعد سوگ کی جو رسوم پائی جاتی ہیں اور جاہلانہ خیالات کی بنا پر جو تکلیفات کی جاتی ہیں ان سب کی ممانعت اس حدیث میں موجود ہے۔ عدت میں خوشبو لگانا اور رنگین کپڑے پہننے کی اجازت نہیں لیکن زیادہ سے زیادہ یہی کیا جاتا ہے کہ صرف عدت کے دنوں میں نکاح نہ کیا جائے عدت کے بعد زیادہ عدت کی طرح دن گزرنے ہی نہیں جاتے اور وہ سخت قسم کی چیزوں سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے جن سے عدت کے دنوں میں بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان عورتوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

باب ۱۷۵ فی وفاۃ المتوفی عنہا۔

حاملہ کی عدت کا بیان

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ
أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ
إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کے لیے لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر ان سے دریافت کرے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق

قتیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہا ہمیں لیث نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پس آپ پہلی دو رکعتوں میں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ بیٹھنے کا وقت ہو گیا پس آپ نے نماز پوری کی یہاں تک کہ سلام کا وقت ہو گیا پس آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیرا۔

حدیث ۳۰۵ حدیث ۳۰۶ حدیث ۳۰۷ حدیث ۳۰۸ حدیث ۳۰۹ حدیث ۳۱۰ حدیث ۳۱۱ حدیث ۳۱۲ حدیث ۳۱۳ حدیث ۳۱۴ حدیث ۳۱۵ حدیث ۳۱۶ حدیث ۳۱۷ حدیث ۳۱۸ حدیث ۳۱۹ حدیث ۳۲۰ حدیث ۳۲۱ حدیث ۳۲۲ حدیث ۳۲۳ حدیث ۳۲۴ حدیث ۳۲۵ حدیث ۳۲۶ حدیث ۳۲۷ حدیث ۳۲۸ حدیث ۳۲۹ حدیث ۳۳۰ حدیث ۳۳۱ حدیث ۳۳۲ حدیث ۳۳۳ حدیث ۳۳۴ حدیث ۳۳۵ حدیث ۳۳۶ حدیث ۳۳۷ حدیث ۳۳۸ حدیث ۳۳۹ حدیث ۳۴۰ حدیث ۳۴۱ حدیث ۳۴۲ حدیث ۳۴۳ حدیث ۳۴۴ حدیث ۳۴۵ حدیث ۳۴۶ حدیث ۳۴۷ حدیث ۳۴۸ حدیث ۳۴۹ حدیث ۳۵۰ حدیث ۳۵۱ حدیث ۳۵۲ حدیث ۳۵۳ حدیث ۳۵۴ حدیث ۳۵۵ حدیث ۳۵۶ حدیث ۳۵۷ حدیث ۳۵۸ حدیث ۳۵۹ حدیث ۳۶۰ حدیث ۳۶۱ حدیث ۳۶۲ حدیث ۳۶۳ حدیث ۳۶۴ حدیث ۳۶۵ حدیث ۳۶۶ حدیث ۳۶۷ حدیث ۳۶۸ حدیث ۳۶۹ حدیث ۳۷۰ حدیث ۳۷۱ حدیث ۳۷۲ حدیث ۳۷۳ حدیث ۳۷۴ حدیث ۳۷۵ حدیث ۳۷۶ حدیث ۳۷۷ حدیث ۳۷۸ حدیث ۳۷۹ حدیث ۳۸۰ حدیث ۳۸۱ حدیث ۳۸۲ حدیث ۳۸۳ حدیث ۳۸۴ حدیث ۳۸۵ حدیث ۳۸۶ حدیث ۳۸۷ حدیث ۳۸۸ حدیث ۳۸۹ حدیث ۳۹۰ حدیث ۳۹۱ حدیث ۳۹۲ حدیث ۳۹۳ حدیث ۳۹۴ حدیث ۳۹۵ حدیث ۳۹۶ حدیث ۳۹۷ حدیث ۳۹۸ حدیث ۳۹۹ حدیث ۴۰۰ حدیث ۴۰۱ حدیث ۴۰۲ حدیث ۴۰۳ حدیث ۴۰۴ حدیث ۴۰۵ حدیث ۴۰۶ حدیث ۴۰۷ حدیث ۴۰۸ حدیث ۴۰۹ حدیث ۴۱۰ حدیث ۴۱۱ حدیث ۴۱۲ حدیث ۴۱۳ حدیث ۴۱۴ حدیث ۴۱۵ حدیث ۴۱۶ حدیث ۴۱۷ حدیث ۴۱۸ حدیث ۴۱۹ حدیث ۴۲۰ حدیث ۴۲۱ حدیث ۴۲۲ حدیث ۴۲۳ حدیث ۴۲۴ حدیث ۴۲۵ حدیث ۴۲۶ حدیث ۴۲۷ حدیث ۴۲۸ حدیث ۴۲۹ حدیث ۴۳۰ حدیث ۴۳۱ حدیث ۴۳۲ حدیث ۴۳۳ حدیث ۴۳۴ حدیث ۴۳۵ حدیث ۴۳۶ حدیث ۴۳۷ حدیث ۴۳۸ حدیث ۴۳۹ حدیث ۴۴۰ حدیث ۴۴۱ حدیث ۴۴۲ حدیث ۴۴۳ حدیث ۴۴۴ حدیث ۴۴۵ حدیث ۴۴۶ حدیث ۴۴۷ حدیث ۴۴۸ حدیث ۴۴۹ حدیث ۴۵۰ حدیث ۴۵۱ حدیث ۴۵۲ حدیث ۴۵۳ حدیث ۴۵۴ حدیث ۴۵۵ حدیث ۴۵۶ حدیث ۴۵۷ حدیث ۴۵۸ حدیث ۴۵۹ حدیث ۴۶۰ حدیث ۴۶۱ حدیث ۴۶۲ حدیث ۴۶۳ حدیث ۴۶۴ حدیث ۴۶۵ حدیث ۴۶۶ حدیث ۴۶۷ حدیث ۴۶۸ حدیث ۴۶۹ حدیث ۴۷۰ حدیث ۴۷۱ حدیث ۴۷۲ حدیث ۴۷۳ حدیث ۴۷۴ حدیث ۴۷۵ حدیث ۴۷۶ حدیث ۴۷۷ حدیث ۴۷۸ حدیث ۴۷۹ حدیث ۴۸۰ حدیث ۴۸۱ حدیث ۴۸۲ حدیث ۴۸۳ حدیث ۴۸۴ حدیث ۴۸۵ حدیث ۴۸۶ حدیث ۴۸۷ حدیث ۴۸۸ حدیث ۴۸۹ حدیث ۴۹۰ حدیث ۴۹۱ حدیث ۴۹۲ حدیث ۴۹۳ حدیث ۴۹۴ حدیث ۴۹۵ حدیث ۴۹۶ حدیث ۴۹۷ حدیث ۴۹۸ حدیث ۴۹۹ حدیث ۵۰۰ حدیث ۵۰۱ حدیث ۵۰۲ حدیث ۵۰۳ حدیث ۵۰۴ حدیث ۵۰۵ حدیث ۵۰۶ حدیث ۵۰۷ حدیث ۵۰۸ حدیث ۵۰۹ حدیث ۵۱۰ حدیث ۵۱۱ حدیث ۵۱۲ حدیث ۵۱۳ حدیث ۵۱۴ حدیث ۵۱۵ حدیث ۵۱۶ حدیث ۵۱۷ حدیث ۵۱۸ حدیث ۵۱۹ حدیث ۵۲۰ حدیث ۵۲۱ حدیث ۵۲۲ حدیث ۵۲۳ حدیث ۵۲۴ حدیث ۵۲۵ حدیث ۵۲۶ حدیث ۵۲۷ حدیث ۵۲۸ حدیث ۵۲۹ حدیث ۵۳۰ حدیث ۵۳۱ حدیث ۵۳۲ حدیث ۵۳۳ حدیث ۵۳۴ حدیث ۵۳۵ حدیث ۵۳۶ حدیث ۵۳۷ حدیث ۵۳۸ حدیث ۵۳۹ حدیث ۵۴۰ حدیث ۵۴۱ حدیث ۵۴۲ حدیث ۵۴۳ حدیث ۵۴۴ حدیث ۵۴۵ حدیث ۵۴۶ حدیث ۵۴۷ حدیث ۵۴۸ حدیث ۵۴۹ حدیث ۵۵۰ حدیث ۵۵۱ حدیث ۵۵۲ حدیث ۵۵۳ حدیث ۵۵۴ حدیث ۵۵۵ حدیث ۵۵۶ حدیث ۵۵۷ حدیث ۵۵۸ حدیث ۵۵۹ حدیث ۵۶۰ حدیث ۵۶۱ حدیث ۵۶۲ حدیث ۵۶۳ حدیث ۵۶۴ حدیث ۵۶۵ حدیث ۵۶۶ حدیث ۵۶۷ حدیث ۵۶۸ حدیث ۵۶۹ حدیث ۵۷۰ حدیث ۵۷۱ حدیث ۵۷۲ حدیث ۵۷۳ حدیث ۵۷۴ حدیث ۵۷۵ حدیث ۵۷۶ حدیث ۵۷۷ حدیث ۵۷۸ حدیث ۵۷۹ حدیث ۵۸۰ حدیث ۵۸۱ حدیث ۵۸۲ حدیث ۵۸۳ حدیث ۵۸۴ حدیث ۵۸۵ حدیث ۵۸۶ حدیث ۵۸۷ حدیث ۵۸۸ حدیث ۵۸۹ حدیث ۵۹۰ حدیث ۵۹۱ حدیث ۵۹۲ حدیث ۵۹۳ حدیث ۵۹۴ حدیث ۵۹۵ حدیث ۵۹۶ حدیث ۵۹۷ حدیث ۵۹۸ حدیث ۵۹۹ حدیث ۶۰۰ حدیث ۶۰۱ حدیث ۶۰۲ حدیث ۶۰۳ حدیث ۶۰۴ حدیث ۶۰۵ حدیث ۶۰۶ حدیث ۶۰۷ حدیث ۶۰۸ حدیث ۶۰۹ حدیث ۶۱۰ حدیث ۶۱۱ حدیث ۶۱۲ حدیث ۶۱۳ حدیث ۶۱۴ حدیث ۶۱۵ حدیث ۶۱۶ حدیث ۶۱۷ حدیث ۶۱۸ حدیث ۶۱۹ حدیث ۶۲۰ حدیث ۶۲۱ حدیث ۶۲۲ حدیث ۶۲۳ حدیث ۶۲۴ حدیث ۶۲۵ حدیث ۶۲۶ حدیث ۶۲۷ حدیث ۶۲۸ حدیث ۶۲۹ حدیث ۶۳۰ حدیث ۶۳۱ حدیث ۶۳۲ حدیث ۶۳۳ حدیث ۶۳۴ حدیث ۶۳۵ حدیث ۶۳۶ حدیث ۶۳۷ حدیث ۶۳۸ حدیث ۶۳۹ حدیث ۶۴۰ حدیث ۶۴۱ حدیث ۶۴۲ حدیث ۶۴۳ حدیث ۶۴۴ حدیث ۶۴۵ حدیث ۶۴۶ حدیث ۶۴۷ حدیث ۶۴۸ حدیث ۶۴۹ حدیث ۶۵۰ حدیث ۶۵۱ حدیث ۶۵۲ حدیث ۶۵۳ حدیث ۶۵۴ حدیث ۶۵۵ حدیث ۶۵۶ حدیث ۶۵۷ حدیث ۶۵۸ حدیث ۶۵۹ حدیث ۶۶۰ حدیث ۶۶۱ حدیث ۶۶۲ حدیث ۶۶۳ حدیث ۶۶۴ حدیث ۶۶۵ حدیث ۶۶۶ حدیث ۶۶۷ حدیث ۶۶۸ حدیث ۶۶۹ حدیث ۶۷۰ حدیث ۶۷۱ حدیث ۶۷۲ حدیث ۶۷۳ حدیث ۶۷۴ حدیث ۶۷۵ حدیث ۶۷۶ حدیث ۶۷۷ حدیث ۶۷۸ حدیث ۶۷۹ حدیث ۶۸۰ حدیث ۶۸۱ حدیث ۶۸۲ حدیث ۶۸۳ حدیث ۶۸۴ حدیث ۶۸۵ حدیث ۶۸۶ حدیث ۶۸۷ حدیث ۶۸۸ حدیث ۶۸۹ حدیث ۶۹۰ حدیث ۶۹۱ حدیث ۶۹۲ حدیث ۶۹۳ حدیث ۶۹۴ حدیث ۶۹۵ حدیث ۶۹۶ حدیث ۶۹۷ حدیث ۶۹۸ حدیث ۶۹۹ حدیث ۷۰۰ حدیث ۷۰۱ حدیث ۷۰۲ حدیث ۷۰۳ حدیث ۷۰۴ حدیث ۷۰۵ حدیث ۷۰۶ حدیث ۷۰۷ حدیث ۷۰۸ حدیث ۷۰۹ حدیث ۷۱۰ حدیث ۷۱۱ حدیث ۷۱۲ حدیث ۷۱۳ حدیث ۷۱۴ حدیث ۷۱۵ حدیث ۷۱۶ حدیث ۷۱۷ حدیث ۷۱۸ حدیث ۷۱۹ حدیث ۷۲۰ حدیث ۷۲۱ حدیث ۷۲۲ حدیث ۷۲۳ حدیث ۷۲۴ حدیث ۷۲۵ حدیث ۷۲۶ حدیث ۷۲۷ حدیث ۷۲۸ حدیث ۷۲۹ حدیث ۷۳۰ حدیث ۷۳۱ حدیث ۷۳۲ حدیث ۷۳۳ حدیث ۷۳۴ حدیث ۷۳۵ حدیث ۷۳۶ حدیث ۷۳۷ حدیث ۷۳۸ حدیث ۷۳۹ حدیث ۷۴۰ حدیث ۷۴۱ حدیث ۷۴۲ حدیث ۷۴۳ حدیث ۷۴۴ حدیث ۷۴۵ حدیث ۷۴۶ حدیث ۷۴۷ حدیث ۷۴۸ حدیث ۷۴۹ حدیث ۷۵۰ حدیث ۷۵۱ حدیث ۷۵۲ حدیث ۷۵۳ حدیث ۷۵۴ حدیث ۷۵۵ حدیث ۷۵۶ حدیث ۷۵۷ حدیث ۷۵۸ حدیث ۷۵۹ حدیث ۷۶۰ حدیث ۷۶۱ حدیث ۷۶۲ حدیث ۷۶۳ حدیث ۷۶۴ حدیث ۷۶۵ حدیث ۷۶۶ حدیث ۷۶۷ حدیث ۷۶۸ حدیث ۷۶۹ حدیث ۷۷۰ حدیث ۷۷۱ حدیث ۷۷۲ حدیث ۷۷۳ حدیث ۷۷۴ حدیث ۷۷۵ حدیث ۷۷۶ حدیث ۷۷۷ حدیث ۷۷۸ حدیث ۷۷۹ حدیث ۷۸۰ حدیث ۷۸۱ حدیث ۷۸۲ حدیث ۷۸۳ حدیث ۷۸۴ حدیث ۷۸۵ حدیث ۷۸۶ حدیث ۷۸۷ حدیث ۷۸۸ حدیث ۷۸۹ حدیث ۷۹۰ حدیث ۷۹۱ حدیث ۷۹۲ حدیث ۷۹۳ حدیث ۷۹۴ حدیث ۷۹۵ حدیث ۷۹۶ حدیث ۷۹۷ حدیث ۷۹۸ حدیث ۷۹۹ حدیث ۸۰۰ حدیث ۸۰۱ حدیث ۸۰۲ حدیث ۸۰۳ حدیث ۸۰۴ حدیث ۸۰۵ حدیث ۸۰۶ حدیث ۸۰۷ حدیث ۸۰۸ حدیث ۸۰۹ حدیث ۸۱۰ حدیث ۸۱۱ حدیث ۸۱۲ حدیث ۸۱۳ حدیث ۸۱۴ حدیث ۸۱۵ حدیث ۸۱۶ حدیث ۸۱۷ حدیث ۸۱۸ حدیث ۸۱۹ حدیث ۸۲۰ حدیث ۸۲۱ حدیث ۸۲۲ حدیث ۸۲۳ حدیث ۸۲۴ حدیث ۸۲۵ حدیث ۸۲۶ حدیث ۸۲۷ حدیث ۸۲۸ حدیث ۸۲۹ حدیث ۸۳۰ حدیث ۸۳۱ حدیث ۸۳۲ حدیث ۸۳۳ حدیث ۸۳۴ حدیث ۸۳۵ حدیث ۸۳۶ حدیث ۸۳۷ حدیث ۸۳۸ حدیث ۸۳۹ حدیث ۸۴۰ حدیث ۸۴۱ حدیث ۸۴۲ حدیث ۸۴۳ حدیث ۸۴۴ حدیث ۸۴۵ حدیث ۸۴۶ حدیث ۸۴۷ حدیث ۸۴۸ حدیث ۸۴۹ حدیث ۸۵۰ حدیث ۸۵۱ حدیث ۸۵۲ حدیث ۸۵۳ حدیث ۸۵۴ حدیث ۸۵۵ حدیث ۸۵۶ حدیث ۸۵۷ حدیث ۸۵۸ حدیث ۸۵۹ حدیث ۸۶۰ حدیث ۸۶۱ حدیث ۸۶۲ حدیث ۸۶۳ حدیث ۸۶۴ حدیث ۸۶۵ حدیث ۸۶۶ حدیث ۸۶۷ حدیث ۸۶۸ حدیث ۸۶۹ حدیث ۸۷۰ حدیث ۸۷۱ حدیث ۸۷۲ حدیث ۸۷۳ حدیث ۸۷۴ حدیث ۸۷۵ حدیث ۸۷۶ حدیث ۸۷۷ حدیث ۸۷۸ حدیث ۸۷۹ حدیث ۸۸۰ حدیث ۸۸۱ حدیث ۸۸۲ حدیث ۸۸۳ حدیث ۸۸۴ حدیث ۸۸۵ حدیث ۸۸۶ حدیث ۸۸۷ حدیث ۸۸۸ حدیث ۸۸۹ حدیث ۸۹۰ حدیث ۸۹۱ حدیث ۸۹۲ حدیث ۸۹۳ حدیث ۸۹۴ حدیث ۸۹۵ حدیث ۸۹۶ حدیث ۸۹۷ حدیث ۸۹۸ حدیث ۸۹۹ حدیث ۹۰۰ حدیث ۹۰۱ حدیث ۹۰۲ حدیث ۹۰۳ حدیث ۹۰۴ حدیث ۹۰۵ حدیث ۹۰۶ حدیث ۹۰۷ حدیث ۹۰۸ حدیث ۹۰۹ حدیث ۹۱۰ حدیث ۹۱۱ حدیث ۹۱۲ حدیث ۹۱۳ حدیث ۹۱۴ حدیث ۹۱۵ حدیث ۹۱۶ حدیث ۹۱۷ حدیث ۹۱۸ حدیث ۹۱۹ حدیث ۹۲۰ حدیث ۹۲۱ حدیث ۹۲۲ حدیث ۹۲۳ حدیث ۹۲۴ حدیث ۹۲۵ حدیث ۹۲۶ حدیث ۹۲۷ حدیث ۹۲۸ حدیث ۹۲۹ حدیث ۹۳۰ حدیث ۹۳۱ حدیث ۹۳۲ حدیث ۹۳۳ حدیث ۹۳۴ حدیث ۹۳۵ حدیث ۹۳۶ حدیث ۹۳۷ حدیث ۹۳۸ حدیث ۹۳۹ حدیث ۹۴۰ حدیث ۹۴۱ حدیث ۹۴۲ حدیث ۹۴۳ حدیث ۹۴۴ حدیث ۹۴۵ حدیث ۹۴۶ حدیث ۹۴۷ حدیث ۹۴۸ حدیث ۹۴۹ حدیث ۹۵۰ حدیث ۹۵۱ حدیث ۹۵۲ حدیث ۹۵۳ حدیث ۹۵۴ حدیث ۹۵۵ حدیث ۹۵۶ حدیث ۹۵۷ حدیث ۹۵۸ حدیث ۹۵۹ حدیث ۹۶۰ حدیث ۹۶۱ حدیث ۹۶۲ حدیث ۹۶۳ حدیث ۹۶۴ حدیث ۹۶۵ حدیث ۹۶۶ حدیث ۹۶۷ حدیث ۹۶۸ حدیث ۹۶۹ حدیث ۹۷۰ حدیث ۹۷۱ حدیث ۹۷۲ حدیث ۹۷۳ حدیث ۹۷۴ حدیث ۹۷۵ حدیث ۹۷۶ حدیث ۹۷۷ حدیث ۹۷۸ حدیث ۹۷۹ حدیث ۹۸۰ حدیث ۹۸۱ حدیث ۹۸۲ حدیث ۹۸۳ حدیث ۹۸۴ حدیث ۹۸۵ حدیث ۹۸۶ حدیث ۹۸۷ حدیث ۹۸۸ حدیث ۹۸۹ حدیث ۹۹۰ حدیث ۹۹۱ حدیث ۹۹۲ حدیث ۹۹۳ حدیث ۹۹۴ حدیث ۹۹۵ حدیث ۹۹۶ حدیث ۹۹۷ حدیث ۹۹۸ حدیث ۹۹۹ حدیث ۱۰۰۰

باب ۱۷ فی عدۃ ام الولد۔

۵۳۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید ان محمد بن جعفر ح وثنا ابن المثنی ان عبد الاعلی ح وثنا ابن بشار ان ابن جعفر حدثہم ح وثنا ابن المثنی ان عبد الاعلی عن سعید عن مطر عن رجاء بن حیوۃ عن قبیصۃ عن ابن ذویب عن عمر رضی اللہ عنہ فی لمامس قال لا تلبسوا علینا سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وولدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشرا بنی ام الولد۔

باب ۱۸ المتوفی عنہا زوجہا ہو جامعہا ولم یکن مسہا ہل تعتد عدۃ واحدۃ۔

۵۳۹۔ حدثنا مسدد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراہیم عن الاحنف عن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ بقی ثلاثا فتزوجت فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل لزوجہا الاول قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا۔

باب ۱۹ فی تحلیل المطلقۃ ثلاثا۔

۵۴۰۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن منصور عن ابی وائل عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اخبرک بالتیس المستعار قال بلی قال ہو الذی یحلل المطلقۃ ثلاثا لعن اللہ المحلل والمحلل لہ۔

ام ولد کی عدت کا بیان

قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر، ابن المثنی، عبد الاعلیٰ، سعید، مطر، رجاء بن حیوۃ، قبیصہ بن ذویب، حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضور کی سنت میں ہمارے ساتھ حادث نہ کرو۔ ابن المثنی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ وفات کی صورت میں ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

جس کو تین طلاقیں دی گئیں اس کے رجوع نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس نے دوسرے شوہر سے نکاح کر لیا۔ وہ اس کے پاس آیا، پھر صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دی۔ کیا عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو گئی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرے کا ذائقہ جماع نہ چکھ لے اور دوسرا اس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

زنا کا عظیم گناہ ہونا

قرہ بن ہبیل نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔ اس کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا

۵۴۱ حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا حجاج عن ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول جاءت مسيكة لبعض الانصار فقال ان سيدي يكرهني على البغاء فنزل ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء.

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی انصاری کی مسیکہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میرا آقا مجھے بدکاری کا پیشہ کرنے پر مجبور کرتا ہے تو یہ حکم نازل ہو گیا: اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ (۲۴:۳۳)

۵۴۲ حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا ابي حدثنا معمر عن ابن طاوس عن ابيه ومن يكرههن فان الله من بعد اكراههن غفور رحيم قال قال سعيد بن ابي الحسن غفور لهن اثمكن اياهن.

عبیداللہ بن معاذ معمر کے والد ماجد سے۔ اور جو ان میں سے مجبور کی جائیں تو ان کی مجبوری کے بعد اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۲۴:۳۳) کے متعلق فرمایا کہ سعید بن ابی الحسن کا قول ہے کہ مجبوری کے باعث انہیں بخش دے گا۔

طلاق کا بیان ختم ہوا۔

أَوَّلُ كِتَابِ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

بَابُ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصِّيَامِ.

روزے کیسے فرض ہوئے؟

۵۴۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَعَمِلَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعَتَمَةَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَهُمْ رُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ وَكَانَ هَذَا مِمَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ.

حکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکم پہلے اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے (۲: ۱۸۳) کے بارے میں روایت کیا ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب عشاء پڑھ لیتے تو کھانا پینا اور عورتوں کے پاس جانا ان پر حرام ہو جاتا اور اگلی شام تک روزہ رکھتے پھر ایک شخص سے یہ بات نہ نبھ سکی اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی حالانکہ نیند شروع ہو چکی تھی اور روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ اس میں آسانی کر دی جائے تاکہ انہیں اس سے فائدہ ہو اور لہٰذا فرمایا ... اللہ نے دیکھ لیا کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو (۲: ۱۸۷) اور یہ بھی اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے فائدہ دے کر آسانی فرما دی۔

۵۴۲۴ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ قَيْسَ بْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ شَيْئًا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فَلَمْ يَقْدِرْ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَخَّصَ لَهُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ الْعَجَبِ.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آدمی روزہ رکھ کر جب سو جاتا تو افطاری کے وقت کچھ کھا نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے باغ میں کام کرتے تھے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اپنے لیے جا کر کچھ تلاش کرتی ہوں۔ وہ گئیں تو سو گئے تو لے آکر کہا کہ اب تو محروم رہ گئے۔ چنانچہ آدھا دن نہیں گزرا تھا کہ بے ہوش ہو گئے اور اس روز وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ حکم نازل ہوا: حلال کر دیا گیا تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

باب ۱۵۰ نسخ قوله تعالى وعلى الذين يطيقونه فدية

۵۴۵ حدثنا قتيبة بن سعيد نا بكر يعني ابن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير عن يزيد مولى سلمة عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت هذه الآية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد منا ان يفطر ويفتدي فعل حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها۔

۵۴۶ حدثنا احمد بن سعيد نا هشيم عن ابن حسين عن ابيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كان من شاء منهم ان يفتدي بطعام مسكين افتدى فتتابع به صومه فقال فمن تطوع خيرا فهو خير له وان تصوموا خير لكم وقال فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر۔

باب ۱۵۱ من قال هي مثبتة للشيخ والحبلى

۵۴۷ حدثنا موسى بن اسمعيل نا ابان نا قتادة ان عكرمة حدثه ان ابن عباس قال ليست للصبي ولا الحبلى۔

۵۴۸ حدثنا ابن المثنى نا ابن عدي عن سعيد عن قتادة عن عكرمة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير والمرأة الكبيرة وهما يطيقان الصوم ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا والحبلى والمرضع اذا خافتا قال ابو داؤد

صاحب استطاعت کے فدیہ کا منسوخ ہونا

یزید مولیٰ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت "اور جو طاقت رکھتے ہیں فدیہ کی ایک مسکین کا کھانا (۲ : ۱۸۴) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو روزہ نہ رکھنا چاہتا فدیہ دے دیا کرتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں فدیہ دینے کی ایک مسکین کا کھانا" (۲ : ۱۸۴) کے بارے میں روایت کی ہے کہ لوگوں میں سے جو چاہتا روزہ ایک مسکین کو فدیہ کا کھانا کھلا دیتا اور اس کی جگہ روزہ رکھ لیا جاتا۔ لہٰذا فرمایا "اور اگر خود روزہ رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے (۲ : ۱۸۴) نیز فرمایا "تم میں سے اس مہینے کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔ جو بیمار یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے" (۲ : ۱۸۴)

جس نے کہا کہ فدیہ کا حکم بوڑھے اور حاملہ کیلئے ثابت ہے

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے یہ حکم باقی ہے۔

سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "اور جو لوگ فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا" (۲ : ۱۸۴) کے متعلق فرمایا کہ یہ اجازت بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے ہے کہ اگر ان میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو چھوڑ دیں اور کھانا کھلائیں ایک دن کے بدلے ایک مسکین کو۔ نیز حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی جو کہ انہیں ڈر ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا

يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا

ڈر تو روزہ چھوڑ دیں اور کھانا کھلائیں۔

ف۔ قرآن کریم کی رُو سے اگر مسافر اور مریض روزہ نہ رکھ سکے تو ان کے بدلے دوسرے دنوں کے روزے رکھے۔ مریض اگر شفایاب نہ ہو اور یا شفایاب ہونے کی امید ہی منقطع ہو چکی ہو تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے جسے فدیہ کہتے ہیں۔ حدیث پاک کی رُو سے زیادہ بوڑھے مردوں اور عورتوں کو اجازت ہے کہ اگر روزے نہ رکھ سکیں تو فدیہ دیں۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں اگر بچوں کی پرورش کے بارے میں خائف ہوں یا اپنی جان کا خطرہ دیکھیں تو روزے نہ رکھیں اور فدیہ ادا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۸۲۔ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا هٰكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ إِصْبَعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ۔

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم اَن پڑھ لوگ ہیں زیادہ حساب کتاب نہیں جانتے (مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے) تیسری دفعہ سلیمان راوی نے ایک انگلی بند کر لی یعنی انتیس اور تیس دن کا۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ صَامَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهٰذَا الْحِسَابِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے پس روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ چھوڑو جب تک اسے دیکھ نہ لو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرلو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب شعبان کے انتیس دن ہو جاتے تو حضرت ابن عمر چاند دیکھتے۔ اگر نظر آجاتا تو بہتر اور نظر نہ آتا تو بغیر دیکھے روزہ شروع کر دیتے اور ابر یا غبار کے تو اگلے دن روزہ رکھتے لیکن دوسرے روز بھی ابر یا غبار ہوتا تو اگلے دن روزہ نہ رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر لوگوں کے ساتھ روزہ چھوڑ دیتے اور اپنے حساب کو نظر انداز کر دیتے۔

ف۔ چاند دیکھ کر روزے رکھیں اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرنی چاہیے اگر شعبان کی اُنتیسویں تاریخ کو ابر ہو تو تیس دن پورے کر کے روزے رکھے جائیں اور فلک کے طور پر روزہ رکھنا مناسب ہے نہیں۔ اسی طرح اگر رمضان المبارک کی اُنتیسویں تاریخ کو ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کیے جائیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک

اگر ایک عادل گواہ بھی رمضان کے چاند کی شہادت دے تو کافی ہے لیکن رمضان کے چاند کی دو معتبر گواہیاں ضروری ہیں۔ جب کہ امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک رمضان کے چاند کے لیے بھی دو گواہ ضروری ہیں۔ رمضان کے شروع یا ختم ہونے کا دارومدار چاند نظر آنے پر ہے کسی اندازے یا حساب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۵۱ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِاللَّيْلَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ وَلَكِنَّهُ بِاللَّيْلَةِ الَّتِي يُرَى فِيهَا الْهِلَالُ فَإِنْ رُئِيَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ وَإِنْ رُئِيَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِي قَدْ مَضَتْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

ایوب کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے بصرہ والوں کے نام لکھا کہ یہ بات صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر حدیث بیان کی جیسا کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے۔ بیشک یہ اچھا اندازہ ہے جو ہم کرتے ہیں کہ اگر فلاں فلاں روز ہم نے شعبان کا چاند دیکھا تو ہم فلاں فلاں روز روزہ رکھیں گے سوائے اس کے کہ ہم اس سے پہلے چاند دیکھ لیں۔

احمد بن منیع نے ابن ابی زائدہ، عیسیٰ بن دینار ان کے والد ماجدہ، حرو بن حارث بن ابی ضرار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر انتیس دن کے اور اکثر رفقہ تیس دن کے بعد روزہ رکھے۔

۵۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ

عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید دین کے دونوں مہینے (ایک وقت) کم نہیں ہوا کرتے یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

۵۵۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

باب ۱۵۳ إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ

جب چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جائے

۵۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ

محمد بن عبید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر اس روز ہے جب تم روزہ سے ہو گئے چھوڑتے ہو اور عید الاضحیٰ اس روز ہے جب تم قربانی کرتے ہو سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ سارا منیٰ قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کے راستے قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کے راستے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

باب ۱۵۴ اذا اغمی الشہر۔

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے

۵۵۵۔ حدثنا احمد بن حنبل حدثنی عبد الرحمن بن مہدی حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بقضاء یوم من شعبان لا یحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان حال دونہ غمامۃ افطر ثلاثین یوما ثم صام۔

معاویہ بن صالح سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابو قیس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کی تاریخوں کا اس دور خیال رکھتے جتنا اور کسی مہینے کا نہ رکھتے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے۔ اگر ابر ہوتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے پھر روزے رکھتے۔

ف۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر کے باعث چاند نظر نہ آئے تو اگلے روز کو شعبان کی تیسویں تاریخ شمار کیا جائے اور اس خیال سے کہ شاید رمضان کی پہلی تاریخ ہو اس دن کا روزہ نہ رکھا جائے۔ اسے شک کا دن کہتے ہیں جس کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۵۶۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا بشر بن عبد الحمید الواسطی عن منصور عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر حتی تروا الہلال او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی تروا الہلال او تکملوا العدۃ۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے سے پہلے روزے شروع نہ کرو یا گنتی پوری کر کے روزے رکھا کرو یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھو یا تیس دن کی گنتی پوری کر کے۔

باب ۱۵۵ من قال فان غم علیکم صمنا ثلاثین۔

چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کریں

۵۵۷۔ حدثنا الحسن بن علی نا حسین عن زائدۃ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر بصیام یوم ولا یومین الا ان یکون شیء یصومہ احدکم ولا تصوموا حتی تروہ ثم صوموا حتی تروہ فان حال دونہ غمامۃ فاتموا العدۃ ثلاثین ثم افطروا الشہر تسعا وعشرون قال ابو داؤد رواہ شعبۃ وزائدۃ بن ابی ہشیم وشعیب والحسن بن صالح عن سماک بمعناہ لم یقولوا ثم افطروا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزے رکھنے شروع نہ کر دیا کرو مگر جو تم میں سے روزے رکھتا آیا ہو اور روزے رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور چاند دیکھنے تک روزے رکھتے رہو۔ اگر اس روز ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو پھر روزے چھوڑ دو اور مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عاصم بن ابو صفیرہ اور شعبہ اور حسن بن صالح نے سماک سے معناً اور اس میں یہ نہیں کہا کہ پھر روزے چھوڑ دو۔

باب ۱۴ لا یتقدم رمضان بصوم

رمضان کی تیاری کا بیان

۵۵۸۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حماد نا ثابت عن مطرف عن عمران بن حصین و سعید الجریری عن ابی العلاء عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر شعبان شیئا قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین قال احسبھما ابو مسلمۃ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، مطرف نے حضرت عمران بن حصین سے۔ سعید جریری، ابوالعلاء، مطرف نے حضرت مطرف بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے آخر میں روزے رکھے ہیں؟ عرض کی نہیں، فرمایا کہ جب تم روزے افطار کرو تو ایک دو روزے رکھ لینا۔ راویوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ دو روزے۔

۵۵۹۔ حدثنا ابراھیم بن مخلد الرقی نا الولید بن مسلم نا عبداللہ بن العلاء عن ابی الاسود النوفلی عن عروۃ قال قام معاویۃ فی الناس بدیر حسنیل الذی علی باب حمص فقال یا ایھا الناس انا قد رأینا الھلال یوم کذا وکذا فانا مستعدیم الصیام فمن احب ان یتعجل فلیتعجل فقام الیہ سالک ابن ھبیرۃ السبائی فقال بماذا یا معاویۃ اسبق سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام شیء من رأیک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صوموا الشھر وسنۃ۔

ابوالاسود نوفلی عروہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیر حسنیل کے مقام پر جو حمص کے راستے پر ہے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! ہم نے ہلال دیکھا فلاں روز چاند دیکھا فلاں روز رمضان سے پہلے ہی روزے رکھیں گے تو تم میں سے جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ سبائی کھڑے ہو کر کہا کہ اے معاویہ! کیا اس بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا اپنی رائے سے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کے روزے رکھو اس سے پہلے۔

وسنۃ۔ ف۔ اس حدیث کے الفاظ صوموا الشھر وسنۃ کے معنی میں شارحین کا اختلاف ہے کیونکہ بیان کردہ معانی بعض احادیث صحیحہ سے ٹکراتے ہیں میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ اس سے شوال کے ابتدائی روزے مراد لیے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۶۰۔ حدثنا سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نا الولید قال قال الاوزاعی سمعت ابا عمرو یحیی الذماری یحدث عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم۔

سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، ولید نے ابوعمرو یحییٰ ذماری کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ سر شعبان سے پہلے کا پہلا حصہ مراد ہے۔

۵۶۱۔ حدثنا احمد بن عبدۃ الاملی نا سفیان بن عبدالحمید ابو محمد الحمانی قال حدثنی یحیی بن سعید الانصاری عن عبداللہ بن ابی بکر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم۔

احمد بن عبدہ املی، سفیان بن عبدالحمید حمانی، یحییٰ بن سعید انصاری، عبداللہ بن ابی بکر، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھتا ہو تو وہ روزہ رکھ لے۔

باب ۱۸۵۔ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ۔

جب ایک شہر میں دوسرے سے ایک رات پہلے چاند دیکھا گیا

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ام الفضل بنت حارث نے حضرت معاویہ کے پاس شام میں مجھے بھیجا۔ میرا کام یہ تھا کہ میں شام پہنچا اور ان کا کام کر دیا اور رمضان کا چاند نظر آگیا اور میں شام ہی میں تھا۔ پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ میں واپس آیا تو حضرت ابن عباس نے پوچھتے ہوئے چاند کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا میں نے کہا کہ جمعہ کی رات کو۔ فرمایا کہ تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا، ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا نیز لوگوں نے روزے رکھے اور حضرت معاویہ نے بھی۔ فرمایا کہ ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور اسی وقت سے روزے رکھ رہے ہیں یہاں تک کہ پورے تیس ہو جائیں یا چاند نظر آ جائے۔ کہا کیا حضرت معاویہ کا دیکھنا اور روزہ رکھنا آپ کے لیے کافی نہیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۸۶۔ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ۔

یوم شک کے روزے کی کراہیت

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، ابوخالد احمر، عمرو بن قیس ابواسحاق۔ صلہ کا بیان ہے کہ ہم شک کے دن حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ بکری کا گوشت پیش ہوا۔ بعض لوگ کھانے سے بچنے لگے تو حضرت عمار نے فرمایا جس نے آج کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

فائدہ: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر کے باعث چاند نظر آئے تو اگلے روز کو شعبان کی تیسویں تاریخ شمار کرنا چاہیے اور اس خیال سے کہ شاید چاند مکمل ہو لیکن ابر کے باعث نظر نہ آیا ہو۔ لہٰذا اگلے دن کا روزہ رکھنے کو شک کا روزہ کہتے ہیں اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہو رہا ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے کیونکہ جس عبادت کو کرنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہو وہ عبادت نہیں رہتی بلکہ ایسا فعل نافرمانی شمار ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۹ فِي مَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

جو شعبان اور رمضان کے روزوں کو ملائے

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ۔

ابوداؤد نے کہا: مجھ سے احمد بن حنبل نے بیان کیا، کہا: ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے عمرو بن مرہ سے سنا، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سال میں کسی دوسرے مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْعَنْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ۔

باب ۱۶۰ فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ

اس کی کراہیت

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعِلْمِ فَأَحْضُرُهُ فَأَتَيْتُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

عبدالعزیز بن محمد کا بیان ہے کہ حماد بن کثیر جب بیمار ہوئے تو میں ان کی مجلس میں پہنچا، ان کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا، پھر کہا: اے اللہ! یہ حدیث بیان کرتے ہیں بواسطہ اپنے والد کے بواسطہ حضرت ابوہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے مت رکھو، تو انہوں نے کہا: اے اللہ! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا میرے والد نے ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

باب ۱۶۱ شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

جب شوال کے چاند کی دو آدمی گواہی دیں

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ نَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ

سیدنا حسین بن حارث جدلی کا بیان ہے کہ امیر مکہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم اسکرین مگر چاند دیکھ کر اگر خود دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ شہادت دیں تو ان کی گواہی پر نسک ادا کریں۔ میں (ابوالمالک اشجعی) نے حسین بن حارث سے پوچھا کہ امیر مکہ کون صاحب تھے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، پھر اس کے بعد وہ مجھ سے ملے تو فرمایا کہ وہ

ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ أَمِيرِ مَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ خَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ خَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ لَا نَدَعُ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فِي شَهَادَةِ رَجُلٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ عَلِمْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَمَرَ الْأَمِيرُ فَقَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِالْأَمْرِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حارث بن خاطب تھے یعنی حضرت محمد بن خاطب کے بھائی پھر امیر نے فرمایا کہ تمہارے درمیان وہ ہستی بھی موجود ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا مجھ سے زیادہ علم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر وہ گواہ ہیں اور ایک آدمی کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ حسین بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے کہا کہ کون صاحب ہیں جن کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ راوی اصول نے کہا کہ یہ اللہ کا کلام سے زیادہ علم رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

۵۶۸ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا خَلْفَ فِي ظَهْرِهِمْ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ رمضان کے آخری روز لوگوں میں رمضان کے چاند کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ پس دو اعرابی آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اللہ کی قسم کھا کر شہادت دی کہ انہوں نے گزشتہ شب شام کے وقت چاند دیکھا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ افطار کر لینے کا حکم فرمایا۔ خلف بن ہشام نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ اگلے روز عیدگاہ میں آئیں۔

باب ۱۹۲ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کے چاند کی ایک گواہی کا بیان

۵۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا

محمد بن بکار بن ریان، ولید بن ابوثور، حسن بن علی، حسین جعفی، زائدہ، سماک، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حسن نے اپنی حدیث میں کہا کہ رمضان کا۔ فرمایا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ تمہارے کوئی معبود نہیں مگر اللہ؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اے بلال بلند آواز سے لوگوں سے کہہ دو کہ کل

۵۷۰ حدثنا موسى بن إسمٰعيل حدثنا حماد عن سماك بن حرب عن عكرمة أنهم اختلفوا في صوم رمضان فأرادوا أن لا يتموا ولا يصوموا فجاء أعرابي من الحرة فشهد لتراءى الهلال فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فقال أتشهدان أن لا إله إلا الله وأني رسول الله قال نعم فشهد أنه رأى الهلال فأمر بلالا فنادى في الناس أن يصوموا قال أبو داود رواه جماعة عن سماك وأرسله عكرمة أتم الأخير عن سماك

عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک بار رمضان کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ نہ قیام کریں اور نہ روزہ رکھیں پس حرہ سے ایک اعرابی آیا اور گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں اور گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا انہوں نے لوگوں میں منادی کر دی کہ قیام کریں اور روزہ رکھیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ روایت کیا ہے اسے ایک جماعت نے سماک کے واسطے عکرمہ سے مرسلاً اور قیام کا ذکر صرف حماد بن سلمہ نے کیا ہے۔

۵۷۱ حدثنا مخلد بن خالد وعبد الله بن عبد الرحمٰن السمرقندي المعنى بن محمد عبد الله بن وهب أخبرني يحيى بن عبد الله بن سالم أبو بكر بن نافع، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے پس آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

سحری کی تاکید

۵۷۲ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الله بن المبارك عن موسى بن علي بن رباح عن أبيه عن أبي قبيل هو حيي بن هانئ عن عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحر

ف۱ حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے یعنی ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے۔

ف۱ سحری کھانے کی احادیث مطہرہ میں بڑی تاکید اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت پر کرم ہے کہ رمضان کی راتوں میں کھانے پینے کی تاکید فرمائی تاکہ امت کو روزہ رکھنے میں آسانی رہے اور رات کے کھانے پینے کا ثواب بھی ملے گویا ہم غلاموں کو آقا کا صدقہ ہے۔ جب روزے فرض ہوئے تو حکم یہ تھا کہ رمضان کی راتوں میں سونے سے پہلے کھا پی سکتے تھے۔ اگر کوئی روزہ بھی سو جاتا تو اب اگلی شام تک کھا پی نہیں سکتا تھا۔ اس صورت میں کافی مشقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ خدا بھلا کرے خدا المنن نے اپنے محبوب کی امت پر دوسری امتوں کے برخلاف یہ کرم فرمایا کہ

نہیں طلوع فجر تک کھانے پینے کی اجازت رحمت فرمادی۔ اس کو سحری کہتے ہیں جو اہل کتاب کو رحمت نہیں فرمائی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اجازت کو اپنی امت کے لیے سنت ٹھہراتے ہوئے فضیلت اور باعث برکت قرار دے دیا تاکہ ایک جانب اس کھانے پینے کا بھی ثواب ملے اور دوسری طرف روزے میں کافی حد تک آسانی ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۴ مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ

جو سحری کو صبح کا کھانا کہے

۲۳۷۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ فَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

عمرو بن عثمان الناقد، حماد بن خالد الخیاط، معاویہ بن صالح یونس بن سیف، حارث بن زیاد، ابو رہم، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سحری کھانے کے لیے بلایا تو فرمایا۔ آؤ صبح کا کھانا کھاؤ جو بڑی برکت والا ہوتا ہے۔

پارہ ۱۵

باسمہ تعالیٰ وتقدس
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سحری کا وقت

۵۷۴ - باب وقت السحور

۵۷۴ - حدثنا مسدد نا يحيى عن زكريا عن عبد الله بن سوادة القشيري عن أبيه قال سمعت سمرة بن جندب يخطب وهو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه يؤذن أو قال ينادي بليل لكي يرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس الفجر أن يقول هكذا وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى إصبعيه السبابتين

عبداللہ بن سوادہ قشیری کے والد سمرہ سے سنا کہ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان دیتا ہے یا فرمایا پکارتا ہے رات کے لئے تاکہ تم میں سے قیام کرنے والا واپس ہو جائے اور سونے والا خبردار ہو جائے اور فجر اس طرح نہیں ہوتی کہ یہ کہے یحییٰ نے اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر کہا یہاں تک کہ یہ کہے یحییٰ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں پھیلا دیں۔

---

۵۷۵ - حدثنا مسدد نا يحيى عن الجريري ح وثنا الحسن بن يوسف نا خالد يعني ابن عبد الله الواسطي عن الجريري عن أبي عثمان عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره أو قال نداء بلال فإنه يرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس الفجر أن يقول هكذا وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى إصبعيه السبابتين

مسدد یحییٰ بیان۔ الحسن بن یوسف، خالد بن یوسف، سلیمان تیمی ابوعثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان دیتا ہے یا فرمایا پکارتا ہے رات کے لئے تاکہ تم میں سے قیام کرنے والا واپس ہو جائے اور سونے والا خبردار ہو جائے اور فجر اس طرح نہیں ہوتی کہ یہ کہے یحییٰ نے اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر کہا یہاں تک کہ یہ کہے یحییٰ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں پھیلا دیں۔

---

۵۷۶ - حدثنا محمد بن عيسى نا سلام ابن مسكين عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن بلال بن أبي مريم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم من سحوركم تأويل القارئ ولا هذا البياض حتى يستطير هكذا

محمد بن عیسیٰ، سلام بن مسکین، عبداللہ بن عثمان، قیس بن طلق نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ اور پیو سحری کے وقت اس سفیدی سے جو طلوع فجر کی روشنی تمہیں دھوکے نہ دے کھاتے پیتے

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

رہو جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے صبح روشنی ظاہر ہو جائے۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَصَنَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَكُنْتُ أَنْظُرُ فَلَا أَتَبَيَّنُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَطَوِيلٌ عَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

مسدد، حصین بن نمیر، عثمان بن ابوشیبہ، ابن ادریس، حصین، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت "یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاری سیاہ دھاری سے ظاہر ہو جائے" الخ ۲:۱۸۷ نازل ہوئی تو میں نے ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ لیا اور انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا۔ میں دیکھتا رہا مگر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ تمہارا تکیہ تو بڑا لمبا چوڑا ہے۔ اس سے مراد ہے رات اور دن۔ عثمان راوی نے کہا کہ وہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

ف۔ اس لغت کے لحاظ سے الْأَبْيَضُ سے دن کا اُجالا اور الْأَسْوَدُ سے رات کی سیاہی مراد ہے جیسا کہ اسی حدیث کے آخر میں عثمان ابن ابوشیبہ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھے کہ شاید سورت کا سفید اور سیاہ دھاگا مراد ہے کہ ان دونوں قسم کے دھاگوں میں پہچان ہونے تک کھا پی سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اس بھولے مفہوم پر ہنسے کہ تم نے تو اپنے سرہانے کو اتنا لمبا چوڑا بنا لیا جس میں دن اور رات چھپ جاتے ہیں۔ اور سمجھا دیا کہ اس سے سورت کے سفید و سیاہ دھاگے ہرگز نہیں بلکہ دن اور رات مراد ہیں۔ ناظرین و معلقین کو چاہیے کہ بات جیسے نرم اور آسان لہجے میں بتائیں کہ سننے والا بخوبی سمجھ لے اور آسانی سے سمجھ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۔ الرَّجُلُ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ

صبح کی اذان سنے اور برتن ہاتھ میں ہو

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور استنجا کرنے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھ دے یہاں تک کہ اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے۔

ف۔ غالباً یہ حدیث بھی اسی حدیث سے مطابقت رکھتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ۔ یعنی بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے اور اسی حدیث میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے پینے کا برتن ہو تو اس کو نہ رکھے جب

ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ روزہ دار کو اس وقت افطار کرنا چاہئے جب اس کو یقین ہو جائے کہ سورج غروب ہو گیا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ رات ادھر سے آنے لگے اور دن ادھر سے جانے لگے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سورج غروب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

روزہ افطار کرنے کا وقت

۵۷۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا وکیع نا ہشام ح وثنا مسدد نا عبد اللہ بن داؤد عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عاصم بن عمر عن بعض اہلہ عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ہہنا وذہب النہار من ہہنا فقد افطر الصائم۔

احمد بن حنبل، وکیع، ہشام، مسدد، عبد اللہ بن داؤد، ہشام بن عروہ، ان کے والد، عاصم بن عمر، ان کے اہل خانہ میں سے ایک صاحب، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آنے لگے اور دن ادھر سے جانے لگے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔

۵۸۰۔ حدثنا مسدد نا عبد الواحد ح وثنا سلیمان الشیبانی سمعت عبد اللہ بن ابی اوفی یقول اخبرنی ابن اخی انہ اول ما اسلم سمعت عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقبل اللیل من ہہنا وادبر النہار من ہہنا فقد افطر الصائم۔

سلیمان شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور آپ روزہ سے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اے فلاں! اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض کی یا رسول اللہ اگر شام کو ہو جانے دیجئے۔ فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض کی یا رسول اللہ ابھی دن ہے۔ فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ پس وہ اترا اور ستو گھولے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے اور فرمایا جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔

۵۸۱۔ حدثنا وہب بن بقیۃ عن خالد عن سعید یعنی ابن ابی عروبۃ عن ابی معشر عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے

لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ۔

رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر کرتے ہیں۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمارہ بن عمیر نے ابوعطیہ سے روایت کی ہے کہ میں اور مسروق حاضر ہوکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ام المومنین، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو حضرات ہیں جن میں سے ایک تو افطاری اور نماز میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے صاحب دیر سے افطار کرتے اور دیر سے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ جلدی افطار کرنے والے اور جلدی نماز پڑھنے والے کون صاحب ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی

ف۔ وقت ہوتے ہی جلدی نماز پڑھنا اور سورج غروب ہوتے ہی جلد افطار کرنا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ عذر کے بغیر کبھی دونوں چیزوں میں دیر نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جملہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اسی لیے تعریف کی کہ وہ ان دونوں باتوں میں بھی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۹ مَا يُفْطِرُ عَلَيْهِ

کس چیز سے روزہ افطار کرے

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ۔

مسدد، عبدالواحد بن زیاد، عاصم احول، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خشک کھجوروں سے۔ یہ بھی نہ ہوتا تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے۔ ف

ف۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ اگر تر کھجور ہو تو اور بہتر ہے ورنہ خشک ہی سہی۔ کھجور میسر نہ ہو تو پانی

سے روزہ کھول لیا جائے روزہ نوچیز بھی میسر ہو۔ عوام الناس میں جو مشہور ہے کہ نمک سے روزہ کھولنے میں بڑا ثواب ہے۔ یہ نری گھڑنت اور سینہ گزٹ ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۰ القول عند الافطار۔ افطار کے وقت کی دعا

۵۱۵ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب حدثنا عیسیٰ یعنی ابن جعفر بن الحسن انا الحسن بن ذکوان مولی بنی جعفر یعنی ابن سالم المقدم قال رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ۔

حضرت سالم مقدم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں کرلیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے پیاس بجھ گئی۔ رگیں تر و تازہ ہو گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہو گیا۔

۵۱۶ حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد عن الحسن بن ذکوان عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت۔

حضرت معاذ بن زہرہ کوئی تابعیہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے۔ اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

ف: افطار کے وقت کی دعا قبولیت سے بہت نزدیک ہوتی ہے اسی لیے احادیث صحیحہ میں اس وقت دعا کرنے کے الفاظ وارد ہونے میں جیسا کہ اس حدیث میں دعا ذکر ہے۔ بعض میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی ہے۔ بہر حال اس وقت دعا کرنا بہت ہی برمحل ہے لیکن فرض یا واجب نہیں ہے اور نہ اس کے ترک سے روزے میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے لیکن بندے کا اپنے رب کی رحمت سے محروم رکھنا کوئی دانش مندانہ کام نہیں ہے۔ لہٰذا اتنی محنت کرنے اللہ سے مانگنے کے بعد ضرور دعا کرے جب کہ اس نے خود فرمایا ہے ادعونی استجب لکم۔ تم مجھ سے مانگو میں قبول فرماؤں گا۔ لہٰذا افطار کرنے سے پہلے دعا کرے اور روزہ افطار کر لینے پر حمد کا شکر ادا کرے کہ اس نے افطار کے لیے روزی عطا فرمائی۔

باب ۲۱ النظر عند غروب الشمس۔ سورج غروب ہونے سے پہلے افطار کر لینا

۵۱۷ حدثنا خلف بن ھشام المقرئ ومحمد بن العلاء المعنی قالا انا ابو اسامۃ عن ھشام بن عروۃ عن فاطمۃ بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی یوم غیم فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت الشمس قال ابو اسامۃ قلت لھشام

خلف بن ہشام مقرئ اور محمد بن العلاء ابو اسامہ ہشام بن عروہ سے ناقل ہیں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد رمضان کے ایک ابر آلود دن کا روزہ ہم نے افطار کیا پھر سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے کہا۔ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے سوا اور کیا ہے

أَمَرَهُمْ بِالْقَصْدِ قَالَ وَلَا تُوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي.

باب ۲۰۳ فِي الْوِصَالِ

۵۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

۵۸۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي.

سکتا تھا۔

وصال کے روزوں کا ذکر

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میری حالت تمہاری جیسی نہیں ہے مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وصال کے روزے مت رکھو لیکن تم میں سے جو وصال ہی چاہے تو سحری تک وصال کیا کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میری حالت تمہاری جیسی نہیں ہے میرے لیے کھلانے والا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا ہے جو مجھے پلاتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بظاہر دوسرے انسانوں جیسے نظر آتے تھے لیکن حقیقت میں دوسرے انسانوں جیسے نہ تھے بلکہ ان جیسا دوسرا کوئی ایک انسان بھی پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ اس کے باوجود وہ بشر تھے لیکن افضل بشر اور سید البشر تھے۔ بشریت کا تقاضہ ہے کہ جو چیز عام بشر کھاتا پیتا ہے اس میں وہ بھی گرفتار تھے۔ لیکن انہیں دوسرے انسانوں پر قیاس نہیں کرنا چاہیے اور ان کے کھانے پینے کو بھی دوسرے انسانوں کے کھانے پینے کی طرح نہیں سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ اس ظاہری معاملے کے علاوہ ان کے ساتھ خوش کن باطنی معاملہ بھی تھا جس کی وجہ سے ان کا پیٹ دوسروں سے بہتر ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ نے صیام وصال کے سلسلے میں صحابہ کرام سے فرمایا تھا۔ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ جب صحابہ کرام کو سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مماثلت نہیں تو شکیت کلام کرنے والا کوئی اور بھلا کس کھیت کی مولی ہے! حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں ؎

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

باب ۲۰۴ الصَّائِمِ يُغْتَابُ

روزہ دار کا غیبت کرنا

۵۹۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹا کہنا اور جھوٹے کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت

لِلصَّائِمِ قَوْلُ الزُّورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي أَمَا إِنَّهُ ابْنُ أَخِيهِ

۵۹۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد کا بیان ہے کہ میں اس کی اسناد میں ابن ابی ذئب سمجھا تھا لیکن ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے یہ حدیث سمجھائی، میرے خیال میں وہ ان کا بھتیجا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو بیہودہ باتیں نہ بکے اور جاہلانہ کلام کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالیاں دے تو کہہ دینا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

باب ۳۴ النَّهْيُ لِلصَّائِمِ عَنِ الرَّفَثِ

روزہ دار کا مسواک کرنا

۵۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي وَلَا أَعُدُّ

محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، یحییٰ، سفیان، عاصم بن عبید اللہ، عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کا روزہ تھا۔ سفیان نے یہ بھی کہا اتنی دفعہ کہ میں شمار ہی نہیں کر سکتا۔

باب ۳۵ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَبِالتَّرْكِ لِلِاسْتِنْشَاقِ

روزہ دار کا پیاس کے باعث اپنے اوپر پانی ڈالنا مسواک کرنا پانی پیتے ہوئے ناک میں پانی لینا

۵۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فتح مکہ کے سال آپ نے سفر میں لوگوں کو روزے توڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دشمنوں کے خلاف طاقت پیدا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا۔ ابوبکر راوی کا بیان ہے کہ بعد سے اس شخص نے بیان کیا کہ میں نے عرج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر مبارک پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا روزہ کی حالت میں پیاس یا گرمی کے باعث۔

۵۹۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا يحيى ابن سليم عن إسمٰعيل بن كثير عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن أبيه لقيط بن صبرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائما۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک میں پانی لیتے وقت مبالغہ کیا کرو لیکن روزہ کی حالت میں ایسا نہ کرنا۔

ف۔ روزہ دار کو ناک میں پانی لیتے اور کلی کرتے وقت مبالغہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر جنابت کے باعث غسل کرنا ہے تو شک ہے بلکہ مرد کو کلی کرنے سے شافعیہ کا اختلاف ہے۔

باب ۲۰۔ في الصائم يحتجم۔

روزے دار کا پچھنے لگوانا

۵۹۵۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن حجاج ح وثنا أحمد بن حنبل نا حسن بن موسى نا شيبان جميعا عن يحيى عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن أبي قلابة يحيى الرحبي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفطر الحاجم والمحجوم قال شيبان قال أخبرني أبو قلابة أن أبا أسماء الرحبي حدثه أن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبره أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم۔

مسدد، یحییٰ، حجاج۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ شیبان، یحییٰ، ابو قلابہ، ابو اسماء رحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ شیبان کا بیان ہے کہ مجھے ابو قلابہ نے بتایا ان سے ابو اسماء رحبی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ثوبان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۹۶۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا حسن ابن موسى نا شيبان عن يحيى عن أبي قلابة الجرمي أنه أخبره أن شداد بن أوس مر بهما هو يمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه۔

احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو قلابہ جرمی نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ باقی روایت اسی طرح ذکر کی۔

۵۹۷۔ حدثنا موسى بن إسمٰعيل نا وهيب نا أيوب عن أبي قلابة عن أبي الأشعث عن شداد بن أوس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى على رجل بالبقيع وهو يحتجم وهو آخذ بيدي لثمان عشرة خلت من رمضان فقال أفطر الحاجم والمحجوم قال أبو داود رواه خالد الحذاء عن أبي قلابة بإسناد أيوب مثله۔

ابو اشعث نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بقیع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس پہنچے جو پچھنے لگوا رہا تھا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، یہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کا واقعہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کی خالد حذاء نے ابو قلابہ سے ایوب کی اسناد کے ساتھ اسی طرح۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخَيْنِ الَّذِي قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُحَمَّدِيٌّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّارًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

احمد بن حنبل، محمد بن بکر، عبدالرزاق۔ عثمان بن ابوشیبہ اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، مکحول بو قبیلہ حی کے بزرگ تھے عثمان نے اپنی حدیث جنہیں محمدی بتلایا ہے، انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موالی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا مَرْوَانُ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

محمود بن خالد، مروان، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث مکحول، ابواسماء الرحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن ثوبان ان کے والد سے مکحول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند۔

باب اس کی اجازت

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وُهَيْبٌ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَهِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ وَكِيعَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہیب بن خالد نے ایوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند۔ نیز جعفر بن ربیعہ اور ہشام بن سعد، وکیعہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

حفص بن عمر، شعبہ، یزید بن ابوزیاد، مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے روزے میں احرام باندھے ہوئے۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے روزے کی حالت میں رخصت فرمایا ہے لیکن اپنے اصحاب پر شفقت فرماتے ہوئے

اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْوِصَالِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي.

انہیں حرام قرار نہیں دیا بلکہ رحم کی گئی کہ یا رسول اللہ، آپ تو سحری تک روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں سحری تک روزہ رکھتا ہوں لیکن مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۲۳۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَدَعُ الْحَجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهَةَ الْجَهْدِ.

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بکیر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم روزہ دار کو پچھنے لگوانے سے منع نہیں کرتے مگر ضعف کے ڈر سے۔

باب ۲۳۰۳ فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي رَمَضَانَ.

رمضان میں روزہ دار کو اگر احتلام ہو جائے

۲۳۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ الصَّائِمُ مِنْ خَلَّةٍ وَلَا مِنْ احْتِلَامٍ وَلَا مِنْ احْتِجَامٍ.

زید بن اسلم نے اپنے ایک ساتھی سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو قے آجائے، احتلام ہو جائے یا پچھنے لگوائے تو روزہ توڑے۔

ف: اگر روزے دار کو قے ہو جائے یا روزے کی حالت میں احتلام ہو جائے یا اس نے پچھنے لگوائے تو ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چاہیئے کہ اپنے روزے کو بدستور جاری رکھے اور یہ سمجھے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۰۵ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ.

سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان

۲۳۰۵ حَدَّثَنَا الْخُشَنِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ ابْنِ هَرْمَزَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ.

عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہرمز اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت معبد بن ہرمز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوتے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے یعنی سرمہ والی حدیث۔

۲۳۰۶ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

وہب بن بقیہ، ابومعاویہ، عتبہ بن ابوحکیم، عبداللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کی حالت میں سرمہ لگا لیا کرتے تھے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ

محمد بن عبید اللہ مخزومی، یحییٰ بن موسیٰ بلخی، یحییٰ بن عیسیٰ اعمش نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزہ دار کے لیے سرمہ لگانا برا سمجھتا ہو اور ابراہیم روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دیا کرتے۔

ف۔ روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے اور نہ سرمہ لگانے سے روزے پر کوئی اثر پڑتا ہے احادیث و آثار سے ایسا ہی ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۔ الصَّائِمُ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا

روزہ دار کا قصداً قے کرنا

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ.

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روزہ دار پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور اگر قصداً قے کرے تو قضا ہے۔

ابو سعید عبد اللہ بن سعید ابو عبد الرحمٰن، حسین، یحییٰ، عبد الرحمٰن بن عمرو اوزاعی، لیث بن ولید بن ہشام، ان کے والد ماجد معدان بن طلحہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موالی حضرت ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ملا اور ان سے عرض کی کہ حضرت ابو درداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے کہ میں نے آپ کے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي الْمُحَارِبِيَّ نَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ ثَوْبَانُ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

ف۔ اگر خود بخود قے ہوئی تو اس کے باعث روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر طبیعت خراب ہوئی، قے نے غلبہ کیا اور قصداً قے کی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ ایسے روزے کا کفارہ نہیں لیکن قضا لازم آئے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۔ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا بوسہ دینا

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

اسود نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

الأعمش عن إبراهيم عن الأسود وعلقمة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم ويباشر وهو صائم ولكنه كان أملكم لإربه۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے اور روزے کی حالت میں مباشرت فرمایا کرتے تھے لیکن آپ کے برابر خواہش پر کنٹرول رکھنے والا کون ہے۔

۲۱۱۔ حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع ثنا أبو الأحوص عن زياد بن علاقة عن عمه ابن ميمون عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل في شهر الصوم۔

ابوتوبہ ربیع بن نافع، ابوالاحوص، زیاد بن علاقہ، مخرمہ بن میمون، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزوں کے مہینے میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

۲۱۲۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن طلحة بن عبد الله يعني ابن عثمان القرشي عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلني وهو صائم وأنا صائمة۔

طلحہ بن عبداللہ ابن عثمان قرشی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیا کرتے اور میں بھی روزے سے ہوتی۔

۲۱۳۔ حدثنا أحمد بن يونس ثنا الليث ح وحدثنا عيسى بن حماد أنا الليث بن سعد عن بكير عن عبد الله عن عبد الملك بن سعيد بن جابر عن عبد الله بن سعيد عن جابر بن عبد الله قال قال عمر بن الخطاب هششت فقبلت وأنا صائم فقلت يا رسول الله صنعت اليوم أمرا عظيما قبلت وأنا صائم قال أرأيت لو مضمضت من الماء وأنت صائم قال عيسى بن حماد في حديثه قلت لا بأس قال فمه۔

احمد بن یونس، لیث۔ عیسیٰ بن حماد، لیث بن سعد، بکیر بن عبداللہ، عبدالملک بن سعید، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں روزے کی حالت میں خوش و خرم ہوا اور بوسہ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آج میں نے بڑی غلطی کی ہے کہ میں روزے کی حالت میں بوسہ دے بیٹھا۔ فرمایا کہ روزے کی حالت میں اگر تم کلی کرو تو کیا خیال ہے؟ عیسیٰ بن حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں عرض گزار ہوا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا تو یہ بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینا اسی طرح ہے جیسے کلی کرنا یعنی اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن یہ حکم مجمل ہے اور اس کی تفصیل دیگر احادیث میں ہے کہ آدمی اگر پختہ اور اپنے اوپر قابو رکھنے والا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جوان آدمی کو اس سے اجتناب ہی کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

باب ۲۱۲ الصائم يبلع ريقه

روزہ دار کا رال نگلنا

۲۱۴۔ حدثنا محمد بن عيسى ثنا

محمد بن عیسیٰ، محمد بن دینار، سعد بن ... عبدی مصدع

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ نَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمَصُّ لِسَانَهَا.

ابوکبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں اعتکاف کی حالت میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے اور ان کی زبان کو چوستے تھے۔

کراهية ذلك للشاب

جوان آدمی کے لیے مکروہ ہوتا

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ وَالصَّائِمُ فَرَخَّصَ لَهُ فَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ.

تصریح علی ابواحمد زبیری، اسرائیل ابوحنیس، ابوحصین، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روزہ دار کے مباشرت کرنے کے متعلق پوچھا آپ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی دوسرا آیا تو اسے منع فرمادیا۔ جس کو اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے منع کیا وہ جوان تھا۔

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْمَاطِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ.

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں ہوتے۔ عبداللہ انصاری نے اپنی حدیث میں کہا کہ احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے پھر روزہ رکھتے۔

جو رمضان میں حالت جنابت میں بیدار ہو

قعنبی، مالک، عبداللہ بن محمد بن اسحٰق ازدی، عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن مالک، محمد بن سعید، ابوبکر بن عبدالرحمن، عائشہ بنت ہشام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں ہوتے۔ عبداللہ انصاری نے اپنی حدیث میں کہا کہ احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے پھر روزہ رکھتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں بعض اوقات صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے غسل جنابت نہ فرمایا بلکہ صرف وضو فرما کر نماز فجر سے پہلے غسل کرتے تاکہ روزہ کے لیے آسانی ہو جائے۔ آپ کو احتلام نہیں ہوتا تھا اور نہ کبھی کسی دوسرے نبی کو احتلام ہوا کیونکہ احتلام کے ہونے میں شیطان کا دخل بھی ہوتا ہے اور ان مقدس ہستیوں میں شیطان کا دخل ہرگز نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۱۰ حدثنا محمد بن سلمة يعني المصيصي عن ابن اسحاق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معيقيب الدوسي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف على الباب يا رسول الله أدركني الصبح وأنا أريد الصيام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أصبح جنبا وأنا أريد الصيام فقال يا رسول الله لست مثلنا قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال والله إني لأرجو أن أكون أخشاكم لله وأعلمكم بما أتقي.

كفارة ۲۱۵ آية من آل لعلكم في رمضان

۲۱۱۱ حدثنا مسدد ومحمد بن عيسى المعنى قالا نا سفيان قال مسدد نا الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيكم رأى كذا وكذا فقال أنا يا رسول الله فقال ما حملك على ما صنعت قال رأيت أمامك فأحببت أن أكون بين يديك قال فهل نزعت قال نعم قال لم قال لأني رأيتك قد نزعت قال فهل تدري ما نزعت قال لا قال لم تنزع حتى تستفرغ قال فهل تدري لم

۱۲۲۹۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ایک گردن آزاد کرے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض کی گئی کہ میں محتاج ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بھرا ہوا عرق پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ تیسیٰ لو اور خیرات کرو۔ عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج پر کیا خیرات کروں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ خود کھا لو۔

۱۲۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ایک گردن آزاد کرے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض کی گئی کہ میں محتاج ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بھرا ہوا عرق پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ تیسیٰ لو اور خیرات کرو۔ عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج پر کیا خیرات کروں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ خود کھا لو۔

۱۹۲۱ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ حَسَنَةً غَيْرَهَا وَقَالَ فِيهِ كُلْهَا أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا۔ اس حدیث میں کہا کہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک عرق پیش کیا گیا یعنی تقریباً پندرہ صاع کھجوریں۔ اس پر کہا کہ ان کو تم کھا لو اور اپنے گھر والے۔ تیرا یہ روزہ نہ رکھنا ہوا اور اللہ سے استغفار کرنا۔

فائدہ: رمضان کا روزہ قصداً توڑنے کے باوصف اس شخص پر کفارہ لازم تھا، لیکن اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھوانا اور استغفار کرنا کافی قرار دیا، کفارے کی جگہ یہ بتایا کہ پندرہ یا بیس صاع کھجوریں اسے اپنے پاس سے خود کھانے اور اپنے بچوں کو کھانے کے لیے مرحمت فرمائیں یعنی سزا کو سزا سے بدلا دیا۔ یہ اس حلاوتِ لطف کا اظہار تھا جس سے خدائے ذوالمنن نے خاص اپنے محبوب کو نوازا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ هَلَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ السَّائِلُ إِذْهَبْ فَأَطْعِمْ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلٰى غَيْرِنَا فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رمضان میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں تو جل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کی، میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ خیرات کروں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ گیا۔ ابھی وہ اسی جگہ تھا کہ ایک آدمی گدھا ہانکتا ہوا آیا جس پر غلہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سوا پر خدا کی قسم، ہم تو خود بھوکے ہیں، خود ہمارے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا اچھا تم کھاؤ۔

۱۹۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

محمد بن عوف، سعید بن ابومریم، ابن ابی الزناد، عبدالرحمٰن

ابن ابی الصہباء ثنا ابن ابی الزناد عن ابیہ عن خبیب بن عبد الرحمن ابن الحارث عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عباد بن عبد اللہ عن عائشۃ بہذہ القصۃ قال فلقی بعرق فیہ ثمانون صاعا۔

باب ۲۱۔ التغلیظ فیمن افطر عمدا

۲۴۰۴۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا شعبۃ ح وحدثنا حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن حبیب ابن ابی ثابت عن عمار بن عمیر عن ابن المطوس عن ابیہ قال ابن کثیر عن ابی المطوس عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر رخصۃ رخصہا اللہ لہ لم یقض عنہ صیام الدہر۔

۲۴۰۵۔ حدثنا احمد بن حنبل حدثنی یحیی بن سعید عن سفیان حدثنی حبیب عن عمارۃ عن ابن المطوس قال لقیت ابن المطوس فحدثنی ابن المطوس فحدثنی عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ابن کثیر وسلیمان قال ابو داؤد وقد اسندہ عن سفیان وشعبۃ عنہما ابن المطوس وابو المطوس۔

باب ۲۲۔ من اکل ناسیا

۲۴۰۶۔ حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد عن ایوب وحبیب وہشام عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اکلت وشربت ناسیا وانا صائم فقال اطعمک اللہ وسقاک۔

ابن ابی الزناد، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس واقعہ کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں ۸۰ صاع تھے۔

قصداً روزہ توڑنے کی سزا

سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن کثیر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، عمار بن عمیر، ابن مطوس، ان کے والد صاحب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا ایک روزہ بغیر کسی رخصت کے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے تو ساری عمر کے روزے بھی اس کی کوئی تلافی نہیں کر سکیں گے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان، حبیب، عمارہ ابن المطوس، ان کے والد صاحب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے ابن کثیر اور سلیمان کی حدیث کے مانند۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المطوس اور ابو المطوس کے بارے میں سفیان اور شعبہ میں اختلاف ہے۔

جو بھول کر کھا پی لے

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں بھول کر کھا پی بیٹھا حالانکہ میں روزے سے تھا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

ف: اگر کوئی روزے میں بھول کر کھا پی بیٹھے تو یاد آنے پر یہ سمجھے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ روزہ اس طرح کا ہے اور اس کھانے پینے کو خدا کی طرف سے مہمانی شمار کرے کہ اس نے اپنے بندے کو بھولا کر کھلا پلا دیا ہاں اگر کھاتے پیتے وقت

یا دراکیا تو جو کھا پی چکا وہ معاف لیکن اب کھانے کا ایک دانہ یا پانی وغیرہ کا ایک قطرہ بھی حلق سے پار نہ ہونے جائے بلکہ فوراً اگل دینا چاہئے کیونکہ اب کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

باب ۲۱۸ قضاء رمضان۔ روزوں کی قضائیں دیر کرنا

۶۲۷۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن يحيى بن سعيد عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سمع عائشة تقول إن كان ليكون علي الصوم من رمضان فما أستطيع أن أقضيه حتى يأتي شعبان۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تو میں انہیں نہ رکھ سکتی یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آ جاتا۔

باب ۲۱۹ فيمن مات وعليه صيام۔ جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں

۶۲۸۔ حدثنا أحمد بن صالح ابن وهب أخبرني عمرو بن الحارث عن عبيد الله بن أبي جعفر أن محمد بن جعفر بن الزبير حدثه عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام عنه وليه۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابوجعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی ان روزوں کو رکھے گا۔

ف۔ امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی ان روزوں کو رکھے گا لیکن ائمہ حق کے باقی تینوں آئمہ مجتہدین کا مذہب دیگر احادیث کی بنا پر یہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اس کے ولی پر ان روزوں کا رکھنا لازم نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے مال سے ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا دیدیا یا ولی اس کے مال سے ادا کر دیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۲۹۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان عن أبي حصين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال إذا مات الرجل في رمضان ولم يصم أطعم عنه ولم يكن عليه قضاء فإن نذر قضى عنه وليه۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو پھر تندرست نہ ہو بلکہ مر جائے تو اس کی جانب سے کھانا کھلایا جائے اور اس کے اوپر قضا نہیں ہے اور اگر اس نے نذر مانی ہو تو ولی اسے پورا کرے۔

باب ۲۲۰ الصوم في السفر۔ سفر میں روزے رکھنا

۶۳۰۔ حدثنا سليمان بن حرب وسدد قالا نا معتمر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن حمزة الأسلمي سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني رجل أسرد الصوم أفأصوم في السفر قال صم إن شئت۔

ہشام بن عروہ کے والد عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حمزہ اسلمی سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں متواتر روزے رکھنے والا ہوں تو سفر میں روزے رکھ لیا کروں؟ فرمایا کہ چاہو تو

باب مَنْ اخْتَارَ الْفِطْرَ

روزہ نہ رکھنا کس کو پسند ہے

ف: روزہ کا اختیار رکھنے میں اختیار ہے چاہے رکھے اور چاہے نہ رکھے۔ اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی اختلاف ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر روزہ نہ رکھنے کا حکم نہ دیا ہوتا۔ اس حالت میں کسی فرق کو ملحوظ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ نظر یہ ہمارا کل سفر میں کس دور میں سہولت میسر آگئی ہے لہٰذا اگر اس زمانہ کا مسافر جو روزہ رکھ لیتا ہے کہ رمضان المبارک میں رکھے ہوئے روزوں میں جو فضیلت و برکت ہے وہ دوسرے مہینوں میں کہاں! یہ بات ہمارے سمجھ سے بالاتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْيَرَ الْعَبْسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حمزہ بن عمرو اسلمی کے غلام ابو مراد سے روایت ہے کہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ یا رسول اللہ میں سفر کے لیے تیار ہوتا ہوں۔ کبھی خود سفر کرتا ہوں اور کبھی کسی کو بھیج دیتا ہوں۔ کبھی دوران سفر رمضان کا مہینہ بھی آجاتا ہے۔ جوانی کے باعث مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہے۔ یا رسول اللہ روزوں کو مؤخر کر لینا اپنے لیے زیادہ آسان ہے یا روزہ رکھنے میں میرے لیے زیادہ ثواب ہے یا جو آپ نے فرمایا کہ اسے اختیار ہے جس طرح آپ چاہیں۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ بِعُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَ النَّاسَ ذَلِكَ فَأَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کے سفر کے لیے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب عسفان کے مقام پر پہنچے۔ پھر ایک برتن منگایا اور اسے اونچا کر کے پیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ پھر آپ نے روزہ افطار کر لیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔ یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ پس حضرت ابن عباس فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ لہٰذا جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ پس ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے چھوڑ دیا لیکن روزہ رکھنے والوں نے چھوڑنے والوں پر کوئی قسم کا عیب نہیں لگایا اور نہ چھوڑنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی قسم کا عیب لگایا۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَحَفْصُ

قرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ

ابن بیان العنقزی قالا ثنا ابن وھب عن یحیی بن ایوب عن ربیعۃ بن یزید عن عبد اللہ بن فراس عن ابی ھریرۃ قال اتیت ابا سعید الخدری وھو یغدی الناس وھم یاکلون فنظرت خلوفھم فلم اسمع کلاما احسن من صیامکم رمضان فی السنۃ اتی وجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم ینکر ولم یعب ولم یقل شیئا ولم یقل شیئا ولم یقل شیئا

مِنْ طَعَامِنَا هٰذَا فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثُكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلَى وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِأَحَدِهِمَا فَقَالَ فَتَلَهَّفُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں تمہیں نماز اور روزے کے متعلق بتاتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آدھی نماز معاف فرمادی ہے اور مسافر کے لیے روزے اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کے لیے۔ خدا کی قسم آپ نے دونوں کے متعلق فرمایا یا ان میں سے ایک کے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنے آپ پر افسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے کھانا کیوں نہ کھایا

باب ۲۲۲۔ جو سفر میں روزے رکھے

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُوَفَّلِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

اسمٰعیل بن عبداللہ نے حضرت ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور گرمی کے دن تھے یہاں تک کہ گرمی کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھ لیا کرتا تھا ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے سوا اور کسی نے روزہ نہیں رکھا تھا۔

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا خَلِيلُ بْنُ يَحْيَى نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو ضَمْرَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْرَقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حُمُولَةٌ يَأْوِي إِلَى شِبَعِ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ۔

خلیل بن ہشام، ہاشم بن قاسم۔ حبیب بن مکرم، ابوقتیبہ، عبدالعزیز بن حبیب بن عبداللہ ازدی، حبیب بن عبداللہ سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس سواری ہو جو اسے منزل مقصود تک پہنچا دے تو وہ رمضان کے روزے جہاں بھی اسے پائے۔

فسر بعض علماء نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ - (۱۸۵:۲) اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے۔ اس حکم سے مریض اور مسافر کو روزے چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں فرمایا ہے کہ مریض اور مسافر ضرور روزے چھوڑ دیں۔ اگر سفر میں آسانی ہو کسی وقت کا خدشہ نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا باعث فضیلت ہے۔ کیونکہ قضا کے روزوں میں یہ بات کہاں جبکہ دوسرے مہینوں کے مقابلے میں رمضان المبارک میں نیکیوں کا اجر ستر گنا زیادہ ملتا ہے۔ لہٰذا دوران سفر رمضان

کے مقدمے رکھنے میں زیادہ وقت کا سامنا نہ ہو تو فضیلت جمعہ حاصل کرنے کو بغیر اجازت اور رخصت تو ہر صورت موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۳۹۔ حدثنا نصر بن المهاجر نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عبد الصمد بن حبيب حدثني أبي عن سنان بن سلمة عن سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدركه رمضان في السفر فذكر معناه.

نصر بن مہاجر، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالصمد بن حبیب ان کے والد حبیب سنان بن سلمہ نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سفر میں رمضان کا مہینہ پائے پھر سند اور مضمون کی طرح ذکر کیا۔

باب ۲۳۳: متى يفطر المسافر إذا خرج

مسافر کب روزہ رکھنا چھوڑے

۶۴۰۔ حدثنا عبيد الله بن عمر حدثني عبد الله بن يزيد ح ونا جعفر بن مسافر نا عبد الله بن يحيى ح ونا محمد بن يحيى المعنى حدثني رجل يكنى ابن أبي أيوب نا عبد الله بن جعفر وأبو المليح قال عن شيخ يزيد بن أبي حبيب أن كعب بن ذفر الحضرمي أخبره عن جعفر قال جعفر بن سعد قال كنت مع أبي نضرة الغفاري في صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفينة من الفسطاط في رمضان فلم تقرب قذاها قال جعفر في حديثه فلم يجاوزا البيوت حتى دعا بالسفرة قال اقترب ثلث أنت ترى البيوت قال أبو نضرة أترغب عن سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر في حديثه فأكل.

عبید اللہ بن عمر، عبداللہ بن یزید۔ جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یحییٰ، سعید ابن ابوایوب۔ جعفر اور لیث نے کہا یزید ابن ابوحبیب، کعب بن ذفر حضرمی، جعفر بن سعد نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابونضرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رمضان کے مہینہ فسطاط سے کشتی میں تھا۔ دسترخوان آیا جس کا کھانا پیش ہوا۔ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ابھی گھروں سے آگے بڑھے نہ تھے کہ دسترخوان منگوایا گیا۔ پھر سے فرمایا کہ نزدیک آجاؤ میں عرض کیا کہ کیا آپ گھروں کو نہیں دیکھتے؟ حضرت ابونضرہ نے فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت سے روگردانی کرتے ہو؟ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا۔ پس انہوں نے کھایا۔

باب ۲۳۴: صفة ما يقطع فيه الصائم

کتنے سفر پر روزہ نہ رکھے

۶۴۱۔ حدثنا عيسى بن حماد أنا الليث ح ونا يحيى بن صدقة عن يزيد بن أبي حبيب عن الخير عن منصور الكلبي أن دحية بن خليفة خرج من قرية من دمشق مرة إلى قريته مرحلة من الفسطاط وذلك ثلاثة أميال في رمضان ثم إذا أفطروا أفطر معهم ناس وكرها آخرون أن

عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن صدقہ، یزید بن ابوحبیب، خیر، منصور کلبی سے روایت ہے کہ دحیہ بن خلیفہ ایک دفعہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکلے، جس کے درمیان مقبہ سے فسطاط کے برابر فاصلہ تھا یعنی تین میل اور یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے انہوں نے روزہ رکھا اور کتنے ہی لوگوں نے بھی ان کے ساتھ روزہ رکھا جبکہ بعض لوگوں نے چھوڑنا ناپسند کیا جب واپس اپنے گاؤں واپس آئے تو فرمایا۔ خدا کی قسم آج میں نے وہ

يُفْطِرُ وَأَفْطَرْنَا حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ ثَابَتْ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَدْرَكُهُ أَنَّ قَوْمًا لَمْ يَعْبَؤُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِي صَامَ ثُمَّ قَالَ وَمِنْ ذَلِكَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَصُومُ إِلَيْكَ۔

بات کبھی جس کے دیکھنے کی توقع نہ تھی کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے راستے سے منہ موڑ لیں گے جبکہ یہ لوگ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا۔ پھر اس کے ساتھ کہا اے اللہ! ہم تجھے اپنے پاس بلاتے ہیں۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصُرُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما غابہ کا ارادہ کرتے تو روزہ چھوڑتے اور نہ نماز قصر کرتے۔

باب ۲۳۱ مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ۔

جو کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ الْمُهَلَّبِ أَبِي جَهْضَمَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے اور سارا ہی قیام کیا مجھے نہیں معلوم کہ اپنی پاکی بیان کرنے کو ناپسند فرمایا اس لیے فرمایا کہ سونے اور آرام کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔

باب ۲۳۲ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے روزے رکھنا

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ۔

ابوعبید کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الاضحیٰ کے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ گے اور عید الفطر کے دن تم روزے چھوڑتے ہو۔

ف۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا حرام ہے کیونکہ دونوں دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اظہار مسرت اور کھانے پینے کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ عید الفطر کے روزے رکھنا کا سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ اور عید الاضحیٰ کا دن قربانی کا گوشت کھانے اور کھلانے کے لیے ہے۔ گویا ان دونوں دنوں میں بندہ اپنے رب کا مہمان ہوتا ہے لہٰذا روزے کی حالت سے اسے آزاد رکھا جاتا ہے۔ جو ان دونوں دنوں میں روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ کی مہمانی قبول نہیں کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا

عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ

وَهَيْبٌ نَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز صماء اور احتباء کے لباس سے کہ ایک کپڑے میں لپٹا اور دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے یعنی نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد۔

باب ۲۲۷ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے روزے

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو كُلْ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ۔

ابوداؤد مولیٰ ام ہانی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں حضرات کے سامنے کھانا پیش ہوا تو فرمایا کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میں تو روزے سے ہوں حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کھاؤ کیونکہ یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے ان میں روزے چھوڑنے کا اور ان کے روزوں سے آپ منع فرماتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ ان سے ایام تشریق مراد ہیں۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا وَهْبٌ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

حسن بن علی، وہب، موسیٰ بن علی۔ موسیٰ بن ابوشیبہ، وکیع، موسیٰ بن علی، ان کے والد ماجد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہم اہل اسلام کی عید ہیں۔ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ دو روزے تو عید الفطر و عید الاضحیٰ کے ہیں اور تین ایام تشریق کے یعنی ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو روزہ نہ رکھا جائے، کیونکہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کھانے پینے کے قرار دیئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۲۸ النَّهْيِ أَنْ يَخُصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

جمعہ کو روزے کیلئے خاص کر لینے کی ممانعت

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا کرے مگر اس سے ایک دن پہلے یا

أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله يوما أو بعده.

باب ۷۲۹: الرخصة في ذلك

۶۴۹۔ حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا سفيان بن حبيب ح وحدثنا يزيد بن خالد الرملي عن أهل حمص قالوا أخبرنا الوليد يعني ابن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر المازني عن أخته قال يزيد بن الصماء أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصوموا أيام التشريق إلا فيما رخص عليكم فإن لم يجد أحدكم إلا لحاء عنب أو عود شجرة فليمصه.

قال أبو داود هذا الحرف منكر.

باب ۷۳۰: الرخصة في ذلك

۶۵۰۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان ح وحدثنا محمد بن عيسى بن كثير ثنا سفيان عن أبي إسحاق عن أبي بكر عن أبي أمية عن جويرية بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهي صائمة قال أصمت أمس قالت لا قال تريدين أن تصومي غدا قالت لا قال فأفطري.

۶۵۱۔ حدثنا عبد السلام بن شعيب ثنا ابن وهب قال سمعت الليث يحدث عن ابن شهاب أنه كان إذا ذكر له أنه نهى عن صيام يوم السبت يقول ابن شهاب هذا حديث حمصي.

۶۵۲۔ حدثنا محمد بن الصباح بن سفيان ثنا الوليد عن الأوزاعي قال ما رأيت لهذا الحديث أصلا حتى سمعت يحيى بن أبي كثير يحدث عن ابن بسر هذا إني صوم يوم السبت قال أبو داود وقال

اس کے ایک دن پہلے کا روزہ رکھ لے۔

ہفتے کو روزے کیلئے خاص کر لینے کی ممانعت

حمید بن مسعدہ، سفیان بن حبیب۔ یزید بن خالد، ابوالولید، ولید بن مسلم، خالد بن یزید، خالد بن معدان، عبداللہ بن بسر سلمی نے اپنی بہن حضرت صماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت ہفتے کے دن روزہ نہ رکھے مگر جو تم پر فرض کیا گیا ہو۔ اگر اس دن تمہیں کچھ نہ ملے سوائے انگور کے چھلکے اور درخت کی لکڑی کے تو اس کو چبا لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

اس کی اجازت

محمد بن کثیر، سفیان، ثابت۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، ابوایوب حبشی نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو افطار کر لے۔

ابن وہب کا بیان ہے کہ میں نے لیث کو ابن شہاب سے روایت کرتے سنا کہ جب ان سے ذکر کیا جاتا کہ ہفتے کے روزے سے منع فرمایا گیا ہے تو ابن شہاب فرماتے کہ یہ ایک حمصی حدیث ہے۔

ولید کا بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا: میں اسے ہمیشہ چھپا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ مشہور ہو گئی یعنی ہفتے کے روزے سے متعلق ابن بسر کی حدیث۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام مالک نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے۔

مَالِكٌ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا كِذْبٌ۔
بِأَهْلِكَ فِي صَبِيرِ الرَّحِمِ عَرْضًا۔

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ عُمَرُ ذٰلِكَ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَكَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ يَا لَيْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ فَكَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ أَنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حُمَيْدٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص ہمیشہ روزے رکھ سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بات سے ناراض ہوئے جب حضرت عمر نے یہ حال دیکھا تو عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اللہ کے غصہ سے اور اس کے رسول کے غصہ سے حضرت عمر برابر یہی عرض کرتے رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جو شخص ہمیشہ روزے رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس نے نہ روزے رکھے اور نہ سمجھ بوجھ سے کام لیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے اس میں قوت کو شک ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا کہ کیا اس کی کسی کو طاقت ہو سکتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا کوئی شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا کہ حضرت داؤد کا روزہ ہے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا کوئی شخص ہمیشہ روزہ رکھے اور ہمیشہ نہ رکھے؟ فرمایا میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت دی جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور عاشورہ کا روزہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

عبداللہ بن سعید نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرنے کے ساتھ یہ بھی کہا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کے نزدیک یہ کیسا ہے کہ

الفطر والأضحى يوم الاثنين ويوم الخميس
قال وفيه نزلت علي القرآن.

ہے یہ حدیث اس بات پر کہ اس روزہ پر کراہت ہے اور اس میں قرآن ہم پر نازل ہوا۔

ف: یہ ہے کہ اس خیال سے روزہ رکھنے میں بڑی فضیلت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی روز ہوئی تھی اور اسی روز پیارے مصطفیٰ جان رحمت پر قرآن کا نزول شروع ہوا۔ معلوم ہوا کہ جن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور نزول قرآن جیسی اتنی اہم نعمتیں ہیں جن کے باعث انسان کو انسان بننا میسر آیا اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو اپنے خالق و مالک کا پتہ ملا۔ لہٰذا ان دونوں نعمتوں کی یاد نہ منانا کیا معنی رکھتا ہے تاکہ اللہ کے رسول اور اس کی کتاب سے دلی وابستگی رہے جو ہر مسلمان کا فریضہ ہے کیونکہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ۱
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

۵۵ حدثنا الحسن بن علي نا عفان نا وهيب نا أيوب عن أبي العالية عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة رأى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بني إسرائيل من عدوهم فصامه موسى قال فأنا أحق بموسى منكم فصامه وأمر بصيامه.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ اچھا دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ کا حق دار ہوں۔ پس آپ نے روزہ رکھا اور اس کا حکم دیا۔

۵۶ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن سماك الحنفي عن أبي القشيري عن أبيه عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نظر عاشوراء بعد سنة قال

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔ کیا یہی بات ہے؟ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! یہود اسی دن کو عید مناتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ضرور دسویں کا روزہ رکھوں گا۔ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نویں محرم کا روزہ رکھنا افضل ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی اس سے زیادہ کی کیا حالت ہے؟ فرمایا اگر ایک سال مزید زندہ رہا تو نویں کا روزہ رکھوں گا

تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَا
تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي
جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ
حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ
إِلَّا بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ
يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ
يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي
قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ
صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ فَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ
فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا.

ہو گئے کہا رسول اللہ آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا کہ تم کون ہو؟ عرض کی کہ میں وہی بدلی ہوں جو پچھلے سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا کہ تم میں تبدیلی کیوں آ گئی حالانکہ تم خوبصورت تھے۔ عرض کی کہ آپ سے جدا ہونے کے بعد میں نے کھانا نہیں کھایا مگر رات کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنی جان کو عذاب کیوں دیا؟ پھر فرمایا کہ ماہ صبر (رمضان) کے روزے رکھا کرو اور ہر مہینے میں ایک روزہ۔ عرض کی کہ زیادہ فرمایئے کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ فرمایا تو دو روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا تو تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا کہ حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑو روزہ رکھو اور چھوڑو روزہ رکھو اور

باب ۲۳۳ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ۔

محرم کے روزے رکھنا

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ
رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ
الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ شَهْرُ اللَّهِ
رَمَضَانَ۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (نماز تہجد) ہے۔ قتیبہ نے لفظ شَهْرُ نہیں بلکہ صرف رَمَضَانَ کہا ہے۔

ف۔ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد تمام نفل روزوں میں عاشورے کا روزہ سب سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد نفل نمازوں میں نماز تہجد سب سے افضل ہے۔ نماز تہجد کو حصول درجات میں بڑا دخل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نماز تہجد بھی فرض تھی۔ قرآن مجید میں اس نماز کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ (۷۳:۶) بیشک رات کا جاگنا نفس پر زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات کو بہت سیدھی کرتا ہے۔ جو اس عبادت مقدسہ کو اس کی لذت حاصل ہوتی ہے زبان حال سے کہتے ہوں گے ؎

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کم بخت تو نے پی ہی نہیں

باب ۲۳۴ فِي صَوْمِ رَجَبٍ۔

رجب کے روزے رکھنا

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عِيسَى

خالد ابن حکیم کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے

عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمٍ رَجَبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

باب ۲۳ فی صوم شعبان

۶۵۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۶۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنْ صَامَ صَامَ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَإِنْ أَفْطَرَ أَفْطَرَ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

باب ۲۳ فی صوم شوال

۶۶۱ حَدَّثَنَا الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسُلَيْمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ۔

وہب کے معذور کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجب کے روزے رکھا کرتے تھے روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔

شعبان کے روزے رکھنا

احمد بن منیع، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علی بن ابی طلحہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوقیس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مہینوں میں شعبان کے روزے زیادہ پسند تھے۔ پھر اسے رمضان سے ملا دیا کرتے۔

محمد بن عثمان عجلی، ابوبکر ابن ابی شیبہ، محمد بن عثمان، ابوسلمہ بن سلیمان، ابوبکر بن مسلم قرشی کے حالات پہلے گزر چکے ہیں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پیشہ کے روزوں کے متعلق فرمایا کہ تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے لہٰذا رمضان اور اس کے ساتھ روزے رکھو تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔ ایسا کیا تو گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔

شوال کے چھ روزے رکھنا

خلیلی، عبدالعزیز بن محمد، عثمان بن سلیم، سلیم بن سعید، عکرمہ بن ثابت انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے ساتھ چھ شوال کے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

ف: عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہیں اور جو رمضان کے روزے رکھ کر عید کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ (۱۶۰) ہر ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ چنانچہ رمضان کے روزے گویا دس مہینوں کے برابر ہو گئے اور باقی دو مہینوں کے برابر گویا ۶ دن ہو گئے یعنی ساٹھ دنوں کے برابر تو جس نے پورے رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے بھی تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۷: کَیْفَ کَانَ یَصُوْمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے روزہ رکھتے تھے

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَہْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہُ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ صِیَامًا مِنْہُ فِیْ شَعْبَانَ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور میں نے آپ کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ اِذَا کَانَ یَصُوْمُ الْاَوَّلَ لَا بَلْ کَانَ یَصُوْمُہٗ کُلَّہٗ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معناً اس کی روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آپ اس کے اکثر روزے رکھتے بلکہ پورے مہینے کے روزے رکھتے۔

باب ۲۳۸: فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ۔

پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اَبَانُ نَا یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُکَبِّرِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلٰی قُدَامَۃَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَنْ مَوْلٰی اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ اَطَّلَعَ ثُمَّ اَتَانِیْ وَاَنَا مُتَرَائٍ لَہٗ فِیْ طُلُبِ مَالٍ لِیْ فَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَقَالَ لَہٗ مَوْلًا لَہٗ اِنَّ رَجُلًا لَا یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَاَنْتَ تَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ الْاَعْمَالَ تُعْرَضُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ کَذَا قَالَ وَشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ

مولیٰ قدامہ بن مظعون نے مولیٰ اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے وادی القریٰ گئے۔ چنانچہ وہ حضرت اسامہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے مولیٰ نے ان سے کہا کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام دستوائی یحییٰ، عمرو بن الحکم سے نقل کیا ہے۔

يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ۔

باب ۲۳۹ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ مُخَاطِرًا بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ۔

باب ۲۴۰ فِي فِطْرِهِ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ۔

باب ۲۴۱ فِي صَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا وُهَيْبٌ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبٍ لَهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

اس عشرہ کے روزے رکھنا

ہنیدہ بن خالد نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھا کرتے تھے ذی الحجہ کے نو دن اور عاشورہ کے دن اور ہر مہینے میں تین دن اور ہر مہینے کی نو چند پیر اور جمعرات کو۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابوصالح اور مجاہد اور مسلم البطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنوں کا کوئی نیک عمل ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے اعمال سے زیادہ پیارا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی۔ فرمایا مگر وہ جو اپنی جان اور اپنے مال سے نکلا اور کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے۔

روزے نہ رکھنا

مسدد، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں ہرگز روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا

عرفہ کے روز عرفات میں روزہ رکھنا

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے دولت خانے میں تھے تو انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت

أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ.

باب ۲۴۲ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

۷۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الَّذِي يَصُومُهُ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

۷۰۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

۷۰۲ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے روز کچھ حضرات نے ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق بحث کی۔ بعض کہتے تھے کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض کہتے کہ روزے سے نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جس آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر جلوہ افروز تھے کہ نوش فرمالیا۔

عاشورہ کے روز روزہ رکھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایسا ہے کہ جاہلیت میں قریش اس کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی دور جاہلیت میں اس کا روزہ رکھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اس کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض فرما دیئے گئے تو وہ فرض ہے اور عاشورہ کا چھوڑ دیا پس جو چاہتا اس کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ عاشورہ کے روز کا ہم جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے متعلق حکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن اللہ کے دنوں میں سے ہے پس جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو پایا کہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون پر غالب فرمایا تھا۔ لہٰذا تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری نسبت

سَلَّمَ مِنْ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ

باب ۶۳ - مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَيُّوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِكْرَزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ قَالَ نَعَمْ

باب ۶۴ - فِي فَضْلِ صَوْمِهِ

۲۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ

حضرت عاشورہ محرم زیادہ قریب ہے اس کے روزے کا حکم اور جس کے نزدیک عاشورہ نویں دن ہے

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، اسمٰعیل بن امیہ مکی، ایوب بن عبداللہ بن مکرز نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ رکھنے اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ! اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے سال ہم نویں دن کا روزہ رکھیں گے۔ انتقال کر گئے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سال آ جائے۔

مسدد یحییٰ بن سعید، معاویہ بن صالح، مسدد اسمٰعیل، حاجب بن عمر، حکم بن اعرج کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو گن لو اور اس کے دن صبح کو روزہ سے ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس کے روزے کی فضیلت

عبدالرحمٰن بن مسعود اپنے چچا بان سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم نے آج روزہ رکھا؟ عرض کیا روزے کی نیت نہیں۔ فرمایا آج جتنا دن باقی ہے اسے پورا کر لو اور اس کی قضا کرنا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعاصم نے

ابوداؤد یعنی یوم عاشوراء۔

باب ۲۴۵ فی صوم یوم وفطر یوم۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا

۶۷۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن عیسیٰ ومسدد والاخبار فی حدیث احمد قالوا سفیان قال سمعت عمرا قال اخبرنی همام بن اوس سمعت من عبداللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ صیام داؤد واحب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد کان ینام نصفہ ویقوم ثلثہ وینام سدسہ وکان یصوم یوما ویفطر یوما۔

احمد بن حنبل اور محمد بن عیسیٰ اور مسدد، سفیان، عمرو، عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام روزوں سے داؤدی روزے زیادہ پسند ہیں اور تمام نفل نمازوں سے اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز زیادہ پسند ہے۔ وہ نصف رات سوتے اور تہائی رات قیام کرتے اور چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرتے تھے۔

باب ۲۴۶ فی صوم الثلث من کل شہر۔

ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۶۷۷۔ حدثنا مسدد بن کثیر انا هشام عن ابی اخی محمد بن ابن ملحان القیسی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نصوم البیض ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ قال وقال هن کهیئۃ الدهر۔

ابن ملحان قیسی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو اور فرمایا کہ ہر مہینے میں یہ روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

۶۷۸۔ حدثنا ابوکامل نا ابوداؤد نا شیبان عن عاصم عن زر عن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شهر ثلثۃ ایام۔

ابوکامل، ابوداؤد، شیبان، عاصم، زر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔

باب ۲۴۷ من قال الاثنین والخمیس۔

جس نے کہا کہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھے

۶۷۹۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حماد عن عاصم بن بهدلۃ عن سوادۃ الهجیمی عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من الشهر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعۃ الاخری۔

عاصم بن بہدلہ نے سوادۃ الہجیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے، تو چنانچہ پیر اور جمعرات کو نیز دوسرے ہفتے کے پہلے پیر کو۔

۶۸۰۔ حدثنا زهیر بن حرب نا محمد

ہفیدہ ہجیمی کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں

ابْنُ حَنْبَلٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ حُبَيْبٍ الْمَعْنَى
وَاحِدٌ قَالَا نَا أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ
يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَمَا الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسَ وَالْخَمِيسَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنے کا حکم فرماتے یعنی پہلے پیر اور جمعرات کو تیسرے دوسری جمعرات کو۔

باب ۷۴ مَنْ قَالَ لَا يَصُومُ مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

جس نے کہا جس دن چاہے روزہ رکھے۔

۲۴۸۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ الْخَوَارِزْمِيُّ عَنْ
مُطَرِّفٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ
شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ
أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ۔

معاذہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ تین روزے رکھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں میں نے عرض کی کہ مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے؟ فرمایا کوئی تخصیص نہ فرماتے بلکہ مہینے کے جن دنوں میں چاہتے روزے رکھتے۔

باب ۷۵ النِّيَّةِ فِي الصَّوْمِ

روزے کی نیت کرنا

۲۴۸۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ
قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ
اللَّيْثُ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَيْضًا عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ
مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، ابن لہیعہ، یحییٰ بن ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، سالم بن عبداللہ بن عمر، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ کے والد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے لیث اور اسی طرح یونس بن یزید نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے اسی کے مانند اور موقوف کیا ہے حضرت حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے۔

باب ۷۶ التَّرْخِيصِ فِيهِ

اس کی اجازت

۲۴۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ
وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ
طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

محمد بن کثیر، سفیان... اور عثمان بن ابوشیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے

اللہ علیہ وسلم فما دخل علی قال هل عندکم طعام فقلنا لا قال فانی صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اهدی لنا حیس فقال ارینیه فلقد اصبحت صائما فاکل

کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ جب ہم نہیں کہتے تو فرماتے میں روزے سے ہوں۔ طلحہ نے یہ بھی کہا کہ ایک روز پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے ہم نے آپ کے لیے اٹھا رکھا ہے۔ فرمایا لاؤ میں نے صبح سے روزہ رکھا ہوا تھا پس آپ نے کھا لیا۔

۲۴۵۸۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبة نا جریر بن عبد الحمید عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ بن الحارث عن ام ہانی قال لما کان یوم الفتح فتح مکة جاءت فاطمة فجلست عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ہانی عن یمینه فاتت الولیدان باناء فیه شراب فناولته فشرب منه ثم ناولها فشربت منه فقالت یا رسول اللہ لقد افطرت وکنت صائمة فقال لها کنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو حضرت فاطمہ آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئیں اور حضرت ام ہانی آپ کے دائیں جانب۔ ایک لونڈی برتن میں کوئی پینے کی چیز لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے لے لیا اور اس میں سے نوش فرمایا۔ پھر حضرت ام ہانی کو دیا تو انہوں نے اس میں سے پیا اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں نے روزہ توڑا ہے کیونکہ میرا روزہ تھا۔ فرمایا کیا تمہارا کچھ کام رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو نفلی روزہ توڑنا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

ف۔ نفلی روزہ اگر توڑ دیا جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اس کی جگہ روزہ رکھنا بہتر ہے کیونکہ قبل ازیں مختار تھا کہ نفلی روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن رکھ لیا تو پورا کرے۔ یہ توڑ دیا تو دوسرا رکھے۔ اس طرح نفل نماز اگر کسی وجہ سے توڑ دی تو کوئی گناہ نہیں قبل ازیں مختار تھا کہ نفل نماز پڑھنا یاد پڑتا لیکن شروع کر دی تو پوری کرے۔ پوری کر لی اور توڑ دی تو اب دوبارہ پڑھے کیونکہ اب اس کا ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۵۵ من رأى عليه القضاء

جس کے نزدیک روزے کی قضا ہے

۲۴۵۹۔ حدثنا احمد بن صالح نا عبد اللہ ابن وهب اخبرنی حیوة بن شریح عن ابن الهاد عن یزید مولی قرة عن عروة ابن الزبیر عن عائشة قالت اهدی لی ولحفصة طعام وکنا صائمتین فاهدی لنا فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلنا یا رسول اللہ انا اهدیت لنا هدیة فاشتهینا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا علیکما

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور حضرت حفصہ کے لیے ہدیہ کے طور پر کھانا پیش کیا گیا اور ہم دونوں روزے سے تھیں لیکن ہم نے روزے کھول دیئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں ہدیہ دیا گیا ہے اور ہمارا اس کے لیے دل چاہا تو ہم نے روزے توڑ دیئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر کچھ بھی لازم

صَوْمِهَا غَيْرَ رَمَضَانَ الخ۔

نہیں ہے مگر رمضان کے دوسرے مہینوں کے روزے کی۔

باب ۲۵۲: الْمَرْأَةُ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا۔

عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا

۲۴۸۶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا خاوند اگر موجود ہو تو رمضان کے مہینوں کے علاوہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دے۔

شرح: عورت کفل مدرے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خاوند کی اجازت ہو جبکہ وہ موجود ہو اور اگر خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنے کی اجازت نہیں تو خود کا مقام ہے کہ پروردگار عالم نے خاوند کو کتنا اونچا مقام دیا ہے جو عورتوں کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ کاش! مرد اور عورت اپنی اپنی حدود کو پہچانیں اور دوسری قوموں کی بے راہ روی کو دیکھ کر اسلامی غیرت کا جنازہ نہ نکالیں۔ مرد مسلمان غیر مسلموں کی پیروی میں مسلمانوں کی نجات اخلاقی و معاشی نہیں بلکہ ان کی سرخروئی دین حقہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ ہمارا نصب العین تو یہ ہونا چاہیے۔ ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

۲۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيَفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفْطِرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور ہم آپ کے پاس تھے، عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ توڑ دیتا ہے اور صبح کی نماز نہیں پڑھتا حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت صفوان آپ کے پاس موجود تھے، لہٰذا ان سے پوچھا گیا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ کہنا کہ مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں تو یہ دو سورتیں پڑھتی ہے اور میں نے اسے منع کیا کیونکہ لوگوں کو ایک سورت کا پڑھنا کفایت کرتا ہے۔ اور اس کا روزہ توڑ دینے کا معاملہ تو یہ متواتر روزے رکھتی ہے۔ اور میں جوان آدمی ہوں لہٰذا صبر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت اسے منع فرمایا کہ عورت اپنے

فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نُسْقِطُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.

خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور اس کا کہنا کہ میں سورج طلوع ہونے پر نماز پڑھتا ہوں، تو ہم بال بچے دار ہیں، محنت کرتا ہوں، ہمارا دن چڑھے آنکھ کھلتی ہے، فرمایا جب آنکھیں کھلیں تو نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ نے

باب ۲۵۳۔ فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَلِيمَةٍ

جب روزہ دار کو ولیمہ میں بلایا جائے

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو اسے قبول کرنا چاہیئے، اگر روزہ نہ ہو کھانا کھالے اور اگر روزہ دار ہو تو دعا کرنی چاہیئے۔ ہشام نے کہا کہ الصلوٰۃ سے دعا مراد ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے حفص بن غیاث نے بھی۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دینا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں۔

باب ۲۵۴۔ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال تک رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَرُبَّمَا اعْتَكَفَ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً

ابورافع نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال اعتکاف نہ کیا تو اگلے سال آپ نے بیس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ

عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا ثُمَّ نَظَرَ فَإِذَا الْخِبَاءُ قَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا أَبِالْبِرِّ تُرَوْنَ مُرْ بِبِنَائِي فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ حَتَّى اعْتَكَفَ عَامًا مِنْ أَزْوَاجِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنے معتکف میں داخل ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو خیمہ لگانے کا حکم دیا خیمہ لگا دیا گیا اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے خیمے بھی لگا دیئے گئے۔ جب آپ نے نماز فجر پڑھی تو خیموں کی طرف نظر فرمائی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا تو آپ کے خیمے کو لپیٹ دیا گیا اور آپ نے اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَضُرِبَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابواسامہ نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے اس میں ہے کہ آپ نے اپنے خیمہ کا حکم دیا تو لگا دیا گیا اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے خیمے بھی لگا دیئے گئے۔ اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

اعتکاف کہاں کرے؟

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْتَكِفُ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت سالم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے بھی وہ جگہ کہاں جس میں مسجد کے اندر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

معتکف کا قضاء حاجت کیلئے گھر میں داخل ہونا

۲۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ.

تعالیٰ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو سر مبارک کو میرے نزدیک کر دیتے تو میں کنگھی کر دیا کرتی تھی اور آپ کاشانۂ اقدس میں تشریف نہ لاتے مگر انسانی تقاضے کی حاجت کے لیے۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اللَّيْثِ أَنَّ سَلَمَةَ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَعُقَيْلٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے زہری سے عائشہ سے جو عروہ کا عمرہ سے روایت کی نقل کیا تو ان کی کسی نے متابعت نہیں کی اور روایت کی ہے معمر اور یونس بن یزید اور عقیل اور ابن عیینہ نے زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأُتِيَ بِصَفِيَّةَ تَزُورُهُ فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا لِيَقْلِبَهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ قَرِيبًا مِنْ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِينَا أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا.

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو حیی کی بیٹی صفیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے باتیں کرتی رہیں۔ پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو آپ بھی پہنچانے کے لیے آپ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان کا محل حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھا۔ پس دو انصاری گزرے۔ جب انصاریوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز چلنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے دو قبیلوں سے ایسا فرمایا کہ ہمیں بتا دیا ہے کہ بعض مواقع پر ایسے ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا تم اس خیال میں نہ رہنا کہ ہر کوئی پارسا ہے کوئی بھلا ایسے مواقع سے پرہیز کرے جس سے دوسرے لوگوں کے ذہنوں میں غلط فہمی پیدا ہو سکے اگر کوئی ایسا موقع آ جائے جس سے کسی کو یہ گمان ہونے کا خدشہ ہو تو اس کی وضاحت کر دے تاکہ وہ سزا اس سے بدظن ہو کر ہلاکت میں نہ پڑے کیونکہ شیطان ایسے مواقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور ہر ایک کو ایسا گمراہ کر دیتا ہے جس کی طرف انسان کے وہم و گمان کا بھی گزر نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وحدثنا محمد بن يحيى بن فارس الذهلي حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الزهري بهذا الإسناد مثله غير أنه قال حتى إذا كان عند باب المسجد عند باب أم سلمة مر رجلان فسلم عليه فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم على رسلكما إنها صفية بنت حيي.

خبیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچے تو حضرت ام سلمہ کے دروازے کے پاس سے دو آدمی گزرے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

معتکف کا بعض کی عیادت کرنا

وحدثنا أبو الطاهر وأحمد بن عيسى قال أحمد حدثنا وقال أبو الطاهر أخبرنا عبد الله بن وهب أخبرني الليث بن سعد وأبو صخر عبد العزيز بن أبي سليم وعبد الرحمن بن القاسم أن القاسم بن محمد حدثه عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل رأسه وهو في المسجد فأرجله وكان لا يدخل البيت إلا لحاجة الإنسان إذا كان معتكفا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزر جاتے تھے اور اس کا حال پوچھ لیتے تھے۔ ابو صخر کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔

زہری نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ معتکف کے لیے سنت ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، جنازے کے ساتھ شامل نہ ہو، عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور کسی حاجت کے لیے باہر نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور معتکف روزے کے بغیر اور جامع مسجد میں اعتکاف نہیں کرے گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت صدیقہ کے سنت فرمانے کو عبدالرحمن بن اسحاق کے سوا کوئی نہیں کہتا۔ امام ابو داؤد

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ.

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک رات یا ایک دن تک کعبہ کے پاس اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدِيلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فِيهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَرَّ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ الْجَارِيَةَ فَأَرْسِلْهَا مَعَهُمْ.

عمرو بن محمد نے عبداللہ بن بدیل سے یحییٰ ان دونوں کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: اسی دوران کہ وہ حضرت عمر اعتکاف میں تھے کہ لوگوں نے تکبیر کہی۔ فرمایا: اے عبداللہ، یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہوازن کے قیدیوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرما دیا ہے۔ فرمایا: تو اس لونڈی کو بھی ان کے ساتھ روانہ کر دو۔

باب ۲۵۵ الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَكِفُ.

مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنَفِيٍّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي. انْتَهَى كِتَابُ الصِّيَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ پس وہ زردی اور سرخی دیکھتیں۔ چنانچہ کبھی ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں۔ روزوں اور اعتکاف کا بیان ختم ہوا۔

أول كتاب الجهاد

جہاد کا بیان

باب ۲۵۹ ساحة في الهجرة

ہجرت کا بیان

۲۴۷۵۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني أبو الفرج ثنا الوليد يعني ابن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي السوار عن معاوية بن حيدة القشيري أن أعرابيا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك إن شأن الهجرة شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فتفعل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا

۲۴۷۵۔ عطاء بن یزید ابوالسوار معاویہ بن حیدہ قشیری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم پر افسوس! ہجرت بڑی سخت چیز ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں، فرمایا کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ عرض کی ہاں، فرمایا کہ سمندر کے دوسری طرف عمل کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

۲۴۷۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن مجاهد قال سألت عائشة عن الهجرة فقالت لا هجرة اليوم كان المؤمن يفر أحدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة أن يفتن عليه فأما اليوم فقد أظهر الله الإسلام فالمؤمن يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية

۲۴۷۶۔ مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے زمانہ میں ایک شخص اپنے دین کو لے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگتا تھا اس خوف سے کہ کہیں اس پر فتنہ نہ برپا کر دیا جائے، لیکن آج کے دن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے اب مسلمان جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کرے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

۲۴۷۷۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم بن بهدلة عن أبي وائل قال قال رجل يا رسول الله أرأيت هجرتنا هل انقطعت

۲۴۷۷۔ ابووائل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری ہجرت ختم ہو گئی ہے

کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے

۲۴۷۷۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أنا عيسى عن ابن جريج أخبرني عبد الرحمن بن عوف

أَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

ابو ہند حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہجرت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ ختم ہو جائے اور توبہ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع کرے۔

۷۰۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کا روز ہے جب مکہ مکرمہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے اور جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل جایا کرو۔

۷۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا عَامِرٌ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو وَعِنْدَنَا الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ

عامر کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا۔ ان کے پاس کافی لوگ تھے تو وہ بھی بیٹھ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ف: اپنے دین و ایمان کو بچانے کی خاطر اپنے ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں جانے والا مہاجر ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے بہت اجر دے گا۔ لیکن ہجرت یہی نہیں ہے بلکہ گناہ کے کاموں کو چھوڑ دینا اور دوسروں کو تنگ کرنے سے باز رہنا بھی ہجرت ہے اور ایسا کرنے والا بھی مہاجر کی طرح بڑے اجر کا مستحق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۶ فی سکنی الشام

شام کی سکونت

۷۱۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا

حضرت عبداللہ بن حبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد عنقریب پھر ہجرت ہوگی۔ پس زمین پر بسنے والوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کو اختیار کریں گے اور زمین پر وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا کے ہو گئے ہیں۔ عنقریب زمین انہیں الٹ پلٹ دے گی، اللہ تعالیٰ

فَلَكُمْ الْعَرْصَةُ وَلَهُمْ الْعَرْصَةُ وَلَكُمْ الْغَنَائِمُ وَلَهُمْ الْمَغَارِمُ الَّتِي تَغْرَمُونَهَا وَالْغَنَائِمُ

انہیں پر واپس کرنا لازم ہوگا اور آپ کے لئے ان کا شریک ہونا اور غنیمت حاصل ہوگی۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ أَقْوَامٌ إِلَى أَنْ تَكُونَ لَهُمْ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ۔

حضرت ابن حوالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب یہ صورت حال آنے والی ہے کہ تمہارے مختلف لشکر ہوں گے ایک شام کا لشکر ایک یمن کا لشکر اور ایک عراق کا لشکر۔ حضرت ابن حوالہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر مجھے یہ صورت پائی تو کس کی اختیار کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ شام والوں کے ساتھ رہنا کیونکہ اللہ کی زمین میں یہ سرزمین اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کی اس میں جمع کر دیتا ہے اگر تمہیں یہ بھی منظور نہ ہو تو پھر اپنے یمن کے علاقوں کے ساتھ رہنا اور اپنے حوضوں سے پانی پلانا اللہ تعالیٰ نے شام اور اس کے رہنے والوں کا ذمہ لیا ہے۔

باب ۲۶ فی دعاء الجہاد

جہاد کا حکم دائمی ہے

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ۔

مطرف نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر ہمیشہ اپنے مخالفوں سے لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخر گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔

۱۔ اس باب اور اس سے ماقبل باب کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جہاد حق پر قائم ہے گا جو دین و ایمان کے دشمنوں سے ہمیشہ برسر پیکار رہے گا۔ خواہ وہ دشمن دین غیر مسلموں کے روپ میں جہاد یا مسلمانوں کی شکل میں ہو۔ اول قسم کے دشمنوں سے تو اب آپ واقف ہو چکے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو مسلمان ہیں مگر اسلام کی روح سے بالکل بیگانہ ہیں اور نفس و شیطان کے پیرو ہیں اس طرح غیر مسلموں کے ہم مذہب دشمن ہیں اور بعض غیر مسلم اندرونی دشمن ہیں۔ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے بھی قولی، مالی اور لسانی سطح پر جہاد کیا جاتا ہے اور اسلام کے بدترین دشمن وہ ہیں جو مسلمان ہیں کر مسند شیخ اسلام بن کر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تلقین کرتے ہیں تاکہ یہ غیر مسلمان کی بنا پر ایمانی پہلو کو لے کر مسلمانوں کو ایسے عقائد میں مبتلا کر دیں جو ان کے شر سے بچانا افضل ترین جہاد اور عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ

باب ۲۷ فی ثواب الجہاد

جہاد کے ثواب کا بیان

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ.

پوچھا گیا۔ کون سے مومن کا ایمان زیادہ مکمل ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس آدمی کا جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اس سے کوئی برائی نہ پہنچے۔

باب ۲۶۷ النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ

سیاحت کی ممانعت

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي بِالسِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

محمد بن عثمان دمشقی، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث قاسم بن ابوعبدالرحمن نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

باب ۲۶۸ فَضْلِ الْقَتْلِ فِي الْغَزْوِ

جہاد سے لوٹنے کی فضیلت

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ كَغَزْوَةٍ.

محمد بن مصفی، علی بن عیاش، لیث بن سعد، یحیٰی بن ایوب ابن شہاب، حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد سے لوٹنا بھی ایسے ہی جہاد کرنے کی طرح ہے۔

باب ۲۶۹ فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ

دیگر اقوام کے علاوہ رومیوں سے لڑنے کی فضیلت

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَّامٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُلَامٍ لَهَا أَحْدَثَ وَهِيَ مُسْتَوْفِيَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُسْتَوْفِيَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَنِي فَلَنْ أَرْضَى حَتَّى يَقْتُلَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكِ لَأَجْرَ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ

حضرت عبدالعزیز بن ثابت بن قیس بن عجلان اپنے والد ماجد سے ان کے دادا محترم نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کو ام خلاد کہا جاتا ہے اور اس نے نقاب ڈالی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس سے کہا کہ تم اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب ڈالی ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا۔ میری حیا تو نہیں گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔

إذا قفل أهل الثغر.

باب ۳۶ في ركوب البحر والغرر

۲۴۷۔ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي أنبأ الوليد عن سعيد بن عبد العزيز عن شريح بن عبيد عن عبد الله بن محمد بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يركب البحر إلا حاج أو معتمر أو غاز في سبيل الله وإن تحت البحر نارا وتحت النار بحرا.

۲۴۷۸۔ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي أنبأ يحيى بن حمزة عن سعيد بن عبد العزيز عن محمد بن مهران عن أنس بن مالك قال حدثتني أم حرام بنت ملحان قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أول جيش من أمتي يغزون البحر قد أوجبوا قالت قلت يا رسول الله أنا فيهم قال أنت فيهم ثم قال أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم قلت أنا يا رسول الله فيهم قال لا.

جہاد کے لیے بحری سفر

فضیر بن مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے لوگوں کے سوا کوئی سمندر کا سفر نہ کرے حاجی، عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حرام نے فرمایا کہ مجھے سلیمان نے بتایا یزید بن ابی حبیب نے حضرت مہران سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے حضرت ام سلیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اس سمندر کے بیچ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا تو بھی ان میں شامل ہو گی۔ پھر آپ سر رکھ کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے اٹھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اس طرح فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا تو پہلے گروہ میں ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے سمندری جہاد کیا اور اپنی سواری پر سوار ہوئے تو ان کی سواری ان کو لے کر گر پڑی اور وہ اس سے گر کر شہید ہو گئے۔

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت کے سمندری جہاد کو خواب میں دیکھنا اور حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرض کرنا ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي - اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سن کر اچھا میں دعا کروں گا یہ نہ فرمانا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَأَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ میں شامل ہو گی سبحان اللہ یہ خوف خدا کا نتیجہ ہے کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور کرم سے اپنے لیے سب کو غلط اعلم بنایا اور اپنی مملکت میں مادون و معتمد فرمایا ہے۔ جب ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشگوئی

کے بحری جہاد میں کے دوسرے گروہ کا حال بیان فرمایا تو حضرت ام حرام پھر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم۔ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ فرمان رسالت ہوا انت من الاولین۔ تم پہلے گروہ والوں سے ہو۔ سبحان اللہ محمد فرماتے ہیں کہ ان کا پہلے گروہ میں شامل ہو جانا کیسے معلوم ہوا؟ جہلاء جیسے بے خبر لوگ اس کے سوال کیا کہہ سکتے ہیں۔

وَإِنْ مَرَّتْ بِجُزُوكَ الدُّنْيَا مَعْرُورَةً

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سُلَيْمَ بْنَ مِلْحَانَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَطْعَمَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپ قباء تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس بھی جلوہ افروز ہوتے تو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر اقدس کی صفائی کرنے بیٹھ گئیں آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بْنِ نَاصِحٍ أَبُو زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسِيتُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَنَسِيتُهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَاهُ.

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم کی بہن حضرت رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو وہ اپنا سر دھو رہی تھیں۔ دوبارہ سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو ہنستے ہوئے یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ میرے سر دھونے پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا نہیں اور آگے کنگھی کے ساتھ بالوں کا واقعہ بیان کیا۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهُجَيْمِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ نَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الرَّبَعِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَائِدِ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ.

محمد بن بکار برسانی، مروان، عبدالرحیم ہجیمی دمشقی، مروان، ابوسلیمان ربعی، یعلیٰ بن شداد نے حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمندری سفر میں چکر آنے والا وہ ہے جس کو قے آئے اور اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے اور جو ڈوب جائے اس کے لیے دو شہید کے برابر ثواب ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ نَا أَبُو مُسْهِرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ

سلیمان بن حبیب نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن خود اللہ

إِنَّمَا مَثَلُ الْمُجَاهِدِ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ہے ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اس کی ضمانت اللہ تعالیٰ پر ہے یہاں تک کہ اسے موت دے تو جنت میں داخل کرے یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے واپس لوٹائے دوسرا وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو جنت میں داخل کرے یا اجر اور غنیمت دے کر واپس لوٹائے تیسرا وہ آدمی ہے کہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس نے سلام کیا اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ حدیث پاک کے مطابق ان تینوں کاموں کا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے یعنی مجاہد اپنے گھر واپس آنے تک۔ جب کہ موجودہ دور کے مسلمان اسلام کے کلمہ سلامتی کی خاطر جہاد کرنے سے خیر باد کہہ چکے اور صرف نام کی خاطر لڑنا یا خانہ جنگی باقی رہ گئی۔ دوسرے مسجد کی طرف جانے والا جب مسلمان کہلوانے والوں کی اکثریت براہ راست بھی بھول چکی ہے تیسرے وہ شخص جو گھر میں گئے تو السلام علیکم کہے۔ اتنے آسان کام کو کرکے بھی اگر ہم اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں تو ہمیں اپنی دانشمندی کا ماتم ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پارہ ——— ۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۵ فی فضل من قتل کافرا

کافر کو قتل کرنے کی فضیلت

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا اسمٰعیل یعنی ابن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدا۔

محمد بن صباح بزاز نا اسمٰعیل ابن جعفر علاء سے اس کے والد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اس کا قتل کرنے والا کبھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

ف۔ کافر نے دنیا میں جو جرم کیا تھا اس کی سزا اسے قتل کرنے والے مسلمان کو اللہ تعالیٰ جہنم میں نہیں بھیجے گا بلکہ ایسے مجاہدین کو جنت میں داخل کرے گا۔ مجاہد کو دوسرے لوگوں پر یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ جہاد کے صلے میں جنت اور اعلیٰ قسم مراتب اس کے درجات حاصل ہوتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۶ فی حرمۃ نساء المجاہدین

مجاہدین کی بیویوں کا احترام

۲۳۴۔ حدثنا محمد بن منصور نا سفیان عن شعبۃ عن علقمۃ بن مرثد عن ابی بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم ما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ الا وقف لہ یوم القیامۃ فقیل ذلک ما ظنک۔

ابوبریدہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت خانہ نشینوں پر اس طرح ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت خانہ نشینوں پر ہے جو مجاہدین کی بیویوں کے ساتھ خلاف شرع کام کرے گا تو قیامت کے روز اسے کھڑا کر کے مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس نے تیری بیوی کے ساتھ خیانت کی تھی لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟

ف۔ مجاہدین کے اہل و عیال کی نگہداشت کرنا ان کے کام آنا بڑا ضروری ہے کہ اس کے باعث غازیوں کو بھی جہاد کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اگر پیچھے رہنے والوں میں سے کوئی مجاہدین کے بال بچوں کے ساتھ خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس خائن کو کھڑا کر کے مجاہد سے روز قیامت دلائے گا کہ جتنی چاہو اس کی نیکیوں میں سے لے لو۔ جب نیکیوں کے سوا اس روز کچھ پلے نہیں ہوگا۔ اور اپنی بداعمالی کے باعث نیکیاں دوسرے کو دینی پڑ گئیں تو بات کیسے بنے گی؟ لہٰذا ہر

مسلمان کو چاہیئے کہ اس دار عمل میں ہمیشہ آخرت کی بہتری کو پیش نظر رکھے اور اپنے اعمال سے اپنی حیات کو برباد ہونے سے بچانے کی کوشش کرتا رہے۔ ایسے اعمال و افعال سے بچتا رہے جو آخرت میں اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوں۔

باب ۲ فی السریۃ تخفق

مجاہدین کا اہل خیمت کے بغیر لوٹنا

۲۴۵۔ حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا عبد اللہ بن یزید ثنا حیوۃ ثنا ابو ہانی حمید بن ہانی الخولانی عن ابی علی الجنبی عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتخفق وتصاب الا تم اجرھم من اجورھم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتغنم الا عجلت لھم ثلثی اجرھم من الآخرۃ ویبقی لھم الثلث فان لم تغنم او تصب لم یتم لھم اجرھم۔

عبداللہ بن عمر بن میسرہ، عبداللہ بن یزید، حیوۃ اور ابن ہبیرہ ابوہانی حمید، ابوعلی جنبی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غازی اللہ کے راہ میں جہاد کریں اور انہیں مال غنیمت ملے تو ان کے اجر سے دو تہائی اجر انہیں دنیا ہی میں مل جاتا ہے باقی ماندہ اجر انہیں مال غنیمت دلے تو ان کا پورا اجر باقی ہے۔

باب ۲۷ فی تضمین الذکر فی سبیل اللہ عز وجل

جہاد کے دوران ذکر الٰہی کی فضیلت

۲۴۶۔ حدثنا احمد بن محمد بن المغیرۃ ثنا ابن وھب عن عمرو بن الحارث وسعید بن ابی ایوب وحیوۃ بن شریح وابن لھیعۃ عن دراج ابی السمح عن ابی الھیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الغازی فی سبیل اللہ عز وجل والحاج والمعتمر وفد اللہ دعاھم فاجابوہ وسألوہ فاعطاھم۔

احمد بن مغیرہ، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ایوب، حیوۃ بن شریح، ابن لہیعہ، دراج ابوسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راہ میں نماز، روزہ، اور ذکر الٰہی کا جو مال خرچ کرتے ہے اس سے سو گنا زیادہ ہے۔

باب ۲۸ فی من مات غازیا

جو جہاد کرتا ہوا مر جائے

۲۴۷۔ حدثنا محمد بن الخطاب بن بحدعا ثنا بقیۃ بن الولید عن ابن لہیعۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ ان رجلا من حمیر یقال لہ عبد الرحمن بن عائذ الازرعی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شھد بدرا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ عز وجل فمات او قتل فھو شھید او وقصتہ دابتہ او رمتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شھید وان لہ الجنۃ۔

عبدالرحمن حمیری، جو غزوہ بدر میں شریک تھے، عبداللہ بن لہیعہ، ابوزرعہ، ابوہریرہ، کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عائذ ازرعی، حضرت ابوبکر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کی راہ میں جہاد پر گیا یا مارا گیا تو شہید ہے یا اسے اس کے گھوڑے نے اچھال دیا یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ کھایا یا اپنے بستر پر مرگیا یعنی اللہ تعالیٰ کے جس طرح بھی موت دے وہ شہید ہے اور اسے جنت ملے گی۔

ف۔ مجاہد جب اللہ کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دینے کے لیے اپنے گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گھر والوں کے لئے سامان کی حفاظت و دیانت میں ہے۔ اس دوران اس کی موت خواہ کسی طرح واقع ہو جائے تو اللہ نے اسے شہید ہی شمار کرنا ہے اور اسے جنت عطا فرمانا ہے کیونکہ اس کا مقصد اپنی جان کی بازی لگا دینے کا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۵۳ فی فضل الرباط

۲۴۸۔ حدثنا مسدد بن مسرهد نا عبد الله بن وهيب نا الليث عن عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن عبد الله بن محيريز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل ميت يختم على عمله إلا المرابط فإنه ينمو له عمله إلى يوم القيامة ويؤمن من فتان القبر

باب ۲۵۴ فی فضل الحرس فی سبیل اللہ عزوجل

۲۴۹۔ حدثنا أبو توبة نا معاوية يعني ابن سلام عن زيد يعني أخاه عن أبي سلام أنه سمعه يقول سمعت أبا سلام قال حدثني أنس بن عبد الله عن سهل بن الحنظلية أنهم ساروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كانوا بحنين جاء فارس فقال يا رسول الله إني انطلقت بين أيديكم حتى طلعت جبل كذا وكذا فإذا أنا بهوازن على بكرة أبيهم بظعنهم ونعمهم وشائهم اجتمعوا إلى حنين فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال تلك غنيمة المسلمين غدا إن شاء الله ثم قال من يحرسنا الليلة قال أنس أنا يا رسول الله قال فاركب فركب فرسا له فجاء فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبلت هذا الشعب حتى صرت في أعلاه ثم استقبلتكم جميعا فلما أصبحنا غدونا

مورچہ بندی کی فضیلت

فروہ بن نعلبہ نے حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرنے والے کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے اس کے جو مورچہ کھڑے رہنے کی حالت میں مرا کیونکہ اس کے عمل میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت

سہل نے حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے وقت ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور کافی چلنے کے بعد رات کے وقت ہم نے کوچ کیا تو ایک سوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوا۔ پھر ایک پہاڑی کی اگر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے سے گیا۔ یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو ہوازن والوں کو دیکھا کہ اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو حنین کے مقام پر جمع کیے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرما کرتے ہوئے فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابو مرثد غنوی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں۔ آپ نے فرمایا۔ تو سوار ہو جا۔ پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھاٹی کی طرف جا اور اس کی چوٹی پر چڑھ جا اور تمہاری وجہ سے آج رات ہم دشمن کی طرف سے محفوظ رہیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [

الوَرْدَانِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور جہاد کا اس کے دل میں خیال بھی نہ آیا تو اس کی موت نفاق کے ایک حصے پر واقع ہوئی۔

ف: ہر مجاہد کے لئے لازم ہے کہ جہاد میں کبھی کوشش نہ کی اور نہ ایسا کرنے کا کبھی ارادہ ہوا تو ایسے شخص کا اسلام سے دلی تعلق گویا کبھی قائم ہی نہیں ہوا اور اس کا یہ طرز عمل منافقت کا ایک حصہ ہے۔ انسان کی سربلندی خدمت دین مبین میں ہے اور اس سے محروم ہونا بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی عصیاں شعاروں کی نافرمانی بندے کو غلامی دین مبین کی توفیق عزت عطا فرمائے اور دارین کی بھلائی نصیب کرے۔ آمین۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَمْزَةَ الْجَرَجَرَائِيِّ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ حَمْزَةَ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

عمرو بن عثمان، یزید بن حمزہ جرجرائی، ولید بن مسلم، یحییٰ بن حارث قاسم ابوعبدالرحمان، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جہاد نہ کیا اور نہ غازی کی تیاری کرائی اور اس کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک دینے والی مصیبت سے دوچار کرے گا۔ یزید بن حمزہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ قیامت سے پہلے۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرو مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے۔

ف: کافروں اور مشرکوں سے جہاد کرنے کی مختلف قسمیں ہیں۔ یہاں تین کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی مالی جہاد، جانی جہاد اور لسانی جہاد۔ زبان سے تقریر و تحریر کے ذریعہ اسلام کی حقانیت اور کفر و شرک کا بطلان ثابت کرنا لسانی جہاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۷ فِي نَسْخِ نَفْيِ الْمَنِّ بِالصَّدَقَةِ۔

جہاد کی عدم شمولیت کا خاص حکم سے منسوخ ہونا

۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَخْرُجُوا إِلَّا مَنْ أَذِنَّا لَهُ مَا آبَاؤُنَا وَمَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعْمَلَ لِغَيْرِهِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ نَسَخَهَا الْآيَةُ الَّتِي قَبْلَهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد خداوندی: اگر تم نہ نکلو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا۔ سخت عذاب (۹: ۳۹) اور مدینہ والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (۹: ۱۲۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ سابقہ والی آیت سے منسوخ ہے کہ: ایمان

اللہ علیہ وسلم التکبیر فوضعت عنونۃ علی
لحوزی فوجدت من ثقلہا فی المرۃ الثانیۃ
کثقلہا فی المرۃ الاولی ثم مر علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرنا یا نبی
فکیف لا یستوی القاعدون من المؤمنین
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فی
الصف الا تکلما قال زید فما رأیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما قال لنا الا ورأی لکم عذرا لکم
انظر الی سلمۃ بن صخر فی کفیہ

۲۷۔ حدثنا سفیان عن اسرائیل بن عمار
عن عمرو عن موسی بن انس عن انس بن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ترکتم
بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا ولا انفقتم من
نفقۃ ولا قطعتم من وادی الا وہم معکم
یا رسول اللہ وکیف یکونون معنا وہم بالمدینۃ
قال حبسہم العذر

باب ۲۶۵ ما یجزی من الغزو

۲۷۔ حدثنا ہارون بن عبد اللہ حدثنا حجاج
قال ابن جریج اخبرنی ابن شہاب عن عبد اللہ بن
عبد اللہ بن عتبۃ عن زید بن خالد الجہنی
ان رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا وان
خلف الغازی فی اہلہ بخیر فقد غزا

۲۸۔ حدثنا سعید بن منصور انا ابن
وہب اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن
ابی حبیب عن بکیر عن ابی سعید مولی المہری
عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان وقال

آگئی جس کا بوجھ میں نے اپنے کندھوں کی بیچ میں دفعہ محسوس
کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
اے زید پڑھو جو مسلمانوں میں سے بیٹھ رہیں بغیر کسی
عذر کے اور جہاد میں جانے والے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میرے پاس لکھ لاؤ یہ آیت۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے اس حکم کو جیسے کہ نازل فرمایا تھا میں نے اسے لکھ دیا۔ قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے گویا میں
اس آلہ کی چپٹے کو اب دیکھ رہا ہوں جو اس کی لکھنے کی لکڑی کے ساتھ
لگا ہوا تھا۔

موسیٰ بن انس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مدینہ منورہ میں
ایسے لوگوں کو بھی چھوڑ آئے ہو کہ جو تم سفر کرتے ہو، جو مال
خرچ کرتے ہو اور جو وادیوں کو طے کرتے ہو، ہر کام میں
تمہارے ساتھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہمارے ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں جب کہ وہ مدینہ منورہ میں
ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

دوسروں کو جہاد کا ثواب ملنا

عبد اللہ بن عمرو بن ہند الجملی بواسطہ والد عبد اللہ بن عبد الرشید
یحییٰ ابو سہل بشر بن السری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ جو شخص راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان
فراہم کرے تو گویا اس نے بھی جہاد کیا اور جو غازی کے اہل
عیال کی اس کے بعد بھلائی کے ساتھ خبر گیری کرے تو گویا
اس نے بھی جہاد کیا۔

یزید ابو ابو سعید مولی مہری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے
کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف
ایک لشکر بھیجتے ہوئے فرمایا۔ چاہیئے کہ دو آدمیوں میں سے
ایک دوسرا غازی بن کر جائے پھر پیچھے رہنے والوں سے فرمایا کہ

...

...

...

ان اللہ لیدخل بالسہم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا لیس من اللہو الا ثلاث تادیب الرجل فرسہ وملاعبتہ اہلہ ورمیہ بقوسہ ونبلہ ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانہا نعمۃ ترکہا او قال کفرہا

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک بنانے والے کو جو اس کے بنانے کی نیت رکھتا ہے۔ دوسرے تیر پھینکنے والے کو اور تیسرے تیر پکڑانے والے کو۔ لہٰذا تیر اندازی کرو اور سواری کرو۔ لیکن تیر اندازی کی سواری کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے اور اسلام میں کھیل نہیں ہیں مگر تین (۱) آدمی کا اپنے گھوڑے کو سدھانا (۲) اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرنا (۳) تیر کمان کے ساتھ نیزہ بازی کرنا۔ جو سیکھنے کے بعد نفرت کرتے ہوئے تیر اندازی کو چھوڑ دے تو یہ ایک نعمت کو چھوڑنا یا فرمایا کہ کفران نعمت کیا۔

۴۲۷۔ حدثنا سعید بن منصور نا عبد اللہ بن وہب اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکیر بن عبد اللہ بن الاشج حدثہ ان عبد اللہ بن عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ حدثہ ان عقبۃ بن عامر الجہنی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو علی المنبر وأعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابوبکر بن اشج، عبداللہ بن رافع، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وأعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ (۸/۶۰) میں قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ تین بار قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔

اس زمانہ میں اپنے حریف کو زیر کرنے میں تیر اندازی کو جو اہمیت حاصل تھی اس کے پیش نظر بہت طاقت و قوت شمار ہوتی تھی آج دشمن کو زیر کرنے کے لیے نسبتاً وہ کبھی مہارت اور متعلقہ سازوسامان پر کسی ملک کی طاقت و قوت کا دارومدار ہوتا ہے اور فضائی لحاظ سے اسے اتنا ہی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ ماضی سے ہم کیا کہہ سکتے ہیں آج کل طاقت ور ملک کس کو کہا جا سکتا ہے جو ایٹمی طاقت بن چکا ہے اور اس کے مقابلہ میں وہ ملک کمزور شمار کیے جاتے ہیں جو ایٹم کی طاقت سے محروم ہیں افسوس مسلمانوں کی آج یہ حالت ہے کہ ان کا ایک ملک بھی ایٹمی طاقت نہیں بن سکا۔ اور سب ہی غیر مسلم اقوام کے دست نگر بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں کے سربراہوں کو عقل عطا فرمائے اور کچھ مہربانی فرمائے کہ یہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ آمین

باب ۲۸۳۔ فیمن یغزو ویلتمس الدنیا۔

جو مال دنیا کی خاطر جہاد کرے

۴۲۸۔ حدثنا حفص بن عمر نا الحکم بن ابان عن ابی بشر یعنی جعفر بن ایاس عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی

ابوبکر نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس سے مقصود

اللہ علیہ وسلم أكان الرجل يقاتل الرجل ويقاتل
إلى جنبه للدنيا أم ما فيهما فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يقاتل لشيء
فذكر له ما يقاتل الرجل شجاعة ويقاتل
حمية ويقاتل رياء فأي ذلك في سبيل الله
قال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا
فهو في سبيل الله عز وجل

۲۵۲۷۔ حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع
عن ابن المبارك عن ابن أبي ذئب عن الزهري
عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رجلا
جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله الرجل يقاتل حمية
ويقاتل شجاعة ويقاتل ليرى مكانه
فمن في سبيل الله قال من قاتل لتكون
كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله
عز وجل

۲۵۲۸۔ حدثنا محمد بن عيسى حدثنا
حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن أبي
العرزمي أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال إن الرجل ليقاتل
الحمية ويقاتل للذكر ويقاتل ليرى مكانه
فأي ذلك في سبيل الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون
كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله
عز وجل

۲۵۲۹۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا أبو خالد
عن شعبة عن عمرو قال سمعت أبا وائل
عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمعناه

ہو تاکہ اس میں اللہ کا بول بالا ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۲۵۲۸۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک شخص بہادری کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص حمیت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص ریا کے لئے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۲۵۲۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک شخص بہادری کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص حمیت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص ریا کے لئے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۲۵۳۰۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

۲۴۷۔ حدثنا سلیمان بن سلم الانصاری نا عبدالرحمن بن مہدی نا حماد بن سلمۃ ح و نا محمد بن الصباح عن اسماعیل بن عبداللہ بن رافع عن جبان بن عتیک عن عبداللہ بن عکیم قال قال عبداللہ بن عتیک وما شہد اللہ امرأ یشہد فی الجمع والامر فقال یا عبداللہ بن عکیم ان قلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قلت مرائیا مکثرا بعثک اللہ مرائیا مکثرا یا عبداللہ بن عکیم علی ای حال قلت ازوت بعثک اللہ علی تلک الحال۔

مسلم بن حاتم انصاری، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن ابوسلمہ، اسماعیل بن عبداللہ بن رافع۔ جبان بن عتیک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا عبداللہ! اگر تم صابر ہو کر اور ثواب کی نیت سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والا کھڑا کرے گا اور ثواب پانے والا بنا کر اٹھائے گا اور اگر تم نے ناموری اور بہادری دکھانے کو لڑائی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریا کار بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ! جس نیت سے تم لڑائی میں شریک ہوئے تھے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حال میں اٹھائے گا۔

ف۔ جہاد کے اجر کا انحصار مجاہد کی نیت پر ہے۔ اگر مرضیات الٰہی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے جہاد کیا تو اس کے مطابق اجر ملے گا۔ اگر مرد مال نیت حاصل کرنے کی غرض سے جہاد کیا تو اجر سے محروم رہے گا۔ خلیت ملنے کے لئے اگر اپنی بہادری اور شجاعت دکھانے کی غرض سے جہاد کیا تو ریاکاروں میں شمار ہوگا۔ غرض نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا۔ ہر حال تمام نیکیوں کا دارومدار نیت پر ہے اور اسی کے مطابق بندہ کو ثواب و عذاب مرتب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری و دیگر مؤلفین نے اپنی اپنی صحیح میں سب سے پہلے حدیث انما الاعمال بالنیات کو لکھا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۸۳۔ فی فضل الشہادۃ

فضیلت شہادت

۲۴۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبداللہ بن ادریس عن محمد بن اسحق عن اسماعیل بن امیۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم بأحد جعل اللہ ارواحہم فی جوف طیر خضر ترد انہار الجنۃ تأکل من ثمارہا وتأوی الی قنادیل من ذہب معلقۃ فی ظل العرش فلما وجدوا طیب مأکلہم ومشربہم ومقیلہم قالوا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ نرزق لئلا یزہدوا فی الجہاد ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ تعالیٰ انا ابلغہم عنکم فأنزل واللہ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی غزوۂ احد میں شہید کر دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کی شکل میں بدل دیا جو جنت کی نہروں پر پھرتے ہیں۔ اس کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے اور عرش کے سایہ کی خوشگوار نعمتوں کی تو کہنے لگے کہ ہماری طرف سے کون ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں تاکہ جہاد سے ان کی دلچسپی نہ گھٹے اور میدان کارزار میں سستی نہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے خبر پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ

اللہ عزوجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون

نے حکم نازل فرمایا جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہوں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں

فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی کامیابی اور کامرانی کو دنیا میں ہی لوگوں پر ظاہر فرما دیا تھا اور ان کی زندگی کا ثبوت دیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ شہید مرتا نہیں بلکہ زندہ رہتا ہے اور اللہ کے ہاں سے رزق پاتا ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ شہید کی زندگی کا یہ ثبوت اس کے ورثاء کے لیے بھی ہے اور اس کے متعلق بھی یہ ضروری ہے کہ اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شہداء کی زندگی انبیاء کرام کی زندگی کے مشابہ ہوتی ہے اور اس کا ثبوت بھی یہ ہے کہ جس طرح انبیاء کرام کے اجسام کو مٹی نہیں کھاتی اسی طرح شہداء کے اجسام بھی مٹی کے اثر سے محفوظ رہتے ہیں اور اس طرح شہید کو بھی انبیاء کرام کی طرح ایک خاص قسم کی زندگی عطا کی جاتی ہے جو عام مردوں کی زندگی سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور اس طرح شہید کو

اللہ علیہ وسلم بعثم النبیذ فی سقاء یغلی من
اللیل فیقوم فیشربہ صبیحۃ یومہ او یومین او ثلثۃ
باب ۲۸۴ فی الشوی عن ذکر الشہید
۷۵۱ حدثنا محمد بن کثیر الزاہری نا
سلمۃ یعنی ابن الفضل عن محمد یعنی ابن اسحاق عن یحیی
بن عباد عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
لما اصیب اصحاب الجمل دخل علی ابی بکر فعرفت
فی وجہہ الشر فقلت ما شانک فقال خیر اصاب
ابنتک فقلت فما بال رأسی قال ما بہ شیء فلما
سجی ابی بکر ثوبہ قلت یا ابتاہ ما قال لک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خیرا قال انہ قال
ان عائشۃ اصیبت فقلت ما بال رأسی قال ما بہ شیء
فلما سجی ثوبہ قلت یا ابتاہ ما قال لک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا خیرا قال انہ قال ان

[illegible] ما جاء في الرجل يغزو يلتمس الأجر والذكر
[illegible] من يغزو يلتمس من ذلك شيئا
[illegible] ما جاء في من غزا وحج أيهما أفضل
[illegible] ما جاء في الرجل يغزو وأبواه كارهان
[illegible] ما جاء في الرجل يغزو وله أبوان
[illegible] ما جاء في الرجل يغزو وعليه دين
[illegible] ما جاء في الرجل يغزو ويترك عياله
[illegible] ما جاء في الرجل يغزو ويستأجر أجيرا

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

حضرت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا میں اس لیے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں فرمایا کہ ان کے پاس لوٹ جاؤ جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا تُجَاهِدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ.

ابوالعباس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں جہاد کروں؟ فرمایا کیا تمہارے والدین ہیں؟ عرض گزار ہوا ہاں فرمایا کہ تم انہی کے درمیان جہاد کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالعباس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.

ابوالہیثم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرکے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے ماں باپ کوئی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہیں۔ فرمایا کیا تو ان سے اجازت لی ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا ان کے پاس واپس جا اور ان سے اجازت طلب کر اگر وہ تجھے اجازت دیں تو جہاد کر ورنہ ان دونوں کے ساتھ نیکی (احسان) کر۔

قال مصنف جہاد والدین کا جہاد ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہیں کرسکتا۔ جہاد کو چھوڑا جاسکتا ہے لیکن والدین کی خدمت کو نہ چھوڑے۔ آج کل والدین کی خدمت سے اولاد کس قدر بے نیاز ہوچکی ہے کہ اس بات کی مطلق پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ نہیں سوچتے کہ اولاد کی بھی والدین کی خدمتگاری پر موقوف ہے اور إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ پر نظر نہیں رکھی جاتی کہ جنت تو ہمارے گھروں میں موجود ہے جو والدہ کی خدمت سے حاصل ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۹۲ فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ

عورتوں کا جہاد میں حصہ لینا

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد میں حضرت ام سلیم اور انصار کی بعض عورتوں کو لے جایا

وَاسْتَعِنْ بِالْأَنْصَارِ يَسْتَعِنْ بِكَ الْمُهَاجِرُونَ الْجَرِيءُ

باب ۲۹۵ فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ أَصْلَ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ

باب ۲۹۶ الرَّجُلُ يَحْمِلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُكَيْرٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ عَتِيكٍ قَالَ حَمَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذَّنَ أَذَانَ الْأَمْرِ وَقَالَ لِيَمْشِ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ مَنْ لَيْسَ لَهُ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَحْمِلْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لَأَحَدِنَا ظَهْرٌ يَحْمِلُ عَلَيْهِ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِنَا

کمزور پیدل چلنے والوں کی مدد کرنے کے لیے

ظالم حاکم کی معیت میں جہاد کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (۱) جس نے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس کے قتل سے ہاتھ روکنا، کسی گناہ کے باعث اس کی تکفیر کرنا اور کسی عمل کے باعث اسے اسلام سے خارج نہ کرنا۔ (۲) جہاد جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے، اسے کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل رد نہیں کر سکتا ہے اور (۳) تقدیر پر ایمان رکھنا۔

محمول نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد تم پر واجب ہے ہر امیر کے ساتھ ہو کر خواہ وہ نیک کام کرتا ہو اور نماز تم پر واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ نیک کام کرتا ہو اور اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو اور نماز ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ نیک کام کرتا ہو اور اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کیے ہوں۔

دوسرے کی سواری کے سہارے جہاد کرنا

شیخ حمزہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کا اذن دیا تو فرمایا: مہاجرین و انصار! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس مال نہیں اور خاندان کے حمایتی بھی نہیں، پس تم میں سے ہر شخص دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شریک کرلے اور ہم میں سے سواری والے دوسروں کی طرح اپنی ہی باری پر سوار ہوں۔ حضرت جابر کا

يَعْلَى الْأَعْنَقُ الْعَنْبَرِيُّ بِكَيْلٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ ... ضَمَمْتُ إِلَيَّ نَاضِحَيَّ أَوْ ثَلَاثَةً فَقَالَ لِي الْأَعْنَقُ الْعَنْبَرِيُّ أَحَبُّ مِنْ حَمْلِي.

بیان ہے کہ میں نے اپنے ساتھ دو یا تین اونٹوں کو ملا لیا تھا اور میں دوسروں کی طرح اپنی باری پر ہی سوار ہوتا تھا۔

باب ۲۹۵: فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

جو ثواب اور غنیمت کے لیے جہاد کرے

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ ابْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَمْرَةُ ابْنُ رُوَيْبَةَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَاءٍ فَمِنَّا مَنْ يُقَاتِلُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي رِعَايَةِ إِبِلِهِ أَوْ فِي الْحَظِيرَةِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهِ بِيَدِي فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ إِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللهُ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ فَقَالَ فَعَصَانِي ثُمَّ أَطَاعَنِي فَقَالَ أَفْعَلُ.

خوبہ بن زعب فہمانی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں فی غنیمت کے لیے بھیجا۔ ہم واپس لوٹے اور ہمارے ہاتھ کوئی مال غنیمت نہ آیا۔ آپ نے چہرہ پر ناراضگی کے آثار ظاہر فرمائے اور کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر کہ میں عاجز ہو جاؤں اور انہیں ان کے ہاتھوں کے سپرد بھی نہ کر کہ یہ عاجز ہو جائیں اور انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ ہمیں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میری پیشانی پر اور فرمایا اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارض مقدس (شام) میں نازل ہے تو سمجھ لینا کہ زلزلے، بلیے اور بڑے بڑے حوادث نزدیک آگئے اور قیامت اس دن تجھ سے اتنی نزدیک ہوگی جتنی میرا ہاتھ تیرے سر سے ہے۔

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزْوَةُ الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَهُ الْقَيْءُ فَلَهُ بِكُلِّ قَيْءٍ يَقِيئُهُ غَزْوَةٌ وَمَنْ غَرِقَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ وَمَنْ مَاتَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ أَقَامَ فَلَهُ أَجْرُ مُرَابِطٍ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بحری غزوہ دس خشکی غزوات کے برابر ہے اور جو شخص سمندر کے بالکل نزدیک ہو جائے اس کے لیے ہر قے کے بدلے ایک غزوہ ہے اور جو ڈوب کر مرا اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے اور جو مرا اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو ٹھہرا رہا اس کے لیے مرابط کا اجر ہے۔

باب ۲۹۶: فِي الرَّجُلِ يُنْفِقُ مَالَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

جو اپنی جان خدا کو بیچ دے۔

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى يُهْرَاقَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا رب عزوجل ایسے بندے کو پسند فرماتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اس کے ساتھی جان کر بھاگ جائیں اور وہ جانتا ہو کہ اس کے گناہ کیا ہیں، پھر واپس آ جائے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ میرے

يُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الْمَلِكَ الْطَّلْعَانَ إِلَى حَيْثُ رَجَعَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي وَيَسْأَلُ رَبَّهُ حَتَّى صَلَّى الْفَجْرَ.

کے جو جنت سے اللہ کے پاس جاتا اس کی بلندی کے لیے جہاں سے وہ واپس لوٹا تھا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

باب ۲۹۵ فِيمَنْ يَسْأَلُ شَهَادَةً بِمَنْزِلَةِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى.

جو مسلمان ہوا اور پھر راہ خدا میں مارا گیا

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ كَانَ لَهُ مَمْلُوكٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَقَ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَأَسَرَهُ الرُّومُ فَأَتَوْا بِهِ إِلَى عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ يَا عَمْرُو أَنْتَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ

هَذَا لِلَّهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَالَ أَخِي لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ هَذَا الْأَسْوَدِ مَا لَدَغَتْنِي عَلَيَّ سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ لِذَلِكَ وَشُكْرًا إِنَّهُ بَهَلَ مَاتَ سَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ شَاهِدٌ بِسَمَاعِنَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ مُحَمَّدًا فِي عَنْ أَبِيهِ يَسْأَلُ ذَلِكَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ لَمَاتَ مَاتَ شَهِيدًا وَأَنَا فَلَمَّا أَجَرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ مَالِكٍ مَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي يَحْيَى بْنُ جُهَيْمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَطَنَّ أَحَدَهُ أَصَابَ عَقِبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَّمَ بِعَضِّ الْمُشْرِكِينَ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيْهِ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَأَنِّي لَمْ أَكُنْ قَتَلْتُ ذَلِكَ الرَّجُلَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ وَقَدْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا۔

باب ۲۹۔ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَهْلٍ

سے جان کر کر جاد کیا۔ جب اپنے تلوار واپس کھینچی تو اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے متعلق گفتگو کی اور کہا کہ یہ ایسے کوئی تھے جن کی موت اپنے ہی ہتھیار سے واقع ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہاد کرتے ہوئے جہاد نوت ہوئے ہیں۔ ابو شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت سلمہ بن اکوع کے صاحبزادے سے پوچھا تو انہوں نے اپنے والد ماجد کے حوالے سے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ایسا کام کیا کہ جہاد کرتے ہوئے جہاد نوت ہوئے۔ اللہ ان کے لیے دوگنا اجر [illegible]

صدقہ بن ابو سلام کے والد ابو سلام نے اپنے والد محترم سے روایت کیا ہے کہ ہمارے محلہ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ ہم نے جہینہ کے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی کا قصد کیا اور اس پر ضرب لگائی تلوار خطا گئی اور خود اسی کی ٹانگ پر جا لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا وہ اسے مسلمان ہو کر کافر کو قتل کرے، بہتیرا بھاگا۔ چنانچہ لوگ اس کی جانب لپکے لیکن وہ دولت پا چکا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس کے کپڑوں میں دفن کیے جانے کا حکم دیا اور اس پر نماز جنازہ کی تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ شہید ہے؟ فرمایا۔ ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

تصادم کے وقت کی دعا

ابو سلمہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں (۱) اذان کے وقت کی اور (۲) تصادم کے وقت جب کہ ایک دوسرے سے بھڑ جائیں۔ موسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے رزق نے سعید بن عبدالرحمٰن عن ابو سلمہ عن ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ابن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت المعذر۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پرسش کے وقت کی دعا کی۔

باب ۳ فی من سأل اللہ الشہادۃ۔

جو اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے

۲۵۹۔ حدثنا ہشام بن خالد ابو مروان وابن المصفی قالا نا بقیۃ عن ابن ثوبان عن ابیہ عن مکحول الی ملائ ابن ہمیر ان معاذ بن جبل حدثہم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ فقد وجبت لہ الجنۃ ومن سأل اللہ القتل من نصب صادقا ثم مات او قتل فان لہ اجر شہید زاد ابن المصفی فی حدیثہ ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ او نکب نکبۃ فانہا تجیء یوم القیامۃ کاغزر ما کانت لونہا الزعفران وریحہا کریح المسک ومن خرج خارجا فی سبیل اللہ عز وجل فان علیہ طابع الشہداء۔

ابن سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عذر کا وقت۔

۲۵۹۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اونٹنی دوہنے کے وقت تک کے برابر اللہ کے راستہ میں جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی پھر وہ مر گیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔ ابن مصفی نے یہاں یہ بھی کہا جس کا شکار میں کوئی زخم آیا یا کوئی چوٹ آئی تو قیامت کے دن اس کے ساتھ حاضر ہوگا جب کہ اس کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اللہ کے راستہ میں نکلے ہوئے جس شخص کو بھی موت آئی تو اس پر شہیدوں والی مہر ہوگی۔

باب ۴ فی کراہیۃ ترک الغزو مع الناس وفداء ہا۔

گھوڑوں کی پیشانی اور آدمی کے بال کاٹنے کی ممانعت

۲۶۰۔ حدثنا ابو توبۃ عن الہیثم یعنی ابن حمید عن ثور یعنی ابن یزید عن یحیی بن جابر الطائی عن عبد الرحمن بن عائذ الازدی عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو توبۃ عن ثور بن یزید عن شیخ من بنی سلیم عن عتبۃ بن عبد السلمی وہذا لفظہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ولفظہما واحد قال من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ حسنات وان اللہ عز وجل یدخل بہ الجنۃ صاحبہ الذی یحتسب علفہ وروثہ وبولہ فی سبیل اللہ عز وجل ولا تمسحوا نواصیہا ولا اکفالہا ولا اذنابہا فان ارواثہا وابوالہا حسنات فی میزانکم یوم القیامۃ الا ان ظہورہا لکم عز وہی علی من اراد بہا ما لا یحل لہ من بغی او فخر او ریاء وناس فہی علی ذلک وزر۔

ابو توبہ، ہیثم یعنی ابن حمید، ثور یعنی ابن یزید، یحیی بن جابر طائی، عبدالرحمن بن عائذ ازدی، ایک شخص، ابو توبہ ثور بن یزید، ایک شیخ، حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: گھوڑوں کی پیشانی یا ان کے بال کترنا اور کاٹنا مکروہ ہے کیونکہ ان کی دمیں کھیاں اڑانے کے لیے ہیں۔ ان کی کاہلیں گرمی سے بچاتی ہیں اور ان کی پیشانی باعث عزت ہے۔

باب ۵ فی ما یستحب من الالوان للخیل۔

گھوڑوں کے کونسے رنگ عمدہ ہیں

۲۶۱۔ حدثنا قتادۃ بن معن اللہ نا

عقیل بن سبیب نے حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ

وهشم بن سعيد الطالقان انا سعيد بن المهاجر الانصاري حدثني عقيل بن شبيب عن ابي وهب الجشمي وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالكميت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادهم اغر محجل۔

۷۷۲۔ حدثنا محمد بن الصباح انا ابو المغيرة انا محمد بن مهاجر نا عقيل عن ابن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالكميت اغر محجل او كميت اغر محجل او كميت اغر محجل قال محمد يعني ان مهاجرا وسأله لم فضل الاشقر قال لان النبي صلى الله عليه وسلم بعث سرية فكان اول سلاحها بالفتح صاحت اشقر۔

۷۷۳۔ حدثنا يحيى بن حبيب وحسين بن محمد قالا نا شيبان عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن يحيى بن ابي عمرو السيباني عن عبد الله بن فروة عن جده ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمن الخيل في شقرها۔

۷۷۴۔ حدثنا موسى بن مروان الرقي نا مروان بن معاوية عن ابي حيان التيمي عن ابي زرعة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستحب الشكال من الخيل۔

باب ما يكره من الخيل

۷۷۵۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان حدثني سلمة عن ابي حازم عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكره الشكال من الخيل والشكال ان يكون الفرس في رجله اليسرى او في يده اليسرى وطلق رجله اليسرى۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو صحابی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑا رکھا کرو جس کی پیشانی سفید اور اگلے پاؤں سفید ہوں یا پیشانی سفید اور اگلے پاؤں سفید ہوں یا پیشانی سفید اور چاروں پاؤں سیاہ و سفید اور اگر ایسا گھوڑا نہ ملے تو سرخ رنگ کے گھوڑے میں کمیت، اشقر اور ادہم (تین قسم کے گھوڑے ہیں)۔

محمد بن صباح طائی، ابوالمغیرہ، محمد بن مہاجر، عقیل، ابن وہب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑا رکھا کرو اشقر یعنی جس کی پیشانی اور اگلے پاؤں سفید ہوں یا کمیت یعنی جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں اور اگر کمیت نہ ملے تو ادہم اغر محجل۔ محمد صباح نے کہا کہ میں نے مغیرہ عقیل سے پوچھا کہ اشقر کو فضیلت کیوں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو سب سے پہلے جو فتح کی خوشخبری لے کر آیا وہ اشقر گھوڑے پر تھا۔

یحییٰ بن حبیب، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر کے حالات میں ان کے چچا بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی برکت اس کی سرخی میں ہے۔

ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑوں میں سے گھوڑی کو بھی زیادہ پسند فرماتے تھے۔

ناپسندیدہ گھوڑے

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے کے شکال کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کا دایاں پاؤں سفید ہو اور بایاں پاؤں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پیر میں سفیدی ہو۔

باب ۱۳۰ سباع من ناب من الفیکم من الدواب والطیر

جانوروں اور درندوں کی خبر گیری کا حکم

۲۷۶۔ حدثنا عبداللہ بن محمد النفیلی ثنا مسکین بن بکیر الحرانی ثنا مجاہد بن سعید عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی عن سہل بن حنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ وکلوھا صالحۃ

عبداللہ بن محمد نفیلی، مسکین بن بکیر حرانی، مجاہد بن سعید، ربیعہ بن یزید ابوادریس خولانی، حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر اچھی طرح سوار ہو اور انہیں اچھی طرح کھلاؤ۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاکیزہ تعلیمات پر قربان کہ آپ نے بے زبان جانوروں کے ساتھ بھی نیکی اور اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی سچ ہے انسان تو پھر انسان ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔ [illegible] جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے متعلق دو باتیں ہیں ہر دو باتوں پر رحم کرنے کا حکم دیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۷۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا مکرم ثنا ابن ابی یعقوب عن الحسن بن سعد مولی الحسن بن علی عن عبداللہ بن جعفر قال ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل لمن ھذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال فلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ شکا الیک انک تجیعہ وتدئبہ

سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا تو آپ نے مجھ سے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کے وقت پردے کی جگہ یہ تھی کہ کھجوروں کے درخت یا کھجور کی گھنی باڑ میں تشریف لے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلبلا اٹھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ ساکت ہو گیا۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے اور کس کا ہے؟ بنی انصار میں سے ایک نوجوان آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا ہے۔ فرمایا کہ اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

ف۔ اس حدیث سے جہاں بے زبان جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت ملی وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ سارے کون و مکان میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانوروں کی بولی بھی سمجھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مرجع خلائق اور سب کا فریاد رس بنایا ہے۔ اسی لیے تو اونٹ نے آپ کے حضور اپنے مالک کی شکایت کی تھی۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے زبان جانور اور بے جان چیزیں بھی پہچانتی تھیں کہ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سب سے اعظم اور خاتم المرسلین ہیں اسی لیے آپ کے حضور فریادیں پیش کرتے، آپ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے، آپ کے بلانے پر حاضر ہو جاتے، آپ کا کلمہ پڑھتے اور آپ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا کرتے تھے۔ پھر صرف عالم نے جانور اور بے جان چیزوں میں بھی اپنی معرفت کے ساتھ اپنے محبوب کی محبت رکھی ہے اور وہ آپ کے منصب رفیع کو پہچانتے ہیں، کیونکہ سب کی تخلیق آپ کے نور سے ہوئی ہے اور فی تخلیق یتخیل الی الضلیل۔ انسان اشرف مخلوق ہو کر پیدا ہو کر حبیب پروردگار کے منصب کو نہ پہچانے بلکہ ان کی عظمت و رفعت کا انکار کرے تو اس نے کالانعام بل ھم اضل۔ (۷/۱۷۹) کا مصداق ہوگا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے اسلام کو سچی باتیں سننے اور سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُحَيْمٍ مَوْلَى أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقَى لِي أَبُو عَلِيٍّ فَسَقَيْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ وَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

ابوسلمہ سحیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اسے سخت کی پیاس لگی، اس نے ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر پانی پی لیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے ہانپ رہا تھا، اس کو دیکھ کر اس نے کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس اتنی ہی لگی ہوگی جتنی مجھے لگی تھی، چنانچہ کنوئیں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا، اسے منہ سے پکڑ کر اوپر نکل آیا اور کتے کو پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں ہمارے لیے ثواب ہے؟ فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے۔

منزلوں پر اترنا

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔

حمزہ ضبی نے سنا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: جب ہم کسی منزل پر اترتے تو نماز نہ پڑھتے جب تک کجاوے کو اونٹوں کے اوپر سے اتار نہ دیتے۔

باب ۳۰ فی تقلید الخیل بالاوتار۔

۷۸۰۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی عن مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تمیم ان ابا بشیر الانصاری اخبرہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ قال فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا ان لا یبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت قال مالک اری ان ذلک من اجل العین۔

گھوڑوں کو تانت والے ہار پہنانا

عباد بن تمیم کو حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام دے کر بھیجا۔ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا کہ آپ نے فرمایا جب کہ لوگ اپنے خیموں میں تھے کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گلوبند باقی نہ رکھا جائے یا کوئی گلوبند کاٹ دیا جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال کی نظر سے ہے کہ گھوڑوں کی نظر سے گردنوں میں گلوبند ڈالتے ہوں گے۔

باب ۳۱ فی اکرام الخیل وارتباطہا

۷۸۱۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ان ہشام بن عمار حدثہم ح وحدثنا محمد بن الصباح حدثنا اسماعیل بن ابراہیم المعنی عن ابن جریج حدثنی حنین بن شبیب عن یزید بن ابی حبیب وکان لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما تمسحوا من دنیاکم الخیل فاکرموہا واعجازہا او قال الیہا وقلدوہا ولا تقلدوہا الاوتار۔

گھوڑوں کی مناسب دیکھ بھال

حنین بن شبیب نے حضرت یزید بن حبیب حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہوگیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کو باعث برکت سمجھا کرو۔ نیز ان کی پیشانیوں اور پیشتوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا اگاڑی کی جگہ اکثر ان کو فرمایا اور انہیں ہار پہنایا کرو لیکن ان کے گلے میں تانت کا ہار نہ ڈالا کرو۔

باب ۳۲ فی تعلیق الاجراس

۷۸۲۔ حدثنا مسدد انا یحیی عن عبید اللہ عن نافع عن سالم عن ابی امامۃ ح وحدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن ابی حبیبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس۔

گھنٹی لٹکانے کا بیان

ابوالوداع سہل اجم حبیب نے حضرت ابوامامہ عبید بن اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے (رحمت کے) اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی ہو۔

۷۸۳۔ حدثنا احمد بن یونس انا زہیر انا سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا

سہیل بن ابوصالح کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے (رحمت کے) اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی یا کوئی

جرس او کلب۔

۷۸۴۔ حدثنا محمد بن رافع نا ابو بکر ابن ابی اویس حدثنی سلیمان بن بلال عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان السفر قال صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجرس مزمار الشیطان۔

باب ۳۰ فی رکوب الجلالۃ۔

۷۸۵۔ حدثنا مسدد نا عبدالوارث عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال نہی عن رکوب الجلالۃ۔

۷۸۶۔ حدثنا حسن بن ابی السری الرازی اخبرنی عبداللہ بن الجہم نا عمرو یعنی ابن ابی قیس عن ایوب السختیانی عن نافع عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا۔

باب ۳۱ فی الرجل یسمی دابتہ۔

۷۸۷۔ حدثنا ہناد بن السری عن ابی الاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن سعد قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعثر حمارہ فقال لہ تعس۔

باب ۳۲ فی الرجل یدعو بالتوفیق لاصحابہ اللہ ارنبی۔

۷۸۸۔ حدثنا محمد بن داؤد بن سفیان حدثنی یحیی بن حسان نا سلیمان بن موسی ابو داؤد نا جعفر بن سعید بن سلیمان بن جنادۃ حدثنی خبیب بن سلیمان عن سلیمان بن سمرۃ عن سمرۃ ابن جندب اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحثنا علی الصدقۃ ویامرنا بہا فمر بنا یوما رجل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرتنا ان نخرج الصدقۃ فعمدنا الی احمالنا فعدلنا صبرۃ ما فیہا درہم علی بعیر ہو اوسط مال فی الصبرۃ فما زلنا نعدلہا حتی ما فی الصبرۃ

بالمساعدة والعشيرة والكثرة وما أشبه ذلك.

باب ۱۲۳ النهي عن لعن البهيمة

۲۵۹۔ حدثنا سليمان بن حرب حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر وكان في سبي امرأة لعنة فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذوا ما عليها فتركوها فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فإنها ملعونة قال عمران كأني أنظر إليها تمشي في الناس ما يعرض لها أحد.

ساتھ مروی ہونا مذکور ہوتے۔

جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت

ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ آپ نے لعنت کرنے کی آواز سنی۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں عورت اپنے اونٹ پر لعنت کر رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے اوپر سے بوجھ اتار لو کیونکہ وہ ملعون ہے۔ پس انہوں نے سامان اتار لیا۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ گویا میں اب بھی اس عورت کی اونٹنی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

باب ۱۲۴ في الكبش ينطح الكبش

۲۶۰۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى بن آدم عن طلحة بن يحيى بن طلحة عن عمه موسى بن طلحة عن الأعمش عن أبي يحيى التيمي عن مجاهد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الكبش ينطح الكبش.

جانوروں کو آپس میں لڑانا

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن آدم، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، عمہ موسیٰ بن طلحہ، اعمش، ابویحییٰ تیمی، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

ف: نفرت ہونے کے بعد جانوروں کو آپس میں لڑانے کی ممانعت فرمادی ہے۔ اور یہ ممانعت کے تحت امر ہوا، جس کی کبھی ضرورت پیدا ہو جیسے جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۵ في وسم الدواب

۲۶۱۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن حشرج بن نباتة عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بأخ لي يحنكه فإذا هو في إبل له ترعى في بعض حوائطه فرأيت إبلا لها سمات فرأيت أكثر سمة في أفخاذها فقلت لأخي أو قال أخبرت أنه أحب أن يسم في آذانها.

جانوروں پر نشانی لگانا

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں تحنیک کے لیے اپنے بھائی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنے باغ میں اونٹوں پر نشانیاں لگا رہے تھے۔ غالباً ان کے کانوں پر۔

باب ۱۲۶ النهي عن الوسم في الوجه والضرب في الوجه

۲۶۲۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه بحمار قد وسم في وجهه فقال

چہرے پر نشانی لگانے اور مارنے کی ممانعت

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کیا

أَنَا بَلَّغْتُكُمْ إِنِّي قَدْ كُنْتُ سَمَّيْتُ الْجَيْشَ فِي
وَجْهِهَا أَوْ مَنْ سَمَّاهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے اس پر لعنت کی ہے جو جانور کے چہرہ پر داغ لگائے یا اس کے چہرہ پر مارے یا ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

باب ۳۱۔ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَسْرِ بِنَزْعِ الْحَمْلِ الْفَحْلِ

گدھے کو گھوڑی پر چڑھانے میں کراہیت ہے۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ
ابْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُهُ دَعَا بِهِمَا
فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحِمَارَ عَلَى الْفَحْلِ لَكَانَ
لَكَ مِثْلُ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

ابوذر بن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جزیہ کے طور پر ایک خچر پیش کیا گیا تو آپ اس پر سوار ہوتے پس حضرت علی نے کہا کہ کیوں نہ ہم بھی گدھے کو گھوڑی پر چڑھا لائیں تاکہ ہمیں بھی یہ چیز حاصل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے خبر ہیں۔

باب ۳۲۔ فِي الرَّجُلَيْنِ عَلَى الدَّابَّةِ

تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى
نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ
مُجَرِّدٍ يَعْنِي الْهَجَيْمِيَّ حَدَّثَنِي عَمِّي مَالِكُ بْنُ جَعْفَرٍ
قَالَ كَانَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ
مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتَقْبَلَ وَلَّاهُ حَمْلَهُ
أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي وَحَمَلَنِي لَمَّا لَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ
بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ
فَرَأَيْنَاكَ كَذَلِكَ.

مجرد ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو لوگ ہمیں استقبال کے لیے لے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا آپ اسے اپنے آگے بٹھا لیتے پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر حسن یا حسین نے استقبال کیا تو انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پس ہم مدینہ منورہ میں اسی طرح داخل ہوئے۔

باب ۳۳۔ فِي الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

سواری پر سیکا رلد سے رہنا

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ
نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ
عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ
مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِيُبَلِّغَكُمْ إِلَى
بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ
لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لیے مطیع کر دیا ہے تاکہ تمہیں کسی شہر تک پہنچا دیں، جہاں تم نہیں پہنچ سکتے تھے بجز جان کھپا کر اور تمہارے لیے زمین کو بنایا ہے کہ اپنی ضرورتیں اس پر پوری کیا کرو۔

باب ۳۱ فی الجنائب۔

کوتل اونٹوں کا بیان

۷۹۶۔ حدثنا محمد بن عاصم نا ابن ابی زائدۃ عن ابیہ عن عبد الملک بن ابی بشیر عن محمد بن ابی یحیی قال قال ابوہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتکونن بین الشیاطین وبیوت الشیاطین مثل ابل الشیاطین عضرسا یحوم لحکم یعمد احدکم فیسمن ناقتہ لا یعمد الی ناقۃ غیرہا وسمینۃ فیرکبہا وانا یوشک الشیاطین مثل ذلک لا یعمد احدہم الی ناقۃ غیرہا وسمینۃ فیرکبہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور بعض گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں، پس شیطانوں کے اونٹ تم میں سے کسی نے دیکھے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی اونٹوں کو دیکھ کر جان بوجھ کر ان میں سے کسی اونٹ پر سواری نہیں کرتا۔ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چلنے سے عاجز ہو گیا ہے لیکن اس پر سوار نہیں کرتا اور شیطان کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ صحیح یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ تیرے خیال میں ایسے گھر ہوں گے جن میں لوگ نہیں رہتے ہوں گے۔

باب ۳۲ فی سرعۃ السیر۔

جلدی چلنے کا بیان

۷۹۷۔ حدثنا یحیی بن اسمٰعیل نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بہا نقیہا واذا سافرتم فی الجدب فاسروا علیہا الدلج۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زرخیزی میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دیا کرو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو سفر طے کرنے میں جلدی کرو اور جب رات کو آرام کرنے کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر آرام کرو۔

۷۹۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا یزید ابن ہارون انا ہشام عن الحسن عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ قال فیہ قال یعنی حظہا ولا تعدوا المنازل۔

حسن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اوپر کی طرح حدیث کے معنی کا بیان ہے کہ ارشاد فرمایا: ان کا حق دیا کرو اور منزلوں سے آگے نہ بڑھو۔

باب ۳۳ فی الدلجۃ۔

اندھیرے میں چلنا

۷۹۹۔ حدثنا محمد بن علی نا خالد بن یزید نا ابو جعفر الرازی عن المغیرۃ بن انس

ثابت بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالدلجة فان الارض تطوى بالليل

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم ہے کہ رات کو سفر کرو کیونکہ رات کو سفر زیادہ طے ہوتا ہے۔

ف۔ درحقیقت یہ تلقین اس زمانے کے لیے تھی جب قافلوں کی صورت میں اونٹوں وغیرہ پر سوار ہو کر دور دراز کے سفر مذکورں میں طے کیے جاتے تھے۔ اب یہ سفر تو نہیں رہے لہٰذا رات کو سفر زیادہ طے ہونے کی بات بھی نہیں رہی۔ ہاں اس کی یہ صورت باقی ہے کہ اب رات کو سفر کرنے میں مزاحم و مزاحمت کی چھٹی ہو جاتی ہے اور کاروباری آدمی کے کاروبار کا تانا ٹوٹتا نہیں ہوتا اس لیے رات کے سفر کی فائدیت اب بھی اسی طرح باقی ہے۔ اگر فی زمانہ رسالت کی تعمیل میں رات کا سفر اختیار کیا جائے تو باعث ثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۲ سَيْرُ الدَّابَّةِ أَحَثُّ بِهَا

جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ نَبْهَانَ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِهِ وَأَنَا أَحَقُّ بِصَدْرِهِ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَهُ

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس کے پاس گدھا تھا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اس پر سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم میری نسبت آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو مگر جب کہ اسے میرا کر دو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا پس آپ سوار ہو گئے۔

باب ۳۳ فِي الَّذِي يَلِي رَأْسَ الدَّابَّةِ فِي الْحَرْبِ

لڑائی میں سواری کی کونچیں کاٹ دینا

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الَّذِي أَدْخَلَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ ابْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَفْلَحَ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

عبداللہ بن محمد النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابن حبان، عبداللہ بن عمرو بن عاص کے چچا جان نے حدیث بیان کی جو غزوہ موتہ کے ایک غازی تھے اور یہ اس غزوہ کی بات ہے جسے غزوۂ موتہ کہتے ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم، گویا میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ اپنے اشقر گھوڑے سے کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں پھر کافروں سے لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

باب ۳۲۴ فی السبق بالخف

۸۰۲۔ حدثنا احمد بن یونس نا ابن ابی ذئب عن نافع ابن ابی رافع عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا سبق الا فی خف او حافر او نصل۔

۸۰۳۔ حدثنا مالک بن عبد الله بن سلمة الصبحی عن ابیه عن مالک عن عبد الله بن حسان انه رکب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدها ثنیة الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیة الی مسجد بنی زریق فقال عبد الله بن عمر کنت فیمن سابق بها۔

۸۰۴۔ حدثنا مسدد نا اسمٰعیل عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم سابق بین الخیل فضمر ما ضمر منها وسابق بین ما لم یضمر۔

۸۰۵۔ حدثنا احمد بن حنبل نا حفص بن غیاث عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم سابق بین الخیل وفضل القرح فی الغایة۔

باب ۳۲۵ فی السبق علی رجل

۸۰۶۔ حدثنا ابو صالح نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لیدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به والممد به ارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل ما یلهو به الرجل المسلم باطل الا رمیه بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق۔

سبقت لے جانے کا بیان

ناقل یہ صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبقت لے جانا نہیں ہے مگر اونٹ اور گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی۔

ناقل نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی اور جو گھوڑے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑائے گئے ان کی گھڑ دوڑ تیرہ میل تھی اور جو گھوڑے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑائے گئے ان کی گھڑ دوڑ ایک میل تھی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

ناقل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھڑ دوڑ میں سبقت لے جانے کی غرض سے گھوڑوں کو پیار کیا کرتے تھے۔

احمد بن حنبل، عقبہ بن خالد، عبیداللہ ناقل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی اور جن گھوڑوں کو پیچھے رکھا گیا تھا ان کو آگے رکھنے والوں پر فضیلت دی۔

مرد کے سبقت لے جانا

ابوصالح، خلف بن خلیفہ، یحییٰ بن حبیب بن عربی، ابواسحاق فزاری، ہشام بن عمار ان کے والد، ابواسامہ نے حضرت عبداللہ بن صفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کے ساتھ دوڑ میں سبقت لے لی۔ جب میرا خیال ہوا کہ میں نے سبقت لے لی تو آپ ہم پر سبقت لے گئے اور فرمایا کہ یہ سبقت کا بدلہ ہو گیا۔

گھوڑے کے شریک ہونے کا بیان

حسن بن علی، حسین بن علی، زائدہ، سماک بن حسین، عبداللہ

نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ نَا عَبَّادٌ ابْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَقِينٌ وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ مِنْ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

مسلم، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان میں گھوڑا داخل کیا اور اس کے جیتنے کا یقین نہ ہو تو یہ جوا نہیں ہے اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان میں گھوڑا داخل کیا اور اس کے جیت جانے کا یقین ہو تو یہ جوا ہے۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

محمود بن خالد، ولید بن مسلم، سعید بن بشیر، زہری نے عباد کی اسناد کے ساتھ اسی معنا روایت کیا ہے

باب ۳۲۔ الْجَلَبِ هَلْ يُجْعَلُ فِي السِّبَاقِ

گھڑدوڑ میں کسی کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ نَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْمَعْنَى نَاحِيَةٌ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يُجْلَبُ إِلَّا فِي الْحَلْبَةِ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ۔

یحییٰ بن خلف، عبدالوہاب بن عبدالمجید، عبیداللہ، مسدد، بشر بن مفضل، حمید الطویل، حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھڑدوڑ میں نہ جلب ہے اور نہ جنب۔ یحییٰ نے اپنی حدیث میں فی الرہان بھی کہا ہے۔ یعنی گھڑدوڑ میں۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ۔

ابن المثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ نے فرمایا کہ گھڑدوڑ میں جلب ہوتا ہے اور جنب بھی ہوتا ہے۔

باب ۳۳۔ السَّيْفُ يُحَلَّى

تلوار پر چاندی چڑھانا

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَرِيزٌ ابْنُ عُثْمَانَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار کا قبیضہ چاندی کا تھا۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار کا قبیضہ چاندی کا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ میرے علم میں کوئی ایک بھی نہیں جس نے اس کی نسبت کی

صلی اللہ علیہ وسلم انا بعد علی ذالک۔

۸۱۳ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر عن شعبۃ عن ابی التیاح عن موسیٰ بن سلمۃ عن ابن عباس عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شہد منکم۔

باب ۳۲ فی النبل یدخل بہا المسجد

۸۱۴ حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا ان لا یمر بسہامہ فی المسجد ان لا یبرو بہا او لا یخرج۔

۸۱۵ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا ابو اسامۃ عن بُرید عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال مر رجل فی شیء من مساجدنا او اسواقنا بنبل فلیمسک علی نصالہا بکفہ ان لا یصیب احدا منہ شیء۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے وضو کرے اچھی طرح وضو کرے۔

تیر کمان لے کر مسجد میں داخل ہونا

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا جو مسجد میں تیر لئے جا رہا تھا کہ یہاں سے نہ گزرے مگر ان کو پکڑ لیتا ہے۔

بریدہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص ہمارے مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو ان کے پیکان پکڑ لے یا فرمایا اپنے ہاتھ سے پکڑ لے کہ کوئی مسلمان اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچا دے۔

ف۔ اس فرمان عالی کے مدنظر ہر مسلمان کو ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے خواہ وہ مسجد میں ہو یا کہیں اور بلا ضرورت کسی شخص کی طرف تیر یا اور کوئی ہتھیار نہ پھینکے جس سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ جب تک ایسی باتوں کو نقصان پہنچانے سے الگ نہ کیا جائے تو ہرگز اپنے مسلمان بھائیوں کو ڈرانا دھمکانا جائز نہیں کیونکہ ایسی حرکتوں کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے ایک وقت تھا کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے بھائی کے لئے اپنے سر دینا اور اپنا سارا جگر کٹ کے کام آنا تھا۔ اور ایک وقت آیا ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگ کرنے اور ڈرانے دھمکانے میں فخر محسوس کرنے لگے ہیں۔ حرف لہو اور لعب اور جوا سے ہمارا پیچھا نہ چھوٹا آرام و راحت کی خاطر دوسروں کا بیٹا حرام کر دینے میں ہم نے ذرا دیر نہ لگائی۔ ہم نے اپنی زندگی کو تباہ و برباد کر دینے کا ایک مشغلہ اور کاروبار سمجھ لیا ہے۔ ہمارے سامنے پر تو انسانیت میں نور آتا تھا۔ لیکن ہم نے نظر انسانیت جنگلیوں پر ڈال لیا!!

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

باب ۳۳ اللعن ان یشیر علی المسلم بسلاح

ننگی تلوار دینے کی ممانعت

۸۱۶ حدثنا اسحق بن اسمٰعیل حدثنا جریر عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتعاطی السیف

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار کے دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَدَّ الشَّيْءُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ۔

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر چیز کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ جب کوئی چیز چاقو یا چھری سے کاٹی جائے تو احتیاط سے کاٹیں۔ ایسا نہ ہو کہ خود ہمارے ہی ہاتھ یا پاؤں یا جسم کے کسی حصے پر آ لگے۔ قربان جائیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شفقت پر کہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے امور کے بارے میں بھی ہمیں زندگی گزارنے کا وہ شعور بخشا اور ایسا طریقہ سکھایا کہ ہم نقصان سے بچے رہیں۔ یہ شانِ آقائی اس کائنات میں اپنی مثال آپ ہے۔ کون ہے کہ جس نے اپنے متبعین کی اتنی خیر خواہی کی ہو۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دین انسانیت سکھانے والے اپنے آقا کے شکر گزار رہیں اور ان کی تعریف و توصیف سے اپنے ایمانوں کی آبیاری کرتے رہا کریں۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اسی لیے تو دعا کرتے تھے ؎

زباں تازہ دار دہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر

باب ۳۳۱ فی نبش القبور

نبش قبور کا بیان

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هُرْمُزَ يُحَدِّثُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ۔

سائب بن یزید نے ایک صحابی سے روایت کی جن کا اسم گرامی انہوں نے لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز دو زرہیں اوپر نیچے یا دو زرہیں پہنیں۔

باب ۳۳۲ فی الرایات والالویۃ

جھنڈے اور نشانات

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْفَارِسِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الطَّائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، ابن ابی زائدہ، ابو یعقوب ثقفی، یونس بن عبید، بنی ثقیف کے موالی محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا ہوتا تھا۔ فرمایا کہ سیاہ، چوکھونٹا اور کمبل کے کپڑے کا ہوتا تھا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً کیا کہ حضرت جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ

اللہ علیہ وسلم اذا کان لواء احدھم حمل علیہ کا جھنڈا سفید تھا۔

ابیض۔

۸۳۱۔ حدثنا عقبۃ بن مکرم ناسلم ابن محمد عن شعبۃ عن سماک عن رجل من قومہ عن ابیھم قال رایت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوداء۔

سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی اور اس نے اُن میں سے دوسرے سے اُنھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ دیکھا۔

ف۔ اس باب کی تینوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف رنگوں کے جھنڈے تیار کروائے۔ سیاہ، سفید اور سرخ رنگ کے جھنڈوں کا ان تینوں احادیث میں ذکر آیا۔ معلوم ہوا کہ جھنڈے کے لیے کوئی خاص رنگ مخصوص نہیں ہے۔ لہٰذا اس کا رنگ اور وضع کسی خاص مصلحت کے مطابق رکھا جا سکتا ہے لیکن وہ اسلام کی عظمت کا نشان ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۳۔ فی الاستصدار بالضعیف والمتصدقہ۔

بیکس اور بے بس لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگنا

۸۳۲۔ حدثنا مخلد بن الصلت الحرانی نا الولید نا ابن جابر حدثنی ابو عبد اللہ الغسانی عن جبیر بن نفیر الحضرمی انہ سمع ابا الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم قال ابو داؤد ھذا مخلد بن ارطاۃ احد عن علی بن ارطاۃ۔

جبیر بن نفیر حضرمی نے کہا کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے لیے ضعیف لوگوں کو تلاش کرو کیونکہ تم رزق دیئے جاتے اور مدد فرمائے جاتے ہو تو ضعیف لوگوں کی وجہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مخلد بن ارطاۃ جانی ہیں علی بن ارطاۃ کے۔

ف۔ ضعیف، کمزور، محتاج اور مجبور چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اس لیے وہ اپنے ضعیف، کمزور، محتاج اور مجبور بندوں کے ساتھ رہتا ہے اور اُن کی فریاد جلد سنتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہیں ایسے ہی کمزور لوگوں کے باعث روزی دی جاتی ہے، اور ان بیکسوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میرے لیے کمزوروں اور ضعیفوں کو تلاش کرو۔ بیکسوں اور محتاجوں سے محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ان سے میل جول رکھنا اور اُن کی خیر خواہی میں کوشاں رہنا تحت الوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات میں شامل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴۔ فی الرجل ینادی بالشعار۔

مقررہ نشانی کے ذریعے پکارنا

۸۳۳۔ حدثنا سعید بن منصور نا یزید بن ھارون عن العوام عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال کان شعار المھاجرین

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین کی (اصلاحی) نشانی عبداللہ اور انصار کی عبدالرحمٰن تھی۔

عبکا ملھوۃ شعارالانصار عبکا رکس۔

۸۳۴۔ حدثنا هناد عن ابی الاحوص عن سماک عن ابی حنش عن ابایاس بن سنۃ عن ابیہ قال غزونا مع ابی بکر زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان شعارنا امت امت۔

حنش بن ابی حنش صنعا کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اگر تمہارے اور دشمن کے درمیان رات حائل ہو جائے تو تمہاری نشانی حم لا ینصرون ہونی چاہیئے۔

۸۳۵۔ حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا ابان حدثنا یحیی عن ابی عثمان عن ابی مسلم عن ابی امامۃ قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال وادا رجع رجع الیھا۔

۸۳۶۔ حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا ابان حدثنا یحیی حدثنا عبد اللہ بن عبد اللہ حدثنی سعید المکبری عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال ولا یجمعھما غیرک فالمرۃ لا یصحبھا فی سفرھا ویرجع فی اھلھا ان یکون قد ساء منظرا او اصابہ مال فی سفرہ فرجع کئیبا حزینا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حنش بن حنش سے روایت ہے کہ ابایاس بن سنہ کے والد نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ ہو کر جہاد کیا اور ہمارا شعار (فوجی نشانی) امت امت تھی۔

سعید بن ابی سعید کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اگر تمہارے اور دشمن کے درمیان رات حائل ہو جائے تو تمہاری نشانی حم لا ینصرون ہونی چاہیئے۔

سفر کے وقت کیا دعا کرنی چاہیئے

سعید مکبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کرتے وقت سواری کے ساتھ اللہ اکبر تین مرتبہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال ولا یجمعھما غیرک فالمرۃ لا یصحبھا فی سفرھا ویرجع فی اھلھا ان یکون قد ساء منظرا او اصابہ مال فی سفرہ فرجع کئیبا حزینا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلم وبعضهم اذا علوا الثنية كبروا فلما اشرفنا كبرنا فقال يا ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم ليس تدعون اصم ولا غائبا انه معكم انه سميع قريب وهو اقرب الى احدكم من عنق راحلته قال وسمعني وانا اقول لا حول ولا قوة الا بالله فقال لي يا عبد الله بن قيس قلت لبيك يا رسول الله قال الا ادلك على كلمة من كنوز الجنة او قال من كنز الجنة فقلت بلى فداك ابي وامي يا رسول الله فقال لا حول ولا قوة الا بالله

جب آپ کے فوجی جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے لہٰذا نماز میں بھی یہی اصول رکھا گیا۔

رخصت ہوتے وقت کی دعا

۸۲۸۔ حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد عن عمارة بن القعقاع عن ابي زرعة عن ابي هريرة قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم يريد سفرا فقال يا رسول الله اوصني قال عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال اللهم اطو له البعد وهون عليه السفر

اسمٰعیل بن جریر نے قزعہ سے روایت کی کہ مجھ سے سفر کے لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں جیسے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے رخصت فرمایا تھا میں نے تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام کو خدا کے سپرد کیا؟

۸۲۹۔ حدثنا الحسن بن علي ثنا يحيى بن اسحاق السيلحيني ثنا حماد بن سلمة عن ابي جعفر المدني عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن كعب عن عبد الله الخطمي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يستودع الجيش قال استودع الله دينكم وامانتكم وخواتيم اعمالكم

حسن بن علی، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، حماد بن سلمہ، ابوجعفر عبداللہ بن کعب، حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت کرتے تو فرماتے میں نے اللہ کے سپرد کیا تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام کو۔

ف: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے عزیزوں کو رخصت کرتے وقت انہیں اللہ کے سپرد کریں ان کی دیانت و امانت اور اعمال کا انجام کار کو بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیں اور اچھے الفاظ میں ان کے لیے دعا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوار ہوتے وقت کیا کہے؟

۸۳۰۔ حدثنا مسدد ثنا ابو الاحوص ثنا ابو اسحاق الهمداني عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا اتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاث مرات ثم قال الله اكبر ثلاث مرات ثم قال اللهم انك ظلمت نفسي فاغفر لي انه

علی بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں موجود تھا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا۔ انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ کہا۔ پھر پڑھا پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس جانور کو مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں (۳ بار) پھر تین دفعہ الحمد للہ اور تین دفعہ اللہ اکبر کہنے کے بعد کہا تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو۔

لَا يَعْلَمُهُ الَّذِي يَرَاكَ إِلَّا أَنْتَ تَرْضَى فَقِيلَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ
ذَهَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا
فَعَلْتُ فَضَحِكْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ
شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ تَعَالَى يُعْجِبُ
مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

باب ۳۵ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ۔

۸۲۱ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ مَا رَوَيْتُ
حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ بْنُ جَرِيرٍ عَنِ
الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ
فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَشَرِّ مَا
يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ
وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ
الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔

باب ۳۶ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔

۸۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرِقُوا إِذَا جِئْتُمْ لَيْلًا
كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

باب ۳۷ فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ۔

۸۲۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر ہنس پڑے۔ پوچھا گیا کہ اے امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسا میں نے کیا ہے پھر ہنسے تو میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندے کے اس بات پر خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ میرے گناہوں کو معاف فرما دے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

منزل پر اترتے وقت کیا کہے؟

زبیر بن ولید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو کہتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں ان کی برائی سے اور جو تجھ میں پیدا کی جاتی ہے اس کی برائی سے اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیر اور سانپ کچھو اور کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں اور بننے والوں اور جن کر جنا گیا ان کی برائی سے۔

رات کے ابتدائی حصے میں سفر کی کراہیت

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رات کو پہنچو تو اپنے گھر والوں کو تھوڑی دیر چھوڑا کرو، یہاں تک کہ جھاڑی سیاہی چھا جائے کیونکہ مرد غروب ہونے سے جھاڑ کا نہ میرا کرنے کی شیطان چھیڑا کرتے ہیں۔

کس دن سفر کرنا بہتر ہے؟

سعید بن منصور، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر پر جاتے ہوں اور وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

جمعرات کا دن ہو۔

باب ۳۷ فِي الِابْتِكَارِ فِي السَّفَرِ

دن کے پہلے حصے میں سفر کرنا

۸۳۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

عامر بن حمزہ نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! میری امت کو برکت دے دن کے پہلے حصے میں۔ جب کبھی کوئی سریہ یا لشکر روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصے میں اور حضرت صخر تجارت کرنے والے آدمی تھے جو تجارت کے لیے دن کے پہلے حصے میں جاتے لہٰذا مال دار ہو گئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔

باب ۳۸ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ

جو تنہا سفر کرے

۸۳۵ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالِاثْنَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

عمرو بن شعیب کے والد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین ہوں تو سوار ہیں۔

باب ۳۹ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ أَحَدَهُمْ

لوگوں کا ایک کو اپنا امیر بنا لینا

۸۳۶ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔

علی بن بحر، عاتم بن اسمٰعیل، محمد بن عجلان، نافع ابوسلمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو چاہیئے کہ ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔

۸۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْنَا لِأَبِي سَلَمَةَ فَأَنْتَ أَمِيرُنَا۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔ نافع کا بیان ہے کہ ہم نے ابوسلمہ سے کہا کہ پس آپ ہمارے امیر ہیں۔

ف: اس باب کی دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تین یا اس سے زیادہ آدمی سفر کر رہے ہوں تو چاہیئے کہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر یعنی سردار منتخب کر لیں۔ امیر مقرر کرتے وقت سب کی اہمیت واقعی حیثیت اور دینی برتری

کو ملحوظ رکھیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی بات میں باہمی اختلاف ہو جائے تو رفع نزاع کے لیے امیر کا مشورہ اور حکم بہت سفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نیز امیر کی موجودگی میں ہر کام باہمی مشورے سے ہوگا جس کی افادیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴۔ فی المصحف یسافر بہ الی ارض العدو۔

دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا

۸۲۸۔ حدثنا ھناد بن السری عن مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک اراہ مخافۃ ان یناالہ العدو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے میرا خیال ہے کہ دشمن کا قرآن کے ہاتھ لگنے۔

باب ۳۵۔ فیما یستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا۔

فوجیوں، رفقاء اور فوجی ٹولیوں کی کتنی تعداد بہتر ہے

۸۲۹۔ حدثنا زھیر بن حرب ابوخیثمۃ نا وھب بن جریر نا ابی قال سمعت یونس بن یزید الایلی عن الزھری عن عبیداللہ بن عبداللہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ۔

زہیر بن حرب ابوخیثمہ، وہب بن جریر، ان کے والد، یونس، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ساتھی چار ہیں، اچھا سریہ (فوجی دستہ) چار سو افراد کا ہے، اچھا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار فوجیوں کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔

باب ۳۶۔ فی دعاء المشرکین۔

مشرکوں کو دعوت اسلام دینا

۸۳۰۔ حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا وکیع عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ وبمن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعھم الی ثلث خلال او خلال فایتھن ما اجابوک الیھا فاقبل منھم وکف عنھم ادعھم الی الاسلام فان اجابوا فاقبل

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو چھوٹی فوج یا بڑے لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اسے وصیت فرماتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی خاص اپنے نفس کے بارے میں اور ساتھ والے مسلمانوں سے بھلائی کرنے کی اور فرماتے کہ جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے سامنا ہو تو انہیں تین میں سے ایک چیز کی دعوت دینا اگر وہ تمہاری ان میں تو تم ان کی بات کو قبول کر لینا اور ان سے لڑائی روک لینا انہیں اسلام کی دعوت دینا اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو ان سے ہاتھ روک لینا پھر

وَهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْخُرُوجِ مِنْ
دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا
ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى
الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ
أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ
حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ
لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا
مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ
فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ
فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ فَإِذَا
حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ
فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ ثُمَّ
اقْضِ بَعْدُ فِيهِمْ مَا شِئْتَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ
عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَلْقَمَةُ قَدْ سَمِعْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ مِرَارًا
سُفْيَانُ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ
أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ

۲۶۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ
بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا
وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

وہیں تھہرا رہے گا کہ وہ تجھ سے یا تیرے گھروں سے ہٹ جائیں یا
گھروں کی طرف اشارہ کیا یہ تجھ سے اگر انہوں نے ایسا کیا تو
اُن کے لیے وہی ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے اگر وہ
کہیں اور رہنے پر گھروں کو رہنا چاہیں تو انہیں بتا دو کہ
وہ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے اللہ کا حکم جاری ہوگا
جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے لیکن انہیں
غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا سوائے اس کے کہ مسلمانوں
کے ساتھ مل کر جہاد کریں اگر اس سے انکار کریں تو
انہیں جزیہ کا کہو اگر وہ اس بات کو
مان لیں تو قبول کرو اور اُن سے ہاتھ روک لو اگر
اس سے انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگو اور اُن سے لڑو
اور جب تم قلعہ والوں کو محاصرہ کر لو اور وہ چاہیں کہ تم
اللہ کے حکم پر اتارو تو انہیں نہ اتارو کیونکہ تم نہیں جانتے
کہ اُن کے متعلق اللہ کا حکم کیا ہے، بلکہ انہیں اپنے حکم پر
اتارو پھر اس کے بعد جو چاہو کرو۔ سفیان
کہتے ہیں کہ علقمہ نے کہا کہ میں نے سلیمان بن بریدہ سے
یہ حدیث کئی بار سنی ہے کبھی سفیان
کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علقمہ نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے اور کبھی سفیان کہتے ہیں کہ میں نے
سلیمان سے یہ حدیث اُن کے باپ سے سنی ہے۔ ہم
سے محمد بن علاء نے بیان کیا

۲۶۱۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن نمیر نے
بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے میرے باپ نے بیان کیا سفیان سے
انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے
انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرے
اُن سے لڑو، جہاد کرو لیکن مال غنیمت میں خیانت نہ کرو
دغا نہ کرو، کسی کا مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ
کرو۔

۲۶۱۳۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا
انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا
انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا یزید بن ابی حبیب سے
انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے
عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

انطلقوا باسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله لا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا ولا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا وأحسنوا إن الله يحب المحسنين۔

باب ۱۲۴ فی الحرق فی بلاد العدو۔

۸۴۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرق نخل بني النضير وقطع وهي البويرة فأنزل الله عز وجل ما قطعتم من لينة۔

۸۴۴۔ حدثنا هناد بن السري عن ابن المبارك عن صالح بن أبي الأخضر عن الزهري قال عروة فحدثني أسامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد إليه فقال اغز على أبنى صباحا وحرق۔

۸۴۵۔ حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة ثنا المعتمر سمعت أبي ثنا أبو مسهر قبل له أبنى قال نحن أعلم بها منا بالمسولين۔

باب ۱۲۵ فی بعث العیون۔

۸۴۶۔ حدثنا هارون بن عبد الله ثنا هاشم بن القاسم ثنا سليمان عن ابن الغزيزة عن ثابت عن أنس قال بعث يعني النبي صلى الله عليه وسلم بسيسة عينا ينظر ما صنعت عير أبي سفيان۔

باب ۱۲۶ فی ابن السبیل یأکل من الثمر ویشرب من اللبن إذا مر بہ۔

۸۴۷۔ حدثنا عباس بن الوليد الرقام ثنا عبد الأعلى ثنا سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب أن نبي الله صلى الله

کس بہت بڑے، شیر خوار بچے، تابع اور عورت کو نہیں میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو اکٹھا کرلینا نیز اصلاح کرنا کیونکہ نیکی کرنے والوں کو ——— اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ( )

دشمن کے شہروں کو جلانے کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلائے کاٹے جو بویرہ میں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ کھجور درخت تم نے کاٹ دیا۔ (۵:۵۹)

ہناد بن سری، ابن مبارک، صالح بن ابوالاخضر زہری عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ صبح اُبنی کو لوٹ لینا اور جلا دینا۔

عبید اللہ بن عمرو بن میسرہ نے کہا کہ ابو مسہر سے اُبنی کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ ہم جانتے ہیں کہ کہاں فلسطین میں ہے۔

جاسوس روانہ کرنے کا بیان

ابن السبیل نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسیسہ کو دیکھنے کے لیے روانہ فرمایا کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے۔

مسافر کھجوریں کھالے اور دودھ پی لے، جب ان کے پاس سے گزرے

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مویشیوں کے پاس سے گزرے اور

علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان صاحبہا فلیستأذنہ فان ابی فلیحلب وشرب وان کان فیہا احد فلیسقہ فان لم یسقہ فلیحلب وشرب ولا یحمل

قوم کا ایک فرد ہو تو اس سے اجازت لینی چاہئے اگر وہ اجازت نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر پھر بھی کوئی جواب نہ دے تو اس سے چارہ لینا چاہئے دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔

ولیشرب ولا یحمل۔

فائدہ: یہ حدیث اضطرار کی ہے یعنی جب کہ سخت بھوک ہو اور کھانے پینے کے لیے کچھ بھی میسر نہ آئے تو ایسی ضرورت میں دوسرے کے مال کو بغیر اجازت کے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

۸۲۸۔ حدثنا عبید اللہ بن سعد الزہری نا عمی نا ابی عن محمد بن اسحاق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عمہ قال کنا عند عبد اللہ بن یزید الانصاری وہو امیر علی المدینۃ فخطبنا فسألہ رجل عن اللقطۃ فقال لا تأخذہا الا ان تعرفہا ولا تأخذ الا ما یلیط حذاءک او سقاءک وتأکل بثمنہا حتی یلقاہا ربہا فقال فضالۃ الغنم فقال لک او لاخیک او للذئب فقال فضالۃ الابل فغضب حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ فقال مالک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا ترد الماء وتأکل الشجر حتی یلقاہا ربہا۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے حاکم تھے ایک بار ہمارے سامنے خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لقطہ نہ اٹھاؤ مگر یہ کہ اس کی پہچان کرو اور اگر تم کو اس کی ضرورت ہو تو اٹھا لو۔ پھر ایک شخص نے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ پھر ایک شخص نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی پر جا سکتا ہے اور درخت کھا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لے۔

۸۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن الہیثم قال سمعت عباد بن تمیم یحدث عن رجل من الانصار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتا ہے کہ میں نے ہیثم سے سنا وہ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ایک انصاری سے نقل کرتے ہوئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات رکھتے تھے۔

۸۳۰۔ حدثنا ابو بکر نا ابو عامر نا شعبۃ عن الہیثم عن عباد بن تمیم عن رجل من الانصار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ

شعبہ کہتا ہے کہ میں نے ہیثم سے سنا وہ عباد بن تمیم سے سنا وہ انصار کے ایک شخص سے نقل کرتے ہوئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۵ فِيمَنْ قَالَ لَا يَخْرُجُ مَعَهُ

۸۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنْ نَاسِيَةِ الْجَيْشِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ أَنْ يُوضَعَ عَلَى بَابِ بَيْتِهِ فَيُسْتَثْقَلَ طَعَامُهُ وَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُمْ طَعَامُهُمْ وَعَلَفُهُمْ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَعَنَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

جس نے کہا وہ نہ جائے

نافع نے حضرت ابن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور کوئی تم میں سے کسی جانور کا بھوسہ اس کی عبادت کے بغیر نہ نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی گھر کی سے آکر تمہارے کو توڑے اور تمہارے اناج کو لے جائے؟ پس اسی طرح لوگوں کے جانوروں کے لئے ان کی خوراک کے تو اسے ہے پس کوئی کسی کے جانور کا بھوسہ نہ نکالے مگر اس کی اجازت سے

باب ۳۶ فِي الْعَاهَةِ

حکم بھیجا جانا

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنْبَأَهُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ لَهُ عَلَى مَا حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ابن جریج نے کہا مجھے ایوان والوا اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول کا اور جو تم میں سے صاحب حکم ہوں (۴: ۵۹) یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے متعلق نازل ہوئی۔ جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سریہ لشکر بھیجا تھا۔ نبیر دیا اس کی یعلی اسعید بن عیسیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا فَقَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَخَمَدَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو ان پر امیر بنایا اور انہیں حکم دیا کہ اس کی بات سنیں اور مانیں۔ پس اس نے آگ جلوائی اور انہیں اس میں کودنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگوں نے داخل ہونے کا ارادہ کر لیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا۔ اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے۔ حضرت علی کہ اطاعت نیکی کاموں میں ہے کسی کی اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو اچھی باتوں میں ہے۔

۸۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے پسند کرے یا ناپسند اس وقت تک جبکہ معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ جب خدا کی نافرمانی کا حکم دیا

يَسْتَعْرِضُونَ فَإِذَا أَمَرَهُمْ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْمَعُوا لَهُ وَلَمْ يُطِيعُوا

۲۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ نَاصِحٍ الْحَرَّانِيُّ ابْنُ هِلَالٍ الْمَدِينِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضِ بْنِ جُعْدُبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَكْتُ بِهِمْ وَعْرًا مِنَ الْأَرْضِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتُ مَا أَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْرِجْ فَلَا يَصْحَبْنِي رَجُلٌ مِمَّنْ يَرَى أَنَّهُ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يَعْمَلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ أَمْرِي

جائے تو اسے سنا ماننا نہیں چاہیے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو اُن میں سے ایک کماندار کو انہوں نے تلوار دی۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ واہ! آپ دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کس طرح ہلاکت کی۔ فرمایا کہ تم اس بات سے حاجز ہو کہ جب میں ایک کماندار کو تمہارا امیر بنا کر بھیجتا ہوں اور وہ میرے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو تم اس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر لو جو میرا حکم بجا لائے۔

فرمایا ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کی پوری طرح پیروی کرتا ہو اگر کسی شخص کو امیر مقرر کر لیا گیا لیکن وہ جو کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و ہدایات کی پوری طرح پیروی نہ کرے تو اسے ہٹا کر کسی دوسرے مناسب شخص کو اپنا امیر مقرر کر لینا چاہیے۔ عرصہ کی قید کے لیے تباہ کن اصول نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۲ مَا يُؤْمَرُ مِنَ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ

فوجیوں کا باہمی رابطہ

۲۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَصْبَغِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل پر اترتے۔ راوی نے اپنی روایت میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اترتے تو لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اس کے بعد سے جب حضور منزل پر ہمیشہ ایک ہی جگہ اترتے تھے یہاں تک کہ اگر ان کے اوپر کپڑا پھیلا دیا جاتا تو سب کو ڈھانپ لیتا۔

۲۶۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا

إسمٰعيل بن عياش عن أسيد بن عبد الرحمن المشجعي عن فروة بن مجاهد اللخمي عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه قال غزوت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم غزوة كذا وكذا فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث النبي صلى الله عليه وسلم منادياً ينادي في الناس أن من ضيق منزلاً أو قطع طريقاً فلا جهاد له۔

شمی، فروہ بن مجاہد لخمی، سہل بن معاذ بن انس جہنی کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں حصہ لیا۔ ایک منزل پر لوگوں نے تنگ کر خیمے اور راستے بند کر دیئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں میں خبر کرنے کے لیے ایک منادی کو بھیجا کہ جو منزل کو تنگ کرے اور راستہ روکے اس کا کوئی جہاد نہیں ہے (یعنی راستہ سے مزاحمت کے مرتکب ہوئے ہیں)

۸۵۸۔ حدثنا حميد بن حنان نا يونس عن الأوزاعي عن أسيد بن عبد الرحمن عن فروة بن مجاهد عن سهل بن معاذ عن أبيه قال غزونا مع نبي الله صلى الله عليه وسلم بمعناه۔

حمید بن حنان، یونس، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ کے والد صاحب نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ آگے اسی معنی روایت کیا ہے۔

باب ۳۵۴ في كراهية تمني لقاء العدو۔

دشمن سے ٹکرانے کی تمنا کرنا اچھا نہیں ہے

۸۵۹۔ حدثنا أبو صالح منصور بن يونس نا أبو إسحٰق الفزاري عن حميد بن عبيد عن مصعب بن سعد عن سالم أبي النضر عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أيامه التي لقي فيها العدو قال يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافية ولما لقيتموهم فاصبروا واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الأحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم۔

سالم ابوالنضر کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا جبکہ وہ حروریہ (مرکز خوارج) کی طرف نکلے تھے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ جہاد دشمن کے بالمقابل پہنچے تو فرمایا اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی تمنا نہ کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ جب تمہارا دشمن سے تصادم ہی ہو جائے تو صبر و استقلال سے کام لو اور یہ نظریہ رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر دعا کی اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے، کفار کے لشکروں کو شکست دینے والے، کفار کے خلاف ہماری مدد فرما۔

باب ۳۵۵ تابدر من وعد للقتل۔

مکلاؤ کے وقت کیا دعا کرے

۸۶۰۔ حدثنا نصر بن علي أخبرني أبي نا المثنى بن سعيد عن قتادة عن أنس بن

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب

مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

جہاد فرماتے تو کہتے۔ اے اللہ! تو ہی میرا پشت پناہ اور مددگار ہے۔ میں تیری مدد سے چلتا، تیری مدد سے حملہ کرتا اور تیری مدد سے لڑتا ہوں۔

باب ۱۵۵ فِي دَعْوَةِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکوں کو دعوتِ اسلام دینا

اب اس کا بیان ہے کہ مشرکوں سے لڑنے سے پہلے پہلے نا لڑنے کے لیے کہا کہ لڑائی کے وقت مشرکوں کو کیا دعوت دی جائے۔ اکثروں نے یہ کہا کہ یہ بات شروع اسلام میں تھی اور جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سے لڑنے پر چڑھائی کی جب کہ وہ بے خبر تھے اور اپنے گھوڑوں کو پانی پلا رہے تھے تو ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قیدی بنا لیا۔ حضرت جویریہ بنت حارث کو اسی روز حاصل کیا تھا۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی جس لشکر میں شامل تھے۔

۸۶۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخُزَاعِيُّ أَنْبَأَ إِبْرَاهِيمُ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ حُكَّامِ الْعُلُوجِ بْنِ عَنِ الْعُلُوجِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا جَاءَكَ كِتَابِي هٰذَا فَلَا تَدَعْ أَحَدًا يُقَاتِلُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَاتِلْ مَنْ قَاتَلَكَ وَسَلِّمْ لِمَنْ سَلَّمَ إِلَيْكَ الْجِزْيَةَ وَأَصَابَ بِهَا بَعْضُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ عَنْهُ لَوْ كَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

۸۶۲ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ سَمِعَ أَنَسًا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُغِيرُ عَلَى الْقَوْمِ وَكَانَ يَسْمَعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ

۸۶۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا۔

عبدالملک بن نوفل بن مساحق نے اپنے والد مسعر سے روایت کی کہ ان کے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ بھیجتے ہوئے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی ایک کو بھی قتل نہ کرنا۔

باب ۱۵۶ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

لڑائی میں دھوکا دینا

تم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی بھی تدابیر پر موقوف ہے۔

۸۶۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۸۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو نُوحٍ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد اور

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى بِغَيْرِهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے تو کچھ اور ہی بتاتے اور فرماتے کہ لڑائی جنگی تدابیر کا نام ہے۔

باب ۳۵۴ فِي الْبَيَاتِ۔

شب خون کا بیان

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَاهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا لَيْلَتَئِذٍ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے والد صاحب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارا امیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور ہم نے مشرکوں سے جہاد کیا۔ پس ہم نے شب خون مار کر انہیں قتل کیا اور اس رات ہمارا نعرہ جنگ امت امت تھا۔ سلمہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس رات مشرکوں کے ساتھ سات گھر والوں کو قتل کیا۔

باب ۳۵۵ فِي لُزُومِ السَّاقَةِ۔

کمزور دستے کی نگرانی

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا الْعَجْلَانُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ مَعَهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي السَّيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ۔

ابوالزبیر سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہا کرتے۔ کمزور کو ساتھ لے کر اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور ایسے لوگوں کے لیے دعا کیا کرتے۔

باب ۳۵۶ مَتَى يُسْتَحَقُّ الرَّجُلُ۔

مشرکوں سے کس بات پر لڑنا چاہیئے۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہہ دیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جب انہوں نے یہ کہہ دیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ
لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا
وَأَنْ يُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ
عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا لَهُمْ

ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری جیسی نماز پڑھیں جب انہوں نے ایسا کر لیا تو ہم پر ان کے جان و مال حرام ہو گئے مگر جو حق اسلام کا ان پر اور ان کا مسلمانوں پر ہے۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ
الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ
الْمُشْرِكِيْنَ بِمَعْنَاهُ۔

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ آگے معنا اسی طرح روایت کی۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ نَا أَسْلَمُ
يَعْنِي ابْنَ كَثِيْلٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحَرَقَاتِ فَنَذَرَهُمْ
بِنَا فَهَرَبُوْا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْنَا
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
لَكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَكَيْفَ
بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا
إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ
مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ
بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا
عَلَيَّ حَتّٰى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

ابو ظبیان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی دستے کا حرقات کی جانب سردار فرمایا۔ وہ ہمیں دیکھ کر بھاگ گئے ہم میں ایک آدمی نے جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ ہم نے اسے نیزہ مارا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: لا الٰہ الا اللہ جس کی قیامت کے روز تجھے کیا خبر ہوگی؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اس نے ہتھیاروں سے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔ فرمایا کیا تم نے اس کے دل کو چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اس نے کچھ دل سے کہا ہے یا نہیں؟ آپ نے قتل کیا جس کی کوئی بات قیامت کے روز حجت ہوگی؟ آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ کاش میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

جبلہ اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ اگر میں کافروں کے ایک آدمی سے مقابلہ

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔

وہ مجھ سے لڑے اور تلوار کے ساتھ میرے ایک ہاتھ کو زخمی کر دیا۔ پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگا میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا یا رسول اللہ! یہ کہہ دینے کے بعد کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اسے قتل کر دو گے تو وہ تمہاری جگہ پر ہو گا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس کی جگہ پر ہو جس پر وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔

ف: اگر کوئی کافر میدانِ جہاد میں مسلمان سے لڑتا ہوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دے یا کہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میں نے اسلام قبول کر لیا تو مسلمانوں کو اس سے ہاتھ روک لینا چاہیے۔ یہ خیال دل میں نہیں لانا چاہیے کہ وہ جان بچانے کے لیے ایسا کہہ رہا ہے کیونکہ دل میں کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ احکام ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا ہے، کسی مجبوری یا مصلحت ہی سے ہو تو اسے مسلمان شمار کرنا ہو گا۔ لہٰذا اب مسلمانوں کے لیے اس کا خون حلال نہیں رہے گا۔ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ اس حالت پر ہو گا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس حالت پر شمار ہو گے جس پر وہ اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرنے سے پہلے تھا۔ گویا وہ مسلمان اور تم مسلمان کے قاتل شمار ہو گے کہ تم نے جان بوجھ کر ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سجدے میں پڑے ہوئے کو قتل کرنے کی ممانعت

یَا بَابُ ۳۶ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

۲۶۴۳ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا

حضرت منذر بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ خثعم کی طرف روانہ فرمایا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے آپ کو سجدے میں گر کر بچانا چاہا پس انہیں جلدی سے قتل کر دیا گیا۔ یہ بات جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو انہیں نصف دیت ادا کرنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو کافروں کے درمیان رہتا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس لیے؟ فرمایا کہ دونوں کی آگ دیکھنے میں نہیں آنی چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے معمر اور منصور اور خالد واسطی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُبَّمَا قَالَ مُعْتَمِرٌ فَخَيَّمَ وَقَالَ لَكِنِ
الْأَوْطِيَةُ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَبِينُوا جَزَمًا۔

بَابُ الْبَيَاتِ فِي الْأُولَى يَوْمَ الزَّحْفِ۔

۲۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ
قَالَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ
ابْنِ حَزْمٍ عَنْ وَكِيعٍ مَتَّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ
لَوْ كُنْتُ إِنَّمَا كُنْتُ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَالِحٍ عَنْ بِلَالٍ
يَا سَيِّدِي فَسَأَلَهُ لَعَلَّ الْمُسْلِمِينَ حِينَ
هَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَزِيدَ مَا حَاصَرَ مِنْ عَشْرٍ
لَيَالٍ أَوْ نَحْوِهَا فَقَالَ الْآنَ حَمِيَ
اللَّهُ صَالِحًا قَدْ أَبَى ذَكَرَ أَنَّ فِي بَعْضِ
مَا يَعْنِي قَالَ فَلَمَّا خَفَّتِ اللَّهُ عَنْهُمْ
مِنَ الْوَلَدِ نَقَصَ مِنَ الْعَدَدِ بِقَدْرِ مَا
خَفَّفَ عَنْهُمْ۔

اور ایک جماعت نے نہیں فرمایا انہوں نے جزماً ذکر نہیں کیا۔

مقابلے کے وقت چھپ کر کھانا

مکحول سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے (۸:۶۵) یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمائی اور ایک آدمی دس کے مقابلے سے ہٹا لیا گیا اور فرمایا گیا اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی ہے اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے پس جو صبر والے سو ہیں وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور ہزار دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ابن عیینہ نے کہا اگر میں زہری سے پوچھتا تو شاید وہ کہتے کہ اے ابو محمد! مسلمانوں نے جب ان پر اللہ نے فتح دی تو جتنی تعداد کفار کی کم ہوئی اس حساب سے ان کے لیے گنتی میں کمزوری کر دی گئی۔

۲۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا
زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ
أَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَمَّادَ اللَّوْنِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ سَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَضَرَ النَّاسُ
حَضْرَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ تَخَلَّفَ فَلَمَّا سَرَيْنَا
فَلَمَّا كُنَّا بِمَكَانٍ يُصْعَدُ فِيهِ أَتَيْنَا الْخَبَرُ وَنَحْنُ
بِالْمَنْصَبِ فَقُلْنَا نَحْنُ لَبِثْنَا فَخَشِينَا
فِيمَا نَتَخَلَّفُ وَلَا يَعْلَمُ بِنَا أَحَدٌ قَالَ فَحَمَلْنَا
فَلَمَّا وَجَدْنَا أَنَّا قَدْ سَبَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا
وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ دَخَلْنَا قَالَ فَجِئْنَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا لَهُ فَقُلْنَا
نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ

حماد بن سلمہ ابوسلیمان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے ایک سریہ میں گئے تو فوج کی فوج بھاگ گئی۔ میں بھی بھاگنے والوں میں تھا۔ جب ہم رکے تو ہم نے کہا کہ ہم نے کیا کیا کہ مقابلے سے بھاگ گئے حالانکہ ہم لوگ ہو چکے ہیں۔ ہم نے کہا کہ مدینے میں چلے جائیں اور وہاں آ کر کہیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ ہم یہاں چھپ کر رہے ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جماعت میں پیش کریں اگر ہماری توبہ قبول ہو تو یہاں رہ پڑے جائیں ورنہ ہم نکل جائیں پھر ہم نے فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئے جب آپ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہو گئے اور ہم نے آپ کے

وَلَا مَيْلَ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔

دست اقدس کو بوسہ دیا تو فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

۵۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں اور سب مسلمان آپ کی پناہ میں ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگا کہ بزرگوں کے ہاتھ و عقیدت سے ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چوما اور فخریہ بیان کیا۔ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ پس ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا مُعَتَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت "اور جو کوئی ان سے اس روز پیٹھ دکھائے" (۸:۱۶) غزوۂ بدر کے روز نازل ہوئی تھی۔

تَمَّ النِّصْفُ الْأَوَّلُ مِنْ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ

پارہ ـــــ ۱۷

یشبہ شواکل الی الوجوہ ۱۲
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ شَيْءٍ أَحْمَدُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ أَنَا الْإِمَامُ الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَكِيمٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُسْلِمُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ كَانَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

خبردی ہمیں امام حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، امام قاضی ابوالحسن عاصم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی نے علی بن احمد عمر والوزاعی۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الزام دہ ہے محرم سن پچھتر ہجری کا اور انتقال فرمایا آپ نے اس سال میں۔

باب ۳۶ فی الرجم ہل حد الکلب

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عَائِذٍ عَنْ كِتَابٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ سَرَوَ سُرَّةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا إِلَيْهِ لَعَلَّ الْإِسْكَارَ كَانَ الْإِسْكَارُ اللَّهُ لَمَّا جَلَسَ مُحَمَّدًا وَجْهَهُ فَقَالَ فَكَانَ عَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ لَقَدْ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى مَا بَيْنَ هَامَتِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ

جلادی کمر پر کوڑے کی ضرب کی جائے

قیس بن ابوحازم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں چادر سے تکیہ لگائے ہوئے تھے ہم نے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا ہمارے لیے آپ دعا کیوں نہیں کرتے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، پھر اس کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن یہ چیز بھی اسے دین سے نہیں روک سکتی اور لوہے کی کنگھیاں اس کی ہڈی، گوشت اور پٹھے پر چلائی جاتیں لیکن یہ بھی اسے دین سے نہیں روک سکتی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس امر کو مکمل کر کے رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء اور حضرموت کے درمیان سفر کرے گا تو اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیے کا اپنی

بکریوں کے متعلق لیکن تم جلدی کر رہے ہو۔ ف

ف اس حدیث کی روشنی میں دو باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہر صاحب ایمان کی آزمائش ضرور ہوتی ہے اور آزمائش اس کی ایمانی استعداد کے مطابق ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اس حقیقت سے یوں آگاہ فرمایا گیا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ (۲۹ : ۲)

کیا لوگ اس گمان میں ہیں کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

سب سے زیادہ آزمائشوں سے دوچار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام ہوئے اور ان جملہ حضرات سے بڑھ کر سید نا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مصائب و آلام سے گزرنا پڑا۔ دوسری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں سامنے آتی ہے "وقت آئے گا کہ سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور اسے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ کے واقعات اپنے محبوب کو بتا دیا کرتا تھا جبکہ کل کی بات جاننا غیب سے تعلق رکھتا ہے جس کا ذکر پروردگار عالم نے یوں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (۳۱ : ۳۴)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ زمین میں کہاں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا ہے۔

ان آیات کریمہ سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ علم غیب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں لیکن ان کی بعض جزئیات سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام کو مطلع فرمایا اور اپنے محبوب کو سب سے زیادہ بتایا جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات شاہد ہیں۔ جو عقیدہ رکھتا ہے ان جملہ باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کسی اور کو علم مصطفیٰ کسی دوسرے کو جتا تا ہی نہیں وہ حضرات انبیائے کرام کے خلاف اور نقص و کمالات کا مسلک ہے جو نظریہ حیات کی جان اور سراسر خلاف اسلام و ایمان عقیدہ ہے جس کا قرآن و حدیث کی تعلیمات سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

جاسوس کا حکم جبکہ وہ مسلمان ہو

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَبِيبُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا يَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَاتِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا

حضرت علی کے منشی عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد بھیجتے ہوئے فرمایا کہ چلتے جانا یہاں تک کہ روضہ خاخ آجائے۔ وہاں ایک عورت کجاوہ میں ہے جس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر جلدی سے گئے۔ جب ہم وہاں کے پاس پہنچے تو ہم نے کہا۔ خط دے دو۔ اس نے کہا۔ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا۔ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ پس اس نے اپنی چوٹی سے نکال دیا تو

وَهُوَ فِي وَفْدِ كِنَانَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ الْكِتَابَ
أَوْ كَتَبَ إِلَيْهِمْ كَانَ عَلَى عَشَرَةِ أَجْزَاءٍ فِي جِزْءٍ
فَأَتَيْنَا بِهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ عَلَى حِلَقِ
بَابِ أَبِي عِمْرَانَ نَاحِيَةَ الشَّمَّاخِينَ فَجَرَّ لَهُ
يَكْتُبُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هَذَا كَتَبْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَا تَعْجَلْ عَنِّي لَوْ كُنْتُ مِنْ سُلْطَانِكَ بِحَيْثُ
تُحِبُّ أَنْ أَنْتَهِيَ وَإِنْ مَنَعْتَنِي لَمْ أَنْتَهِ
تَعْرِفُ بِهَا الْعَرَبُ سَيْفَكَ فَأَخَذَنِي
لِذَلِكَ أَنَّ الْعَرَبَ تَهَابُ بِهَا بَعْضُهَا
بِهَا لِرَسُولِ اللَّهِ مَا كَانَ لَهُ وَلَا لِأَبِيهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَعَمْرِي لَكَ بِهَذَا الشَّأْنِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ
لَتَجِدَنَّ بِهَا مَا شِئْتَ بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ

جہاں سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے یہ خط علی بن ابی طالب کی جانب سے بنی عامر کے
نام تھا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
تھا آپ نے فرمایا۔ اے حاضر! یہ کیا لکھا ہے
یہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ
بنی قریش میں آپ اہل ہیں اور ان میں سے طیبہ اور قریش
سے ہیں کہ کہ کر میں ہو کہ کر میں ہو کہ کر میں ہو کہ
عرض کرتے ہیں۔ میں نے یہ اس پر کہ اگر مجھ کو
یہ حکم دیں کہ میں باز آؤں تو میں باز آؤں گا
عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ نے مجھ کو منع کیا تو میں
باز نہ آؤں گا۔ اس کی قسم یا رسول اللہ
میں کافر نہیں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا حضرت عمر عرض کرتے ہیں
یا رسول اللہ کیا میں منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ان میں سے ہے
جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق
فرمایا ہے۔ یہ ایسا ہے کہ میں نے تمہیں نہیں بھیجا

ف ۱: یہاں شارح صاحب یہ کہنا چاہتا ہے کہ حضرت علی نے جو تحریر حدیبیہ میں لکھی تھی اس میں آپ نے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لفظ رسول اللہ کے بعد دو فریق سے شاید کوئی ایسا لفظ لکھا تھا
جو کفار کو ناگوار ہوا۔ کیونکہ یہ حدیث کی اصل بحث کی ہے اس میں مثال کے طور پر سب کچھ
کہہ کر ثابت کیا تھا کہ نبی کے لفظ سے بھی ہم مثال ہی دوسری جانب سے کہیے تو ان لفظ آپ نے
کر دیا تھا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تعظیم کی کیسی حد ہے اس تصویر کی مانی دیتے ہیں کہ ہر وقت آپ کی
کی ضرورت کا سامان نظر آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ
أَبِي الْحُبَابِ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ
فَأَخْبَرْتُ بِهِ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حباب عبدالرحمن سعید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اسی طرح روایت کی ہے کہتے ہیں فرمایا۔ حضرت عالب
نے اس لئے کہ یہ خط کسی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تحریر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس میں ہے کہا۔ حدیث کہتے ہیں کہ
میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ پس ہم نے اس کے دوست
کر دیا لیکن خط نہ ملا۔ حضرت علی نے فرمایا قسم ہے
اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے ہم تمہیں ہرگز نہ چھوڑیں

الكتاب وساق الحديث.

باب ۱۶۴ فی الجاسوس الذمی۔

۸۸۰۔ حدثنا محمد بن بشار قال ثنا محمد بن جعفر ابو غسان المدائني قال ثنا سفيان بن عيينة عن ابن شوذب عن علية بن مغيب عن ابان بن صيفي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتله وكان عينا لابي سفيان وكان موادعا لرجل من الانصار فمر بحلقة من الانصار فقال انا مسلم فقال بعض الانصار يا رسول الله انه يقول انا مسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من عبادي من لا اريد قتله ومنهم ابان بن صيفي۔

باب ۱۶۵ فی الجاسوس المستامن۔

۸۸۱۔ حدثنا الحسن بن علي قال ثنا ابو نعيم قال ثنا ابو عقيل عن ابن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم عين من المشركين وهو في سفر فجلس عند اصحابه يحدثهم ثم انسل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبوه واقتلوه فقتلته فنفله سلبه۔

۸۸۲۔ حدثنا هارون بن عبد الله ان هاشم بن القاسم حدثهم قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا اياس بن سلمة قال ثني ابي قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى وعامة شاءنا ركابا مضعفة اذ جاء رجل على جمل احمر فانتزع طلقا من حقو البعير فقيد به جمله

ذمی جاسوس کا حکم

سلمہ بن صہیب نے فرات بن حیان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا ایک انصاری مسلمان کا حلیف تھا۔ وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا تو کہا کہ میں بھی مسلمان ہوں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گذار ہوا یا رسول اللہ! وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہیں ہم ان کے ایمانوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرات بن حیان بھی ہے۔

مستامن جاسوس کا حکم

ایاس بن سلمہ کہتا ہے روایت ہے کہ حضرت ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھا، پھر کھسک گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تلاش کر کے قتل کر دو۔ حضرت سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ میں نے اسے جا لیا اور قتل کر کے اس کا سامان لے لیا۔ وہ مجھے ہی عطا فرما گئے۔

ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن کے ساتھ جہاد کیا۔ اس اثنا میں کہ ہم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں اکثر پیدل تھے اور بعض کمزور بھی تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کی کمر سے ایک رسی نکال کر اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو باندھ دیا پھر آ کر لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے کر لیا

ثُمَّ جَاءَ يَسْتَفْتِي فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا سَلَمَةُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ صَدَقَ سَلَبُ هَذَا عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

لوگوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ اسے بٹھا کر جانور اس پر پورا کر چکا گیا (وہ) پھر واپس آیا اور پوچھنے لگا کہ ایک شخص نے اپنی جان کی دشمنی پر پورے اس کا سامان کیا ہے جو بھی سامانوں میں سب سے بہتر تھی اور میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہوا تو میں نے اسے پالیا اور دشمنی کا سر اونٹ کی پالان پر تھا اور میں دشمنی کی پشت کے پاس سے آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کی پشت کے نزدیک ہو گیا پھر میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اسے بٹھا لیا۔ جب اونٹ نے اپنے گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے تلوار سونت لی اور اس آدمی کا سر اڑا دیا۔ میں اس کے اونٹ کا سامان سمیٹ لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں تھے پس آپ جب واپس آئے تو آپ کو خبر دی گئی کہ کس نے قتل کیا ہے لوگوں نے کہا کہ سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ سامان بھی اسی کا ہے اس کے پاس سے کچھ نہ لیا جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوالقاسم کا یہ نام ہے۔

جنگ کس وقت شروع کرنی چاہیئے

مسدد، یحییٰ، خالد بن کثیر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ دشمن کی جماعت میں قتال شروع کرتے تو فرماتے اے لوگو! تم دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو۔

تصادم کے وقت خاموشی کا کیا حکم ہے؟

مسلم بن ابراہیم، ہشام، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمرہ، حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب لڑائی کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ہشام، مطر، قتادہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمرو سے مذکورہ حدیث کے مطابق مرفوعاً روایت کیا ہے

الْفَتَّالِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنِي مَطَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

(یعنی وہ صحابی کا قول ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کرتا ہے)۔

باب ۳۶۵ فِي الرَّجُلِ يَرْجِعُ عَنِ الْفِئَةِ

جنگ کے وقت پیدل ہو جانے والا

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا لَقِينَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفْنَا فَمَالَ كُلُّ كُلٍّ بِعُلُوِّهِ وَرَجَلٍ.

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب غزوۂ حنین کے روز مشرکین سے تصادم کے وقت ہم بھاگے تو آپ سے کچھ لوگ سواری سے اور کچھ پیدل ہو گئے۔

نوٹ: آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ کس دشمن کے حملہ کے وقت میں جس کا خیال نہ تھا کہ یہ شاید میدانِ جنگ سے بھاگ جائے گا۔ جو کفر کا استیصال کرنے کا بیڑہ اٹھاتا ہے۔ نیز کافروں اور مشرکوں سے لڑنے کی خاطر نبوت آتا ہوتا ہے تو انسانوں کے سارے نبی بلکہ اس منصب کو جائز کرنے والے پروردگار کی پوری تائید و حمایت اس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزم و استقلال کے پیکر اور شجاعت میں اپنی مثال آپ تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶۶ فِي الْمَلَاحِمِ فِي الْحَرْبِ

جنگ کے دوران خود ثنائی

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُعَلِّمُ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُعَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْمَخِيلَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالرَّجُلُ يَخْتَالُ فِي نَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ وَالْفَخْرِ فَاخْتِيَالٌ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ هُوَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ الْمَخِيلَةُ.

محمد بن ابراہیم نے حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ خیلاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور دوسری کو ناپسند کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ معرکۂ جنگ میں خیلاء کرنا ہے اور ناپسند یہ ہے کہ فخر کے بغیر کوئی خیلاء کرے اور خود ثنائی بھی ایک ایسا خیلاء ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک ایسا ہے پسند ہے۔ پس جو خود ثنائی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ اس وقت کی ہے جبکہ دشمن سے تصادم ہونے والا ہو اور صدقہ دیتے وقت کی خود ثنائی اور جو خود ثنائی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ظلم اور زیادتی کے وقت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا اور وہ فخر و غرور کے طور پر ہے۔

جسے قیدی بنالیا جائے

باب ۱۷۶ فی الرجل یستأسر

۲۹۸۴ حدثنا مسدد قال نا اسماعیل قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد قال نا ابن شهاب قال اخبرنی عبید بن السباق الثقفی حلیف بنی زهرة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة عیناً وامر علیهم عاصم بن ثابت فنفروا لهم فقیل لبعض من فی ذلک الحی من بنی لحیان کنا اصبنا عاصماً فاخبرنا الی ان نقتله فقالوا لهم انا لو قد اعطیناکم بایدینا لم تقتلوا منا احداً فقال عاصم اما انا فلا انزل فی ذمة کافر فرمی ساعتئذ بسهم فقتله فنزل الیهم ثلثة نفر علی العهد والمیثاق فیهم خبیب وزید بن الدثنة ورجل آخر فلما استمکنوا منهم اطلقوا اوتارهم فربطوهم بها قال الرجل الثالث هذا اول الغدر فابی ان یصحبهم فجروه وعالجوه علی ان یصحبهم فابی فقتلوه فانطلقوا بخبیب وزید بن الدثنة حتی باعوهما بمکة بعد وقعة بدر فابتاع خبیباً بنو الحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف وکان خبیب هو قتل الحارث بن عامر یوم بدر فلبث خبیب عندهم اسیراً حتی اجمعوا قتله فاستعار موسی یستحد بها فاعارته فدرج بنی لها وهی غافلة حتی اتاه فوجده مجلسه علی فخذه والموسی بیده فقال اتخشین ان اقتله ما کنت لافعل ذلک ان شاء الله وکان خبیب یقول ما رأیت اسیراً قط خیراً من خبیب لقد رأیته یاکل من قطف عنب فی ید الحدید وما بمکة یومئذ ثمرة وکان یقول انه رزق رزقه الله خبیباً فلما خرجوا به من الحرم لیقتلوه فی الحل قال لهم خبیب ذروانی ارکع رکعتین فترکوه فرکع رکعتین ثم قال والله لولا ان تظنوا ان ما بی جزع لزدت

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک جتھا بھیجا اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا۔ یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان ہذیل کے ایک قبیلہ بنی لحیان کے قریب پہنچے تو ان لوگوں نے ان کا پتہ پالیا جو تیر انداز تھے جب حضرت عاصم نے انہیں دیکھا تو ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے انہوں نے کافروں سے کہا کہ نیچے اتر آؤ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو ہم تم سے پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی پناہ میں جانے کے لیے اترنے کو تیار نہیں۔ پس کافروں نے تیر اندازی کی کہ حضرت عاصم سمیت سات آدمیوں کو شہید کر دیا۔ باقی تینوں کے عہد و پیمان پر اترآئے جو حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک تیسرا آدمی تھے جب ان کے قبضہ میں آگئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کے چلوں سے انہیں باندھ لیا۔ تیسرے شخص (حضرت عبداللہ بن طارق) نے کہا کہ یہ پہلی دھوکہ خلاف ورزی ہے خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا مجھے ان شہداء کے ساتھ رہنا پسند ہے انہوں نے کھینچا اور ان کے ساتھ چلنے کے لیے کہا لیکن وہ انکار کر گئے پس قتل کر دیئے گئے۔ پس حضرت خبیب اور زید بن دثنہ کو لے گئے یہاں تک کہ مکہ میں ان کے قتل پر متفق ہو گئے انہوں نے قتل کرنے کے لیے اکٹھا کیا جب وہ انہیں قتل کرنے کے لیے لے کر نکلے تو حضرت خبیب نے ان سے کہا مجھے دو رکعتیں پڑھنے دو۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر مجھے یہ شبہ نہ ہوتا کہ میں موت سے گھبرا رہا ہوں تو میں زیادہ پڑھتا۔

۱۔ فی ایک وقت تھا کہ جب مسلمان کو زندگی کے جو چند لمحے میسر آتے تو انہیں نماز میں گزارنے کی تمنا ہوتی تھی کہ مقدس لوگ اللہ سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ جو نماز وصل الی اللہ ہے جو وہ انہیں میسر تھی سو اسی میں مشغول رہا کرتے تھے جس کے بارے میں قرآن شہادت ہے کہ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یہ حضرات جن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا: قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ مجھے نماز میں جتنی لذت و راحت محسوس ہوتی تو شیع رسالت کے پروانے کیوں نہ نماز میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے اور کیوں انہیں نماز میں زندگی کا خاص سرور حاصل نہ ہوتا۔ بایں وجہ قرآن کریم نے سَجْدَتُونَ الصَّلٰوةَ اَشَدُّ وَبِهَا لَكَبِيرَةٌ ——— کہہ کر بولتی تصویریں کیوں نہ بنا دیئے۔ ایک ہم ہیں کہ نماز کو تو اکثر بیٹ نماز کو خیر بلوکہہ چکی ہے کہ وہ جنت کی کنجی اور ایمانی معراج کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے۔ جو تھوڑے بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اُن کی اکثریت سر سے بوجھ اتارنے پر لگتا کئے ہوئے ہے کہ نمازیوں میں شمار ہو جائے خواہ کسی طرح پڑھ کر جھٹ۔ نماز کی ادائیگی کے طریقوں سے ناآشنا کہ نماز کی شرائط، ارکان، واجبات اور سنن وغیرہ سے بے خبر۔ نماز کے مفسدات و مکروہات سے تاجر بنانے والوں کو اپنی دکانوں اور تقریروں سے ہی فرصت نہیں ملتی کہ انہیں ان امور کی اہمیت سے کوئی شناسائی دلائیں۔ جب کہ خود بیان کردہ امور کی جانب سے غافل ہیں۔ عصر ایک ایسا ہے جو ٹال دی جاتی ہے۔ گویا ہم خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ——— کی زندہ بولتی تصویریں بن چکے ہیں۔ دیریں صلوات ہمیں اپنی نمازوں میں کیا لذت آئے! خدایا ذرا ہمیں صحابہ کرام کی طرح نمازوں سے وابستگی عطا فرما دے۔ آمین۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ ابْنُ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

(۸۸۸) حمید بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنی زہرہ کے حلیف اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے ذکر کیا اور یہ حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

باب ۳۷ فِي الْكُمَنَاءِ۔

پناہ گاہوں کا بیان

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ عَاصِمٌ فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ

حضرت ہدبہ اور علی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن پچاس تیر اندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر کر کے فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس پیغام بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کافروں کو شکست دے دی اور انہیں روند ڈالا تب بھی اپنی جگہ چھوڑنا جب تک میں تمہارے پاس پیغام نہ بھیجوں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہیں (کافروں کو) اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور خدا کی قسم میں نے عورتوں کو پہاڑ پر چڑھتے دیکھا۔ پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا۔ غنیمت! اے لوگو! غنیمت۔ تمہارے ساتھی غالب آگئے کیا دیکھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے فرمایا۔ کیا تم

مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ.

باب ۳۷۲ فِي الصُّفُوفِ.

۱۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَفَفْنَا لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ.

باب ۳۷۳ فِي السَّلَّ مِنَ الصَّفِّ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

۱۹۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ وَلَيْسَ بِالسُّلَمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْشَأْ مِنْكُمْ نَاشِئٌ إِذَا الْتَقَى الصَّفَّانِ مِنَ النَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ.

باب ۳۷۴ فِي النِّسَاءِ تَغْزُو.

۱۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ عَنْ جَدَّتِهَا أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا، خدا کی قسم ہم تو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ پس وہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ پھیر دیئے اور وہ شکست سے دوچار ہو گئے۔

صف بندی کا بیان

احمد بن سنان، ابواحمد زبیری، عبدالرحمن بن سلیمان بن غسیل، حمزہ بن ابواسید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ غزوۂ بدر کے روز ہم نے صفیں بنائی تھیں کہ جب وہ (کفار) تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور اپنے تیر بچا کر بھی رکھنا۔

تصادم کے وقت تلواریں سونتنا

حفص بن عمر، اسحٰق بن نجیح، مالک بن حمزہ بن ابواسید ساعدی نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سے روایت کی ہے کہ غزوۂ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور جب تک تمہارے اوپر حملہ نہ کر دیں تلوار نیام سے نہ نکالنا۔

مبارزت کا بیان

حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قیس بن عبید آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا تھا اور بھائی آواز دیتا کہ کون ہے جو مقابلہ کرے۔ پس انصاری جوان مقابلہ پر نکلے۔ اس نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے بتا دیا۔ اس نے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں ہم اپنے چچا زاد بھائیوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حمزہ اٹھو، علی اٹھو عبیدہ بن حارث اٹھو۔ پس حضرت حمزہ تو قیس کی طرف بڑھے جو شیبہ کی جانب بڑھا۔ حضرت عبیدہ اور ولید دونوں زخمی ہو گئے جبکہ ہم لوگوں نے اپنے اپنے مقابل کو پچھاڑ لیا

هي كَانَ فَانْحَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ
وَلَنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ

تھا پھر ہم ولید پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر کے حضرت عبیدہ کو اٹھا لائے۔

ف۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حمزہ نے عتبہ سے، حضرت عبیدہ بن حارث نے شیبہ سے اور حضرت علی نے ولید بن عتبہ سے مقابلہ کیا تھا اور قرین قیاس یہی روایات نظر آتی ہے۔ کیونکہ حضرت علی اور ولید دونوں نوجوان تھے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ اسی حدیث کے تحت علامہ عبدالرحمان خان صاحب نے لکھا ہے "اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوتی خصوصاً حضرت علی کی کہ اپنے مقابل کو مار کر دوسرے کو بھی مار لیا۔ موصوف نے یہاں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا جب کہ اس حدیث میں خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ ثُمَّ وَلَنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ ۔۔۔ ان لفظوں کا ترجمہ خود علامہ صاحب نے یوں کیا ہے "پھر ہم نے بھی ولید پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا"۔

جب ولید پر اپنے حریفوں سے فارغ ہو کر حضرت حمزہ اور حضرت علی دونوں نے حملہ کیا تو علامہ صاحب نے صرف حضرت علی کی تخصیص کہاں سے نکال لی۔ خصوصی شجاعت ضرور ثابت ہوئی لیکن دونوں حضرات کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مثلہ کرنے کی ممانعت

حفص بن عمر، شعبہ، زیاد بن ابی ایوب، ہشیم، مغیرہ، اسماعیل، ابراہیم، عبدالرحمان بن یزید، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافروں کو اچھے طریقے سے قتل کرنے والے بنو۔ اسی بیان میں۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مُغِيرَةُ عَنْ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّ غُلَامًا لَهُ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَيْهِ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

حضرت عمران کا ایک غلام بھاگ گیا تو انہوں نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اس پر قابو پایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے پس انہوں نے مجھے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دیتے کہ مثلہ کرنے (ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ف

۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین کے کان ناک وغیرہ کاٹنے اور اُن کی صورتیں مسخ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہاں عمداً جہاد کرنا افضل ترین عبادت ہے اور ایسی حرکت جہاد کی شان کے خلاف ہے واللہ اعلم

باب النهي عن قتل النساء

عورتوں کو قتل کرنے کا بیان

۲۶۶۹ حدثنا محمد بن كثير عن سفيان بن عيينة ح وحدثنا يحيى بن موسى قالا نا أبو أسامة عن مالك بن مغول عن نافع عن عبد الله بن عمر قال وجد في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء والصبيان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں دیکھا کہ عورت قتل کر دی گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرمایا۔

۲۶۷۰ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه امرأة مقتولة فوقف عليها فقال ما كانت هذه لتقاتل فقال لأحد الرجلين الحق خالدا فقل له لا تقتلن ذرية ولا عسيفا

۲۶۷۱ حدثنا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة في بعض المغازي فنهى عن قتل النساء والصبيان

۲۶۷۲ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۳ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۴ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۵ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۶ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۷ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۸ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۷۹ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۰ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۱ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۲ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۳ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۴ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۲۶۸۵ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة مقتولة فأنكر قتل النساء والصبيان

۔۔۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران جہاد عورتوں، نابالغ بچوں، خادموں، ضعیفوں اور بہت بوڑھے آدمیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جہاد چونکہ عام جنگ نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے شرعی ضابطہ کے ماتحت اسلام کے دشمنوں سے لڑنا ہے جو سب سے بڑی عبادت ہے لہٰذا اس عبادت کے تقدس کو برقرار رکھنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۸۹۸۔ حدثنا عبيد الله بن محمد النفيلي قال نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق قال نا محمد بن جعفر بن الزبير عن عروة عن أبي الزبير عن عائشة قالت لم يقتل من نسائهم إلا امرأة إنها لعندي تحدث تضحك ظهرا وبطنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل رجالهم بالسوق إذ هتف هاتف باسمها أين فلانة قالت أنا قلت وما شأنك قالت أحدث حدثا قالت فانطلق بها فضربت عنقها قالت فما أنسى عجبا منها قط طيبة نفسها وكثرة ضحكها وقد علمت أنها تقتل

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کیا سوائے ایک عورت کے وہ میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور ایسے جیسی ہنسی ہنسی تھی کہ پیٹ اور کمر بھی بار بار ہل جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں ان کے مردوں کو قتل کر رہے تھے جبکہ ایک پکارنے والے نے اس کا نام لے کر آواز دی (یہ آواز کہیں اور سے آئی تھی) میں نے کہا تمہاری کیا بات ہے؟ اس نے کہا میں نے کچھ (ایسا) کام کیا ہے پس وہ اسے لے گیا اور اس عورت ہی کی گردن ماری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اس کے لئے پیٹ بھر کر ہنسنے کے سوا کچھ نہیں بھولی ہوں حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسے قتل کیا جائے گا۔

۸۹۹۔ حدثنا أحمد بن حنبل ومحمد بن العلاء قالا نا أبو معاوية عن الأعمش عن الحكم بن عتيبة عن مقسم عن ابن عباس عن الحكم بن حزن الكلفي قال محمد بن العلاء في حديثه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسألته عن القعود على قليب من القلب فقال اجلس إن شئت فجلست فسمعته يقول لا تقعدوا على القلب ولا تصلوا إليها

حکم بن حزن کلفی سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کنوؤں میں سے کسی کنوئیں پر بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ کنوؤں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

۹۰۰۔ حدثنا سعيد بن منصور قال نا مروان بن محمد الطاطري قال نا إسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن الحراقي عن أبي السائب قال نفى محمد بن حسان الأصلي عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نفى رجلا من بني سليم قال فخرج فينا وقال إن وجدتم فلانا فاقتلوه فأحرقوه بالنار ثم إني عدت إليه فقال إن وجدتم فلانا فاقتلوه

دشمن کو آگ سے جلانا اچھا نہیں ہے

محمد بن حسان اصلی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی سلیم کے ایک شخص کو جلاوطن فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اسے آگ سے جلا دینا۔ پھر جب میں واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اسے قتل کر دینا اور آگ سے مت جلانا کیونکہ آگ کے ساتھ عذاب نہیں دیتا مگر آگ کا رب۔

تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

۲۶۷۱ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پاؤ۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح معناً بیان کیا۔

۲۶۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَنْصُورُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ.

ابوصالح منصور بن موسیٰ ابو، اسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی، ابن سعد، حسن بن سعد، عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا پھڑپھڑانے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا۔ اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا فرمایا کہ اسے کس نے جلایا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہم نے فرمایا کہ آگ کے رب تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے آگ کے رب کے سوا۔

ف: کسی آدمی یا جانور کو جلانے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خواہ وہ چیونٹیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اپنے دشمنوں کو عذاب دے گا اس لیے آپ نے منع فرمایا کہ آگ کے ساتھ کوئی کسی کو عذاب نہ دے یا کہ سے اللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۷۵ الرَّجُلُ يَحْمِلُ بِكَمْ غَنَمَهُ أَبَيْتَ عَلَى رَأْسِ الصَّفِّ أَوِ السَّفِّ

جو اپنا جانور کرائے یا حصے پر دے

۲۶۷۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّمْلِيُّ أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَهْشَلٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ لَهُ أَنْتَ مَنْ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَالَ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَتَيْتُهُ

عمرو بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے منادی کروائی تو میں اپنے اہل و عیال کے پاس گیا۔ میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نکل چکے تھے۔ میں مدینہ منورہ میں یہ کہتا پھرا کہ ہے کوئی جو ایک آدمی کو سواری کے اور اس کا حصہ لے۔

وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أَنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً فَحَمَلْتُهُ مَعَنَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِي عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ عَقَبَةً أَقَلَّ اللهُ عَلَيْهَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ صَعْتَهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَعَقَدَ عَلَى جَنِيبَةٍ مِنْ جَنَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِّهِنَّ مُلَيْحَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى فَدَعَاهُ فَصَكَّ الْآخَرَ لِمَا قَالَ لِأَصْحَابِي خَيْرَتْكَ أَيُّ شَرَطْتُ لَكَ قَالَ لَا فَدَعَاهُ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرُ سَهْمِكَ أَرْدَنَا.

باب ۳۶ فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ.

جس قیدی کو مضبوطی سے باندھا جائے

۹۰۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ عَجِبَ رَبُّنَا تَعَالَى مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ

۹۰۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْخَجَّاجِ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّ اللهِ بْنَ حَالِبٍ الْلَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِيَنَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انصاریوں سے ایک بوڑھے آدمی نے فرمایا کہ اس کا حصہ ہمیں دیں گے کہ اسے سوار کریں گے اور کھانا بھی کھلائیں گے۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ سفر کر۔ پس میں اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت دیا۔ ہمیں سے میں چند عمدہ اونٹنیاں لائی جنہیں ہانک کر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا وہ نکلے اور اپنے اونٹ کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے پھر فرمایا۔ انہیں پیچھے سے ہانکو۔ پھر فرمایا۔ انہیں آگے سے ہانکو پھر فرمایا میرے خیال میں تمہاری یہ اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں میں نے کہا یہ مال غنیمت تو آپ کا ہے جس کی میں نے شرط کی تھی۔ فرمایا اے بھتیجے اپنی اونٹنیاں خود رکھو ہمارا مقصد یہ حصہ لینا نہیں تھا۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے جو زنجیروں سے پکڑے ہوئے جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

مسلم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک فوجی دستہ دے کر بھیجا اور میں بھی ان میں تھا اور کدید میں بنی ملوح پر غفلت اور اچانک حملہ کرنے کا انہیں حکم فرمایا۔ ہم نکلے یہاں تک کہ جب کدید پہنچے تو ہمیں حارث بن برصاء لیثی ملا۔ ہم نے اسے پکڑ لیا تو اس نے کہا۔ میں تو مسلمان ہونے کے ارادے سے آیا ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے نکلا ہوں۔ پس ہم نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ہمارا ایک دن رات تمہیں باندھ کر رکھنا

وسلم فقلنا ان کنا مسلمانا لم یجز ذلک
فکیف تامرنا ان کنا مسلمین فقال لن تسلموا حتی
تسلموا فقلنا ان کنا لا نسلم لم یقتلنا۔

۹۶ حدثنا اسحق بن منصور الموصلی
وغیرہ قال نبأنا النضر بن شمیل
سمعت ابن ابی عروبۃ اتتہم ابن ابی یحدث
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رجل
یکون فی الحی فجاء رجل من بنی حنیفۃ یقال لہ
ثمامۃ بن اثال سید بنی حنیفۃ فربطوہ
بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک
یا ثمامۃ قال عندی خیر یا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تنعم تنعم شاکر وان کنت
تریدین المال سل منہ ما شئت فترکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان
الغد فقال لہ ما عندک یا ثمامۃ فذکر نحو
مثل ھذا الکلام فترکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی کان بعد الغد فذکر مثل
ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من
المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی
الارض وجہ ابغض الی من وجہک فقد
اصبح وجہک احب الوجوہ الی۔

کہ اسلام نہیں پہنچے گا اور اگر مسلمان نہیں ہوتے ہو تو ہم تمہیں
چھوڑ دیں گے پس ہم نے اسے مضبوطی سے باندھ دیا۔
سعید بن ابی سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک
آدمی کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو اہل
یمامہ کا سردار تھا انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے
اور فرمایا۔ اے ثمامہ (تمہارے پاس کیا ہے؟) کہا اے محمد
میرے پاس اچھائی ہے اگر مجھے قتل کیا تو خون کے بدلے قتل کرو
گے اور اگر احسان کرو تو شکر گزار پاؤ گے اور اگر مال چاہتے
ہو تو اس میں سے جتنا چاہو گے دیا جائے گا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے چھوڑ گئے یہاں تک
کہ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اس سے پھر فرمایا اے ثمامہ
تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے بھی پہلا جواب دہرایا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے چھوڑ گئے یہاں تک
کہ تیسرا دن ہوا تو بھی گفتگو ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثمامہ کو چھوڑ دو پس وہ کھجور
کے باغ میں گیا جو مسجد کے نزدیک تھا وہاں غسل کر کے مسجد
میں داخل ہوا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر باقی
حدیث بیان کی۔ نضر نے کہا کہ ہمیں لیث نے بتاتے ہوئے
فرمایا کہ عرق خزم۔

عبداللہ ابن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن
عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا۔ جب نجدی وفد کے بلائے گئے تو حضرت سہل
بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا آل حزام یعنی حوشب بن حزام
اور معضد بن حزام کے اونٹوں کے ساتھ جانے کی جگہ میں تھیں۔

نَ مُنْعَةَ عِنْدَ إِلَى عَمْرَاءَ فِي مَسْلَخِهِمْ عَلَى حَوْكِ
وَمُعَوِّذِ ابْنَيْ عَفْرَاءَ قَالَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ
يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ
فَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أَتَيْتُ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ الَّذِي
فَعَلَ إِلَى يَوْمٍ فَجِئْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى
عُنُقِهِ بِحَبْلٍ لَهُ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا أَسَرَا مَا
لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ.

باب ۳۸ فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُكَرَّهُ

قیدی کے ساتھ مار پٹائی کرنا اور فرار ہونا

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا
إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا لِقُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ
لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ
فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ
هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ
وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَإِذَا قَالَ لَهُ
ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي أُخْبِرُكُمْ فَإِذَا
تَرَكُوهُ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ
هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ
وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَلَمَّا أَقْبَلُوا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يَنْعَسُ
فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ
هَذَا وَفِي لَفْظِ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو روانہ فرمایا تو وہ بدر کی جانب چل دیئے وہاں قریش کے اونٹوں پر پانی لانے والے تھے جن میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہتا ہے خدا کی قسم مجھے اس کا کوئی علم نہیں لیکن یہ قریش آئے ہیں جن میں ابوجہل عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہیں۔ جب اس نے یہ کہا تو صحابہ کرام نے اسے پیٹا۔ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو، مجھے چھوڑ دو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے چھوڑ دیا تو اس نے کہا خدا کی قسم مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں لیکن یہ قریش ہیں جن میں ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف آئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور اس بات کو سن رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم نے مسلمان ہونے میں اس نے سچ کہا اور جھوٹ بولنے کے اگر وہ جھوٹ بولے اور قریش میں جو ابوسفیان کو بچانے آئے ہیں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ صحابہ

أَيْنَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَكَانُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ هٰهُنَا وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ هٰهُنَا وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ هٰهُنَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ مَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ان لوگوں کے مرنے کی جگہ یہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں بدر کے کنوئیں سے کچھ گھسیٹا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

ف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدان بدر میں کفار کے ساتھ مقابلہ ہونے سے ایک دن پہلے صحابہ کرام کو بتادیا کہ کل فلاں مشرک اس جگہ گرے گا اور فلاں مشرک اس جگہ مرے گا۔ نیز دست مبارک زمین پر رکھ کر ہر ایک کے گرنے کی جگہ کا پوری طرح تعین فرمادیا۔ جانے کو ہے کہ مَا تَكْسِبُ غَدًا (لقمان ۳۴) اور بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۳۴) ان خاص علوم میں سے ہے جنہیں غیوب خمسہ کہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیب غیب ہی ہے اگر خدا کسی کو غیب غیب کے علم پر مطلع فرمادے گا یا عالم مطلع کسی کو مطلع فرمادیں تو یہ نہیں اس کا یہ نقل قرآن و حدیث کی تصریحات کے سراسر خلاف اور منصب رسالت کے خلاف ایک بڑا اسرار ساز فن اور ابلیس شرارت ہے جو ایمان کے لیے شیطان اور کیسر کی طرح انتہائی مہلک ثابت ہوا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو انبیاء کرام کی محبت و عقیدت نصیب فرمائے اور غلو و جہالت کے جراثیم سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

باب ۱۳۷ فی الاسیر یکرہ علی الاسلام

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ بَزِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهٰذَا لَفْظُهُ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ نَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاةً فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا فِي الْمَعْنَى الَّذِي لَا يُجْبَرُ لَمْ يُولَدْ.

قیدی کو اسلام پر مجبور کرنے کا بیان

محمد بن حاتم بن بزیع بغدادی، اسباط بن محمد قرشی، مجالد بن سعید ہمدانی اور محمد بن بشار، ابن ابی عدی اور حسن بن علی خلال سب ابن جریج سے وہ ابوبشر سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ اپنے دل میں کہتی کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو اسے یہودی بنادے گی۔ جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کے بچے بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑیں گے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ دین میں زبردستی نہیں ہے ہدایت واضح ہو گئی ہے گمراہی سے (۲/۲۵۶) امام ابوداؤد نے فرمایا۔ المقلاۃ وہ عورت ہے جس کا بیٹا زندہ نہ رہتا ہو۔

باب ۳۸۳ فی الاسیر یقتل ولا یعرض علیہ الاسلام

۱۰۱۰ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ حدثنا الحسن ابن المفضل حدثنا اسباط بن نصر قال زعم السدی عن مصعب بن سعد عن سعد قال لقد کان یوم منہم مکذا امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الاساری غیر ثلثۃ نفر سماہم وابن ابی سرح فلما اتی بہ عثمان بن عفان فاستامنہ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصمت طویلا ثم قال نعم بعد تلکیثۃ فلما انصرف قال بعضہم لبعض ما رای ہذا السکوت الا لان یقوم الیہ بعضکم فیقتلہ فقالوا ما ندری ما فی نفسک یا رسول اللہ ما کنا نری الا ان قد امرت بقتلہ فقال ان النبی لا ینبغی لہ ان یکون لہ خائنۃ الاعین قال ابو داؤد وکان ہذا لہ کما للہ ان یقتل قبل الرمی وکان ابن ابی سرح اخا عثمان لامہ رضعہ بعد عثمان امہ ارادہ شیب الحدیث

۱۰۱۱ حدثنا مسدد بن المسرہد حدثنا یحیی عن ابن جریج اخبرنی عکرمۃ بن عثمان بن عبد الرحمن ابن عم المنکدری قال سمعت جدی یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ امنت الناس الا اربعۃ نفر وامرأتین وسماہم وابن ابی سرح فی حدیث فاما ابن ابی سرح فاتی بہ عثمان فغیبہ حتی اتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان اطمأن الناس فاستامنہ لہ فصمت طویلا ثم قال نعم بعد تلکیثۃ ثم قال ما رایتمونی صمت الا لیقوم الیہ بعضکم فیضرب عنقہ فقالوا ما ندری ما فی نفسک الا قد کنا نری ذلک بالاشارۃ فقال انہ لا ینبغی لنبی ان یکون لہ خائنۃ الاعین

قیدی کو قتل کر دینا اور اس پر اسلام پیش نہ کرنا

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار یا چھ مرد اور دو عورتوں کے جن کے نام لیے اور ابن ابی سرح کا بھی حدیث بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا۔ اور ابن ابی سرح نے کیا کہ حضرت عثمان کے پاس چھپ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو یہ انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ابن اللہ کو بیعت فرمائیے آپ نے سر اٹھا کر ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا اور ہر مرتبہ انکار فرما دیا پھر تین مرتبہ کے بعد انہیں بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا زیرک آدمی نہیں تھا کہ اس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ مجھے دیکھتا کہ میں نے بیعت کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو اسے قتل کر دیتا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم نہیں آپ کی دل کی بات معلوم تھی آپ نے چشم مبارک سے ہماری جانب اشارہ کیوں نہ فرمایا۔ فرمایا نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ آنکھ کی چوری کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے اور ولید بن عقبہ بھی حضرت عثمان کے اخیافی بھائی تھے اور حضرت عثمان نے ان پر جاری فرمائی جبکہ انہوں نے شراب پی۔

عمرو بن عثمان بن عبدالرحمن بن عبید اللہ کا دادا سے کہ جو صحابی تھے انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ پھر باقی حدیث کو بیان کیا اس میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے ان کے نام بھی بتائے اور فرمایا کہ عکرمہ کی دو لونڈیاں بھی ہیں۔ ان میں سے ایک قتل کر دی گئی اور دوسری بھاگ گئی اور اسلام قبول

بِهٰذَا وَالْمِلْتِ الْأُخْرٰى عَلَيْكَ مَتْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مَالِكٍ كَمَا أَحْسَبُ

کرلیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسماعیل سے اس کی اسناد کو سوائے اس کے اور کسی نے مسند نہیں کیا جیسی میرا خیال ہے۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ ابْنِ خَطَلٍ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ هُوَ قَتَلَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا۔ جب اسے اتارا تو ایک شخص آکر عرض کرنے لگا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اسے حضرت ابوبرزہ اسلمی نے قتل کیا۔

باب ۱۰۳۔ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا۔

قیدی کو جکڑ کر قتل کر دینا

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَحَفْصِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ سَرْوَعَةَ فَقَالَ لَهُ هُشَيْمٌ ابْنُ حُبَيْبٍ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ وَقَدْ قَتَلَ مِنْهُمْ ثَلَاثَمِائَةٍ صَبْرًا فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ دَعْ عَنْكَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ مَرْفُوعًا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ قَالَ النَّارُ قَالَ فَكَبَّتْ لَكَ مَا عَرَضَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم سے روایت کی ہے کہ مختار بن ابی عبید نے سروق کو عامل مقرر کرنا چاہا تو ان سے ہشیم بن حبیب نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو عامل مقرر کرتے ہیں جو حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے باقی رہ گیا ہے۔ مسروق نے اس سے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حدیث کے معاملے میں ان سب سے زیادہ سچے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب تمہارے باپ کے قتل کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا میرے بچوں کی خبر رکھنے والا کون ہوگا آپ نے فرمایا آگ۔ پس میں تمہارے لیے اس چیز سے دفاع کرتا ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے لیے دفاع کر گئے۔

باب ۱۰۴۔ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ۔

قیدی کو باندھ کر تیر اندازی کرنا

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فِي أَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ

بکیر بن اشج نے ابن نعمان سے روایت کی ہے کہ ہم نے عبدالرحمن بن خالد بن ولید کی معیت میں جہاد کیا تو دشمن کے چار آدمی ہمارے ہاتھ لگے جن کے متعلق آپ نے حکم دیا تو انہیں باندھ کر قتل کیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید کے علاوہ دوسروں نے ابن وہب کے واسطے سے یہ حدیث ہم سے

فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأَقْبَلَ هَدَرًا فَعَلِمَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةً مَا صَبَرْتُهَا فَعَلِمَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ۔

یہاں کہتے ہوئے فرمایا کہ باندھ کر تیروں کے ساتھ جب یہ بات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اسے نہیں باندھوں گا۔ جب یہ بات عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کو پہنچی تو انہوں نے پانچ غلام آزاد کیے۔

باب ۳۸۵ فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

قیدی کو فدیہ لیے بغیر چھوڑ دینا

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مکہ کے اسی آدمی نماز فجر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو قتل کرنے کے لیے تنعیم کی پہاڑیوں سے اتر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ کر زندہ لے کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں ہے کہ اس نے روک دیئے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ میں (۴۸ : ۲۴)

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور مجھ سے ان گندے قیدیوں کے متعلق گفتگو کرتے تو ان کی سفارش سے میں انہیں چھوڑ دیتا۔

باب ۳۸۶ فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ

قیدی سے مالی فدیہ لینا

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَنَا حَكِيمَةُ بْنُ عَتَّابٍ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بدر کا دن تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ کافروں

لِلنَّبِيِّ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفِدَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ
أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ
إِلَى قَوْلِهِ لَعَذَابٌ عَظِيمٌ فَأَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنَائِمَ لَهُمْ
حِلًّا طَيِّبًا فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ
بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنْ اسْمِ أَبِي قَوْمٍ فَقَالَ ابْنُ
الْمُثَنَّى بِاسْمِهِ اسْمُهُ شَدِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا
قَالُوا وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ فُلَانٍ۔

کرنے کا ارادہ کرے یہاں تک کہ زمین میں ان کا خون بہائے تو تم
مسلمانوں نے جو کافروں سے لے لیا اس کے بدلے تم
پر عذاب عظیم ہوتا" (۸/۶۷-۶۸) پھر ان کے لیے مال غنیمت کو
حلال فرما دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد
بن حنبل سے دریافت کیا کہ ابوقوم کے کیا نام ہیں تو انہوں نے فرمایا
تم اس کے نام کیا کرو گے وہ مجہول ہے۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ اس کا نام قرداد بھی ہے اور صحیح نام عبدالرحمٰن
بن فلاں ہے۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُبَارَكِ
الْعَيْشِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ
الْعَالِيَةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَمِائَةٍ۔

مبارک بن عبدالرحمٰن بن مبارک عیشی، سفیان بن حبیب، شعبہ،
ابوالملیح، ابوالشعثاء (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالیہ والوں
سے بدلے کے لیے بدر میں چار سو (درہم) کی کسی مقدار پر فرمایا۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ النُّفَيْلِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ
مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ
أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا
كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ
قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ
أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي
لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ
زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ
فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا

حماد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب مکہ والوں
نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا
نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں مال بھیجا اس میں حضرت خدیجہ
کا ہار بھی تھا جو (انہیں جہیز میں ملا تھا) جبکہ ابوالعاص سے
ان کی شادی ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو اس حضرت زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور
اس کا مال اسے واپس کر دو اور لوگوں نے اثبات
میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی
العاص سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے
گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید
بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یاجج کے مقام پر رہنا
یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے تب تم ان کے ساتھ
کر یہاں آ پہنچنا۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں جن کے اسماء گرامی ترتیب وار یہ ہیں (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیہ (۳) حضرت ام کلثوم (۴) حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے بڑی تھیں اور مکہ مکرمہ میں ان کا نکاح حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس بن عبد مناف سے ہوا تھا جو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے اور قبیلہ قریش سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت زینب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن ابوالعاص قریش کے دین پر ہی رہے یہاں تک کہ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی بنے۔ حضرت زینب نے ان کی رہائی کے لیے فدیہ میں وہ مال بھیجا اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ نے شادی میں دیا تھا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو ایک جانب حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہو گئی اور دوسری جانب حضرت زینب کی محبت بھرا نقشہ سامنے آ گیا جس سے دل بھر آیا اور صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم خوشی اجازت دو تو میری زینب کا مال واپس کر دیں اور ابوالعاص کو بغیر فدیہ کے رہا کر دیں صحابہ نے خوشی اپنی اجازت کا اظہار کر دیا تو آپ نے ابوالعاص کو اس شرط پر رہا کر دیا کہ حضرت زینب کو مدینہ منورہ آنے سے نہیں روکیں گے۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو حضرت زینب کو لانے کے لیے بھیجا گیا جو مکہ مکرمہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر یاجج نامی مقام پر ہے اور جب حضرت زینب وہاں پہنچیں تو انہیں مدینہ منورہ لے آئے کچھ عرصہ بعد ابوالعاص بھی جب کہ شام کی تجارت سے لوٹے تو سب کا مال واپس کر کے مسلمان ہو گئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آ گئے۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت زینب کا پہلا نکاح ہی برقرار رہا یا دوبارہ نکاح کیا گیا۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت صدیقی کے دوران جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُثْمَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَتَيَا أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ وَهُوَ كَاتِبٌ لَهُمَا قَالَ فَسَأَلَهُمَا أَنْ يُسْأَلَا لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا إِنَّا نَسْتَحْيِيهِ قَالَ فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِكُمْ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ أَمْوَالِ أَصْحَابِنَا فَإِنَّا نَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَنَتْرُكُ لَهُمْ

يَكُونَ حَتَّى يَقُولَ لَنَا بَعْضُنَا لَا بُدَّ أَنْ أَرَى مَا يَرَى اللَّهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا عَلِمَ قَالَ النَّاسُ قَدْ عَلِمْنَا ذَلِكَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي عَنْ أَوَّلِ مَنْ يَسْقُمُ مِنْ أَنْ نَرَى أَنْ نَخْرُجَ أَحَدٌ يَرْحَمُ النَّاسَ وَيَعُودُهُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاحْذَرُوا أَنْتُمْ لَنَا أَوَّلًا.

مرض گھر ہونے لگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نہیں جانتے کہ پہلے کون بیمار ہوگا پس جب تم دیکھو کہ کوئی شخص رحم دل اور لوگوں کی عیادت کرنے والا ہے تو اس سے بچو۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَظَرُوا إِلَى بَعْضِ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الطَّاعُونِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا عَلَيْكُمْ بِسَاحَتِكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنَ الْعَيْنِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْنَا سَبَبًا مِنْ أَمْرِ الطَّاعُونِ بَيَّنَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَمَا جَاءَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَيْرِ مَلَإٍ مِنَّا مِنْ سَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ هَذَا الْوَبَاءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَلَا هَذَا وَلَكِنَّهُ الْحُمَّى وَالْحُمَّى وَرْدٌ فَحُفُّوا الْجِبَالَ وَالْمَرَاقِطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَكٍّ فَقَالَ أَنْتَ جَرَّبْتَ هَذَا وَعَلِمْتَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ شَيْءٌ لَكَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا إِذَا تَكَلَّمْتَ تَأْتِي مِنْ هَذَا أَرْبَطُ بِنَا فِيهَا وَأَشَدُّ لَهَا.

فرمایا شعیب کے والد اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں عمرو نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی طرف دیکھو جو طاعون کے ابتدائی حملہ سے بچ کر نکلا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہمارے لئے طاعون کے بارے میں ظاہر فرمایا ہے اس کی مثال سے یہ ہے کہ جب کسی شخص پر رحم کرنے والے اور عیادت کرنے والے کی طرف سے کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو ہم اس کے پاس جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں اور اس کی عیادت کرتے ہیں اور

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ وَلَمْ يَقُلْ أَصْحَابَهُ يُقِيمُ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِآخِرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا جَعَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ۔

جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین دن ان کے میدان میں قیام فرماتے ابن مثنیٰ نے کہا کہ جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین دن ان کے میدان میں ٹھہرتے یا پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کیا کرتے تھے کہ یہ سعید کی قدیمی حدیثوں میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ پینتالیس سال کے ہوئے تو ان کے حافظے میں کمی آگئی تھی اور اس حدیث کا اسی دوسرے دور سے تعلق ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع بھی اسے تغیر پر محمول کیا کرتے تھے۔

باب ۳۸۸ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّبْيِ قبل الاحراز

قیدیوں کو جدا نہ کرنا

۹۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَبَاعَ هَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ لَيْثٌ لَمْ يَذْكُرْ وَلَدًا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَرَّةُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ۔

میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کو فروخت کرنے سے علیحدہ علیحدہ کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کیا اور اس بیع کو رد فرما دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا کہ محمد بن جعفر جماجم میں شہید ہوئے اور جنگ جماجم ۸۳ھ میں ہوئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں ہوا اور حضرت ابن زبیر کو ۷۳ھ میں شہید کیا گیا۔

باب ۳۸۹ الرُّخْصَةِ فِي الْمُنَاكَفَةِ بَيْنَهُمْ

جوان قیدیوں کو جدا کرنے کی اجازت

۹۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ قَالَ نَبَّأَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ہمارے اوپر امیر بنایا تھا۔ پس ہم نے فزارہ قبیلے سے جہاد کیا تو ہم نے انہیں ہر جانب سے لوٹا۔ پھر میں نے چند انسانوں کا جمگھٹا دیکھا جس میں بچے اور عورتیں بھی تھیں تو میں نے ایک تیر چلایا جو ان کے اور پہاڑی کے درمیان گرا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ میں انہیں حضرت ابوبکر

يَوْمِ إِلَى إِبِلٍ فَنَظَرَ فِيهِمْ امْرَأَةً مِنْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أُدُمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَظَلَ فِي أَبُو بَكْرٍ بِنْتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أُسَارَى فَفَدَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ.

کی خدمت میں لے آیا جن میں فزارہ کی ایک عورت تھی جس نے خشک کھال پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکی تھی۔ پس حضرت ابوبکر نے اس کی بیٹی مجھے دے دی۔ جب میں مدینہ منورہ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے تو مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ! تمہارے باپ کی قسم وہ لڑکی مجھے دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، وہ مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں ہٹایا اور نہ آپ کے لیے ہے پس آپ نے وہ اہل مکہ کے پاس بھیج دی اور ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے جن کا فدیہ اس عورت کے فدیے کو قرار دیا۔

باب ۳۹ فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يَنْدُرُ كَمَا هُمْ فِي الْغَنِيمَةِ

کافروں نے مسلمان کا مال چھینا پھر وہ مالک کو مال غنیمت میں ملے

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُقَسِّمْ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر کا ایک غلام بھاگ کر کافروں کے پاس چلا گیا پس مسلمان ان (کافروں) پر غالب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ حضرت ابن عمر کو دے دیا اور تقسیم میں شامل نہ فرمایا۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ وَظَهَرَ عَلَيْهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا جو کافروں نے پکڑ لیا پس مسلمان اس قوم پر غالب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ انہیں واپس دے دیا گیا اور ان کا ایک غلام بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا جب مسلمان اس قوم پر غالب آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ

الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ بِخَطِيئَتِهِ أَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِعَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۹ فِي حَبْسِ الْمُعْلِمِ أَنْ يَحْلِفُوا بِالْمُسْلِمِينَ فَيَسْلَمُونَ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْحَقَ الْعَزَرْدِيُّ قَالَ نَبَّأَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عَبْدٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ لَقَدْ خَرَجَ إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الضَّيْعَةِ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا خَرَجَ إِلَيْكَ إِلَّا فِي دِينِهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ وَقَالَ هُوَ عَتِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب ۴۰ فِي إِحْرَاقِ الْقَلْعِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودِيًّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ مَا حَدَّثَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ وَسُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُفِنَ إِلَى جَنْبِ أَبِي حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ رَجُلٌ مِنْ سَبْيِ جَرْمٍ قَالَ فَمَاتَ فَقَالَ فَرَجَعْتُ أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمَسْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو قتل کیا تھا۔

کفار کے جو قوم مسلمانوں سے آملیں اور مسلمان جو ان میں جا ملیں

محمد بن یحییٰ نیسابوری، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، داؤد بن حصین، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نکل کر آگئے ان کے مالکوں نے آپ کے پاس آکر کہا کہ اے محمد! خدا کی قسم آپ کے پاس سے رغبت رکھتے ہوئے آپ کی طرف نہیں آئے بلکہ فرار ہو کر آئے ہیں تاکہ ہماری زمین سے نکل جائیں۔ بعض نے کہا یہ سچ کہتے ہیں آپ ان کو ان کی طرف واپس کر دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے گروہ قریش! تم اس وقت تک باز نہیں آؤ گے جب تک تم پر ایسا شخص مسلط نہ ہو جو اس بات پر تمہاری گردن مارے گا۔ ابوبکر نے عرض کیا کہ میں نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کو واپس کیا ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آزاد کر دیا ہے۔

دشمن کی سرزمین سے جو غلہ ہاتھ آئے

اسماعیل بن عمرو نصیبی، انس بن عیاض، عبید اللہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک لشکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مال غنیمت میں غلہ و شہد لے کر آیا تو ان میں سے کچھ نہ لیا گیا۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سلیمان، حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خیبر کے روز میں نے دیکھا کہ چربی کی ایک تھیلی لٹک رہی ہے پس میں اس کے پاس آیا اور اسے لے کر اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا جب میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ

وسلم تجتمع الی۔

باب ۳۹۳ فی النہی عن النہب اذا کان فی الطعام قلۃ فی ارض العدو۔

۹۳۔ حدثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد یعنی ابن حازم عن یحیی بن یعلی بن حکیم عن ابن لبید قال کنا مع عبادۃ بن الصامت بمکان فاصاب الناس جوعۃ فنہبوا فقام عبادۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن النہبی فردوا ما احرزتم فقسمتہ بینکم

۹۳۱۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو اسامۃ عن الشیبانی عن محمد بن ابی فلان عن عمہ اللہ بن ابی اوفی قال لقینا جوعا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبنا یوما طعاما وجدنا جرابا من شحم فانتہبناہ فاذا لحمہ لم یقسم۔

۹۳۲۔ حدثنا ہناد بن السری ثنا ابو الاحوص عن سماک یعنی ابن حرب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال لما قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اصابتنا مخمصۃ فاصبنا غنما فانتہبناہا وان قدورنا لتغلی اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمشی علی قدورنا فاکفأہا بقوسہ ثم تیمم بترابہ ثم قال انتہبتم ثم قال ان النہبۃ لیست بأحل من المیتۃ او ان المیتۃ لیست بأحل من نہبۃ الشاۃ من غنمہ۔

باب ۳۹۴ فی حمل الطعام من ارض العدو

۹۳۳۔ حدثنا سوید بن سعید ثنا حفص بن میسرۃ عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن عبد اللہ بن مغفل قال اصبت جرابا من شحم یوم خیبر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

اگر دشمن کی سرزمین میں غلے کی قلت ہو جائے تب بھی ذخیرہ کرنے کی اجازت نہیں۔

یحییٰ بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ ہم کابل میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو مالی غنیمت حاصل ہوئی انہوں نے اسے لوٹ لیا۔ یہ خبر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوٹ مار سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ لہٰذا جو مال انہوں نے لیا انہیں واپس کرنا ہوگا تاکہ وہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔

[illegible]

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کبھی غلے سے تمتع (فائدہ) حاصل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خیبر کے دن ہمیں اتنا غلہ ملا کہ ہر شخص آدھا صاع ضرورت کے مطابق اس میں سے لے کر واپس چلا جاتا تھا۔

عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ کہ ایک انصاری نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو لوگوں کو کھانے کی بڑی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہمیں فاقوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں کچھ بکریاں ملیں تو ہم نے انہیں ذبح کر لیا۔ ہماری ہانڈیاں میں ابال آ رہا تھا کہ کمان سے ٹیک لگائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹنا شروع کر دیا اور گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا کہ لوٹ مار مردار سے زیادہ حلال نہیں اور مردار لوٹ مار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ اس میں ہناد راوی کو شک ہوا۔

دشمن کی سرزمین سے غلہ لے آنا

سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث ابن عرشف ہندی قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن سے روایت ہے

حَدِيثٌ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجُزُرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ فَإِنْ كُنَّا لَنَحْمِلُ إِلَى رِحَالِنَا لَحْمًا يَسِيلُ شَحْمًا.

باب ۲۹۵ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ نَبْهٍ الْيَمَنِيُّ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةً فَسَمَّانَا مَعَ سَرْجِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا أَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَبِثَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حِينًا ثُمَّ قَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ.

باب ۲۹۶ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِشَيْءٍ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنِي أَنْتُمْ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى لَبِيبٍ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ ہم دوران جہاد اونٹ کا گوشت کھایا کرتے اور اسے تقسیم میں شامل نہ کرتے۔ یہاں تک کہ جب ہم اپنی قیام گاہوں کی طرف لوٹتے تو اونٹ کے گوشت سے ہماری خورجیاں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

دشمن کی سرزمین میں زائد غلہ بیچ دینا

عبادہ بن نسی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے شہر قنسرین کا محاصرہ کیا حضرت سرجیل بن السمط کے ساتھ جب ہم نے اسے فتح کیا تو اس سے بکریاں اور گائیں ہاتھ آئیں پس ان میں سے کچھ جانور ہمارے درمیان تقسیم کر دی گئیں اور باقی مال غنیمت میں شامل کر دیں۔ پس میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں خیبر والوں سے جہاد کیا تو ہمیں بکریاں ملیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ جانور درمیان تقسیم فرمائی اور باقی بکریوں کو مال غنیمت میں شامل کر دیا۔

مالِ غنیمت کی کسی چیز کو کام میں لانا

سعید بن منصور اور عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، احمد بن اسحاق، یزید بن ابو حبیب، ابو مرزوق، مولیٰ لبیب حنش صنعانی، رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر شخص جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی غنیمت کے جانور پر سواری نہ کرے جب وہ دبلا ہو جائے تو مال غنیمت میں لوٹا دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی غنیمت کے مال کا کپڑا نہ پہنے جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے مال غنیمت پر واپس

بِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسَنَّ ثَوْبَيْنِ فِيهِمَا كَرَابِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُمَا كَرَابِينُهُمَا

باب ۳۹۵ فِي التَّحْضِيضِ فِي الْإِسْلَامِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْعَصَبِيَّةِ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْتُ وَإِذَا أَبُو جَهْلٍ قَدْ عَرَضَ لِرَجُلٍ فَطَعَنَهُ بِالرُّمْحِ فَقَتَلَهُ يَا أَبَا جَهْلٍ فَدَا أَخْزَى اللَّهُ الْأَخْرَقَ وَلَا لَهُ هَذَا فَقَالَ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ بِالسَّيْفِ عَمْدًا بِسَيْفٍ هَكَذَا يَا غُلَامُ لَعَلَّ سَيْفَكَ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى مَنَّطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ

کفار کے متبعین دل سے معرکہ آرا ہوتا

محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف ابو اسحاق سبیعی ان کے والد ابو اسحاق سبیعی، ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں بدر کے دن صف سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوجہل کے پاس سے گزرا ہے پھینکا ہوا تھا تو میں نے اس کے پاؤں پر ضرب لگائی اور کہا۔ اے خدا کے دشمن! اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کیا۔ کہا کس وقت میں اس سے ڈرتا نہ تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص پر تعجب ہے جس کی اس کی قوم نے تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر ابن مسعود نے کہا کہ ایک ہاتھ، ایک تلوار بھی اس کے ہاتھ کی کوئی چیز بھی اس کے کام نہ آئی یہاں تک کہ تلوار بھی اس کے ہاتھ سے گر پڑی تو اس کے ساتھ میں نے اسے ضرب لگائی یہاں تک کہ

نوٹ: ابوجہل جیسے کافر عین وقت کو حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نو عمر صاحبزادوں حضرت معاذ اور حضرت معوذ نے پچھاڑا تھا۔ جب کافر بھاگ گئے اور مسلمان پر بدر فتح یاب ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان جنگ میں پھر رہے تھے دیکھا کہ ابھی کچھ رمق باقی ہے۔ فوراً ہی اپنا پاؤں اس کے منہ پر رکھ دیا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن! آخر کار اللہ تعالیٰ نے تجھے کیسا ذلیل و خوار کیا؟ اس نے کچھ باتیں بنائیں لیکن آخر میں کہا کہ میں اس کی فکر سے نہیں اللہ اور رسول کے اس سب سے بڑے دشمن کی گردن اڑانے پر ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۹۵ فِي تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

مال غنیمت سے کچھ چرا لینا

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ

سعید بن یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، محمد بن یحییٰ بن حبان ابوزرعہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک نے خیبر کے روز وفات پائی۔ لوگوں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس بات سے لوگوں کے چہروں کے رنگ متغیر ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھی نے جہاد ہو کر خیانت کی ہے۔ پس ہم نے اس کے سامان کی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا نُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

تلاشی لی تو اس میں ہمیں ایک مشکیزہ یعنی یہود کا مشکیزہ جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہ ہوگی۔

ف ۱ مال غنیمت میں سے کچھ چھپا لینا یا چرا لینا ایسا جرم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھا کرتے تھے، خواہ وہ مال تھوڑا ہوتا یا زیادہ۔ جب دو درہم کی حیثیت بھی آپ کی نظر میں اتنی معیوب تھی کہ اس شخص کی نماز جنازہ پڑھنی پسند نہ فرمائی تو آج کل ہزاروں اور لاکھوں کے وارے نیارے کرنے والوں کی بابت رسالت میں یہ حرکت کیسی قرار پائے گی؟ ہائے کاش عالم جو یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اس کی نگاہ لطف و کرم ایسا کرنے والوں کی جانب پھر جائے گی! کاش! ہم یہ بھی کبھی غور کریں کہ دنیا و دولت اور چند روزہ آرام و راحت کی خاطر جو ہم اپنے دین و ایمان کا بیڑا اپنے ہاتھوں غرق کر رہے ہیں یہ دانش مندی ہے یا نادانی! ہم عقلمندی کا ثبوت دے رہے ہیں یا جہالت کا!

مسلمانو! کوشش ہوش سے سوچو ؎

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی!
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ الذَّكْرِ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضِّبَابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَادِي الْعِيرِ وَذَكَرَ أَنَّهُ أَهْدَى عَبْدًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

۹۳۸۔ ابوالخیر مولیٰ ابن مبلیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو غنیمت میں ہمیں سونا اور چاندی نہیں ملی تھی بلکہ کپڑے اور سامان اور اموال ملے تھے پھر بنی ضبیب کا ایک شخص رفاعہ نامی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر ایک غلام پیش کیا گیا تھا، جس کو مدعم کہا جاتا تھا جب وہ وادی القریٰ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے پالان کو مدعم اتار رہا تھا کہ اسے ایک تیر آ لگا اور اسی سے وہ ہلاک ہو گیا لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ کپڑا جو اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے لیا تھا اور وہ تقسیم میں اسے نہیں ملا تھا وہ آگ بن کر اس پر مشتعل ہوگا۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تسمہ یا

فیہ بالغنیمۃ یأخذ المسلمون کا حق ہے۔ اس میں سے اگر قیمتی ہونے سے پہلے کوئی معمولی سی چیز بھی لے لے تو وہ جہنم کی آگ ہے جو عمدہ چیز جہنم کی آگ ہی کہلائے گی۔ گو غنیمت کی قدر زیادہ ہو گی مگر عذاب بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی سزا حاصل کرنے سے بچائے جو آگ جہاں میں وبال جان ثابت ہو۔ آمین۔

باب ۹۹ فی الرجل یأخذ الشیء من المغنم ہل یرخص لہ فیہ

جب کوئی معمولی چیز چرائے تو امام اسے چھوڑ دیتا ہے یا اس کا سامان نہیں چھوڑتا

۹۲۹۔ حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسۃ بن خالد حدثنی یونس قال أنا ابن شہاب الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رجلا من جہینۃ یقال لہ ابن اللتبیۃ قال لہ عمرو بن العاص ألا ترى إلى فلان ابن فلان يمشي إلى الشام وإلى العراق إلى الخمور وإلى الحرير وهو جالس هاهنا فقال إن كان استعملته شيئا فبلغه عمله فأتاه وهو جالس في المسجد في حلقة فسلم ثم جلس إليه فقال إني إنما استعملته على أشياء مما يكون فيه ولاة الأمر ليس على الوجه الذي ذهبت إليه فقال أرأيت لو أن أحدا منكم استعمل على صدقة فجاء بها فأدى ما عليه منها أليس يرجو أن يكون له أجرها وأن يكون له ما رزق فيها قال بلى قال فما لك بأن تجلس في بيت أبيك وبيت أمك فتنظر أيهدى إليك أم لا فقال عمرو بن العاص والذي نفسي بيده لتحدثني بما أقول لك أو لأعلمنك ما علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أعوذ بالله من علمك فقال عمرو أما بعد فإني لم أستعملك على أشياء مما يكون فيه ولاة الأمر ليس على الوجه الذي ذهبت إليه إني إنما استعملتك لتصدق عني ما يكون من أموال الناس فيكون لك طهرة ولك عندي الحسنى

وَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ شُعَيْبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَكِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ سَمَّاهُمَا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِسَبْيِهِ فَحُرِّقَ وَطُلِيَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ وَهَذَا يُبَيِّنُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ هُوَ فَعَلَ وَصَنَعَ بِهِ.

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَوْنٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا زُهَيْرٌ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِحَكِيمٍ وَمَتَاعِ الْمَالِ وَحَرَّقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ الْخَ فِي سَهْمِهِ.

باب ۱۴۰ النَّهْيِ عَنِ السَّرِقَةِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَبِّئْتُ خُبَيْبَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ أَرْسَلَنِي أَبِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ لِي عَلَّكَ أَنْ تَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ غَنِيمَتَنَا فَأَتَيْتُهُ.

سالم سے اس کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اس کے حوالے کر دی جائے۔

ابوصالح شعیب بن موسیٰ انطاکی، ابواسحٰق صالح بن محمد کا بیان ہے کہ ہم نے ولید بن ہشام کی معیت میں جہاد کیا اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر اور عمر بن عبدالعزیز بھی تھے۔ ولید نے مال غنیمت سے کوئی چیز چرانے والے ایک آدمی کے سامان کے لیے حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا اس آدمی کو پیٹا گیا اور اسے اس کا حصہ نہ دیا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آگے آنے والی روایت کہ ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کا سامان جلایا جس نے غنیمت سے چوری کی تھی اور اسے پیٹا۔

محمد بن عوف، موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم، زہیر بن محمد، عمرو بن شعیب سے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حکیم کے پاس آئے حضرت عمر نے مال غنیمت سے چرانے والے کا سامان جلا دیا اور اسے پیٹا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ولید بن مسلم، عبدالوہاب بن نجدہ، ولید، زہیر بن محمد نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا لیکن عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے اس کا حصہ نہ دینے کا ذکر نہیں کیا۔

غنیمت سے چرانے والے کی پردہ پوشی نہ کرنا

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابوداؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان ان کے والد سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مال غنیمت سے چرانے والے کی پردہ پوشی کی تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔

باب ۱۲۰ فی السلب یعطی لقاتل

۲۷۱۷ حدثنا محمد بن سلمة المرادي حدثنا ابن وهب عن يحيى بن سعيد عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي قتادة أنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة قال فرأيت من المشركين من قد علا المسلمين فاستدرت حتى أتيته من ورائه حتى ضربته بالسيف على حبل عاتقه فأقبل علي فضمني ضمة وجدت منها ريح الموت ثم أدركه الموت فأرسلني فلحقت عمر بن الخطاب فقلت له ما بال الناس قال أمر الله ثم إن الناس رجعوا وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه قال فقمت فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال مثل ذلك فقمت فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال مثل ذلك فقمت فقال لي مالك يا أبا قتادة فاقتصصت عليه القصة فقال رجل من القوم صدق يا رسول الله سلب ذلك القتيل عندي فأرضه من حقه فقال أبو بكر الصديق لا ها الله إذا يعمد إلى أسد من أسد الله يقاتل عن الله ورسوله يعطيك سلبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق فأعطاه فبعت الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة فإنه لأول مال تأثلته

مقتول کا سامان قاتل کو دیا جائے گا

۲۷۱۷ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غزوہ حنین کے سال ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب کافروں سے مسلمانوں کی مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ دیر کے لئے مسلمان پسپا ہو گئے۔ میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غلبہ پا رہا ہے میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا اور اس پر تلوار کا وار کیا اس کی گردن پر جا کر لگا اور میں نے محسوس کیا کہ اس کے بدن سے بو آ رہی ہے پھر موت نے اسے آ لیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور گواہی پیش کر سکے تو مقتول کا سامان اسے ملے گا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن اپنے حق میں گواہی کون دیتا۔ لہٰذا بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور گواہی پیش کر سکے تو مقتول کا سامان اسے ملے گا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن اپنے حق میں گواہی کون دیتا۔ لہٰذا بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور گواہی پیش کر سکے تو مقتول کا سامان اسے ملے گا۔ میں کھڑا ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف توجہ کی فرمایا تمہیں کیا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوقتادہ کیا ماجرا ہے؟ میں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سچ کہہ رہے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے لہٰذا آپ مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو گا کہ خدا کے شیروں میں سے ایک شیر اور اس کے رسول کی طرف سے لڑنے والے کا سامان تمہیں دے دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق نے سچ کہا ہے لہٰذا اس کا سامان اسے دے دو۔ حضرت ابوقتادہ کا بیان ہے کہ میں نے مجھے سے وہ چیز لے کر بنو سلمہ میں باغ خریدا وہ

پہلا مال ہے جو میں نے حالت اسلام میں حاصل کیا۔

فی الاسلام۔

۹۲۵۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا حماد عن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن انس ان ابا طلحۃ قال یا رسول اللہ ان اللہ عزوجل قال انفروا خفافا وثقالا وقد فاتنا بعض ما امرنا فقال بلی یا ابا طلحۃ فجھز غازیا او جھز فغزا فقال یا ام سلیم ما اظن الا ان ابا طلحۃ قد غزا

حصہ کاٹ دیا اس سے مسلمان ڈر گئے اور انہوں نے سیر کی طرف سے ہٹا لیا اور جو کچھ ہے سب مسلمانوں کو لوٹا دیا اور جو کچھ ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا وہ بھی مسلمانوں کو واپس کر دیا۔ اور ایک شخص عبدی نامی جس کی سفیدی میں کچھ سیاہی ملی ہوئی تھی اور جو ہتھیاروں پر سونا چڑھا ہوا تھا وہ بھی مسلمانوں کو واپس کر دیا۔ اس عبدی نے اس کے لیے کئی مرتبہ التجا کی کہ اس کی قیمت لے لے مگر اس نے نہ لی۔ جب عبدی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں پھر اس کے اوپر چڑھ بیٹھا اور اسے قتل کر دیا پھر اس کے گھوڑے اور ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر یرمان اس سے لیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا اے خالد! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کا قاتل کے لیے نیسلنا واجب فرمایا ہے بشرطیکہ ان کا مقتول کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ میں نے دیکھا کہ آپ یہ سامان اسے دے رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دوں گا۔ اس نے اس بات سے انکار کر دیا۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ جب ہم اکٹھے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا اور حضرت خالد نے کیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے خالد! تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! میں نے بہت سا مال دیکھا تھا اس لیے میں نے اس کی طرف رغبت کی۔ اس پر حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے خالد! کیا میں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا عرض کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد! تم اس کو کیوں نہیں دیتے۔ کیا تم میرے لئے کسی کے لئے مسلمانوں کو چھوڑنا چاہتے ہو کہ ان کے اچھے کام

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ۔

احمد بن محمد بن حنبل، ولید نے کہا: میں نے ثور سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حدیث بیان کی ابواسطہ خالد بن معدان، جبیر بن نفیر کے والد سے انہوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح۔

باب ۱۰۷۔ فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ۔

مقتول کے سامان میں خمس نہیں ہے

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ

سعید بن منصور، اسمٰعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامان مقتول کے لیے فیصلہ فرمایا اور اس سامان میں سے پانچواں حصہ نہ لیتے

باب ۱۰۸۔ مَنْ أَحَارَ عَلَى رَجُلٍ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ بَعْدَ أَنْ يُخَمَّسَ

جس نے کسی کافر کو قتل کیا، کیا اسے بھی مقتول کے سامان سے کچھ ملے گا

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ فَكَانَ قَتَلَهُ۔

ابومیسرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن ابوجہل کی تلوار دیکھی تھی کہ وہ اسی نے اسے قتل کیا تھا۔

نسب اللہ اور رسول کے سب بڑے دشمن اور اپنے وقت کے فرعون اعظم یعنی ابوجہل ملعون کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا۔ غزوہ بدر میں جب مسلمان کامیاب و کامران ہو گئے تو یہ سید ابلیس جنگ میں پھر رہا تھا۔ دیکھا کہ ابوجہل فگار اسکے پاس ہے، فرمایا کہ اے اللہ اور رسول کے دشمن! آخر کار تو اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اس نے کچھ باتیں بنائیں جن کا مطلب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہل کی تلوار دیکھ کر مسرت فرمائی جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ واللہ اعلم

باب ۱۰۹۔ فِي مَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ۔

جو مال غنیمت تقسیم کرنے کے بعد شامل ہوا اس کا حصہ نہیں

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ

حنبسہ بن سعید نے حضرت ابوہریرہ کو حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نجد

اخبرہ ان سعید بن العاص بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السریۃ قبل نجد فقدم ابان بن سعید واصحابہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر بعد ان فتحہا وان خیلہم لیف فقال ابان اقسم لنا یا رسول اللہ فقال ابو ہریرۃ فقلت لا تقسم لہم یا رسول اللہ فقال ابان انت بہا یا وبر تحدر علینا من رأس ضأن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف حضرت ابان بن سعید کو ایک سریہ دے کر بھیجا پس حضرت ابان بن سعید اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ فتح ہو چکا تھا ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے حضرت ابان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں بھی حصہ عنایت فرمائیے حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیجئے حضرت ابان نے کہا وبر تو اس پہاڑ کی چوٹی سے چلا رہا ہے اس نے مجھ پر بھی ہانکی ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان! بیٹھ جا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حصہ عنایت نہ فرمایا۔

۹۵۱۔ حدثنا احمد بن حنبل نا سلیمان نا الزہری وحدثنا مسدد نا اسمٰعیل بن ابان نا الزہری ان ابا سلمۃ اخبرہ ان ابا ہریرۃ اخبرہم قال قدمت المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر حدثنا بہذا فقال ان ہؤلاء فاقسم لنا فقال ان ہؤلاء فاقسم لنا یا رسول اللہ فقال ابو ہریرۃ فقلت لا تقسم لہم یا رسول اللہ فقال ابان وانت بہا یا وبر تحدر علینا من رأس ضأن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ میں آیا تھا جبکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ پس میں نے اپنے بھائی کے متعلق سوال کیا تو حضرت سعید بن العاص کے لڑکے نے دخل دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیجئے میں نے کہا کہ یہ ابان کا قاتل ہے حضرت سعید نے اس سے کہا! تجھ پر افسوس کہ تو پہاڑ کی چوٹی سے اترنے والے وبر کو دیکھ رہا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت سے نوازا اور تجھے اس کے ہاتھوں ذلیل کیا۔

۹۵۲۔ حدثنا محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن شعبۃ حدثنی ثابت بن عبید عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال کنا قوما فقراء مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر فسہم لنا او قال اعطانا منہا ولا قسم لغائب عن فتحہا

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کو فتح فرما چکے تھے آپ نے ہمیں حصہ عطا فرمایا یا یہ کہا کہ ہمیں اس میں سے عطا فرمایا اور جو فتح خیبر کے وقت موجود نہ تھے ان میں سے کسی کو کوئی چیز عطا نہ فرمائی سوائے اس کے

شَيْئًا إِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَنَا إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔

جو ہمارے ساتھ تھا مگر ہماری کشتی والوں کو بھی حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کو چنانچہ انہیں مجاہدین کے ساتھ حصہ دیا۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ فَيْضٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ۔

حبیب بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا، بیشک عثمان اللہ کے کام اور اللہ کے رسول کے کام گئے (اس وجہ سے) میں انہیں بیعت کرتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمان کا حصہ بھی نکالا جبکہ یہ کسی ایک کو بھی ان کے سوا حصہ عطا نہ فرمایا جو موجود نہ تھا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ غزوۂ بدر کے وقت وہ سخت بیمار تھیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ کے علاج معالجہ اور تیمارداری کی خاطر جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت اور حکم سے مدینہ منورہ میں رہے تھے۔ لہٰذا انہیں مالِ غنیمت سے دوسرے مجاہدین کی طرح حصہ مرحمت فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۰ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ يَحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

کیا عورت اور غلام کو بھی مالِ غنیمت سے کچھ حصہ ملے گا؟

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ كَمْ كَانَ يَغْزُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ الَّذِي لَهُ فِي الْفَيْءِ سَهْمٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يُلْقِيَ الْعَجْزَ عَلَيَّ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يَغْزُو وَأَمَّا النِّسَاءُ فَكُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ۔

نجدہ بن عامر حروری نے لکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کئی باتیں پوچھتے ہوئے۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ غلام کو مالِ غنیمت سے کچھ حصہ ملے گا اور عورتوں کو۔ کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتی تھیں اور کیا انہیں حصہ ملتا تھا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ وہ خیانت کرے گا تو میں اس کے لیے نہ لکھتا کہ غلام کو اس کا حصہ عطا کیا جائے گا اور عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور پانی پلاتیں تھیں۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مَازِينَ

ابو جعفر اور زہری سے روایت ہے کہ یزید بن ہرمز نے

نا الحسن بن عبد الرحمن الدارمي نا يحيى نا ابن إسحق عن أبي جعفر الرهبي عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الحروري إلى ابن عباس يسأله عن النساء هل كن يشهدن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب ابن عباس كتبت إلي تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج بالنساء معه في الحرب فقد كان يخرج بهن فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة وأما سهم فلم يضرب لهن شيء

نے فرمایا: نجدہ حروری (یہ خلیفہ بنے حضرت ابن عباس کے لئے لکھا یہ پوچھتے ہوئے کہ کیا عورتیں جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتی تھیں اور کیا انہیں غنیمت سے حصہ دیا جاتا تھا؟ ابن نجدہ کی طرف سے ابن عباس کے خط کو میں نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شامل ہوا کرتی تھیں لیکن انہیں حصہ نہیں ملتا تھا بلکہ انعام کے طور پر کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۹۵۶۔ حدثنا إبراهيم بن موسى وهذا لفظه قالا أنا هشيم عن يحيى بن العلاء البجلي نا عمارة بن سلمة بن نبيط بن جابر قال حدثني حشرج بن نباتة عن جدته أم أبيها أنها خرجت مع نسوة من قومها مسلمات إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن له ونحن نستحي أن نسألك فقال ما جاء بكن أمن بعل أم من تجارة فقلنا يا رسول الله جئنا لنسألك عن الجهاد أفيه للنساء من أجر نأتي به فقال من استطاع منكن أن تقعد في بيتها فإنها تدرك من الأجر ما تدرك المجاهدة في سبيل الله ومنكن من تقعد عند بعض ما يصلح فإن لها

يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ بِعْتُ جَارِيَةً مِمَّنْ سَارَقَنِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُ سَرَقَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ وَلَا آتِيَنَّ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ سَيَأْتِي فَأَتَانِي فَقَالَ إِنَّهُ سَرَقَنِي

عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَعِنْدَنَا فَرَسٌ لَنَا نَحْنُ سِتَّةٌ فَأَسْهَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ.

۹۶۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودِيٌّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ مَكَانَ الْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ.

بَابُ مَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمٌ.

۹۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ مُخْتَصَرٌ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُبُ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمِّهِ سُبَيْعِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ أَحَدُ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا فَحَضَرْنَا يَوْمَ قَسَمَ خَيْبَرَ وَأَهْلُهَا يَعْجِنُونَ عَجِينَهُمْ وَيَخْبِزُونَ خُبْزَهُمْ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُمْ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا مَا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ لَنَا مَعَهُ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا.

ہوتے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا آپ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا اور گھوڑے کے دو حصے عنایت فرمائے

ابوعمرہ نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ایک آدمی اور بڑھایا کہ سعد کو تین حصے عنایت فرمائے۔

جس کے نزدیک گھوڑے کا ایک حصہ ہے

ابو سبیع بن ہانی نے اپنے چچا جان عبدالرحمن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان قاریوں میں سے تھے جو قرآن مجید پڑھتے تھے۔ کہ ہم سلاح دیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب ہم اس سے فارغ ہوئے تو لوگ اپنے اونٹوں کو دوڑانے لگے کچھ لوگوں نے دوسروں سے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ ہم بھی گھبرائے ہوئے لوگوں کے ساتھ چلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کراع الغمیم کے مقام پر ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پایا جب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے کھڑے ہو کر سورۃ فتح پڑھی۔ [illegible] ہم نے نہیں سمجھا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے؟ فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے یہ فتح ہے۔ پس لشکر کے حاضر ہونے والوں میں آپ نے اسے تقسیم فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اطراف کے ساتھ جبکہ لشکر میں ایک سو پانچ سوار تھے تین سو سہام کئے۔ چنانچہ سوار کو تین حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔

خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا تھا جب کہ مجاہدین کی تعداد چودہ سو تھی، جن میں بارہ سو پیدل اور تین سو سوار تھے۔ غنیمت کا ہر حصہ سو آدمیوں کے لیے تھا لہٰذا بارہ حصے تو بارہ سو پیدلوں کو مل گئے، باقی جو چھ حصے بچے وہ تین سو سواروں کو عطا فرما دیئے یعنی ہر سوار کو دو گنا حصہ مرحمت فرمایا۔ گویا تین سو سواروں کو چھ سو مجاہدین کے برابر شمار کرکے چھ حصے انہیں مرحمت فرمائے گئے۔ اگر بعض دوسری روایات کے مطابق سوار کے تین حصے ہوتے ہیں کہ ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تو اس صورت میں تین سو سواروں کو نو سو مجاہدین کے برابر شمار کیا جائے جب کہ تو سو بارہ سو پیدل ملا کر مجموعی طور پر اکیس سو مجاہدین شمار کرکے مال غنیمت کے اکیس حصے کیے جاتے تھے پھر ہر مجاہد کو ایک حصہ مل جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ صرف اٹھارہ حصے لگائے گئے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اس سلسلے میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب جس کی زیادہ صحیح ہے کہ پیدل کو ایک حصہ اور سوار کو دو حصے ملے اور سوار کو تین حصے ملنے کی روایات قابل تاویل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب فی النفل

۹۶۴۔ حدثنا وھب بن بقیۃ قال انا خالد عن داود عن مکحول عن ابن محیریز قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین من قتل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم الدنیخۃ آباءھا فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قالت الدنیخۃ کنا ردءا لکم لو انھزمتم لجئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم وبقی مالنا فقالوا اجعلہ بیننا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول فکان ذلک خیرا للہ فکذلک ایضا علیکم فی قولی خیر لکم عما فعلتم فی امر الاسلام۔

۹۶۵۔ حدثنا ھناد بن ایوب ابو مصعب قال نا احمد بن ابی بشیر عن ھشیم عن ابن عجلان عن ابن شھاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حنین من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا من

مال غنیمت سے انعام دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز ارشاد فرمایا جو کسی کافر کو قتل کرے اسے اتنا اتنا مال غنیمت سے انعام ملے گا۔ یہ سن کر نوجوان آگے بڑھ گئے اور بوڑھے حضرات جھنڈوں کے نیچے کھڑے رہے اور وہاں سے ہٹے نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح دی تو بوڑھوں نے فرمایا۔ ہم تمہارے پشت پناہ تھے۔ اگر تمہیں شکست ہو جاتی تو تم ہماری طرف آ جاتے۔ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ غنیمت تم لے جاؤ اور ہم خالی ہاتھ رہ جائیں۔ جوانوں نے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے حق میں مقرر فرمایا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا جس کے سبب تم سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں تم (یا کہ) غنیمت کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ جس طرح تمہارے رب نے تمہیں اپنے گھر سے حق کے ساتھ کیا اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس کو ناپسند کرتا تھا۔ (آخر آیت تک) فرمایا یہ اللہ کی اطاعت کرنا بہتر ہے۔ پس اسی طرح میری اطاعت کرو کیونکہ میرا فیصلہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا جو کسی کافر کو قتل کرے اسے اتنا اتنا اور جو کسی کافر کو قید کرے اسے یہ کچھ ملے گا۔ پھر راوی حدیث اسی طرح بیان کی اور خالد

أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ لَنَا وَلَدَانِ وَنَحْنُ أَقْرَبُ سَاقِ سَمُرَةٍ وَ
حَدِيثُ شُعْبَةَ أَتَمُّ

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُحَيْرِ بْنِ حَكِيمِ
ابْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ عَنْ مَوْهَبٍ
الْهَمْدَانِيِّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ نَا
دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَسَمِعَهَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَبَّيْكِ
وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَتَمُّ

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذَا السَّيْفِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ
قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهَبْ لِي
هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي
وَلَا لَكَ فَذَهَبْتُ حَاتِمًا أَعْلَمُ بَعْضَهُ الْبَيِّنَ مِنْ
لَمْ يَجْعَلْ بَكَى فِيهَا إِنَّهُ فِي الرَّسُولِ فَقَالَ
أَجِبْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ نَزَلَ فِي شَيْءٍ بَلَغَهُ عَنِّي
فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ لِي وَإِنَّ لَكَ
وَإِنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ
عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ثُمَّ
أَدْرَجَ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ ابْنِ سَعْدٍ
يَسْأَلُونَكَ الْأَنْفَالَ

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُلُ الشَّيْءَ يَحْتَرِزُ مِنَ الْعَدُوِّ

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا
بَقِيَّةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا أَبُو الْيَمَانِ
قَالَ نَا بَقِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ
الْمُهَاجِرَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعَيْبِ
ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا

(باقی) اسماء بن عمیس کی بہن ہیں اور یزید بن خالد بن موہب ہمدانی کی بیوی ہیں اور ان کا بیان ہے کہ خالد نے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو برابر حصہ عنایت فرمایا اور داؤد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

مصعب بن سعد کے والد (سعد) نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی فوج سے میرے سینے کو شفا بخشی ہے لہٰذا یہ تلوار مجھے عنایت فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تلوار میری ملکیت ہے اور نہ تمہاری۔ پس میں چلا آیا اور دل میں کہتا رہا کہ آج یہ تلوار مجھے ضرور عنایت فرمائیں گے جبکہ میری فوج آپ کے پاس پہنچی تو میں سمجھا کہ شاید اس تلوار کے بارے میں کوئی وحی نازل ہوئی ہے میں حاضر ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے مجھ سے تلوار مانگی تھی اور میری اور تمہاری ملکیت نہیں تھی۔ تم سے غنیمتوں کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے۔ تم فرماؤ کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں (۱۱۸) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یَسْئَلُونَکَ الْاَنْفَال ہے۔

فوج کے کسی حصہ کو کچھ انعام دینا

عبدالوہاب بن نجدہ، ابیمان ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بارہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ایک لشکر کے متعلق جس میں حبیب اور اس لشکر میں سے ایک دستے کے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ قِبَلَ نَجْدٍ فَأَصَبْتُ سَبْعَةَ أَبْعِرَةٍ بَيْنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلَ أَهْلُ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ.

آگے بھیجا واپس لشکر والوں کے حصے میں ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ آئے اور سریہ والوں کے حصے میں ایک ایک اونٹ انعام کے طور پر آیا پس ان میں سے ہر ایک کے حصے میں تیرہ اونٹ آئے۔

۹۶۹ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا يَكُونُ مَنْ سَبَقَ بِمَالِهِ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالَ ابْنِ تَمِيمٍ.

ولید بن عتبہ دمشقی، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ ہمیں سے ابن المبارک سے یہ حدیث بیان کی ابن ابی رباح نے نافع کے واسطے سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ جس کا نام تم نے لیا ہے وہ مکحول کے برابر نہیں ہو سکتے یعنی مالک بن انس جیسے لوگ ہیں۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَأَخْرَجَتْ سُهْمَانًا فَصَارَتْ إِبِلُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ فَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا فَصَارَتْ سُهْمَانُنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بَعِيرًا بَعِيرًا.

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ نجد کی جانب بھیجا۔ پس میں بھی ان کے ساتھ نکلا۔ پس ہمیں بہت سے اونٹ ملے تو ہمارے حصے میں ایک ایک اونٹ انعام ملا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے درمیان مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں بارہ اونٹ آئے یا ہمیں حصہ ملنے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان اونٹوں کو شمار فرمایا جو ہمارے سرداروں نے ہمیں بطور انعام دیئے تھے اور ان کے کہنے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ پس انعام سمیت ہم میں سے ہر ایک کے تیرہ اونٹ ہو گئے۔

عبدالرحمن بن مہدی نے مالک ــــ عبداللہ بن مسلمہ اور یزید بن خالد بن موہب لیث، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ بھیجا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے تو ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں بطور انعام ملا۔ ابن موہب نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فیصلے میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

وسلم۔

۹۷۲۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن عبد الله قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فلبثنا إثنتي عشرة ليلة فقفلنا فسلم علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أيها قفل ابعث الجيش فأنا فئتهم فقال أنا بل أنتم العكارون أنا فئة المسلمين قال أبو داود رواه أيوب عن نافع مثله إلا أنه قال وتلك ليلة النحر ورواه ليث عن نافع مثله إلا أنه قال وتلك ليلة النحر ولم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم۔

۹۷۳۔ حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني أبي عن جدي وحدثنا هشام بن أبي عبد قال حدثني حيوة قالا نا الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب عن سالم عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقسم للرجل ولفرسه ثلاثة أسهم سهما له وسهمين لفرسه وكان يسهم للفرس لأنه كان يغزى عليه۔

۹۷۴۔ حدثنا الحسن بن صالح قال ما رأيت للزهري وغيره كلهم عن أبي بكر بن عبد الرحمن المدني عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم يوم خيبر لحوم الحمر الأهلية وحمع عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم العن أبا سفيان اللهم العن فلانا اللهم العن فلانا يدعو على ناس سماهم لعنهم الله يوم بدر ما تقولون إن محمدا وأصحابه قد تركوا حمرهم ما بها من حاجة فأمر رجلا فنادى في الناس إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فإنها رجس من عمل الشيطان فأكفئت القدور وإنها لتفور باللحم۔

باب ۱۳۱ في من قال يسهم للفرس ثلاثة

۹۷۵۔ حدثنا محمد بن سليمان بن فيروز نا سفيان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو ہم بارہ راتوں تک پھرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن اونٹ پر سوار ہونے کا حکم دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ایوب نے نافع سے اسی طرح جس طرح کہ اوپر بیان کیا ہے لیث نے نافع سے اس حدیث کو اسی طرح مگر اس میں یہ کہا کہ وہ رات نحر کی رات تھی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن ابوعبد اور حیوۃ بن شریح دونوں نے کہا ہمیں لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (مرد یا) کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے جس کو ضرور قیامت پر ایمان لانا چاہیے اور جو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اس کو ضرور ہے کہ جہاد میں جائے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اس کو اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرمائے گا اور جو شخص جہاد میں جائے اس کو بھی اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرمائے گا۔

ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عبدالرحمن قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا اور کہا کہ اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر۔ اے اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح بددعا کی۔ اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر۔ اے اللہ فلاں پر لعنت کر۔ اے اللہ فلاں پر لعنت کر۔ آپ نے ان لوگوں کے لیے بددعا کی جن کے نام لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ ہم نے یہ سنا کہ محمد اور ان کے ساتھی اپنے گھوڑوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ان کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر پکارا کہ لوگو! اللہ اور اس کے رسول نے تم کو گھوڑوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے شیطان کے کام سے ہے۔ پس دیگیں الٹ دی گئیں اور ان میں گوشت ابل رہا تھا۔

جس نے کہا کہ خمس انعام دینے سے پہلے نکالا جائے گا

محمد بن کثیر سفیان یزید بن ابزی جابر سے راوی ہیں۔ کہا

عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

زیاد بن جاریہ تمیمی سے روایت ہے کہ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لینے کے بعد تہائی مال غنیمت سے انعامات عطا کرتے تھے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ أَنَا بَقِيَّةُ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ حَبِيبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ

عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان اور محمود بن خالد دمشقی حیوۃ اور بقیہ محمد یحییٰ بن حمزہ، عبدالقدوس حبیب نے مکحول کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک مصری عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل سے تھی اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نکلا کہ جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر لوں۔ پھر میں حجاز میں آیا تو وہاں سے نکلا کہ جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر لوں پھر میں عراق میں آیا تو وہاں سے نکلا کہ جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر لوں۔ پھر میں شام میں آیا اور اسے کہتا ہوا سنا کہ ایک سہم (حصہ) نفل (انعام) کے بارے میں دریافت کرتا لیکن کوئی ایک بھی ایسا نہ ملا جو کچھ بھی بتا سکے یہاں تک کہ مجھے ایک شیخ ملے جنہیں عبداللہ بن حبیبہ کہا جاتا تھا میں ان سے مرعش گزرا اور کہا کہ کیا آپ نے نفل کے متعلق کچھ سنا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے مال غنیمت کا چوتھائی شروع میں بطور نفل عطا فرمایا اور مال کا تہائی حصہ لوٹتے وقت مرحمت فرمایا۔

باب ۱۴۱ فی الرجل یتولی قتل اهل الشرک

۹۷۸۔ حدثنا قتیبة بن سعید نا ابن ابی حازم و ابو ضمرة عن یزید بن ابی یزید عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبد الله الیزنی عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون تتکافأ دماؤهم یسعی بذمتهم ادناهم و هم ید علی من سواهم یرد مشدهم علی مضعفهم و متسریهم علی قعدهم لا یقتل مؤمن بکافر و لا ذو عهد فی عهده قال ابو داؤد لم یذکر ابن السرح القود و قال کافر

۹۷۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا اسماعیل بن علیة نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة فدعاهم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد یقتل منهم و یأسر و دفع الی کل رجل منا اسیره حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیره فقلت لا اقتل اسیری و لا یقتل رجل من اصحابی اسیره حتی قدمنا علی النبی صلی الله علیه وسلم فذکرناه له فرفع یدیه فقال اللهم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین

اس شخص کا بیان جو قتل میں آلہ

قتیبہ سعید ابن ابی حازم ابو ضمرہ یزید ابن ابی یزید یزید ابن حبیب مرثد بن عبداللہ یزنی ابوالخیر عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی ذمہ لے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کا ایسا کرنا ضروری ہے اور دور رہنے والا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور دوسروں کے لیے اس کا ایسا کرنا ضروری ہے جو طاقت ور کمزور کی مدد کرے اور سوار پیدل کی جو تک کر چلتا رہے کسی کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور ذمی کو بھی جو اس کے ذمہ ہے اور ابن السرح نے القود کا ذکر نہیں کیا۔

ابوداؤد سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے فزارہ کے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہوئے ان کے سردار کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا۔ اس کے ساتھ کچھ بچے بھی تھے پس میں نے ان سے پانچ چھ سیاہ کی جانب کے قریب مرتبہ یا سیاہ اونٹ لیے پھر ان لوگوں کے پیچھے لگ گیا اور قبل اس کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانب کو لے کر اسلام لاتا میں کسی وقت کی چڑھی ہوئی پہاڑی پر پہنچا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح و نصرت عطا فرمائی تھی میں نے وہاں سے اپنے پیچھے لگائے اور ان لوگوں نے اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے تین سے زیادہ تیس اور تیس سے زیادہ چالیس چادریں پھینک دیں اور اس دوران میں، کہ وہ کچھ کھانے کے لیے بیٹھ رہے تھے، میں ان کے پاس آیا اسکمار کرم میں سے چند آدمی اس کی طرف جائیں پس ان میں سے جو میری طرف آئے اسے پہاڑ پر پہنچنے سے پہلے جب وہ نزدیک پہنچے تو میں نے کہا کہ کیا تجھے جانتے ہو اور میں نے اکرم کو اور اس کے بیٹے کو اور اس کے چچا کو نام بتا دیے۔ میں نے کہا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں قسم

فيه يحيى فما زالت حتى تخلفت إلى آخر
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخللون الصفوف
الأول فالأول ويقول بعضهم لبعض تأخروا
ابن عيينة ويقول عليه هكذا عن يمينه وعن شماله
خلفنا فنظر الأعرم عن يمينه وخلفنا
عن شماله خلفنا فنظر الأعرم عن يمينه
على هريرا الأعرم فلما رآه قد سبق قال
فلم تطمئن فقال الأعرم أو قد فعلت
أو قال أو قد ظننت ذلك قال فقام
فصلى ركعتين ثم انصرف إلى الأعرم
فجلست إلى رجل ممن كان يلي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو على المنبر وهو يقول هكذا ذكر وفعا
يحيى الله صلى الله عليه وسلم في حين ما
فأكثر الله علمه المدبر والتأويل.

باب النهي أن تكرم الذهب إلا لمن
أول متاع.

۹۸۰۔ حدثنا أبو صالح شعيب بن عمرو
قال نا أبو مسهر نا الوليد بن كثير عن علي بن خباب
عن أبي بكر يعني الهذلي قال أصبت يوم
الزنج جارية فحسن إلي فقلت لو استأذنت
لي فأتيت رجلا من الأنصار يقال له أبو اليسر صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له عن سمعت من رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لا عن سمعت من رسول
الله صلى الله عليه وسلم بأذنيه ووعاه قلبه
فقال لا أبي سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لا يسكن الذهب
الصفر ثم انصرف عني فما زال يعرض عن حتى
ذهبت.

۹۸۱۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عنبسة عن
أبي حرملة عن علي بن خباب بإسناده ومعناه.

اس حدیث کی سند میں "مسلم" کے چہرے کو بوسہ لینے کی بحث تم میں سے جو چاہے پڑھ لے گا تو کچھ نہیں ملے گا اور میں جس کو پڑھنا چاہوں گا تو سنت کی آخر تک میں سلامتی رہوں گا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار لشکر آگے بڑھے تو عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان سے آرہے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سب سے پیچھے تھے اور عبدالرحمن بن عوف پر ٹوٹ پڑے۔ عبدالرحمن نے انہیں دیکھا تو دونوں نے اپنے اپنے گھوڑے تان لیے حضرت عمر نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اس نے انہیں شدید کر دیا۔ پس عبدالرحمن بھی حضرت اعرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اب حضرت اعرم آگے تھے اور عبدالرحمن ان کے پیچھے اور دونوں میں نیزے چلنے لگے عبدالرحمن نے حضرت اعرم کے گھوڑے کو زخمی کر دیا لیکن حضرت اعرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا کہ دیا لیکن حضرت

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا اور پہلے مال غنیمت سے

ابوالحارث بیان کرتے ہیں کہ بھوم کی لڑائی میں حضرت معاذ کے ساتھ خلافت ایک مرتبہ شیاطی میں دیا تھا جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے وہ بنی سلیم سے تھے اور ان کا نام گرامی حضرت حسن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ میں نے وہ ان کی وفات میں دفن کر دیا اور اس سے پہلے ان کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ نہیں ہے انعام مگر فرس کے لیے۔ تو میں تمہیں ضرور بتاتا کہ وہ تمہیں اپنے حصے میں سے دیتے لیکن میں نے بعض سے انکار کر دیا۔

ہناد، ابن مبارک، یونس نے اسے عاصم بن کلیب سے اسی سند کے ساتھ اسی مثل روایت کیا ہے۔

باب ۴۱ فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

امام فئی سے جس چیز کو چاہے اپنے لیے رکھ لے

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا أَبُو يَزِيدَ يَعْنِي الْمَدِينِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ.

ابی الاسود نے سنا کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی غنیمت کے ایک اونٹ کو سترہ بنا کر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا۔ تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لیے اس کے برابر بھی حلال نہیں ہے۔ سوائے خمس کے اور وہ پانچواں حصہ بھی تمہارے درمیان ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

باب ۴۲ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

وعدہ پورا کرنا

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

باب ۴۳ فِي الْإِمَامِ يَسْتَجِنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ

امام نے کہا تو لوگوں پر اس کی پابندی ضروری ہے

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ.

محمد بن سباح بزاز، عبدالرحمن بن ابوالزناد، ابی الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام ایک ڈھال ہے جس کے ساتھ لڑا جاتا ہے۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي

حسن بن علی بن ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قریش نے مجھے بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں اب کبھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عہد نہیں توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہوں تم واپس چلے جاؤ اور جو چیز تمہارے دل میں ہے اسے دل میں ہی چھپائے

فی نفسک الان فالزم قال فذهبت فاسلمت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم قال ثم ذکر
فالحمر فان اباداود کان عقولا قال ابوداؤد
هذا کان فی حرز ان النهار ولا یعلم۔

رہے اپنا گھر میں جا گیا اور دوبارہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ اسلام قبول کر
لیا۔ پھر فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت ابورافع نے
نبی علیہ السلام سے فرمایا کہ بات چیت کرنے کے بعد آپ
واپس چلے گئے تھے۔

ف۔ حضرت عبداللہ ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قریش کے نمائندے بن کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں اسلام کی حقانیت ڈال دی تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں واپس اسلام سے روک کر قریش کی جانب بھیج دیا جبکہ دوبارہ واپس آکر باقاعدہ مشرف باسلام ہو گئے۔ یہ خصوصیت صرف اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخصیص ہے۔ آج جو شخص مسلمان ہوتا ہے اسے بغیر کسی تاخیر کے فوراً کلمہ پڑھ کر دخول فی الاسلام میں لے آنا چاہیے نہ کہ عہد کا کیا اعتبار اور فیصلہ کرنے کے بعد واپس! نبی علیہ السلام کو تھوڑی دیر بعد زبان میں کیا آئے؟ معلوم کوئی بُرا خیال آسمانے

باب ۱۳۱ فی الامام یستامن الکافر یأتیه فی مدة ثم یرید غزوه

امام کا دشمن سے معاہدہ کر کے اس کے ملک میں جانا

۹۸۰۔ حدثنا سلیمان بن داؤد المهری نا
ابن وهب عن ابی صخر عن سلیم بن عامر رجل
من حمیر قال کان بین معاویة وبین الروم
عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی
العهد غزاهم فجاء رجل علی فرس او برذون
وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر
فنظروا فاذا عمرو بن عبسة فارسل الیه
معاویة فسأله فقال سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم
عهد فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی
امدها او ینبذ الیهم علی سواء قال فرجع معاویة
باب ۱۳۲ فی الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته

تمہید جمیر کے سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ
اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں
کہ میں نے دیکھا کہ معاہدہ کی مدت پوری ہونے سے
پہلے ہی معاویہ رومیوں کے ملک کی طرف روانہ ہو گئے
اور جب مدت ختم ہوئی تو اس وقت اعلان کیا کہ اللہ اکبر
اللہ اکبر عہد پورا کرنا اور عہد شکنی کرنا لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت
عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ نے
انہیں بلوایا اور دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ
جس کسی قوم سے معاہدہ ہو تو کسی گرہ کو نہ کھولے اور
نہ کھولے جب تک کہ مدت گزر جائے یا عہد کو برابر

معاہد پر ظلم نہ کیا جائے اور ذمی کی حرمت

۹۸۱۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا
وکیع عن عتبة بن حمید الضبی عن ابیه
عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قتل معاهدا فی غیر کنهه
حرم الله علیه الجنة

عبیدہ بن عبدالرحمٰن کے والد نے حضرت ابوبکرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو معاہد کو بغیر کسی وجہ کے
قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

باب ۱۷۲ فی الرسل

قاصدوں کا بیان

۲۷۵۸۔ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا سلمۃ یعنی ابن الفضل حدثنا محمد بن اسحق عن شیخ قال کان سلمۃ کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال وحدثنی سعید بن اسحق عن شیخین من اصحابنا بمثل ذلک سعید بن طارق الشامی عن سلمۃ بن نعیم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن علیکم الشام فان اعجم بها لک فعلیکم بالجزیرۃ فان عجمتم بها لک فعلیکم بعمورۃ الاسکندریۃ فان عجمتم بها لک فعلیکم بدار ابان فان عجمتم بها لک فعلیکم بالعراق فان عجمتم بها لک فعلیکم بالمدینۃ

محمد بن عوف الطائی، سلمہ بن الفضل، محمد بن اسحق سے بواسطہ شیخ روایت ہے کہ ایک شیخ نے فرمایا کہ سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک خط بھیجا۔ محمد بن اسحق سعید بن طارق شامی سلمہ بن نعیم نے اپنے والد حضرت نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دونوں سے فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے سلمہ کذاب کے خط کے بارے میں تم دونوں کیا کہتے ہو؟ دونوں نے کہا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو کہ کذاب نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تم دونوں قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

ف سلمہ کذاب نے دو آدمیوں کو اپنا قاصد بنا کر اپنی پیغام دے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔ ان دونوں سے ایک کا نام عبداللہ بن النواحہ تھا۔ آپ نے ان سے ان کا عقیدہ دریافت فرمایا تو انہوں نے مسیلمہ کذاب کی ہمنوائی کی تو فرمایا کہ قاصدوں کا قتل کرنا درست نہیں ہے ورنہ تم دونوں کی گردنیں مار دی جاتیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نبوت کی تصدیق نہ کرے بلکہ اسے جھوٹا سمجھے وہ کافر اور قتل کے قابل ہے۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مرتد اور قتل کے قابل ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مرتد اور قتل کے قابل ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مرتد اور قتل کے قابل ہیں۔ ہوا ہے نبی تو نہیں لیکن مجتہد یا کم از کم مسلمانوں کا ایک فرد کہا جاتا ہے جو کہ سراسر مسلمان نہیں بلکہ کافر و مرتد ہیں کیونکہ انہوں نے ایک دجال و کذاب کو مسیح مان کر شریعت محمدیہ کی تکذیب کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۵۹۔ حدثنا محمد بن کثیر انبا سلمۃ عن ابن اسحق عن سلیمۃ بن موسیٰ بن کعب ان ابا عبداللہ فتیان ساکنی نوبین احدهما من العتیبۃ قال فی حدیثه من بنی حنیفۃ فذکر انهما جاءا برسالۃ من مسیلمۃ فسألهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشهدان ان مسیلمۃ رسول اللہ فقالا نشهد بذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت قاتلا رسولا لقتلتکما

ابن اسحق نے سلیمہ بن موسیٰ بن کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا میری کسی عزیز سے کوئی قرابت نہیں ہے لیکن بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ دو آدمی مسیلمہ کذاب پر ایمان لائے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو ابن اثال کے ساتھ کرتا۔ آپ کی بات سن کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم قاصد کو قتل کرنے والے ہوتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا کیونکہ تم قاصد نہیں ہو۔ پھر نے قرآن کریم کو حکم فرمایا تو انہوں نے بازار میں

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا فَلْيَنْظُرْ

باب ۱۲۲ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ

۹۹۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُؤَمِّنُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ

باب ۱۲۳ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ

۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَى مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتْ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ

کی گردن اڑا دی پھر فرمایا جو ابن النواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں اس کی لاش دیکھ لے۔

عورت کا امان دینا

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ انہوں نے فتح مکہ کے روز شرک سے کہ ایک آدمی کو پناہ دی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا اسے ہم نے امن دیا۔

عثمان بن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، منصور، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر مسلمانوں میں سے کوئی عورت پناہ دیتی تو اسے جائز کہا جاتا تھا۔

دشمن سے صلح کرنے کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہزار اور کئی اصحاب کے نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہدی کو قلادہ پہنایا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا باقی حدیث اسی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے رہے یہاں تک کہ جب ثنیہ کے مقام پر پہنچے تو سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اٹھانے کے لیے دو مرتبہ حل حل کہا اور کہنے لگے کہ قصواء سرکش ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء ضد کرنے والی نہیں اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس نے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو روکا تھا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آج وہ قرابتی، جو چیز بھی مجھ سے

والی گئے جس میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیوں کی تعظیم ہو
گی تو میں مدینہ میں صبح دوڑ کے پھر اسے ٹھکانے لگا دوں؟ آپ نے
کہا نہیں اونٹنی پر سوار ہو کر چلے جاؤ۔ یہ مفلسی کے
آثار کی وجہ سے ایک اونٹنی سے پیدل چلنے والے لڑکے کے
پاس آئے تو دیکھا کہ وہ تھکا ماندہ ہے آپ نے اس سے اونٹ
لے لیا پھر فروخت کرنے کا ارادہ کیا آپ سے اجازت
چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ آپ سے اجازت
لینے کے لئے آیا تو آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگا کر نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت عقبہ بن شعبہ کو
تھے جن کے پاس تجارت کے سلسلے میں مضر قبیلہ والوں سے کچھ
کپڑا تھا اس کے بارے میں آپ سے مشورہ کیا کہ ریش مبارک سے
اپنا ہاتھ پیچھے رکھ کر عمرو نے اپنا سر اٹھا کر کہا کہ کون
ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عقبہ بن شعبہ اس نے کہا۔ اے عمرو
شکر کیا ہے نے تمہاری عمدہ شکل میں اصلاح کی کوشش
نہیں کی تھی حضرت عقبہ دوبارہ آئے میں چند لوگوں کو اپنے
ساتھ لے کر گیا میں قتل کر کے ان کا مال لوٹ کر لے آؤں
مسلمان ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کیا مسلمان ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا لیکن مال تو ہمارے
کسی مال کی ہمیں کوئی حاجت نہیں ہے پھر باقی حدیث
بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
وہ شرائط بیان کرو جن پر کہ رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے
بیان کیں۔ رسول نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ ہمارا جو آدمی
آپ کے پاس آئے خواہ وہ آپ کا دین اختیار کرے مگر وہ
ہماری طرف واپس لوٹا دیا جائے جب صلح نامہ لکھا جا چکا تو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ
ذبح کرو اور سر منڈاؤ۔ پھر جب مسلمان عمرۃ القضاء
کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس کر دینے سے منع
فرما دیا اور حکم دیا کہ ان کے مرد ان سے دوسرے جائیں پھر
آپ نے عورتوں کے متعلق آیت پڑھی جس میں سے حضرت
الی بصیر آئے تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے آپ نے فرمایا

التَّجَّارِينَ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَهَلْ أَنْتَ أَرِينِي فَقَالَ لَعَلَّ فَأَخَذَهُ فَهَزَّهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ وَفَّى اللهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ۔

دونوں کے سپرد کر دیا۔ وہ انہیں لے کر چل دیئے ذوالحلیفہ پہنچ کر کھجوریں کھانے کے لیے اترے حضرت ابوبصیر نے ایک سے کہا۔ اے فلاں! خدا کی قسم تیری تلوار تو بڑی عمدہ نظر آتی ہے۔ دوسرے نے اسے نیام سے نکال کر کہا کہ میں اسے بارہا آزما چکا ہوں حضرت ابوبصیر نے کہا کہ مجھے بھی تو دکھا۔ اور اس سے لے کر اس نے حملہ کر کے اسے ضرب لگائی اور ٹھنڈا کر دیا۔ تو دوسرا بھاگ کر مدینہ منورہ آگیا اور مسجد میں داخل ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ڈرا ہوا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میرا ساتھی تو قتل ہو گیا اور میں بھی قتل ہی ہونے والا تھا حضرت ابوبصیر آ گئے اور عرض گزار ہوئے۔ حضور! آپ کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا کہ آپ نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی ماں کی خرابی کیسا لڑاکا! کاش اس کے ساتھ کوئی ہوتا۔ یہ سن کر وہ جان گئے کہ قریش کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے تو کھسک آئے اور سمندر کے کنارے آ بیٹھے۔ حضرت ابوجندل بھی حضرت ابوبصیر سے آملے اور اسی طرح ایک جماعت بن گئی۔ ف

ف۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں قریش نے ایک یہ شرط بھی بعنوان ہو کر رکھوائی تھی کہ قریش کا جو فرد مسلمان ہو کر آپ کے پاس پہنچے اسے آپ اپنے پاس نہیں رکھیں گے بلکہ واپس کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوبصیر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تو قریش کے دو آدمیوں نے آ کر واپسی کا مطالبہ کیا۔ آپ نے شرائط کی رو سے انہیں واپس لوٹا دیا۔ انہیں لے جانے والوں میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوبارہ حاضر خدمت ہوئے تب بھی واپسی کا حکم فرمایا اور معاہدہ کی رو سے مدینہ منورہ میں نہ رکھا۔ یہ واپس ہوتے ہوئے دریا کے کنارے ایک مقام پر جا بسے۔ وہاں حضرت ابوجندل بھی ان کے پاس آ گئے اب جو شخص قریش سے مسلمان ہو کر آتا وہ حضرت ابوبصیر کے گروہ میں شامل ہو جاتا اور مدینہ منورہ نہ جاتا کیونکہ وہاں سے واپس کیا جاتا۔ یہ شرط بظاہر مسلمانوں کی کمزوری پر دلالت کرتی نظر آتی تھی لیکن قریش کو اس کے ذریعے بھی کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے بلکہ حضرت ابوبصیر کے گروہ سے قریش کی ناک میں دم کر دیا تھا واللہ تعالیٰ اعلم۔

پارہ ـــــ ۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ الْمُكَعْبِرِ أَنَّهُمْ شَهِدُوا الْحُدَيْبِيَةَ فَكَانَ عَلَى ظَهْرِ الْجَيْشِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَسَارُوا لَيْلَةً حَتَّى كَادُوا أَنْ يَعْرَسُوا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّا قَدْ ضَلَلْنَا الطَّرِيقَ فَقَالَ مَعْقِلٌ أَنَا فَسَارَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَيْشِ فَقَالَ عَلَى يَمِينِكُمْ طَرِيقُ الْمَأْزِمَيْنِ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَعَلَى يَسَارِكُمْ طَرِيقُ الْمَدَّادِ عَلَى طَرِيقِ الْبَاقُومِ وَهُمَا طَرِيقَانِ لَا يَسْلُكُهُمَا أَحَدٌ إِلَّا أَصَابَ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ ع

عن عبد الله بن سلمة قال أتانا مصدق النبي
أحببت أن أصحبك قال فكم قال فعد علي
أن أول شيء قال بعث علينا فقال ائت
هذا المصدق فاذ سألنا الصدقة فخذنا
قال ما بعث إلينا قال فجاء فقص علي
أن ذلك عليك كره أن أي شيء يجيء
به هو فقد أردنا أن نصيب منها وتكون
قال أي شيء ترعوني قال وما يبدو لك
فقال يسألكم فقالوا سبحان الله أنا نحل
العرب بعلك وما بها فيكون لنا فما
منها قال فرعوني أولادكم فقالوا سبحان
الله بئست أن أخبرنا فقال فعلت يوشك
أو سيكون قالوا فرعلك الأمنة بيننا وبينك
قال فبعثنا إبلا فخرج ابنه هو
يخطب بصعر وأنه فلما أن جمل الفحل
فكأن جمالا صعر خلقه فارتجع منها
فقال هذي عليك وهي أعظمها كلها
قال فلعن لي فأتم قال فبعث بها
إلى أبيه فقبلها قال فخرج قال فبعث
بها إلى أبيه فقبلها فلما استكن سنه قال لأمه
فصر به حتى خلوه۔

کیا یہ ہمارے لئے کافی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم کہو تو میں تمہارے ساتھ چلوں۔ عرض کیا کہ ہاں چلئے۔ حسب خواہش صحابی کے ساتھ چلے گئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا اول چیز جو اس نے ہم سے مانگی وہ یہ تھی کہ ہم اس کے پاس صدقہ کا اونٹ بھیجیں۔ ہم نے اونٹ بھیجا۔ اس نے آپ سے کہا کہ اس اونٹ کو لے جاؤ اور ہمارے لئے صدقہ لے آؤ۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے تم سے کچھ اور بھی مانگا ہے؟ عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہم سے یہ مانگا ہے کہ ہم اس کے لئے اونٹ کے بچے پالیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے تم سے جو کچھ مانگا ہے وہ تو اس کے لئے ہے جو اس کے لئے اونٹ کے بچے پالے۔ عرض کیا کہ ہاں

۹۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ سَمِعَ يَحْيَى ابْنَ مَنْصُورٍ نَا إِسْمَاعِيلُ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السَّدِّيِّ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ فَحَيْثُ الْقَتْلُ لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ.

سیدنا کے والد ہونے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان نے مومن کے مسلمان کے قتل کرنے کو منع کر دیا ہے لہٰذا کوئی مسلمان مومن کے لیے کسی کو قتل نہ کرے۔

باب ۴۲۵ فِي الْكَلِمِ مِنْ كُلِّ شَجٍّ فِي التَّيْسِيرِ.

سفر میں چڑھائی چڑھتے وقت تکبیر کہنا

۹۹۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ، حج یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد ثنا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دے دی۔

باب ۴۲۶ فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ.

ممانعت کے بعد جہاد سے لوٹنے کی اجازت

۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ.

یزید بکری نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، آیت، اے محبوب! تم سے اجازت مانگیں گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (۴۴/۹) یہ سورۃ النور کی آیت، بیشک ایمان والے وہی ہیں جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب (۶۲/۲۴) سے منسوخ ہے۔

باب ۴۲۷ فِي بَعْثِ الْبَشَائِرِ.

خوشخبری دینے والا بھیجنا

۹۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا

قیس نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ پس میں وہاں

ثُمَّ بَعَثَنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ يُكَوِّلُهَا أَرْطَاةَ

گیا اور اسے جلا دیا پھر میں نے قبیلہ احمس کے ایک آدمی کو خوشخبری دینے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

ف: قبیلہ دوس اور خثعم کے بت خانے کا نام ذی الخلصہ تھا جو اس علاقے کی مرکزی قوت کا گڑھ بن چکا تھا۔ اور اسلام دشمنی میں اپنے وقت کا سومنات بنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تم ذی الخلصہ کو تباہ کر کے ہمیں راحت کیوں نہیں پہنچاتے تو انہوں نے قبیلہ احمس کے کچھ سواروں کو ساتھ لیا اور ذی الخلصہ کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ یہ کارنامہ سرانجام دیتے ہی قبیلہ احمس کا ایک سوار کو خوش خبری دینے بارگاہ رسالت میں بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔ جب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت جریر کی اس کارگزاری پر بے پایاں مسرت ہوئی کیونکہ

بتوں کے لئے تھے بت خانے تو نے!
یہ کعبے اشرف الانبیاء کے لئے تھے!

باب ۱۲۵ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَلَّ سَبِيلِي إِلَى الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَ بَشِيرٍ بِي رَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کے پاس جلوہ افروز ہوتے (راوی سرح نے باقی حدیث بیان کر کے فرمایا) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ جب کافی دن گزر گئے تو میں نے حضرت ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاندی جو میرے چچازاد بھائی تھے میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ پچاس راتیں جب کہ میں نے نماز فجر پڑھ کر اپنے گھروں کی چھت پر کہیں نے ایک پکارنے والے کو کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ جب وہ شخص میرے پاس بشارت دینے کو آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے میں چل دیا یہاں تک کہ جب مسجد میں پہنچا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ حضرت ابوطلحہ بن عبیداللہ میری جانب بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَبَكَيَا اللَّهُ يَبْكِي وَلَحِقَ مَا فَحَيَّاهُ وَهَنَّأَهُ

ف: غزوہ تبوک میں شرکت سے یہ تین صحابہ کرام بغیر کسی عذر و اجازت کے پیچھے رہ گئے تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) حضرت کعب بن مالک (۲) حضرت ہلال بن امیہ (۳) حضرت مرارہ بن ربیع۔ واپسی پر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے عام شمولیت کی وجہ دریافت فرمائی تو ان حضرات نے نہ تو منافقین کی طرح غلط بیانی کی اور نہ حیلہ بہانوں کا سہارا لیا بلکہ اپنی کوتاہی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ان تینوں حضرات کے ساتھ سلام و کلام کرنے سے منع فرما دیا، حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو ان سے علیحدہ کر دیا گیا۔ زبان جامد، شمع رسالت کے ان پروانوں کی عظمت اور تابانی یہ کہ وہ تینوں اپنوں میں رہتے ہوئے گویا غیروں میں تھے، آشنا بھی ناآشنا معلوم ہو رہے تھے، بیوی بچے بھی غیر نظر آ رہے تھے، کوئی بچہ سان حال نہ تھا، سلام تک کا جواب ملنا محال تھا۔ وسیع زمین تنگ ہو کر رہ گئی، آباد دنیا ویرانہ نظر آتی تھی، اس حالت میں ان بزرگوں کو اپنی جان گرانبار جان نظر آ رہی تھی۔ لیکن سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ غلط سے بال برابر نہ ہلے۔ خدا کے سچے بندے ایسے ہی سچے مسلمان تھے لہٰذا آزمائش کی اس کسوٹی پر کھرے ہی ثابت ہوئے۔

خود پروردگار عالم نے ان کی حالت کا یوں نقشہ کھینچا۔

حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ (۹:۱۱۸)

یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔

اس حالت میں پچاس روز کے بعد پروردگار عالم نے ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے فرمایا ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ــــ یہاں یہ بات قابل نظر رکھنی چاہیے کہ حضرات صحابہ کرام کا جب بھی ذکر آئے تو ہمیشہ بھلائی کے ساتھ آنا چاہیے اور ان بزرگوں کے جو افعال بظاہر غلط یا خلاف شرع بھی نظر آئیں تو ان کی بہتر تاویل کر لینی چاہیے ان کے بارے میں خاموشی اختیار کر لے کیونکہ حضرات صحابہ تمام دوستوں اور سارے اصحاب تحریر سے بہتر و افضل ہیں۔ ان بزرگوں کی سرفروشی اور ساعی جمیلہ ہی کا تو نتیجہ ہے کہ آج ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور اللہ اور رسول کا نام لیتے ہیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کی برائی کرنے سے بچو بلکہ میری وجہ سے ان کے ساتھ محبت رکھو کیونکہ تمہارا اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنا ان کے ایک صاع جو یا اس کے نصف حصے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

محمد کیفی عفا اللہ عنہ: اسی آیت میں پروردگار عالم نے غزوہ تبوک سے رہ جانے والے ان تینوں حضرات کا ذکر یوں فرمایا ہے: وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ــ یہاں اس فعل کا انہیں فاعل نہیں بتایا بلکہ بطور مفعول ان کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جب خالق و مالک بھی تخلف کو ان کی جانب منسوب نہیں کرتا تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں کہ شمع رسالت کے ایسے عدیم المثال پروانوں پر زبان طعن دراز کریں یا اپنے لفظوں میں اپنے ان محسنین کا ذکر کریں جس سے ان کی تحقیر ہو۔

سوادِ ملت کے ایک مقتدر الشان نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء کو یہودیوں کی سازش کا شکار ہو کر صحابۂ کرام سے دشمنی رکھنے والے فرقے کے خلاف قلم اٹھانا پڑا اور کوائف شیعہ نامی کتاب لکھنے لگے تو سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا:۔

إذا ظهرت الفتن او البدع و سبت اصحابی فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذالك فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله له صرفا ولا عدلا۔	جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہیئے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل۔

(ص ۶)

جائے غور ہے کہ جب صحابہ کرام کو گالیاں دی جاتی ہوں تو ایسے فتنے کے وقت باب سے جو عالم خاموش ہو بیٹھے گا اور بساط بھر اس فتنے کو دبانے کی کوشش نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کے فرائض و نوافل بھی بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوں گے۔ صحابۂ کرام کی حمایت میں کھڑے نہ ہونے والے عالم پر یہ وبال لازم آتا ہے تو صحابہ کرام کو یہ عزت و عظمت جس ہستی کی خاطر ملی ہے خود اس رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برملا گالیاں دی جاتی ہوں اس وقت خاموش رہنے والے عالم پر اس سے کتنے گنا زیادہ وبال پڑے گا؟ علاوہ بریں جب ساری کائنات کے خالق و مالک کو برملا جھوٹا قرار دیا جا رہا ہو اپنے خدا کے لیے امکانِ کذب ثابت کیا جا رہا ہو اس وقت خاموش رہنے والے علماء پر کتنا وبال پڑے گا؟ اللہ تعالیٰ علمائے حق کو توفیق اور ہمت بخشے کہ وہ اپنا فرض پہچانیں اور اسے ادا کریں۔ آمین۔

باب ۴۲۹ فی سجود الشکر۔

سجدۂ شکر کا بیان

۱۰۰۱۔ حدثنا مخلد بن خالد ثنا ابو عاصم عن ابی بکرة یعنی بکار بن عبد العزیز قال احسبنی ابی عبد العزیز عن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ امر یسرہ او بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ۔

عبدالعزیز نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مسرت افزا خبر آتی یا کوئی بشارت دی جاتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدہ ریز ہو جاتے۔

باب ۴۳۰ رفع الیدین فی الدعاء۔

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۰۰۲۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن ابی فدیک حدثنی موسی بن یعقوب عن ابن عثمان قال اوداود وھو یحیی بن الحسن بن عثمان عن عائشة بنت اسحق بن طلحة عن عامر بن سعد عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی

اسحٰق بن اسحاق بن سعد نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے چلے۔ جب ہم عرہ کے قریب تھے تو آپ اتر گئے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ پھر

ثُوَيْبٌ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

کافی دیر کھڑے رہے، پھر کھڑے ہوئے تو ایک ساعت تک پہلے کی طرح قیام کیے رکھے۔ پھر سجدہ ریز ہو گئے۔ آخر تک صالح نے تین دفعہ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کی شفاعت کی تو اس نے تہائی امت میرے سپرد کر دی۔ پس میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدے میں گر گیا۔ پھر اٹھ کر سوال کیا اپنے رب سے اپنی امت کا سوال کیا تو مزید تہائی امت مجھے عطا فرما دی۔ پس میں نے شکر ادا کرتے ہوئے اپنے رب کے لیے سجدہ کیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنے رب سے اپنی امت کا سوال کیا تو باقی تہائی امت بھی میرے سپرد فرما دی۔ چنانچہ میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جس حدیث کو بیان کرتے ہوئے احمد بن صالح نے ثابت بن اسحاق کہا تھا اسے بعد میں ابوداؤد کے واسطے سے روایت بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَدَنِيِّ.

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور منگنے کی طرح دراز کرنا سنت اور آداب دعا سے ہے۔ السبب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو ملائے بلکہ ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۳ فِي الطُّرُوقِ

رات کے وقت واپس آنا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَسُلَيْمُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ الشَّامِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّهْبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا.

مہاجر بن مسمار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص سفر سے رات کے وقت اپنے گھر والوں میں آئے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُجَوِّزٌ عَنْ سُوَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَنَمَ سَلْمٌ فَادْخُلِ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ.

شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اچھا وقت جس میں آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے جب کہ سفر سے آئے رات کا پہلا حصہ ہے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْنَا لَيْلًا قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب واپسی پر ہم داخل ہونے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو، ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تاکہ

يَدْخُلُ لَيْلًا إِلَّى يَسْتَيْقِظَ الرَّجُلُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ هَكَذَا نَرَاهُ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَعْدَ التَّنْقِيبِ لَا بَأْسَ.

پر شبانہ یا رات کو کھٹکھٹائے اور جس کا خاوند موجود نہ ہو اسے زیر ناف کی صفائی کرنے کا موقع دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کا قول ہے کہ یہ حکم حشد کے بسانے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفر کے بعد آنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

باب ۱۳۲ فِي التَّلَقِّي

استقبال کرنے کا بیان

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نَدْعُو الصِّبْيَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ هَرَكَةَ سَوْلَةَ فَتَلَقَّاهُ النَّاسُ فَمَسَحَ رُءُوسَنَا وَوُجُوهَنَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کیا۔ میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔

ف۔ مجاہدین کو میدانِ جہاد کی طرف بھیجتے وقت کچھ دور اُن کے ساتھ جانا باعثِ برکت اور سنت ہے جب مجاہدین واپس لوٹیں تو اُن کے لشکر کا استقبال کرنا ایسا مبارک اقدام ہے جس سے جذبۂ جہاد کو بڑی تقویت پہنچتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ انْفَاقِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

سامانِ جہاد تیار کر کے جہاد سکے تو کیا کرے؟

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَمَّادٍ أَنَا يَحْيَى الْبَكَّائِيُّ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ سَأَلَنِي أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسْلَمَ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ أَنْ يَبْعَثَ جَيْشًا وَلَيْسَ فِي مَالِ أَحَدِهِمْ قَالَ فَخَبَّرَانِي أَنَّهُ أَتَى أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَإِنَّهُ قَدْ جَهَّزَ كُلَّ مَنْ قَبِلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ أَدْهَمُ إِنَّا نَحْمِلُكَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَهُ أَدْهَمُ إِنَّا نَحْمِلُكَ بِهِ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ سَمْعًا وَطَاعَةً لِرَسُولِ اللهِ وَلِأَدْهَمَ ائْتِ أَدْهَمَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ لَكَ سَمْعًا وَطَاعَةً لِرَسُولِ اللهِ وَلَك

ابن جریج قال اخبرنی ابن شہاب قال اخبرنی عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن عبداللہ بن کعب وحکم بن عبداللہ بن کعب عن ابیہما کعب بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نہارا قال المسعودی فی الضحی فاذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ۔

عبدالرحمن بن عبداللہ اور ان کے چچا بن عبداللہ بن کعب نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں تشریف نہیں لاتے تھے کرتے تھے۔ مسعودی نے کہا کہ چاشت کے وقت اور جب سفر سے لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر اس میں بیٹھ جاتے۔

۱۰۱۹۔ حدثنا محمد بن منصور الطوسی نا یعقوب نا ابی عن ابن اسحٰق قال حدثنی نافع عن ابن حسان ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال له ابن عتیک دخل المدینة فنام فی بعض المساجد فجعل یتقلب علی فراشه فقام فصلی رکعتین ثم قال لنا ما ان کنت لاصلی الیوم رکعتین ثم قال نافع ان ابن عتیک کذلک یصنع۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھاتا۔ پھر اس میں داخل ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عتیک بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ۴۳۵ فی کراہة المقاسمة

تقسیم کرنے والے کی مزدوری

۱۰۲۰۔ حدثنا جعفر بن مسافر التنیسی نا ابن ابی فدیک نا الزہری عن السائب بن یزید عن عثمان عن حکیم بن حزام ان عبداللہ بن سراقة ان عبدالرحمٰن بن ابی بکرة ان ابا بکرة کان لهما ان المسور بن مخرمة اخبرهما ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اکری المقاسمة قال فتنازعا المقاسمة قال المقسوم یکون من الناس خیانة فیه۔

جعفر بن مسافر تنیسی نے ابن ابی فدیک سے زہری سے سائب سے عثمان سے حکیم بن حزام سے عبداللہ بن سراقہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسامت سے بچتے رہنا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قسامت کا جھگڑا ہے اور اگر ہو بھی تو کوئی نہ کوئی شریک ہو جو اس میں سے کم کروا لے۔

۱۰۲۱۔ حدثنا عبدالملک بن شعیب نا اللیث ح ونا یحیی بن صدقة عن شریک بن یحیی بن ثابت عن عطاء بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه قال اللیث یکون حظ احدکم من الناس خیطا او حبلا۔

ابوالخیر نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے نیز فرمایا کہ ایک ایک آدمی کی باری مقرر کی جاتی ہے تو اس کے حصے سے دھاگا لے لیتا ہے اور اس کے حصے سے بھی لیتا ہے۔

باب ۴۳۶ فی الشرکة والمضاربة

دو آدمی جہاد تجارت کریں

۱۰۲۲۔ حدثنا الربیع بن نافع نا معاویة

عبداللہ بن سلمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سُلَيْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ فَلَقِيَنَا عَدُوًّا فَصَافَفْنَاهُمْ فَحَمَلَ الرَّجُلُ مِنَّا عَلَى الْعَدُوِّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ وَالَّذِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتُؤَوِّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلَ وَإِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا هَمَمْنَا بِهِ فَقَالَ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَتْرُكَ الْغَزْوَ

یحییٰ بن سلام زید بن سلام سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوسلام سے سنا کہ وہ عبداللہ بن سلیمان سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ انہوں نے کہا جب ہم نے خیبر کو فتح کیا تو لوگوں نے اپنے اپنے مال غنیمت کو تلاش کیا تو سامان اور قیدیوں وغیرہ کو لوگوں نے اپنی اپنی غنیمتوں کی طرف فوقیت دی کہ ہر ایک آدمی کہتا کہ میں نے آج اتنا نفع کمایا ہے کہ اس وادی والوں میں سے اتنا نفع آج کسی نے بھی نہیں کمایا ہوگا فرمایا کہ تجھ پر افسوس! بھلا کیا نفع کمایا ہے؟ عرض کیا کہ میں بیچتا اور فروخت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے تین سو اوقیہ چاندی نفع کمایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں کوئی ایسی چیز بہتر نفع بتلاؤں جو اس سے بہتر ہو؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ کیا ہے؟ فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا۔

باب ۴۳ فِي حَمْلِ الطَّعَامِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں ہتھیار بیچنے دینا

۲۷۰۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسُئِلَ بَعْدَ أَنْ خَرَجَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِأَيِّ شَيْءٍ فُضِّلَ نَبِيُّكُمْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ فَإِنَّ نَبِيَّكُمْ كَانَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَآخِرَ مَنْ بَعَثَ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِعْنِي بَعِيرَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ هُوَ لَكَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعْنِيهِ

ابو جندب اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ۔ انتہی کتاب الجہاد۔

مشرک سے محبت رکھے اور اس کے ساتھ سکونت پذیر ہے تو وہ بھی اسی جیسا ہے۔
کتاب الجہاد ختم ہوئی۔

نوٹ: مشرکوں میں گھل مل کر رہنا یعنی ان سے میل محبت رکھنا، ان کے ساتھ وفاداری، اتحاد کرنا، ان سے امداد و استعانت کرنا، انہیں اپنا خیر خواہ و خیر اندیش سمجھنا اور یاد کرانا کہ یہ ہمارے یار و مخلص اور معین و مددگار ہیں یہ دراصل عداوت دینی اور دوسروں کو فریب دینا ہے جب کہ کافر و مشرک ہرگز ہرگز مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ ہوتے ہیں تو صرف اپنے مفاد کے لیے نہ کہ مسلمانوں کی خیر طلبی میں۔ جو انہیں مسلمانوں کا خیر خواہ بتاتے وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ سچے خدا نے اپنی سچی کتاب میں صاف صاف فرمایا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۔ (۳-۱۱۸)

اے ایمان والو! غیر مسلموں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ انکی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے۔ بغض و عداوت ان کی باتوں سے ٹپکا پڑتا ہے اور جو سینوں میں کدورت چھپا ہوا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر بتا دیں کہ تمہیں عقل ہو۔

کافروں سے دوستی رکھنے والے منافقین کو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو پروردگار عالم نے اپنے آخری پیغام میں منافقین قرار دیا اور انہیں دردناک عذاب کی وعید سناتے ہوئے فرمایا:۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۝ (۴-۱۳۸)

منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔

اللہ رب العزت نے کافروں سے دوستی رکھنے والے دعویٰ اسلام کے متعلق بتایا ہے کہ ایسا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ختم کر چکے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ جس کا دشمن سے پیار ہو گیا تو زید سے اس کا تعلق کیا رہا؟ اگرچہ بظاہر ایسے لوگوں کی زبانوں پر قال اللہ اور قال رسول اللہ کی گواہیاں جاری رہیں، یہ ان کی ظاہری حالت ہو گی جس کے بل بوتے پر بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور حقیقی حالت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ ۔ (۳-۲۸)

مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا۔

افسوس! ماضی قریب میں تحریک آزادی ہند کے وقت مسلمانوں کے بعض لیڈروں اور مولویوں نے پروردگار عالم

کے ایسے ارشادات اور وعیدوں تک کو قطعاً نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ بت پرستوں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ فروخت کر چکے تھے۔ اُن کی زندگی اور موت ہندو مفادات کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھی۔ يَحْكُمُونَ أَهْلَ الْأَسْلَامِ وَيَتْرُكُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ کی مصداق تصویریں بن کر خارجیت کے مردہ جسم میں اپنی راز داری سے روح پھونکی مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے امام المتقدین شیخ الاسلام اور رئیس الاحرار وغیرہ کے خوشنما لیبل لگائے گئے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ سب کچھ ہندوؤں کے لیے تھے۔ ان کا ظاہر و تعلق تسبیح سے اور باطن زنار سے تھا۔ وہ تو بت پرستوں پر دل و جان سے قربان ہو کر گر رہے تھے۔ لیکن اپنے ساتھ ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا بیڑہ غرق کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گندم نما جو فروش قسم کے رہنماؤں کے شر سے ہر صاحب ایمان کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

اول کتاب الضحایا

قربانی کا بیان

باب ۱ فی ایجاب الاضاحی

قربانی کے واجب ہونے کا بیان

۲۸۱۰۔ حدثنا مسدد ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن قتادة عن الحسن عن مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات قال سمعته یقول یا ایها الناس ان علی کل اهل بیت فی کل عام اضحیة وعتیرة اتدرون ما العتیرة هذه التی یقول الناس الرجبیة۔

مسدد، یزید، حمید بن مسعدہ، بشر، عبداللہ بن عون، ناصر کے واسطے سے روایت ہے کہ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال میں ایک دفعہ قربانی اور عتیرہ ہے کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا چیز ہے؟ عتیرہ وہی ہے جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

۲۸۱۱۔ حدثنا هلال بن عبدالله قال حدثنا یزید بن هارون قال حدثنا سعید بن ابی ایوب قال حدثنی غیاث بن غطاریف الشامی عن حنش بن عبدالله الصنعانی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما عمل من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم وانه لیاتی یوم القیامة بقرونها واظلافها وانه لیقع من الله بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا۔

ہلال بن عبداللہ، عبداللہ بن یزید، یزید بن ہارون، سعید بن ابی ایوب، غیاث بن غطاریف الشامی، حنش بن عبداللہ الصنعانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے قربانی کے روز عید منانے کا جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمائی ہے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے کچھ میسر نہ آئے سوائے اس دودھ والی بکری کے جو دودھ پینے کے لیے عطا کی ہے تو کیا اس کی قربانی پیش کروں؟ فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے بال کترو، ناخن کاٹو، مونچھیں پست کرو اور ختنہ کرو یہ بات صاف کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری قربانی ہے۔

میت کی طرف سے قربانی کرنا

۲۸۱۲۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبة قال حدثنا وکیع عن ابی المستاء عن المنکدر عن جابر قال رایت علیا رضی الله عنه یضحی بکبشین فقلت له لم تضحی بکبشین فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اوصانی ان اضحی

جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ ارشاد حال کے تحت ایک قربانی میں حضور کی طرف سے

عَنْهُ فَإِنَّا أُضَحِّي عَنْهُ۔

سے بیٹی کرتا ہوں۔

ف۔ ایصال ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگان دین کے لیے کیا جاتا ہے۔ دوسرا جو عام مسلمانوں کے لیے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے جب کہ بزرگان دین کے لیے ایصال ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصال ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصال ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات جن کے دل مقربین بارگاہ الٰہیہ کی محبت سے بھرے رہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لیے ایصال ثواب کرنے والے ان کو بابن فلاں بنانے بیٹھتے ہیں حالانکہ بزرگوں کو تو ثواب کی حاجت نہیں اور یہ اپنے دل بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصال ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ فافہم۔

باب ۲۲۱ الرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ۔

قربانی کرنے والے کا دس دن تک بال نہ کترانا

۲۷۹۱ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔

عبیداللہ بن معاذ ان کے والد اور محمد بن عمرو بن مسلم لیثی سعید بن مسیب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرنا چاہتا ہے تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اپنے بال نہ کتروائے اور نہ اپنے ناخن کاٹے، یہاں تک کہ قربانی پیش کرے۔

ف۔ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر قربانی کرنے تک اگر کوئی بال نہ کتروائے اور نہ ناخن کاٹے تو حاجیوں کی مشابہت کرنے کے باعث ثواب پائے گا۔ یہ حکم استحبابی ہے۔ اگر قربانی نہ کرنے والا بھی ایسا کرے تو ثواب پائے گا۔ اور ذکر ہے تو کوئی گناہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۲۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا۔

قربانی کے لیے کیسے جانور بہتر ہیں؟

۲۷۹۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔

سینگوں والے مینڈھے کے لیے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسم بھی سیاہ ہو۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے تو فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! اسے قبول فرما محمد کی طرف سے، آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کر دی۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد کی جانب منسوب فرمایا کرتے تھے اور اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا جو جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصالِ ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے وہ اُہِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لیے ایصالِ ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعتِ مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ بِيَدِهِ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی ہر سینگوں والے اور چتکبرے تھے

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگوں والے چتکبرے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی ذبح کرتے وقت تکبیر و تسمیہ کہی اور اپنا دست مبارک ان کے سینے پر رکھے۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ ذَكَرَ عِيسَى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابوعیاش سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز دو مینڈھے سینگوں والے، چتکبرے خصی ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رو کیا تو کہا، بیشک

وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔

میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یہ کام حضرت ابراہیم کے طریقے پر ہے، ایک خدا کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے اور تیرے لیے ہے، محمد اور اس کی امت کی جانب سے اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح فرمایا۔

ف: یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت پر لطف و کرم تھا کہ اپنی قربانی میں امت کو بھی شامل فرما لیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے مطابق آپ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے پہلے متصلاً ہی کہا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ اُمَّتِهٖ ـــــ اُمت کی جانب بھی منسوب کرنے سے معلوم ہوا کہ وقتِ ذبح بھی اگر جانور کو کسی اللہ والے کی طرف منسوب کیا جائے تو اس کی حلت میں کوئی فرق نہیں آتا جب کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے ایسی نسبت کو حرام بتانے والے اپنے خیالوں پر نظرِ ثانی کریں اور قرآن و حدیث کے واضح نصوص کی مخالفت نہ کریں ورنہ کا اپنا ہی نقصان ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَحِينَ رَجُلٌ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ۔

جعفر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سینگوں والے مینڈھے قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہ آنکھوں سے دیکھتا، سیاہ منہ سے کھاتا اور سیاہ ٹانگوں سے چلتا تھا۔

کس عمر کے جانور کی قربانی جائز ہے

۲۸۲۴۔ مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا هُشَيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو سوائے اس کے کہ میسر نہ آئے تو اس صورت میں بھیڑ دنبوں سے جذعہ کو ذبح کر لیا کرو۔

ف: ان لفظوں میں سے مسنہ وہ ہے جو پورے پانچ سال کا ہو جائے اور گائے بھینس میں سے جس کی عمر پوری دو سال ہو جائے۔ بھیڑ بکری، اور دنبہ سال کا ہو تو قربانی دی جا سکتی ہے۔ اس حدیث اور بعض دیگر احادیث میں اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ اگر مسنہ نہ ملے تو ضان سے جذعہ کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ ان دونوں لفظوں کی تعریف میں اختلاف ہے۔ لغوی لحاظ سے ضان کا لفظ بھیڑ، بچہ اور دنبہ سب پر بولا جا سکتا ہے۔ لیکن فقہائے احناف نے اسے صرف

علم العدد سے تعبیر کرکے کہتے ہیں کہ ایک سال ہوتی ہے۔ جذعہ سال سے کم عمر کا ہوتا ہے لیکن اس کے بارے میں بھی اقوال مختلف ہیں کہ سات ماہ ہے یا دس ماہ۔ بہرحال احتیاط اسی میں ہے کہ بھیڑ اور بھیڑ کی قربانی اس وقت دی جائے جب وہ پورا ایک سال ہو جائے۔ بکری وغیرہ اگر سال سے کچھ تھوڑا کم اور خوب فربہ ہو تو ایک سال کی طرح قربانی کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ الْأَحْوَلُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَهْفَةَ عَنْ سَوِيدِ بْنِ الصَّعْبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَأَصَابَ عَتُودًا جَذَعًا فَقَالَ مَنْ أَصَابَ هَذَا فَلْيُضَحِّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو ایک جذعہ بکری کا ایک سالہ بچہ حصہ میں آیا۔ آپ نے فرمایا، جس کے حصہ میں یہ آیا ہے اسے قربانی کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں نے اس کی قربانی پیش کر دی۔

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مُهَاجِرُونَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ لَقِيَتِ الْغَنَمُ هُزَالًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُكْفِي مِمَّا يُكْفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

عاصم بن کلیب کے والد صاحب نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ تھے جنہیں بنو سلیم کے مہاجرین صحابہ میں سے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ بکریوں کو قربانی کے موقع پر انہوں نے منادی کو منادی کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ایک سالہ بچہ بھی بکری کفایت کرتا ہے جس سے دو سالہ بچہ کفایت کرتا ہے۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَسَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا شَاتُهُ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی کا ثواب پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ بکری کا گوشت ہے، پس حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے کہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اللہ کی قسم ہم تو نماز کے لئے نکلنے سے پہلے قربانی کر چکے ہیں سمجھتے ہوئے کہ آج کا دن تو کھانے پینے کے لئے ہے پس میں نے جلدی کی کہ خود کھاؤں اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَاءَ نَحَرَ فَقَالَ إِنَّ وَحْشِيًّا عَنَّا فَنَحَرْتُهُ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاةٍ لَحْمٍ فَهَلْ يُجْزِئُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدَنَا دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ

ہو آپ کی قربانی کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس بکری کا بچہ مادہ جو چھ ماہ سے زائد عمر کا بچہ ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے بڑھ کر ہے کیا وہ میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

۱۰۲۸۔ حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ دوبارہ قربانی کریں۔ عرض کرنے سے کہ ہمارا دودھ پیتا بچہ ہے جو ذبح کرنے کے قابل نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایک بکری کا بچہ جو چھ ماہ سے زائد عمر کا ہو اس کی قربانی کر لو۔ یہ حکم صرف براء رضی اللہ عنہ کے لیے تھا دوسرے کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر حالات میں اگر اپنے کسی امتی کو کسی عبادت سے نوازنا چاہا تو نواز دیا۔ چاہے تو کسی حکم کو عمومی حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے جس کی احادیث مطہرہ میں متعدد مثالیں وارد ہوئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۴۲۴۔ تَابَعَهُ عَنِ الْمُنْهَالِ

کونسے جانوروں کی قربانی مکروہ ہے

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ سِنِّي نَقَصَ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ

۱۰۲۹۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ قربانی کے جانوروں میں کونسا عیب ہو تو قربانی جائز نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جب کہ میری انگلیاں حضور کی انگلیوں سے اور میرے ناخن حضور کے ناخن سے چھوٹے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں۔ ایک تو وہ جس کا کانا ہونا ظاہر ہو۔ دوسرا وہ جس کا بیمار ہونا ظاہر ہو۔ تیسرا وہ جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو۔ چوتھا وہ جس کی ہڈی میں مغز نہ ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے کان کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر تجھے پسند ہو تو چھوڑ دے لیکن دوسرے کے لیے حرام نہ ٹھہرا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ الْوَهْبِيُّ

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، علی بن عبداللہ، سفیان، اسماعیل، ابو حصین وہبی کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن عبد سلمی کی خدمت حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے ایسی قربانی

قَالَ اسْتَفْتَيْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ إِنَّ هَكَذَا السَّلِيقَ فَقُلْتُمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِلَى جَنْبِ التَّنُّورِ أَوْ الْمَنْزِلِ فَمَا كَانَ هُنَاكَ فَلَا بَأْسَ قَالَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَفْتِي لَكَ رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ لَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الْمَصِيرُ إِلَّا فِي قِرْبَةٍ أَوْ إِنَاءٍ يُغْطَى رَأْسُهُ

کا جائز ہونا معلوم کرنے کے لیے تمہارے پاس آیا تو تجھے کوئی پسند نہ آیا اس نے ایک بات کہی ہے جو مجھے ناپسند کرتا ہوں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کہا؟ اس نے کہا واللہ اگر آپ کے لیے جائز ہوتا تو میرے لیے جائز نہیں؟ فرمایا کہ میں گمان کرتے ہوں اور میں شک نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو مصفر، مزفت اور منقر میں بنانے سے منع فرمایا ہے۔ مصفر وہ ہے جس کا اندر سے اتنا لیپ جائے کہ اس کا اندر کا حصہ نظر نہ آئے۔ مزفت وہ ہے جس کی بناوٹ ہی لیپ سے ہو۔ منقر وہ ہے جو کھجور کے درخت کی جڑ کو کھود کر بنایا جائے اور کدو وہ ہے جس کا اوپر کا حصہ کاٹ دیا جائے۔

۳۱۰۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ الثَّعْلَبِيِّ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ قَالَ هُذَيْلٌ قُلْتُ لِوَكِيعٍ مَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ مَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ مَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ مَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخَرَّقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان خوب اچھی طرح دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جو کانا ہو یا جس کا کان اگلے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا سوراخ والا ہو یا لمبائی میں کان پھٹا ہوا ہو۔ ہذیل کا بیان ہے کہ میں نے وکیع سے دریافت کیا کہ مقابلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا آگے سے کان کٹا ہوا ہو۔ میں نے کہا کہ مدابرہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔ میں نے کہا کہ شرقاء کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا کان لمبائی میں پھٹا ہوا ہو۔ میں نے کہا کہ خرقاء کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا کان نشان لگانے کے لیے پھاڑ دیا جائے۔

۳۱۰۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةِ الْأُذُنِ وَالْمُدَابَرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جَرِيرٌ هَذَا لَيْسَ بِجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان کٹا ہوا یا سوراخ ہوا ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جریر سے مراد جریر بن عبداللہ نہیں ہے۔

۲۲۰۳۔ حدثنا مسدد قال نا يحيى قال نا هشام عن قتادة قال قلت لسعيد بن المسيب ما الأضحية قال النصف فما فوقه۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے بتایا کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا نصف یا اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

باب ۲۷۔ البقر والجزور عن كم هي

گائے اور اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں

۲۲۰۴۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا هشيم قال نا حصين عن الشعبي عن حنش عن جابر بن عبد الله قال كنا نتمتع في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبقرة عن سبعة والجزور عن سبعة نشترك فيها۔

حنش نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ فائدہ حاصل کرتے کہ گائے ذبح کرتے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ ذبح کرتے سات آدمیوں کی طرف سے، جس میں شریک ہو جاتے۔

۲۲۰۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا حماد عن عمرو عن عطاء عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة۔

عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے۔

۲۲۰۶۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزبير المكي عن جابر بن عبد الله قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة۔

ابوالزبیر مکی نے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نے حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ نحر کیا سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے ذبح کی سات کی طرف سے۔

باب ۲۸۔ الشاة يضحى بها عن جماعة

پوری جماعت کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا

۲۲۰۷۔ حدثنا هناد بن السري حدثنا يعقوب يعني الإسكندراني عن حكيم يعني ابن جبير عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الأضحى في المصلى فلما قضى خطبته نزل من منبره وأتي بكبش فذبحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله أكبر هذا عني وعمن لم يضح من أمتي۔

مطلب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں عیدالاضحیٰ کے روز عیدگاہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے اتر آئے اور ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور کہا اللہ کے نام سے شروع اللہ بہت بڑا ہے یہ میری طرف سے ہے اور ہر اس اُمتی کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی اُمت پر کیسی شفقت اور خاص نگاہ و لطف و کرم ہے یہ بھی اس

کا ایک گھر فقرا کی بھی قربانی میں شامل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اسی خاص محبت کے باعث قرآن حکیم نے اپنے کلام معجز نظام میں اسے بھی کئی کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ (۹/۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے۔ مسلمانوں پر کمال شفقت اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔

باب ۱۱۳ الامام یذبح بالمصلی

امام عیدگاہ میں ذبح کرے

۲۸۰۱۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن بریدعن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن المصلی ویشہدن الخیر ودعوۃ المسلمین قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا اختہا من جلبابہا۔

۲۸۰۱۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن بریدعن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن المصلی ویشہدن الخیر ودعوۃ المسلمین قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا اختہا من جلبابہا۔

ابوداؤد شریف، ابواسامہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے بارہ کو عیدگاہ میں ذبح فرمایا کرتے اور حضرت ابوہریرہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

قربانی کے گوشت کو جمع کر کے رکھنا

ابوداؤد رحمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ دیہات کے رہنے والے بعض لوگ کچھ دنوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن کے بعد کے لیے رکھ لو اور باقی کو خیرات کر دو اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ پہلے لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے کہ اس کی چربی جمع رکھتے اور اس سے مشکیں بنا لیا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہو گیا؟ لوگ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس لیے روکا تھا کہ دیہات سے تمہارے پاس آ گئے تھے، لہٰذا اب کھاؤ صدقہ کرو اور جمع کر لیا کرو۔

ابوالملیح نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا حَتّٰى تَمْضِيَ ثَلَاثٌ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ یہ سب کے لیے کافی ہو سکے اور سب تک پہنچ جائے لیکن اب کھاؤ، جمع کرو اور تجارت کرو۔ یاد رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

باب ۱۲۹ فِي الرِّفْقِ بِالْمَنْسُوكَةِ.

قربانی کے جانور پر نرمی کرو

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض فرمایا ہے لہٰذا اگر تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو چاہیے کہ چھری کو تیز کیا کرو اور جانور کو راحت پہنچایا کرو۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَلَا أَرَيَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوهُ فِي أَيَّامِنَا هٰذِهِ فَقَالَ مَنْ هُوَ مِنْ رَأْيِهِ وَمَنْ هُوَ مِنْ رَأْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَنَا فِي ذٰلِكَ.

ابوالملیح ہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گیا تو ان کے سامنے گوشت لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا گیا تھا لہٰذا میں تمہیں ہرگز نہ دیکھوں کہ تم نے ایام تشریق میں اسے کھایا ہو۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ کی رائے ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی اجازت دی تھی۔

باب ۱۳۰ فِي السَّفَرِ يُضَحِّي.

مسافر کا قربانی کرنا

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَّاطُ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هٰذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

ابوالزاہریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر قربانی کی۔ پھر فرمایا کہ اے ثوبان! اس بکری کے گوشت کو ہمارے لیے درست کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں برابر اس میں سے کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچ گئے۔

باب ۱۳۱ فِي وَدَاعِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

اہل کتاب کے ذبیحے کا بیان

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَسْطَامَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ کھانا اسے جس

أَبِي مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَبِيصَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا رَمَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تُدْرِكُوا ذَكَاتَهُ فَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ حِلٌّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ

اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اس کے علاوہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو پس اس کا یہ استثناء ذکر کر دیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

۴۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ وَبِيصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يُجَادِلُونَكُمْ فَإِذَا ذُبِحَ لِلَّهِ فَكُلُوا وَإِذَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا

محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں بیشک شیاطین لوگ اپنے دوستوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں (۶:۱۲۱) اس کے بارے میں روایت کی گئی کہ کہا کرتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ذبح کرے اس کو تو کھاتے نہیں اور جس کو خود ذبح کریں اس کو کھا لیتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا کہ جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اس کو کھاؤ۔

۴۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا أَتَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْتَ وَلَا تَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْآيَةَ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجوس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جھگڑا کیا انہوں نے کہا جس جانور کو ہم قتل کرتے ہیں اس کو تو کھا لیتے ہیں لیکن جس جانور کو اللہ قتل کرتا (مارتا) ہے اس کو نہیں کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ (۶:۱۲۱)

باب ۲۵۲۔ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ سَائِرِ الْأَحْيَاءِ

اعرابی کے تحفہ ذبح کیے ہوئے کو کھانے کا حکم

۴۷۱۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا سَعْدَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي نَجِيحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَفَرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ سَائِرِ الْأَحْيَاءِ بِقَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَأَبُو نَجِيحَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ

ابو مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعرابی کے تحفہ طور پر بھیجے ہوئے جانوروں کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے امام ابو حاتم نے فرمایا کہ حریز نے اسے حضرت ابن عباس پر موقوف کیا ہے امام ابو محمد نے فرمایا کہ ابو نجیحہ کا نام عبداللہ بن یسار ہے۔

سفید پتھر سے ذبح کرنا

عباد بن شداد کے والد اوس سے روایت ہے کہ ان کے والد تغلبی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

ثم سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله إنا نلقى العدو غدا وليس معنا
مدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أعجل أو أحش ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه
فكلوه ما لم يكن سن أو ظفر وسأحدثكم عن
ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى
الحبشة ونفد إليه ركائب من النائب
فغنموا وأصاب القوم منها فندوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم في أخراهم فذبحوا منها
فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقدور
فأمر بها فأكفئت وقسم بينهم فعدل بعيرا
بعشر من الغنم فند منها بعير وكان في القوم
خيل يسيرة فطلبوه فأعياهم فأهوى إليه رجل بسهم فحبسه الله فقال
النبي صلى الله عليه وسلم إن لهذه البهائم أوابد
كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا
فقلنا يا رسول الله إنا نرجو أو نخاف أن نلقى العدو
غدا وليس معنا مدى أفنذبح بالقصب فقال
ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس
السن والظفر وسأحدثكم عنه أما السن فعظم
وأما الظفر فمدى الحبشة

۱۰۴۹ حدثنا سليمان بن داود الجارود
ابن معاذ حدثنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن
عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس
قال كانت العضباء لرجل من الأنصار وكان
يسرح بها بذي الحليفة فمر به رجل من المسلمين
فاستنهضها فنفرت فذبحها بسهم فسألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن ذلك فأمرني بأكلها

۱۰۵۰ حدثنا محمد بن سعيد قال نا
يعقوب عن سهيل عن أبيه عن عطاء بن يسار
عن رجل من بني سلمة أنه كان يرعى
لقحة لبني سلمة بشعب أحد فأبطأ عليه النهار
فتوجه عليها بشفرة فلقيه ذئب فأخذ وقعا
في لبتها فأدركها فذكاها بشفرته فسأل
النبي صلى الله عليه وسلم فأمره بأكلها

میں حاضر ہوا کہ دشمن کا گذر ہوا کرے گا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن سے
مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے ذبح کرنے کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلدی سے جو چیز
بہا دے خون بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھاؤ جبکہ
وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ میں اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں کہ
دانت ہے اور حبشیوں کی چھریاں ہیں اور جہاد میں کچھ لوگ
آپ سے آگے بڑھ گئے اور انہیں مال غنیمت مل گیا جبکہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے پیچھے تھے پس انہوں نے
ہانڈیاں چڑھا دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ان
کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں الٹا دینے کا حکم فرمایا
اور غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں
کے برابر قرار دیا۔ لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ
گیا جب کہ ان کے پاس گھوڑے تھے۔ پس ایک شخص نے اسے تیر
مار کر اللہ نے اسے روک دیا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ ان مویشیوں میں بھی
بعض وحشی جانوروں جیسے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایسا کرے
تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن صفوان یا حضرت
صفوان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دو لونڈیوں
کو بھیڑیے کے قبضہ میں دیکھا کہ ایک بھیڑیے نے ذبح کیا۔ پس میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھا
تو آپ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم فرمایا۔

عطاء بن یسار نے بنی سلمہ کے ایک شخص سے روایت
کی ہے کہ ایک بکری میں اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا تو میرے
پاس کوئی چیز نہیں تھی جس کے ساتھ اسے ذبح کرتا
جانے تو میں نے ایک پتھر لے کر اس کے سینے میں مارا جس
نے اس کا خون بہا دیا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو آپ
نے مجھے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔

۵۱ - حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا حماد عن ثابت عن انس قال ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین فرأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما یسمی ویکبر فذبحھما بیدہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کئے جو سینگ والے تھے اور سفید رنگ کے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے ان کے پہلوؤں پر اپنا پاؤں رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

۵۲ - حدثنا احمد بن یونس قال نا ابن ابی ذئب عن ابی المعتمر عن ابیہ قال کنا بمنی عند رحل عبد اللہ بن مسعود فاتی بذبیحۃ فقال بعض القوم لو بعثنا الی ھذا الذی یبیع الطیب فاشتری لنا لحما فبلغ ذلک عبد اللہ بن مسعود فقال ما کان اللہ لیرزقنی مالا اذبح فیہ بمنی حتی یعلم اللہ فیہ خیرا۔

حضرت ابو المعتمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم منی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ڈیرے پر تھے کہ ان کے پاس ذبیحہ لایا گیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ کاش ہم اس عطر فروش کے پاس کسی کو بھیجتے کہ وہ ہمارے لئے گوشت خرید لائے جب یہ بات عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا مال نہ دے جس میں منیٰ میں قربانی کروں جب تک اللہ تعالیٰ اس میں خیر نہ جان لے۔

اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کرنا

۵۳ - حدثنا احمد بن یونس قال نا زھیر قال نا ابو اسحٰق عن ابی المعتمر بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما بال الابل تنحر فی غیر منحرھا والبقر والغنم تذبح فی منحرھا قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک۔

حضرت ابو المعتمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو العشراء کے والد ماجد عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ اونٹ کے ذبح کرنے اور حلق کے مقام میں ہے اور گائے اور بکری ذبح کرنے کی جگہ میں ذبح کی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اونٹ کی ران میں نیزہ مارو تب بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ جب کہ اونٹ اونچی جگہ سے گرے یا وحشیوں کی طرح بھاگ جائے۔

چوپائے کی طرح ذبح کرنا چاہیئے

۵۴ - حدثنا ھناد بن السری عن عبدہ عن محمد بن اسحٰق عن ابن شھاب عن سالم عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی کنت حلفت علی نذر ان وجدت لک فی بیت ابنۃ عمی شاۃ ان اذبحھا فوجدتک فیھا فکیف تأمرنی قال فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذبحھا کما یذبح الرجل الشاۃ فی بیتہ۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میں تجھ کو اپنی چچا زاد بہن کے گھر میں پاؤں تو ایک بکری ذبح کروں گا اب میں تجھ کو وہاں پاتا ہوں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ جس طرح آدمی اپنے گھر میں بکری ذبح کرتا ہے اسی طرح ذبح کر۔

۵۵ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۵۶ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۵۷ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۵۸ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۵۹ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۰ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۱ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۲ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۳ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۴ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۵ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۶ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۷ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۸ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۶۹ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۰ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۱ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۲ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۳ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۴ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۵ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۶ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۷ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۸ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۷۹ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۰ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۱ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۲ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۳ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۴ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۵ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۶ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۷ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۸ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۸۹ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۹۰ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۹۱ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۹۲ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ ذبیحہ لوٹتے ہیں اور لوٹ کا مال اونٹ پر لدا ہوا آتا ہے بعض لوگ اس پر تیر مارتے ہیں اور تیر ان میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے ابن مغفل نے فرمایا کہ ذبیحہ اسی طرح درست ہوتا ہے جس طرح شکار درست ہوتا ہے۔

۹۳ - حدثنا ابو توبۃ قال نا ھیثم عن یونس عن الحسن عن ابن مغفل قال ان ناسا ینتھبون فی الذبائح والنھبۃ تأتی وھی علی قعود فیرمی بعضھم بسھم فیتعاوره بینھم فقال ابن مغفل لا تصلح ھذہ الذبائح الا کما یصلح ھذا الصید۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ابن م

باب ۲۵ ما جاء فی ذکوۃ الجنین

۱۰۵۴۔ حدثنا القعنبی قال اخبرنا ابن المبارک ح وحدثنا مسدد قال نا هشیم عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعید قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فنجد فی بطنہا الجنین انلقیہ ام ناکلہ قال کلوہ ان شئتم فان ذکوۃ امہ۔

۱۰۵۵۔ حدثنا محمد بن یحیی بن فارس قال حدثنا عفان بن مسلم قال نا وہیب قال نا خالد عن ابن یسیر قال ناجیک اللہ ابن ابی نجیح المکی عن ابی المتوکل عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ۔

قربانی کے بچے کو ذبح کرنے کا بیان

قعنبی، ابن مبارک، مسدد، ہشیم، مجالد، ابو الوداک سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (ذبیحہ کے پیٹ سے نکلنے والے) بچے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا اگر چاہو تو اسے کھالو۔ مسدد نے کہا ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر اور گائے بکری کو ذبح کریں اور پھر ہمیں اس کے پیٹ سے بچہ ملے تو کیا اسے پھینک دیں یا کھائیں؟ فرمایا اگر چاہو تو اسے کھالو کیونکہ اس کا ذبح ہونا اس کی ماں کا ذبح ہونا ہے۔

محمد بن یحیی بن فارس، عفان بن مسلم، وہیب، خالد، ابن یسیر، حبیب اللہ بن ابو زید قال نا کی، ابن ابی نجیح المکی، ابو المتوکل، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔

باب ۲۶ النہی ان یذبح ما لم یسم اللہ علیہ من الانعام

۱۰۵۶۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا حماد ح وحدثنا القعنبی عن مالک ح وحدثنا یوسف بن موسی قال حدثنا سلیمان بن حیان قال نا ضمام بن اسماعیل عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت لقد کنا عند عائشۃ فی حدیث مالک عن عائشۃ انہم قالوا یا رسول اللہ ان قوما حدیثو عہد بجاہلیۃ یاتوننا بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہا ام لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا اللہ وکلوہ۔

نامعلوم گوشت کا جس پر اللہ کا نام لیا گیا یا نہ لیا گیا!

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قعنبی، مالک، یوسف بن موسیٰ، سلیمان بن حیان، ضمام بن اسماعیل، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ذکر نہیں کیا حماد اور مالک کے حضرت عائشہ سے روایت کرنے کا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جن لوگوں کا عہد جاہلیت سے نکلے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے پاس گوشت لے کر آتے ہیں تو ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا، کیا ہم اس میں سے کھا لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

باب ۲۵۵ فی العتیرۃ

عتیرہ کا بیان

۲۸۳۱۔ حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد بن زیاد عن عاصم بن کلیب عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال قال نفر من الاعراب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما علی احدنا ان ذبح اضحیتہ ان یعتر عترۃ فی الحظیرۃ یلتمس بذلک جود نفسہ وکثرۃ لحمہ ان یتصدق بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلی کل احد منکم

جِلْدًا عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَجَبٍ۔

جیسا کہ کہتے ہیں جس کو جب کے پہلے عشرے میں ذبح کرتے۔

باب ۴۵۹ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقے کا بیان

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُتَقَارِبَتَانِ۔

حبیبہ بنت میسرہ نے حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں جو کافیہ کرنے والی ہوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد سے سنا کہ مکافئتان سے مراد ہے کہ دونوں برابر یا قریب العمر ہوں۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ أَبِي سَلْمَانَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ وَاللَّهِ لَحَيْثُ مَكَانِهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا۔

سلمان بن ابی سلمان سے روایت ہے کہ حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں چھوڑ دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے خواہ نر ہو یا مادہ یہ بات تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گی (یعنی خواہ نر ذبح کرو یا مادہ)

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبٍ اللَّهِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَاحِدٌ۔

سلمان بن ابی ثابت نے حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث اور سفیان کی حدیث ایک ہی ہے (جو پیچھے گزر چکی ہے)

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى وَيُدْمَى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر لڑکا اپنے عقیقے کی جگہ رہن رکھا ہوا ہے۔ جس کی طرف سے ساتویں روز جانور ذبح کیا جاتا ہے، اس کا سر مونڈا جاتا اور اس پر خون لگایا جاتا ہے۔ قتادہ سے جب

كَيْفَ يُضَحِّي قَالَ إِذَا بَعَثَ الرَّفِيعَةَ إِلَيْكَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ وَاسْتَقْبَلْتَ بِهَا وَجَاءَتْ تُهْدِمُ عَنْ نَاوُخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى ثِيَابِهِ وَعَلَى الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ وَاسْتَبْعَدَ وَيُحْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحْسَنُ أَوْ أَطْرَفُ مِنْ هَذَا وَيُحْلَقُ إِنْ شَاءُوا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَذَا مِمَّا يُكْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ بِوَجْهِ بِهِ بَأْسٌ۔

قربانی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیسے کرنا چاہئے تو فرمایا کہ جب تم قربانی کرو اور اس کے خون کا فوارہ بچے کی طرف ہو اور وہ اس کے سامنے ہو تو اس کے خون بہنے لگے اور اس کے بعد اس کا سر منڈایا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ نون لگانا حرام کا وہم ہے جب کہ دوسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ نام رکھا جائے اور حجام نے کہا کہ سر منڈایا جائے تو فرمایا کہ اس پر عمل تو ہے ہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۸۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ جُنْدُبًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، ہشام بن حسان، حفصہ بنت سیرین، رباب نے حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقے کی وجہ سے رہین ہوتا ہے۔ اس کے ساتویں روز جانور ذبح کیا جائے، سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یسمی بالکل صحیح ہے جیسا کہ سلام بن ابومطیع، قتادہ، ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن سے روایت کی ہے۔

۲۸۲۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ وَرَبَابٍ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى۔

۲۸۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ۔

ابوداؤد، یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، ہشام سے روایت ہے کہ حسن کہا کرتے کہ تکلیف دہ چیز کے لئے سے مراد اس کا سر منڈانا ہے۔

۲۸۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح فرمایا۔

عَنْهُمَا كَمَا تَرَى

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ فَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَسُئِلَ عَنْ فَرَعٍ فَقَالُوا أَلَمْ يَكُنِ الْفَرَعُ حَقًّا فَقَالَ إِنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرَ سُوءٍ أَوْ نَاقَةَ سُوءٍ أَوْ شَاةَ سُوءٍ فَتُعْطُوهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَيْثُ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْحَمَ بَيْتَ هٰذَا وَبَيْتَ هٰذَا وَتُكْفِئَ إِنَاءَ هٰذَا وَتُوَلِّهَ نَاقَةَ هٰذَا

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَّخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ.

قعنبی، داؤد بن قیس، عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ محمد بن سلیمان انباری، عبدالعزیز، داؤد، عمرو بن شعیب دادا کے والد سے راوی ہیں کہ نبی حرم نے فرمایا کہ بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا گویا اس نام کو آپ نے ناپسند فرمایا یا ارشاد فرمایا کہ جس کے گھر بچہ پیدا ہو تو وہ اس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں کی قربانی کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی۔ آپ سے فرع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ فرع حق ہے اور اگر اسے چھوڑے رہو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے ایک یا دو سال کا اونٹ کسی بیوہ کو دے دو یا راہ خدا میں سواری کے لیے قربانی کر کے اس کے گوشت کا چلانا بچے سے بہتر ہے جب کہ وہ بالوں سے بھرا ہوا ہو اور اس کی ماں کو بھی کہ کسے پہلے دودھ کو برتن انڈیلا کرو۔

عبداللہ بریدہ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے والد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ جب ہم میں سے کسی کے گھر لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتے بچے کے سر کو اس کے خون سے رنگین کرتے۔ جب اللہ تعالیٰ اسلام لے آیا تو ہم بکری ذبح کرتے بچے کا سر منڈاتے اور اس پر زعفران ملتے تھے بریدہ کے سر پر بال تھے کہ ہم کو اسلام نے غرق کر دیا ہے۔

أول الصيد

باب ۴۶ اتخاذ الكلب للصيد وغيره

۲۸۴۰ حدثنا الحسن بن علي ثنا عفان ثنا حماد قال أخبرني سماك عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اقتنى كلبا إلا كلب ماشية أو صيد أو زرع انتقص من أجره كل يوم قيراط

۲۸۴۱ حدثنا مسدد قال ثنا يزيد قال أنا حريز عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتلها فاقتلوا منها الأسود البهيم

۲۸۴۲ حدثنا يحيى بن حكيم ثنا أبو عاصم عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير وعمرو قال أخبرني أبو الزبير عن جابر قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب حتى إن كانت المرأة تقدم من البادية يعني بالكلب فنقتله ثم نهانا عن قتلها وقال عليكم بالأسود

باب ۴۷ في الصيد

۲۸۴۳ حدثنا مسدد بن مسرهد قال ثنا يحيى عن سفيان عن إبراهيم عن همام عن عدي بن حاتم قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم قلت إني أرسل الكلاب المعلمة فتمسك علي قال كل قال وإن قتل قال وإن قتل ما لم يشركها كلب ليس منها قلت فإني أرمي بالمعراض فأصيد قال إذا رميت بالمعراض فخزق فكل وإن أصاب بعرضه فلا تأكل

شکار کا بیان

شکار وغیرہ کی خاطر کتا رکھنا

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا پالا اس کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا سوائے کھیتی کے کتے یا شکار کے کتے یا جانور کے کتے کے۔

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتوں کی بھی ایک پوری جماعت ہے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دیتا لہٰذا تم ان میں سے کالے کتوں کو مار ڈالو۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ جب عورت جنگل سے کتا لے کر آتی تو ہم اسے قتل کر دیتے پھر انہیں قتل کرنے سے آپ نے ہمیں منع فرمایا اور فرمایا کہ صرف سیاہ کتے کو مار ڈالو۔

شکار کا بیان

ہمام سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم شکار کھیلتے ہوئے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجتے اور وہ میرے لیے پکڑ لے اور کھا لیں اسے کھائیں؟ فرمایا: جب تم نے کھیلتے ہوئے کتے کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو اس شکار میں سے کھا لو جو تمہارے لیے پکڑے رکھے میں عرض کیا: اگر وہ جان سے مار

لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ إِلَّا كَلْبَكَ لَيْسَ مَعَهُ كَلْبٌ آخَرُ وَلَمْ تَرَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

شکار کرنے کے لئے تربیت یافتہ کتے کا بیان

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا نُعَلِّمُ كِلَابَنَا وَنُرْسِلُ الْمِعْرَاضَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ.

عدی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ہم کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم نے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑا اور اس پر اللہ کا نام لیا تو اس میں سے کھاؤ جس کو تمہارے لیے کتے نے پکڑا ہو اگر چہ وہ تمہارے سامنے اس کے جسم میں سے کتے نے کھایا ہو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُجَالِدٍ وَإِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَخَزَقَ وَنَفَذَ فَكُلْ وَإِذَا انْتَظَمَ بِكَلْبِكَ مُعَلَّمٍ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا آخَرَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا سَهْمُكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ.

عدی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے اپنا تیر پھینکا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پس اس نے زخمی کر دیا اور پار ہو گیا تو اسے کھاؤ اور اگر تمہارے تیر کے سوا کوئی نشان نظر نہ آئے تو اسے کھاؤ۔ جب تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم شاید دوسرے نے ہی شکار کیا ہو۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَالِدًا الْأَحْوَلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ عَلَى صَيْدِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

محمد بن یحییٰ بن فارس، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، مجالد احول، شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جانور کا تو نے تیر مارا ہے جب وہ پانی میں گر کر ڈوب جائے اور مر جائے تو اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے کسی کتے یا باز کو سکھایا۔ پھر تم نے اسے کسی شکار پر چھوڑا

سَمَّيْتَ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ أَوْ كُلْ مِنْ أَجْلِ أَنْ لَمْ تُسَمِّ عَلَيْهِ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ

اللہ کا نام لیا ہے اس کے کھانے کو جو تم نے اس پر چھوڑا ہے تو کھا لے اور اگر اس نے کھا لیا ہو تو نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ هِشَامًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدُكَ۔

۸۴۱۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں داؤد بن عمرو اور ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، الفاظ ہشام کے ہیں، ان کی حدیث میں ابوثعلبہ خشنی سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے کتے کے بارے میں فرمایا: جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تو اسے کھا لو اگرچہ اس میں سے کھا لیا ہو اور جو تمہارا ہاتھ روکے رکھے اسے کھا لو۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ ثُمَّ يَجِدُ سَهْمَهُ فِيهِ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ قَالَ إِنْ شَاءَ أَكَلَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۸۴۰۔ حارث سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شکار کو تیر مارتا ہے پھر اس کے نشانات کے پیچھے تین دن تک لگے رہتا ہے پھر اسے مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اس کے جسم میں پیوست ہے تو کیا اسے کھائے؟ فرمایا ہاں اگر چاہے یا فرمایا کھا لے اگر چاہے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَرِيزٍ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ وَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَقَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ وَإِنْ أَكَلَ ثَلَاثًا فَلَا تَأْكُلْ وَقُلْتُ أَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ عَلَى كَلْبِكَ۔

۸۴۲۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراض (تیر) کے شکار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: جب تیر کی دھار سے لگے تو کھا لو اور جب چوڑان کی طرف سے لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ تو موقوذہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں کتے کو چھوڑتا ہوں؟ فرمایا جب تم نے تسمیہ پڑھ لی تھا تو کھاؤ اگر کتے نے اس میں سے کھا لیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ عرض کیا کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں لیکن دوسرا کتا بھی پاتا ہوں فرمایا کہ تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کس کتے پر تم نے تسمیہ پڑھی تھی۔

ہشام بن عمار، ابوبکر، عبدالرحمٰن، حریز بن عثمان، شریح، ابوسریحہ، عبداللہ بن ہبیرہ، ابوالخیر، عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ

رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَآكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں اور میرا ایک کتا ایسا بھی ہے جو سکھایا ہوا نہیں ہے۔ فرمایا کہ جب تم سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اس پر اللہ کا نام لو اور جب تم اپنے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اسے ذبح کرو اور کھاؤ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ نَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ ابْنُ حَرْبٍ الْمُعَلَّمَ وَيَتْرُكُ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ.

محمد بن مصفی، محمد بن حرب، ابوعلی، ابوداؤد، محمد بن مصفی، بقیہ، زبیدی، یونس بن سیف، ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے ابوثعلبہ! اس شکار کو کھایا کرو جسے تم اپنے تیر یا کتے سے شکار کرو۔ ابن حرب نے یہ بھی کہا کہ جو سکھائے ہوئے کتے یا اپنے ہاتھ سے شکار کیا ہو تو اسے کھاؤ خواہ اسے ذبح کر سکو یا ذبح نہ کر سکو۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا جَهْضَمٌ الْيَمَامِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قَالَ ذَكَّيْنَ أَوْ لَمْ يُذَكِّينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَإِنْ أَكَلْنَ مِنْهُ قَالَ إِنْ أَكَلْنَ مِنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَكَّيْتُ أَوْ لَمْ أُذَكِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلْ أَوْ يَخْلِطْ عَلَيْكَ سَهْمُكَ قَالَ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ

ابوادریس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سے سنا ہے کہ ایک اعرابی جنہیں حضرت ابوثعلبہ کہا جاتا تھا، وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں، تو مجھے ان کے شکار کے متعلق حکم بتائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں تو اس میں سے کھاؤ جسے وہ تمہارے لیے پکڑ کر رکھیں، عرض کی خواہ اسے ذبح کر سکو یا نہ کر سکو؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر وہ اس میں سے کھالیں؟ فرمایا خواہ وہ اس میں سے کھالیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے کمان کے متعلق حکم بتائیے۔ فرمایا کہ کھاؤ جو تم اپنی کمان سے شکار کرو، عرض کی خواہ اسے تم ذبح کر سکو یا نہ کر سکو؟ عرض کی کہ خواہ وہ تم سے غائب ہو جائے، جب تک کہ وہ ضائع نہ ہو اور تمہارے تیر کے سوا جب کہ

إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهَا قَالَ اعْزِلْهُ كُلَّ شَيْءٍ.

باب ۲۶۲ إِذَا قُطِعَ مِنَ الصَّيْدِ قِطْعَةٌ.

۸۵۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ.

جب زندہ شکار کا ایک حصہ کاٹ لیا گیا

عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن فرج، مروان بن محمد طاطری، یحییٰ بن صالح وحاظی، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، حضرت ابو واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی زندہ جانور سے کوئی عضو کاٹ لیا جائے تو وہ مردار ہوتا ہے۔

باب ۲۶۳ فِي الصَّيْدِ يَغِيبُ عَنْهُ صَيْدُهُ

۸۵۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَحْفَظُ إِلَّا عَنْ غَيْرِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ.

شکار کا پیچھا کرنا

وہب بن منبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ میرے خیال میں یہ بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت ہے۔ جنگل میں رہنے والے کا دل سخت ہو جاتا ہے، شکار کا پیچھا کرنے والا غافل ہو جاتا ہے اور بادشاہ کے پاس حاضر ہونے والا فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۸۶۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَغَابَ عَنْكَ يَوْمًا إِلَى لَيْلَةٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ.

یحییٰ بن موسیٰ، حماد بن خالد خیاط، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد ماجد سے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے شکار کو تیر مارو پھر اسے تین دن کے بعد پاؤ اور تمہارا تیر اس کے اندر ہو تو اسے کھاؤ جب تک اس میں بدبو نہ آ جائے۔

أول كتاب الوصايا

وصیتوں کا بیان

باب ۱ ما جاء في الحث على الوصية

وصیت کرنے کی تاکید کا بیان

۱۰۸۸۔ حدثنا مسدد بن مسرهد نا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يريد أن يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان مرد کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو تو وہ دو راتیں بھی گزارے مگر اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت ہونی چاہیئے۔

۱۰۸۹۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن العلاء قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا بعيرا ولا شاة ولا أوصى بشيء

مسدد اور محمد بن علاء ابومعاویہ اعمش ابووائل مسروق عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میراث میں نہیں چھوڑے کوئی دینار درہم اونٹ یا بکری اور کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

باب ۲ ما جاء في الرجل يوصي لولده بمال

مومن کو اپنے مال سے جو وصیت جائز نہیں

۱۰۹۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو خالد نا الأشعث عن الزهري عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه قال عرضني رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع من وجع أشفيت منه على الموت فقلت يا رسول الله إن لي مالا أفأوصي بمالي كله قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير إنك إن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس وإنك لن تنفق نفقة إلا أجرت عليها حتى اللقمة ترفعها إلى فم امرأتك فلعل الله يرفعك فينتفع بك ناس ويضر بك آخرون قال إن خلفت بعدي فعملت عملا

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد صاحب نے فرمایا میں سخت بیمار پڑا جس سے شفا ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ بیشک میرے پاس کافی مال ہے۔ اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اللہ تعالیٰ مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ نصف؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی مناسب لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اللہ چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان پر خرچ نہیں کرتے مگر اس کا تمہیں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

لیا پھر ہجرت کے بعد جو کچھ چھوڑ دیا جائے گا فرمایا اگر تم اپنے بعد اپنے گھر والوں کے لیے کچھ چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور کہتے ہیں لوگوں کو نقصان پہنچے۔ پھر دعا فرمائی کہ اللہ اپنے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرمائے اپنے پیچھے کی ایڑیوں پر لوٹانے سے محفوظ رکھے لیکن تاسف ہے حضرت سعد پر کہ وہ مکہ میں ہی وفات پا گئے۔ اس پر وہ افسوس کیا کرتے تھے کہ میں نے ان کا وطن چھوڑا

ف: جب سفر حج میں مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے اس لیے وہ حج کو نہ جا سکے اور حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ وہ مدینہ منورہ سے ان کی طرف سے حج کریں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق یہ مدتوں زندہ رہے اور ان کے سال وفات میں اختلاف ہے لیکن مولوی وحید الدین خان صاحب نے لکھا ہے کہ ۵۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ تو اس بیماری کے بعد تقریباً ۴۵ سال تک زندہ رہے۔ ہماری کمزور حساب آپ نہیں کر سکتے کہ سفر حجۃ الوداع میں حج کے وقت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے اور یہ مدت صاحب ستاسی سال کی عمر میں وفات پائی تو اس بیماری کے بعد پینتالیس برس تک کس طرح

تہائی مال میں صدقہ دینے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم تندرست ہو مال کا لالچ ہو زندگی کی امید ہو فقر سے ڈرتے ہو اور تونگری کی تمنا کرتے ہو۔ ایسا نہ کرو کہ جان حلق میں آ پہنچے تو اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا مال ہے اور فلاں کے لیے اس قدر مال ہے۔

حدیث: ابو صالح ابو مالک غطفانی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم اپنی زندگی میں صدقہ کرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ

فی حیاتہ بشیء فھو جائز لہ من ان یتصدق بیمانہ عند موتہ۔

سو وہ اپنی موت کے وقت خیرات کرے۔

باب ۴۶۷ فی کراھیۃ الاضرار فی الوصیۃ

وصیت کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کراہیت

۱۰۹۲۔ حدثنا عبدۃ بن عبداللہ قال اخبرنا الصمد قال نصر بن علی الجھضمی قال نا الاشعث بن سوار قال حدثنی شھر بن حوشب ان ابا ھریرۃ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل او المرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار وقرأ علی ابو ھریرۃ من ھھنا من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار حتی بلغ ذلک الفوز العظیم قال ابو داؤد ھذا یعنی الاشعث بن سوار جد نصر بن علی۔

عبدہ بن عبداللہ، عبدالصمد، نصر بن علی جہضمی، اشعث بن سوار، شہر بن حوشب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اور عورت ساٹھ سال تک اللہ کی عبادت کریں پھر جب ان کی موت کا وقت آئے تو وصیت کے ذریعے نقصان پہنچائیں، پس ان کے لیے جہنم واجب ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے یہ (راوی شہر بن حوشب کے) سامنے یہ آیت تلاوت کی وصیت کے بعد جس کی وصیت کی گئی ہو یا قرض جو تکلیف دینے کے لیے نہ ہو (۴/۱۲) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مذکور اشعث بن سوار یہ نصر بن علی کے جد امجد ہیں۔

باب ۴۶۸ ما جاء فی الرجل یوصی لولد بعض ولدہ

وصایا میں شامل ہونے کا بیان

۱۰۹۳۔ حدثنا الحسن بن علی ابو عبداللہ المعمری قال نا سریج بن یونس عن ابی ضمرۃ عن اسماعیل بن ابی حکیم عن سلیمان بن ابی سلیم الجعفری عن لیث عن ابی وھب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا وھب ان کنا اصبنا مالا وانا احببنا ان یکون لنعوی فلانا فاعرف لہ علی ثلثین ولا تولین مال الیتیم۔

سلیمان بن ابوسلیم جعفری لیث کے والد ابووہب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابووہب! اگر ہم کوئی مال پائیں اور ہم چاہیں کہ وہ ہمارے فلاں بھائی کے لیے ہو تو کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں اس کے لیے تیس کا اندراج کر دوں اور یتیم کے مال کا والی نہ بنو۔

باب ۴۶۹ ما جاء فی نسخ الوصیۃ للوالدین والاقربین

والدین اور اقربا کیلئے وصیت کرنا منسوخ ہے

۱۰۹۵۔ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل قال نا الحسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن حصین بن عبدالرحمن عن یزید النحوی عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین فکانت الوصیۃ کذلک حتی نسختھا ایۃ المیراث۔

احمد بن محمد بن حنبل، حسین بن واقد، زائدہ، حصین بن عبدالرحمن، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اگر مال چھوڑے تو وصیت کرنا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے (۲/۱۸۰) کے تحت اسی طرح وصیت ہوتی تھی، یہاں تک کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔

باب ۱۷۴ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

باب ۱۷۵ مُخَالَطَةُ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يُفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ۔

باب ۱۷۶ مَا جَاءَ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي الْعَرِيَّةِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي يَتِيمًا لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ وَلَا مُتَّقٍ مَالَكَ بِمَالِهِ۔

وارث کے لیے وصیت کرنے کا حکم

قرجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیدیا ہے لہٰذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

یتیم کو کھانے میں شریک کرنا

تشریح: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اولاد میں سے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور جن لوگوں نے یتیم کے مال سے کچھ کھانے سے احتراز کیا تھا تو یتیم کے مال میں سے کھانے کی ممانعت کے ساتھ (۱۰۲) آیت جس کے اس کو یتیم تھا وہ اس کے کھانے کی چیزوں کو اپنے کھانے کی چیزوں سے اور اس کے پینے کی چیزوں کو اپنے پینے کی چیزوں سے علیحدہ رکھتا یہاں تک کہ یتیم کا کھانا اگر بچ جاتا تو اس کو روک رکھتا یہاں تک کہ خود کھا لیتا یا خراب ہو جاتا یہ بات لوگوں کو بہت ہی شاق گزری تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اور لوگوں کے یتیموں کے ساتھ ساتھ کرنے کی اجازت دیدی کہ اصلاح کی کوشش کرنا بہتر ہے اگر انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں (۱۰۳) پس لوگوں نے یتیم کے کھانے کو

یتیم کے مال سے اس کا ولی کتنا مال لے سکتا ہے؟

تشریح: عمرو بن شعیب کے والد محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں اور میرے پاس ایک یتیم ہے فرمایا یتیم کے مال سے کھا لو لیکن فضول خرچی نہ کرنا اس کے بدلے میں اپنا مال یتیم کو نہ دینا اور نہ اس کا مال جمع کرنا۔

باب ۴۳ یتیم ہونے کی مدت کب ختم ہوتی ہے؟

۱۱۰۱۔ حدثنا احمد بن صالح قال نا عبد الله بن خالد بن سعيد بن ابی مریم قال نا ابی قال نا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی قال نا عبد الله بن هبیرة عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل۔

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد مزنی، عبداللہ بن خالد بن سعید بن ابی مریم، ان کے والد، سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش، بنی فروہ بن عمرو کے ایک شیخ، ان کے مولیٰ ابوعبدالرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ احتلام ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں رہتی اور رات تک دن بھر کی خاموشی کا کوئی ثواب نہیں ہے۔

باب ۴۴ یتیم کا مال کھانا کتنا بڑا گناہ ہے

۱۱۰۲۔ حدثنا احمد بن سعید الهمدانی قال نا ابن وهب عن سلیمان بن بلال عن قرة بن عبد الرحمن بن حیوئیل عن ابی الاسود عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول الله وما هن قال الشرک بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق وأكل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات۔

ابوالاسود نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والے سات گناہوں (کبیرہ گناہوں) سے بچتے رہنا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، کفار سے مقابلہ میں پیٹھ دکھا جانا اور غافل، پاک دامن، بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

۱۱۰۳۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی قال نا سعاذ بن حبیب ابو المغیرة قال نا حرب بن شداد قال نا یحیی ابن ابی کثیر عن عبد الحمید بن سنان ما هو عبد الحمید بن عمیر عن ابیه انه سمع عبد الله بن عمرو یحدث انه سئل ما کان لصحابة رسول الله صلی الله علیه وسلم اکبر من ان یجیب رجلا عن مسئلة فقال یا رسول الله ما الکبائر قال هن تسع فذکر معناه زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام قبلتکم احیاء

ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، سعاذ بن حبیب ابوالمغیرہ، حرب بن شداد یحییٰ، یحییٰ بن ابوکثیر، عبدالحمید بن سنان، عبدالحمید بن عمیر نے اپنے والد سے سنا، ان سے روایت کیا ہے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ جواب دینے سے صحابہ کرام کو کوئی چیز مانع نہیں ہوئی، پھر معاذ کردہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: یہ بھی ہے کہ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ میں جو تمہارا قبلہ ہے، اسے حلال کر لینا حالانکہ وہ زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے۔

وآخرا تا۔

باب ۴۷ شہادت کے بیان میں کہ کفن بھی مُردے کے مال میں شمار ہوتا ہے۔

۱۱۰۲ حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد وترک نمرۃ کنا اذا غطینا بھا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا بھا رجلیہ خرج راسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بھا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر۔

ابوائل نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ہم حضرت مصعب بن عمیر کو خود ہمارے میں شہید کیا گیا تھا ان کے پاس ایک کملی کے سوا کچھ نہ تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیر کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کے سر کو چھپاؤ اور پیروں پر اذخر ڈال دو۔

باب ۴۸ کوئی چیز ہبہ کر دی جائے پھر وہی آدمی اسے وصیت یا میراث میں پالے

۱۱۰۳ حدثنا احمد بن یونس قال نا زھیر قال نا ھشام بن عروۃ عن عبد اللہ بن عطاء عن عبید اللہ ابن بریدۃ عن ابیہ بریدۃ ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدۃ وانھا ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت انھا لم تحج افاحج عنھا قال نعم۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی والدہ کی خدمت میں ایک لونڈی پیش کی تھی۔ ابھی والدہ کا انتقال ہو گیا اور لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ اجر تو تمہارا ثابت ہو گیا اور لونڈی میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔ عرض کی کہ والدہ پر روزے تھے تو ان کا ایک مہینے کے روزے رکھ لوں یا نہیں۔ کہا کہ روزے رکھ لیں۔ کہا کہ انہوں نے حج نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں۔ فرمایا ہاں۔ عرض کی انصاری نے کہا کہ نہیں کیا تو کیا یہ کافی ہو گا کہ میں ان کی طرف سے حج کر لوں۔ فرمایا ہاں۔

باب ۴۹ جس نے کوئی چیز وقف کر دی

مسدد، یحییٰ بن سعید، مسدد، ابشر بن مفضل، مسدد، یحییٰ ابن عون نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو خیبر میں زمین ملی تھی وہ آئے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی زمین حاصل ہوئی کہ اس سے نفیس میرے پاس اور کوئی مال نہیں ہے

هذا عن ذلك فكيف ترى فيه قال إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر أنه لا يباع أصلها ولا يوهب ولا يورث فتصدق بها في الفقراء وفي القربى وفي الرقاب وفي سبيل الله وابن السبيل والضيف لا جناح على من وليها أن يأكل منها بالمعروف ويطعم صديقا غير متمول فيه قال فحدثت به ابن سيرين فقال وغير متأثل مالا

۱۱۰۱ حدثنا سليمان بن داود العتكي قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني مالك ح وحدثني يحيى بن سعيد عن صدقة عن علي بن الحسين عن المطلب قال سمعته يحدث عن عبد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن عبد الله بن عمر بن الخطاب بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما كتب عبد الله بن عمر في ثمغ فكتب من حيه لكم حرث بسلم قال غير سائل سالما صدقة بتات بتلة لا ينبغي لصدقة بتات بتلة إلا ابتغاء وجه الله تعالى ليولجني به الجنة وشهد عبد الله بن عمر الذي كتب بيده بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما أوصى به عبد الله عمر أوصى أن ثمغا وصرمة بن الأكوع والعبد الذي عتق عن ذلك السهم الذي بخيبر وثلث ما يقع في نخله الجلة إلى ما تعلمت من صدقة عمر بالوادي تليه حفصة ما عاشت ثم يليه ذو الرأي من أهلها أن لا يبيعها ولا يهبها يتخذ منها عبدا حيث رأى من السائل المحروم

آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین روک لو اور جو اس سے حاصل ہو اسے خیرات کر دو۔ چنانچہ عمر نے خیرات کر دیا اس زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وراثت کی جائے۔ اور کسی کو میراث میں دے دینے کا ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ چیز ہوتی تو ضرور ذکر کی جاتی۔ اور اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور مسافروں کے لیے اس کی پیداوار ہو۔ البتہ نے صدقہ کو بھی بیان کیا ہے۔ پھر وہ راوی متفق ہو گئے اس بات پر کہ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ دستور کے مطابق اس میں سے کھائے اپنے اعزہ کو کھلائے جو مالدار نہ ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ ولیہ ان سعید عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ کی نقل کی ہے عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے بنی ساعدہ کے نام سے شروع جو بڑا مکان ہے جو کنوئیں والا ہے جو عبداللہ کے بیٹے نے ثمغ کے متعلق لکھا۔ پھر وہ تحریر بیان کی جو حفصہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ کے بیٹے کو لکھتے دیکھا جب وہ اس کے پاس گئے وہ سال کا ایک حصہ مکمل کر چکے تھے اور اس کے بعد کہا کہ میں نے سنا کہ ایک شخص سے جو مال مانگتا ہے اور محروم رکھتا ہے اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے اگر تم چاہو تو اپنے باغ کو صدقہ خیرات کرنے کے لیے وقف کر دو۔ سعید نے کہا ہے اور عبداللہ بن عبداللہ نے اس پر گواہی دی ہے۔ عبداللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے جس کی وصیت اللہ کے بندے عمر نے کی امیر المومنین ہیں کہ اگر عمر پر کوئی حادثہ وارد ہو جائے تو ثمغ، صرمہ بن الاکوع اور غلام جو اس کی جانب سے آزاد کیا گیا ہے اور غلام جو خیبر میں ہے اس کا تہائی حصہ وقف ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ حفصہ کے متعلق ہے جب تک وہ زندہ ہے اس کے بعد جو سب سے بڑا ہو میرے گھر والوں میں سے جو سب سے اچھا ہو۔ لیکن ان کی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اسے خرچ کیا جائے جہاں تک اس نظر آئے کہ سائل، محروم اور قریبی رشتہ دار ہیں اور حق کے کھانے کھلانے یا غلام خریدنے میں کوئی حرج

وَذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَلَا مَعْرُوفَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ إِذَا احْتَاجَ بِقَدْرِ حَاجَتِهِ.

نہیں ہے۔

میت کی طرف سے صدقہ دینا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ.

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرْذَعِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

سلیمان بن بلال کے خیال میں علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ایک صدقہ جاریہ جو برابر جاری رہے، دوسرا علم جس سے لوگ نفع اٹھائے جائیں، تیسرے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علم پھیلانے یا نیکی کی باتیں بتانے والے کے نامہ اعمال میں ان پر عمل ہوتا رہے گا اور جتنا لوگ عمل کرتے جائیں گے اتنا ہی اس بتانے والے کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا، خواہ اسے دنیا سے گئے ہوئے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر گیا ہو۔ اسی طرح صدقہ جاریہ کا ثواب بھی مرنے کے بعد جاری رہتا ہے اور صرف بیٹے پر ہی موقوف نہیں بلکہ جو بھی اس کے حق میں دعائے خیر کرے گا اس سے میت کو فائدہ پہنچے گا اور ایصال ثواب کرنے والے کو ثواب پہنچے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو بغیر وصیت کیے مر جائے اس کی طرف سے صدقہ دینا

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ وَصِيَّةٍ هَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْهُ.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَا أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ أَنَا تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا.

ہشام کے والد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک انتقال ہو گئی ہیں اور میرا گمان ہے اگر وہ بات کر سکتیں تو ضرور صدقہ و خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، پس اس نے ان کی طرف سے صدقہ خیرات کیا۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا آدَمُ بْنُ عِيَاضٍ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ نَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ عَنْ دِينٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا.

احمد بن سعید، آدم بن عیاض، ہشیم، ابوبشر، مجاہد، ابوبشر کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں نفع پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی کہ میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں

باب ۴۲۔ کسی کافر کی وصیت کے مطابق مسلمان کا کام کرنا

۱۱۱۰۔ حدثنا العباس بن الوليد بن مزيد قال اخبرني ابي قال سمعت الاوزاعي قال حدثني حسان بن عطية عن محمد بن شهاب عن ابي بكر بن حزم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل اوصى ان يعتق عنه مائة رقبة فاعتق عنه ابنه هشام خمسين رقبة فاراد ابنه هشام ان يعتق عنه الخمسين الباقية فقال حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ابي اوصى بعتق مائة رقبة وان هشاما اعتق عنه خمسين ورقبت عليه خمسون فاعتق عنه افاعتق عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان مسلما فاعتقتم عنه او تصدقتم او حججتم عنه بلغه ذلك۔

کسی کافر کی وصیت کے مطابق مسلمان کا کام کرنا جائز ہوا۔ کیا وہ وصیت پوری کرے؟

عمرو بن شعیب کے والد محمد نے اپنے والد عمرو سے روایت کی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں۔ پس اس کے بیٹے ہشام نے پچاس گردنیں آزاد کر دیں۔ پھر اس کے صاحبزادے حضرت ہشام نے باقی پچاس گردنیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ پس دل میں کہا کہ کیوں نہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میرے باپ نے سو گردنیں آزاد کرنے کی وصیت کی تو ہشام نے پچاس آزاد کر دیں اور پچاس گردنیں ان کی طرف سے باقی رہ گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان ہوتے اور تم ان کی طرف سے روزے رکھتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

ف۔ اگر ایسے شخص کے لیے ثواب بھیجا جائے جو مسلمان ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا تو ثواب اسے ضرور پہنچتا ہے لیکن جو مسلمان نہیں یا اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوا تو اس کے وہ اعمال جو بظاہر نیک نظر آئیں وہ بھی ضائع ہو گئے۔ آخرت میں اس کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور کسی کا ایصال ثواب کرنا اسے پہنچے گا۔ کافر کے لیے ایصال ثواب کرنا بے سود اور دانستہ ایسا کرنا سخت کفر اور جہالت ہے۔ بعض مسلمان کہنے والے بھی کافروں کی طرح اپنے مرنے والوں کو ایصال ثواب کرنے سے بے بہرہ کرتے بلکہ چڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کفر کی طرح کی یہ نحوست انہیں کن اسباب خبیثہ کی وجہ سے پہنچی ہے جو اپنے مرنے والوں تک ثواب کے پہنچنے سے حاسد ہو گئے ہیں؟ آخر اپنے ہی عزیز و اقارب سے اتنا تعلق ہو جانے کی کوئی وجہ تو ضرور ہوگی کہ انہیں ثواب سے محروم رکھنے کی کیوں سر توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ وہ حضرات بتائیں یا نہ بتائیں لیکن ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

باب ۴۳۔ جو جائے جبکہ اس پر قرض ہو اور مال چھوڑے تو قرض خواہ انتظار کریں اور وارثوں سے نہ لڑیں

۱۱۱۱۔ حدثنا محمد بن المثنى ان

شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ تَمْرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى وَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ . انْتَهَى كِتَابُ الْوَصَايَا.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ اُن کے والد جاں بحق ہو گئے اور ایک یہودی کا تیس وسق قرضہ چھوڑا۔ حضرت جابرؓ نے اس سے مہلت مانگی۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تو حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اس (یہودی) سے ان کی سفارش کر دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کی کہ اپنے قرضہ کے بدلے میں چند پھل (باغ میں) انہیں دے دو مگر اس نے انکار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ اسے (حضرت جابرؓ کی) مہلت دے دو تب بھی اس نے انکار کیا۔ اور پھر راوی حدیث بیان کی۔ کتاب الوصایا ختم ہوئی۔

أول كتاب الفرائض

میراث کا بیان

باب ۴۸۳ ما جاء في تعليم الفرائض

علم میراث سیکھنا

۱۱۱۱ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح قال أخبرنا ابن وهب قال حدثني عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع التنوخي عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية محكمة أو سنة قائمة أو فريضة عادلة۔

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عبدالرحمن بن زیاد، عبدالرحمن بن رافع تنوخی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم تین ہیں اس کے علاوہ باقی فاضل ہیں۔ (۱) محکم آیات کا علم (۲) قائم کرنے والی سنتوں کا علم (۳) میراث کے حصوں کا اندازے سے انصاف علم۔

باب ۴۸۴ في الكلالة

کلالہ کا بیان

۱۱۱۲ حدثنا أحمد بن حنبل قال حدثنا سفيان قال سمعت ابن المنكدر يحدث أن جابرا يقول مرضت فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني هو وأبو بكر ماشيين فوجداني قد أغمي علي فتوضأ وصب علي من وضوئه فأفقت فقلت يا رسول الله كيف أصنع في مالي ولي أخوات قال فنزلت آية المواريث يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة۔

ابن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میں بیہوش تھا تو آپ نے وضو فرمایا اور اپنا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے افاقہ آگیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اپنے مال کا کیا کروں جب کہ میری کئی بہنیں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی یعنی اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں کلالہ کے متعلق۔ (۴/۱۷۶)

باب ۴۸۵ من كان ليس لها ولد ولها أخوات

جس کا بیٹا نہ ہو اور بہنیں ہوں

۱۱۱۳ حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال ناكثير بن هشام قال وناهشام يعني الدستوائي عن أبي الزبير عن جابر قال اشتكيت وعندي سبع أخوات فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنفخ في وجهي فأفقت فقلت يا رسول الله ألا أوصي لأخواتي بالثلثين قال

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بیمار پڑ گیا اور میرے پاس سات بہنیں تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے چہرے پر دم فرمایا تو مجھے افاقہ آگیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بہنوں کے لیے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی؟

أَمِنِّي قُلْتُ فَقَالَ لَكُمْ مِنْ خَرَجَ وَ
لَيْسَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ وَحْيِ
هَذَا وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ فِيمَنْ لَا وَلَدَ خَاصَّةً
فَجَعَلَ لِمَنْ لَا وَلَدَ قَالَ وَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ
أَنْزَلَتْ فِي هَذِهِ الْآيَةُ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَلِيٍّ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ نَزَلَتْ
فِي الْكَلَالَةِ وَقَالَ فِي مُنْصُورٍ فِي حَدِيثِهِ أَيُّ شَيْءٍ أَغْلَظُ
إِلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ سَاءَ وَلَيْسَ لَكُمْ وَلَدٌ وَقَالَ
يَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ۔

باب ۱۵۔ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ
قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
الْأَوْدِيِّ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ
ابْنَةٌ وَابْنَةُ ابْنٍ وَأُخْتٌ فَقَالَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ
النِّصْفُ وَأَبَى أَنْ يُعْطِيَ ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا فَأَتَى
ابْنَ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِ فَقَالَ
لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا
بِمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے تھے تو میں خیال
کرتا تھا کہ آپ ہمیں سے کسی کو اس مرض سے وفات نہیں پاؤ گے تو
اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے کے متعلق جو حکم نازل کیا تھا اس کو واضح کر دیا اور
کلالہ کے متعلق آیت نازل فرمائی ہے۔ جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کہتے تھے کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میں نے عرض کیا تھا
تیرے کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے (یعنی اس کے متعلق نازل ہوئی ہے)

۱۱۱۳۔ ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص جو کریب ہے شعبان علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا اسی اثنا میں آیت
یستفتونک فی الکلالہ کی تلاوت کی گئی ہے کہ فرمایا کہ تمہارے
لیے آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی میں براء
نے ابواسحاق سے کہا کہ یہ جو فرمایا ہے کہ تمہارے لیے کافی ہے
مطلب کیا ہے فرمایا کہ لوگوں نے ایسا ہی کہا تھا۔

صلبی اولاد کی میراث کا حکم

۱۱۱۵۔ حزیم اودی سے روایت ہے کہ قبیلہ سدوس کا ایک آدمی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جیسے ابوداؤد اور
بعض دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ اس کے متعلق دریافت کیا
دونوں حضرات نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے
چھٹا حصہ ہے اس کے لیے بھی نصف ہے اور دونوں نے فرمایا کہ
باقی ماندہ میں کوئی حصہ نہیں۔ تم حضرت ابن مسعود کی خدمت
میں جاؤ وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے۔ وہ شخص ان کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے دونوں حضرات
کا ارشاد بیان کر دیا۔ فرمایا کہ میں بھی ایسا ہی کہوں گا تو بہک جاؤں
گا اور راستے پر چلنے والا نہیں رہوں گا۔ میں اس کے متعلق

لِلْبَنَاتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ مُكَمِّلُ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

۲۸۱۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَّانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرِثَ ابْنَةً وَأُخْتًا فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَكَانَ بِالْيَمَنِ يَوْمَئِذٍ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي بِهِ

۲۸۱۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَتَا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَحْيَاءِ فَجَعَلَتِ ابْنَتَاهَا تَسْتَكِي لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفْتَى عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تُرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ شَرِيكٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ وَإِنَّمَا كَانَ لِابْنَةِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَامِنِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

۲۸۱۳ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم حدیبیہ نامی جگہ کے حرم میں انصار کی ایک عورت کے پاس پہنچے تو اپنی دو بیٹیوں کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں حضرت ثابت بن قیس کی صاحبزادیاں ہیں جو آپ کے ہمراہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے چچا جان نے ان دونوں کے بھتے کا کل مال و میراث لے لیا اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا یا رسول اللہ! آپ کا ارشاد کیا ہے؟ خدا کی قسم ان کا کبھی نکاح نہیں ہو سکے گا مگر جب کہ ان کے پاس مال ہو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ سورۂ نساء کی آیت نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (۴:۱۱) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت اور اس کے صاحب (دیور) کو بلاؤ۔ پس فرمایا کہ چچا سے فرمایا کہ ان دونوں کو دو تہائی حصہ اور آٹھواں حصہ ان کی ماں کو دے دو جو بچے وہ تمہارا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ بشر سے اس میں غلطی ہو گئی۔ وہ دونوں لڑکیاں حضرت سعد بن ربیع کی تھیں اور حضرت ثابت بن قیس تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

ابن سرح، ابن وہب، داؤد بن قیس، عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ محترمہ نے

جابر بن عبداللہ کہا اللہ کی ایک عورت سعد بن الربیع کی بیوی ہے آگے باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوداؤد نے بیان کیا کہ

باب ۱۲۵ فرائض کا بیان

۱۱۳۱۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شہاب عن عنبسۃ بن مسعود عن ابن عباس عن ہزیل قال سئل ابو موسیٰ عن ابنۃ وابنۃ ابن وابن ابن فقال للابنۃ النصف وللابنۃ السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللابن فسئل ثم اتینا ابن مسعود فسئل ثم اتینا ابن مسعود فسئل ثم اتینا ابن مسعود فسئل فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف وللابنۃ ابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت۔

۱۱۳۲۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شہاب عن قبیصۃ بن ذؤیب عن ہزیل قال سئل ابو موسیٰ عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت فقال للابنۃ النصف وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود وانا عندہ فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف ولابنۃ ابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت۔

۱۱۳۳۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شہاب عن ہزیل قال جاء رجل الی ابی موسیٰ فسئلہ عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت فقال للابنۃ النصف وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود فاخبر بقول ابی موسیٰ فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف ولابنۃ ابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت۔

۱۱۳۴۔ حدثنا محمد بن عبید الطنافسی ابن ابی زائدۃ قال اخبرنی ابی قال اخبرنی عبید اللہ التیمی عن ابراہیم بن یزید عن الاسود عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل للاخت النصف اذا لم یکن ولد ولا ولد ابن

ہزیل سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ سے ایک عورت سعد بن الربیع کی بیوی ہے آگے باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوداؤد نے بیان کیا کہ

فادی اور ثانی کی میراث

قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ کوفہ کے ایک شخص حضرت ابوبکر سے ان کی خلافت کے زمانہ میں حاضر ہوا اور ان سے اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور میرے علم میں نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے کچھ مقرر فرمایا ہو، ہاں تم جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے دریافت کروں۔ پس انہوں نے لوگوں سے پوچھا حضرت مغیرہ نے کہا میں موجود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے لئے چھٹا حصہ دیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ کیا آپ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے؟ پس حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو گئے اور وہی کہا جو حضرت مغیرہ نے کہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر نے ان کے لئے بھی اسی کا فیصلہ فرمایا۔ پھر دوسرا دادا حضرت عمر کے عہد میں اپنی میراث کا کوئی فیصلہ کرانے کے لئے آیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ فیصلہ دیا ہے تمہارے سوا دوسرا ایک شخص جو تمہارے ساتھ کا ہے اس نے بھی اس کے متعلق یہی فیصلہ دیا ہے تو اگر تم چاہو تو ہم تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ عمر نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کی رائے درست ہے پس عمر نے ان کو شریک کر دیا۔

عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے جب کہ لڑکا نہ ہو۔ ابوداؤد

باب ۲۸۴ سلمان فی میراث الجد۔

۱۱۳۲ حدثنا مسعدۃ بن سعد العطار حدثنا حماد عن قتادۃ عن الحسن عن عمران بن حصین ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ادبر دعاہ فقال ان السدس الآخر طعمۃ فقال قتادۃ فعلمنا ان سماہ درئہ قال قتادۃ وقال شعبۃ ورث الجد السدس۔

۱۱۳۳ حدثنا محمد بن کثیر عن سفیان عن ابی لیلی عن الحسن ان عمر قال لزید ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجد قال یکون ابن ابن آدم ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السدس فقال عمر من یشہد معک فقام معہ محمد بن مسلمۃ فشہد بمثل ذلک فامضاہ عمر۔

باب ۲۸۵ فی میراث الصنبی۔

۱۱۳۴ حدثنا احمد بن صالح وسلمۃ ابن شبیب وہذا لفظ حدیث سلمۃ قالا نا عبد الرزاق انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باہلہا فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر۔

باب ۲۸۶ فی میراث ذوی الارحام۔

۱۱۳۵ حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبۃ عن بدیل عن عقیل ابن ابی طلحۃ عن عامر ابن سعد عن ابی لبید عن المقدام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا

دادا کی میراث کا حکم

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے پس اس کی میراث میں سے کتنا حصہ ہے؟ فرمایا تمہارا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ لوٹ گیا تو اسے بلا کر فرمایا کہ تمہارے لیے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ تو زائد ہے۔ قتادہ نے فرمایا کہ کسی کو معلوم نہیں اسے اتنی میراث کیوں ملی۔ شعبہ نے فرمایا کہ حسن نے کہا دادا کی میراث چھٹا حصہ ہے۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دادا کو کتنا ترکہ دلایا؟ حضرت مسلمہ بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کس شہادت کے ساتھ؟ فرمایا محمد بن مسلمہ کے ساتھ۔ پس جب تک کسی کو معلوم نہیں تو زائد کس بنا پر دیا جائے گا۔

عصبات کی میراث کا بیان

ابوطاہر کے والد سے نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور حرکہ اشکال کتاب کے ساتھ ملحق ہوا ... (ذوی الفروض) میں تقسیم کیا جائے اور جو کچھ بچے اسے اولیٰ (عصبات میں) میں تقسیم کیا جائے۔

ذوی الارحام کی میراث کا بیان

ابوطاہر کے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اولاد اور عورت چھوڑ کر فوت ہو تو میرا ذمہ ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے

وَأَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّكُمْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ

پھر جو مسلمان مرجائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کے لیے چاہے وہ کوئی ہوں اس کا مال ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانُوا

ابوعلقمہ ہاشمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر مسلمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں لہٰذا جو مسلمان قرض یا بال بچے چھوڑ کے مرے تو وہ میرے ذمہ ہے اور میں ہی اس کا ولی ہوں اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس کا ولی ہوں جو بھی ہو۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ فَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانِيَهُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ وَالْمَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانِيَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ الْمُقْدَامِ وَحَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر مسلمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں لہٰذا جو مسلمان قرض یا بال بچے چھوڑ کے مرے تو وہ میرے ذمہ ہے اور میں ہی اس کا ولی ہوں اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس کا ولی ہوں جو بھی ہو جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کے مال کا وارث ہوں گا اور اس کے قیدیوں کو چھڑاؤں گا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کے مال کا وارث ہوں گا اور اس کے قیدیوں کو چھڑاؤں گا۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مقدام کی اور عمرو بن علی کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو ثوری نے حماد بن کثیر سے اور انہوں نے ابن کعب سے اور انہوں نے مقدام سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے شریح بن عبید سے اور انہوں نے مقدام سے سنا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر صاحب ایمان کے اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہیں۔ مسئلہ ولاء چونکہ ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے اس لیے امام اجل قاضی عیاض نے شفا شریف میں، پھر امام احمد قسطلانی نے مواہب لدنیہ شریف میں نقلاً و تذکیراً بیان کیا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض میں اور علامہ محمد عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں شرح و تفسیر فرمائی ہے۔

مَنْ لَهُ يَرَ وَلَايَةَ الرَّسُولِ عَلَيْكُمْ فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ وَمِنْهَا نَفْسُهُ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكُمْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَبَدًا

جو رسول کی اس ولایت کو جو آپ کو تمام امور میں حاصل ہے اور آپ کو اپنی جان سے بھی زیادہ مالک ہونا نہ مانے وہ جنت میں کبھی نہ جائے گا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ

صالح بن ابی سالم جیشانی نے صحابہ کے ایک صاحب سے اور انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کا ترکہ لوں گا اور جس کا وارث ہو تو میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو تو میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کا ترکہ لوں گا۔

حَتَّى يَسْأَلُوا أَبَا بَكْرٍ أَلَكَ مِيرَاثٌ مِنَ الْأَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَسْأَلُهُمْ هَلْ عَلِمْتُمْ لَهُ مِيرَاثًا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْطَعُ لَهُمْ قَطِيعَةً.

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ.

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ عُثْمَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ ثَمَنَهَا وَمِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَمَّا الثَّمَنُ فَإِنَّا لَا نُورَثُ

سنو، یحییٰ شعبہ۔ ہمیں یہ حدیث سنائی، کہا ہمیں بیان کیا ابواسحاق، مجاہد بن وہب، عمرو بن میمون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر کے پاس آئیں اور اپنے والد کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدینہ میں اور فدک میں اور خیبر میں ان کا حصہ تھا۔ ابوبکر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم وارث نہیں بناتے ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اس مال سے کھا سکتے ہیں یعنی اللہ کے مال سے۔ ان کو کھانے سے زیادہ کا حق نہیں ہے۔ اللہ کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا جس پر وہ آپ کے عہد میں تھے اور میں ضرور اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ ابوبکر نے فاطمہ کو کچھ دینے سے انکار کر دیا۔ فاطمہ ابوبکر پر ناراض ہو گئیں اور ان سے ترک کلام کر دیا یہاں تک کہ وفات پا گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ جب فوت ہوئیں تو ان کے شوہر علی نے رات کو دفن کیا اور ابوبکر کو اطلاع نہ دی اور خود نماز جنازہ پڑھائی۔ فاطمہ کی زندگی میں علی کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی۔ فاطمہ کی وفات کے بعد لوگوں کے رویہ میں تغیر محسوس کیا تو ابوبکر سے صلح اور بیعت کی خواہش کی۔ چند ماہ بیعت نہیں کی۔ ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ تنہا آئیں، عمر ساتھ نہ آئیں۔ عمر نے کہا اللہ کی قسم تنہا نہ جائیں۔ ابوبکر نے کہا میرا وہ کیا بگاڑ لیں گے اللہ کی قسم میں ضرور جاؤں گا۔ ابوبکر ان کے پاس گئے۔ علی نے تشہد پڑھا اور کہا ہم آپ کی فضیلت اور اللہ کی عطا کردہ نعمت کو جانتے ہیں اور ہم آپ کی بھلائی پر حسد نہیں کرتے لیکن آپ نے ہم پر حکومت میں ہمارے قرابت کے حق کو نظر انداز کر دیا۔ ابوبکر کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ جب ابوبکر نے کلام کیا تو کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔ جو اختلاف میرے اور تمہارے درمیان ان اموال میں ہوا میں نے بھلائی میں کوتاہی نہیں کی۔ میں نے کوئی کام نہیں چھوڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ان اموال میں کرتے دیکھا ہو مگر میں نے وہ کام کیا۔

ہمیں حسن بن احمد نے بیان کیا، کہا ہمیں یحییٰ بن آدم نے بیان کیا، کہا ہمیں حسن بن عیاش نے عمرو بن ابی قیس سے، انہوں نے مطرف سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ عثمان کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اپنے شوہر کے ثمن اور میراث کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا ثمن کا تو ہم وارث نہیں بناتے

فلم يجدوا له وارثا ولا أدري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا الكبر من خزاعة قال فجاء خمسة عشر يقولون هذا الحديث انظروا انه يحمل من حائط

۱۱۱۲ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد نا عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس أن رجلا مات ولم يدع وارثا إلا غلاما له كان أعتقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل له أحد قالوا لا إلا غلاما له كان أعتقه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ميراثه له.

باب ۲۹ ميراث ابن الملاعنة

۱۱۱۳ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا محمد بن عيسى يعني الطباع نا عبد الواحد بن زياد نا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن عبد الرحمن بن حرملة عن عبد الرحمن بن حرملة النصري عن واثلة بن الأسقع عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة تحوز ثلاث مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذي لاعنت عليه.

۱۱۱۴ حدثنا محمد بن عبيد بن أبي سكينة المروزي ابن علية نا الوليد نا ابن جابر يقول حدثني سليم بن عامر قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ميراث ابن الملاعنة لأمه ولورثتها من بعدها.

۱۱۱۵ حدثنا موسى بن علي بن رباح نا الوليد أخبرني يحيى أبو محمد عن العلاء بن الحارث عن مكحول بن شعيب عن مسلم عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه.

باب ۳۰ من يرث المسلم الكافر

۱۱۱۶ حدثنا أبو توبة نا سفيان عن الزهري

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہمارے خزاعہ کے کسی فرد سید شخص کو پاؤ۔ یحییٰ نے کہا کہ ایک روایت میں ہے کہ قبیلہ کو اس حدیث بیان کرنے والے نے خزاعہ میں دیکھا کہ سب سے فرد سید شخص کہا ہے۔

عمرو نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کا کوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ایک غلام کے سوا کوئی نہیں جسے اس نے آزاد کیا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کی میراث اسی آزاد کردہ غلام کا حق بنا دیا۔

ملاعنہ کے بیٹے کی میراث

ابراہیم بن موسیٰ رازی، محمد بن عیسیٰ، عبدالواحد بن زیاد، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن حرملہ، حرملہ نصری نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت تین شخصوں کی میراث پاتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنے پائے ہوئے کی اور اپنے اس بیٹے کی جس پر اس نے لعان کیا ہو۔

محمد بن سلمان، ابوسلمہ بن خزیمہ بن عبدالرحمن بن عوف، ابن جابر نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاعنہ کے بیٹے کی میراث اس کی والدہ کے لیے مقرر فرمائی اور عورت کے وارثوں کو اس کے بعد دلائی۔

موسیٰ بن علی بن رباح، یحییٰ ابومحمد، علاء بن حارث، مکحول بن شعیب، مسلم کے والد یا عبداللہ کے واسطہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں وارث ہوتا مسلمان کسی کافر کا اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِكَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ لَا نَرِثُ كَافِرًا وَلَا يَرِثُنَا كَافِرٌ قَالَ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ مَا تَرَكَ أَبُو طَالِبٍ لِعَقِيلٍ وَطَالِبٍ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدًا أَوْ مُكَاتَبًا۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس حج کے موقع پر آپ کس مکان میں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر فرمایا کہ ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں یعنی محصب میں اور یہ اس طرح ہے کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسمیں کھائی تھیں کہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے اور نہ انہیں پناہ دیں گے۔ زہری نے فرمایا کہ الخیف وادی کو کہتے ہیں۔

* * *

ف۔ محصب یعنی بنو کنانہ میں قریش نے بنی ہاشم کے خلاف قسمیں کھائی تھیں کہ ان سے سوطل بائیکاٹ کریں گے اور ایک تحریری معاہدہ لکھ کر آویزاں کر دیا گیا۔ فتح مکہ کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ہمارا قیام انہی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کسی وقت قریش نے ہم سے سوشل بائیکاٹ کرنے اور ہمارا ناطقہ بند کرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ یہ فیصلہ اس لیے فرمایا تھا کہ کفر کی تمثیل میں اسلام کی سربلندی ہو۔ آج کافروں کو دکھایا جا رہا تھا کہ جس جگہ انہوں نے شمع ہدایت کو بجھانے کی قسمیں کھائی تھیں آج وہی شمع رسالت اسی جگہ پر پوری آب و تاب سے جلوہ افروز ہے کیونکہ ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَقُولُ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا یَرِثُ الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلٰکِنْ عَلٰی شَرْطٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ اَنَّ کُرْزًا اِخْتَصَمَ اِلٰی یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ یَهُودِیٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیُّ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاِسْلَامُ یَزِیْدُ وَلَا یُنْقَصُ فَوَرِّثُوا الْمُسْلِمَ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ نَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ یَعْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ مُعَاذًا اَتَی بِمِیْرَاثِ یَهُوْدِیٍّ وَمُسْلِمٍ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۳۲ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی مِیْرَاثٍ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا حَکَّامُ بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ نَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی الصَّهْبَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ قَسْمٍ قَسَمَہُ الْجَاهِلِیَّۃُ فَهُوَ عَلٰی قَسْمِ الْجَاهِلِیَّۃِ وَکُلُّ قَسْمٍ اَدْرَکَہُ الْاِسْلَامُ وَاَنْتَ عَلٰی قَسْمِ الْاِسْلَامِ

باب ۳۳ فِی الْوَلَاءِ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَۃً فَاَعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَکَرَتْ عَائِشَۃُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکِ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

وہ آپس میں ایک دوسرے کی وراثت نہیں پاتے۔

فریابی نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے اپنے میں یحییٰ بن یعمر کے پاس جھگڑا کیا، جن میں ایک یہودی اور دوسرا مسلمان تھا، اپنے دونوں میں مسلمان کو میراث دلائی اور فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابوالاسود نے کہ ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام اپنا بدلہ لیتا ہے گھٹتا نہیں ہے، پس مسلمان کو میراث دلائی جائے۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عثمان بن ابی یعلم، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود الدیلی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے یہودی کی میراث لے کر آئے جس کا وارث مسلمان تھا اور اسے معاذ نے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوا

حجاج بن ابو یعقوب، مروان بن معاویہ، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ تقسیم جو دورِ جاہلیت میں ہوئی تھی اسی طرح رہے گی اور ہر وہ تقسیم جو دورِ اسلام میں ہوگی تو اسلام کا طریقہ پر رائج ہوگا۔

ولاء کا بیان

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمہیں نہ روکے کیونکہ ولاء قرابت کا حق ہے جو آزاد کرے۔

۱۱۴۲۔ حدثنا هناد بن السري ثنا وكيع ح وثنا مسدد ثنا يحيى المعنى عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق وقال ابن السري ثنا وكيع الخ۔

۱۱۴۳۔ حدثنا محمد بن عبيد الله بن حرب ومسدد ابو معمر المعنى قالا ثنا عبد الوارث عن الحسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا من الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابي مات وترك مالا وعليه دين ولم يترك وفاء الا ما تحمل عبد من رقيقه فاعتق عنه فهل يجزئ عنه ان اعتق عنه قال لو كان على ابيك دين فقضيته عنه اكان يجزئ عنه قال نعم قال فاعتق عن ابيك ثم قال ابو داؤد رواه ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه ابن جريج عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه ابن جريج عن عمرو بن دينار عن عطاء

قَالَ هِشَامٌ عَنْ كَثِيرٍ الْكَلَاعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُمَا أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ.

اس شخص کے بارے میں سنت کیا ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ فرمایا وہ زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ قریب ہے۔

باب ۲۹۱۰ فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ.

دلاء کو بیچنے کا بیان

۲۹۱۱ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۲۹۱۲ فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ.

بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے

۲۹۱۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وَرِثَ.

حسین بن علی، عبدالرزاق، معمر بن اسحاق، یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ کی آواز سنی تو وہ وارث قرار پایا۔

باب ۲۹۱۳ نَسْخِ مِيرَاثِ الْمَوْلُودِ مِيرَاثَ الزَّحِيمِ.

معاہدے کی بنا پر وارثت کی میراث نے منسوخ کر دیا ہے

۲۹۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ التَّابِعُ يُحَالِفُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْأَنْفَالُ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ.

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: اور جن لوگوں سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو (۴/۳۳) کے متعلق فرمایا پہلے زمانہ میں ایک قسم کھاتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان نسب کا تعلق نہیں ہے۔ پس ان میں سے ایک دوسرے کی میراث پاتا۔ یہ حکم سورۃ الانفال کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا: اور رشتے والے آپس میں ایک دوسرے کے کتاب اللہ کے زیادہ حقدار ہیں (۸/۷۵)

۲۹۱۴ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَزِيدَ نَا طَلْحَةُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے جس سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو (۴/۳۳) کے بارے میں روایت کی ہے کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے تو

فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ مَالَ كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ لِي وَكَانَ
كَذَا وَكَذَا إِلَّا خُمُسَ الْخُمُسِ وَكَانَ يُنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ
مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ
فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ فَعَمِلْتُ بِمَا عَمِلَا
حَتَّى جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا
جَمِيعٌ جِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتَ ادْفَعْ
إِلَيَّ أَرْضَكَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ فَدَفَعْتُهَا
إِلَيْكَ عَلَى أَنَّ عَلَيْكَ عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ
لَتَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا
مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمْنِي فَقُلْتَ
ادْفَعْهَا إِلَيَّ بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكَ
أَفَتَلْتَمِسُ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ
الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا
أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتَ عَنْهَا فَادْفَعْهَا إِلَيَّ
فَأَنَا أَكْفِيكَهَا

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا
ابْنُ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ قَالَ لَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ
قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى عُمَرَ سُورَةَ الزُّمَرِ وَ
كَانَتْ تَسْتَعْصِي عَلَيَّ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا
كَانَتْ آيَاتُكُمْ فَقَالَ لَأَنْتَ وَآيَاتُكُمْ
كَانَتْ آيَاتُكُمْ لَمَا تَرَكْتَ فِي أَبِيكَ وَ
أَخِيكَ حَتَّى يَعْلَمَ حِينَ أَنَّ الْإِسْلَامَ مَنَعَكَ
أَنْ تَكُونَ لَا تَأْتِينَا فَلَمَّا أَسْلَمَ أَبُوكَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَاكَ لَوْ أَتَاهُ فَسَبَّ عَمَّهُ
عَمَّ النَّبِيِّ نَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَمَا سَلَّ سَلَّ عَلَى
الْإِسْلَامِ وَالتَّكْمِلَةِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ
يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ
لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ
عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ نَسَخَتْ
ثُمَّ قَالَ فِي أَيْمَانِكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ
وَالنَّصْرُ وَالرِّفَادَةُ وَالنَّصِيحَةُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ
وَيُوصِي لَهُ بِمَا شَاءَ

باب ۲۵ الْيَمِينِ

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

کہ ہم کے ہاں یہ مسئلہ کیا جاتا تھا۔ اس پر شعبی اور
کہا میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان
کا فیصلہ فرمایا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی ہر ایک کے لیے ہم نے
وارث مقرر کیے ہیں جو مال ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ جائیں
کہ اور جن سے تم نے قسمیں کھائی ہیں ان کا حصہ انہیں دو
کا حصہ ۳۳ ۴ منسوخ ہو گیا ہے مگر وصیت اس سے ثابت
وہ جس کے لیے چاہے اپنے مال کی وصیت کر جائے۔

اس حدیث کا بیان ہے کہ ہمارے شیخ نے فرمایا ہے میں
نے بصرہ جا کر ان کے پاس قرآن مجید پڑھا تھا۔ جب میں اس
سورت کے قریب پہنچا جس کا نام میں نے سنا ہوا تھا
ہو گئی۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا تو اس نے کہا
ہے کہ تم نے قسموں کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے
اسے چھوڑ دیا تھا۔ حضرت عمر کا ان کے ساتھ حضرت
عبدالرحمن کے بارے میں مذاکرہ ہوا ہے جب کہ انہوں نے
ہونے سے انکار کیا تھا۔ حضرت عمر نے قسم کھا کر کہا
پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل جنت میں سے ہیں۔ حضرت
کی ان کو بہتر جانتا ہے اور عبدالرحمن کی روایت میں یہ بھی
ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے تھے مگر مسلمانوں کی خدمت کا اندیشہ کر کے

کہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ
جو یا ہوئے اور ہجرت کی اور مکہ میں ایمان لائے تھے انہوں
ذکر کیا۔ اس روایت اصل کے بارے میں روایت کرتے ہوئے
کہ ہجرت کی تھی اور مہاجروں کی کہ پس اسے منسوخ
کرتے ہوئے فرمایا۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ایک حدیث کے
طرق ہیں۔ (۲۱۱۸)

قسم کھانے کا بیان

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشر اور ابن نمیر ابو اسامہ،
نکیا، سعد بن ابراہیم کے والد ماجد نے حضرت جبیر بن مطعم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً۔

(۶۸۱۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا فَقِيْلَ لِأَنَسٍ مَا الْيَمِيْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

بَابُ مَنْ لَا يَرِثُ مِنَ الْمَوَارِيْثِ وَمَنْ وَرِثَ ذَوِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ

(۶۸۱۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ الْعَاصِ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَرِثُ الْمَرْأَةَ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَلَا يَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُثْمَانُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَقَالَ فِيْهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْتَبَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ۔ أَحَدُ كُتَّابِ الرَّسُوْلِ۔

اسلام میں حلف نہیں ہے اور جو حلف زمانہ جاہلیت میں تھا اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ کیا۔

(۶۸۱۱) حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین و انصار کا عہد و میثاق کرایا۔ ان سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ اسلام میں کوئی عہد و میثاق نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان عہد و میثاق ہمارے گھر میں کرایا۔ چنانچہ میں اب تک اس کو قائم رکھتا ہوں۔

عورت اپنے خاوند کی دیت سے کچھ بھی نہ پائے گی

(۶۸۱۲) زہری نے سعید سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہا کرتے تھے کہ بیوی کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے خاوند کی دیت میں سے کوئی چیز لے سکے گی یہاں تک کہ ان سے ضحاک بن سفیان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دلایا جائے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر، زہری نے سعید سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اعراب پر عامل بنایا تھا۔

کتاب الوصایا ختم ہوئی۔

پارہ ـــــ ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

أول كتاب الخراج والفيء والإمارة

خراج غنیمت اور حکمرانی کا بیان

باب ۱ ما يلزم الإمام من حق الرعية

امام پر رعایا کے کیا حقوق ہیں

۱۱۵۴۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس راع عليهم وهو مسئول عنهم والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عنهم والمرأة راعية على بيت بعل زوجها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق سوال ہوگا حاکم لوگوں کے اوپر نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور ان کے متعلق پوچھی جائے گی غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس کے بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ف۔ ہر آدمی اس دنیا میں اپنے اپنے دائرہ میں حاکم ہے خاوند اپنے گھر کا حاکم ہے اور عورت اپنے گھر ہر آدمی کو بعض چیزوں پر اختیار حاصل ہوتا ہے۔ پس ہر ایک اپنے اپنے دائرہ اختیار میں ہے اور اسی کے متعلق اس سے پوچھ گچھ ہوگی سیاست کے متعلق حکمران سے مسئلے کے بارے میں گزرنے کے متعلق کشتی کے متعلق کشتی والے سے سوال پوچھا جائے گا وہاں ایک شخص کے سوال سے اس کے ارشاد کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کیوں فرمایا کیا آپ کو خدا نماز کیوں نہیں پڑھتا تھا اور فلاں سے کیوں یوں نہ کہا تھا یہ تم کیوں کرتے ہو تمہارا یہ کام کیوں ہے وغیرہ وغیرہ کیونکہ ہر شخص حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی جو کہ اس کے زیر اثر ہیں ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲ مبالغة في طلب الإمام

حکومت طلب کرنے کا حکم

۱۱۵۵۔ حدثنا محمد بن العلاء أنا ابن نمير ح ونا عثمان يعني ابن أبي شيبة نا جرير وسفيان عن الحسن عن

حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

اے عبدالرحمن بن سمرہ! حکومت کا کبھی سوال نہ کرنا کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر تمہیں حکومت دی گئی تو تمہیں تمہارے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

۲۹۲۶ حَدَّثَنَا حَبْبُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَكَمٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحَدُهُمَا سَأَلَ وَالْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ طَلَبَهُ

۲۹۲۶ حبیب بن موسیٰ خلال نے ہمیں حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل ابن ابی خالد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن حکم بجلی سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں دو آدمیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ ہمیں حکومت میں سے کچھ حصہ عطا فرمائیں۔ دوسرے نے بھی وہی بات کہی جو اس کے ساتھی نے کہی تھی۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! جو شخص اس کی طلب کرتا ہے ہم اسے نہیں دیتے۔

ف: اس حدیث سے ہدایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی لے گئے تاکہ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر لیں اور آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کر لیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کہی جو اس کے ساتھی نے کہی تھی۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! جو شخص اس کی طلب کرتا ہے ہم اسے نہیں دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حاضری کا مقصد یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہوئے اور آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہوئے آپ سے کچھ علم حاصل کریں۔ یہ معلوم نہیں تھا کہ کسی کام کی طرف سے یہ حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ چنانچہ آخری وقت تک آپ نے کسی کام کی درخواست نہیں کی۔

نائب اور حاکم مقرر کرنے

محمد بن عبداللہ قرشی عبدالرحمٰن بن ابوذباب حارث بن عبدالرحمٰن بن اقطان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کیا۔

وزیر بنانے کا بیان

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے راست گو وزیر عطا فرماتا ہے کہ جب حاکم بھولے تو وہ اسے یاد کرا دے اور جب یاد رکھے تو اس کی مدد کرے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو برے وزیر کا اس کا مددگار بنا دیتا ہے کہ جب وہ بھولے تو اسے یاد نہ کرائے اور جب یاد رکھے تو اس کی مدد نہ کرے۔

ف۔ حکمرانوں کی بہتری کے لئے اس حدیث میں بہترین دستور العمل موجود ہے۔ سربراہ مملکت اگر دیندار اور ایماندار، مدبر اور بیدار مغز قسم کے وزیر و مشیر رکھے گا تو کوئی دشمن ضیعہ ملکی حالات ان صلاحیتوں کی واضح شہادت دیں اور ملک کے طول و عرض میں سکون و اطمینان کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی ملک میں حالات اس کے برعکس نظر آئیں تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ سربراہ مملکت نااہل یا بدخواہ ہے یا بصورت دیگر اس نے ایسے لوگوں کو وزیر و مشیر بنا رکھا ہے جنہوں نے ملک و ملت کے مفاد کو نظر انداز کر کے اپنے ذاتی مفاد کو مطمح نظر بنا رکھا ہے اور دوسری بات ہے کہ ان کے بیانات بظاہر بڑے خوشنما اور ملک و ملت کی خیر خواہی سے لبریز نظر آئیں۔ ان کے ملک و قوم کی ہمدردی میں ڈوبے ہوئے بلند بانگ دعاوی پر قربان ہونے کو دل چاہے لیکن وہ صرف ایسے دعووں کی آواز سے زیادہ اپنے ضمیر میں اندر سے بالکل اسی طرح خالی ہوتا ہے جیسے ان لوگوں کے دل قومی ہمدردی کے جذبات سے سرشار ہوتے ہیں۔ مسلم ملک کو لاقانونیت، دہشت گردی اور بیرونی مسلمان سربراہ اس سے نہیں آتے بلکہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہوتی ہے۔ تاہم یہ سربراہ جتنے بھی ہوں وہ ایسے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں جو ان کے ذاتی مفادات کی حفاظت کریں۔ ایسی ملک و قوم کا مفاد تو اسے بڑی سے بڑی ملک جائیداد بھی تک دیتے ہیں۔ خدا وہ دن لائے جبکہ ہمارے سربراہ دین و ملت کے مفاد کو ہر قسم کے مفاد پر ترجیح دینے لگیں، آمین۔

باب ۵۰ فی الوراکۃ

وراثت کا بیان

۱۵۹۔ حدثنا عثمان بن محمد بن ابی شیبۃ حدثنا سلیمان بن حرب عن شعبۃ عن سلیمان بن سلیم عن یحیی بن یعمر عن حریث بن ظبیان عن صالح بن مخارق عن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لحوم الحمر الاھلیۃ ثم قال اوشک الرجل یقعد علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ فما وجدنا فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما حرم اللہ۔

عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، ابوالحسن سلیمان بن حرب، شعبہ سلیمان بن سلیم، یحیی بن یعمر، حریث بن ظبیان، صالح بن مخارق اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے گدھوں پر اظہار کراہت فرمایا ہے تاہم فرمایا کہ اگر اس حالت میں دنیا کو چھوڑا کہ دیا کہ میں نہ کتاب اللہ میں حرام۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لئے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی عہدہ حاصل کر لیتا ہے تو جتنا عہدہ بڑا ہوتا ہے ذمہ داری زیادہ اور جتنی ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے اتنی ہی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا مشکل۔ لہٰذا عہدہ قبول کر کے آدمی اپنے کو اس میں پھنسا لیتا ہے آدمی کو سوچنا چاہیے کہ جن ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا ان کو خواہ مخواہ اپنے سر لے کر اللہ کے ہاں سکتا کو تیز و خوبی نبھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۰۔ حدثنا مسلد ثنا بشر بن المفضل ثنا غالب القطان عن رجل عن انس بن حکیم الضبی قال کنا وقوفا علی منقل رحالنا فمر بنا راکب علی حمار فاستفل لنا فقلنا له فاستفل الحمار فقال ان صاحب المنقل لیقول لا یرکب حمار انثی الا حمار انثی۔

غالب قطان نے ایک آدمی سے روایت کی جس کے والد ماجد نے اس کے دادا حبیر سے فرمایا وہ ایک چشمے پر رہتے تھے جب انہیں اسلام کا علم ہوا تو پانی والے نے اپنی قوم سے اس شرط پر سواونٹوں کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اس نے اونٹ ان میں بانٹ دیئے۔ پھر ان سے واپس لینے چاہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ ان ابی یقرئک السلام وانہ جعل ما بیننا من الابل علی ان نسلفوا او نسلفکم ویدا لنا ان نعجلہا منہم فما حق ذلک یا عمر فان قال لک نعم ولا تقل لہ ان ابی شیخ کبیر وہو حریص المال وانہ یسألک ان تجعل لہ الی الصافۃ بعدہ فلعلہ فقال ان ابی یقرئک السلام فقال وعلیک وعلی ابیک السلام فقال ان ابی جعل ما بیننا من الابل علی ان نسلفوا او نسلفکم ویدا لنا ان نعجلہا منہم فما حق ذلک یا عمر فقال ان بدا لہ ان یسلفنا فعلنا وان بدا لہ ان یعجلہا فعلنا فان اسلفوا اعلمہم اسلامہم فان لم یسلفوا حولوا علی الاسلام فقال ان ابی شیخ کبیر وہو حریص المال وانہ یسألک ان تجعل لہ الی الصافۃ بعدہ فقال ان الصافۃ حق ولا بد للناس منہا فلعلہ ان لا یکون الصافۃ فی الناس۔

باب ۵۵ فی انفاذ الکتاب

۱۱۶۱ حدثنا قتیبۃ بن سعید ویحیی بن ایوب وابن حجر قالوا حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کاتب کان للمسلمین

باب ۵۶ فی السعایۃ علی الصدقۃ

۱۱۶۲ حدثنا احمد بن ابراہیم الدورقی نا یعقوب بن ابراہیم نا اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب السختیانی عن حمید بن ہلال عن انس بن مالک قال

اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا کہ میرے والد نے سلام عرض کیا ہے اور اس نے پوچھا تھا کہ ہم کو سو اونٹ اس شرط پر دیدے کہ وہ مسلمان ہو جائے وہ مسلمان ہو گئے اور اونٹ ان میں بانٹ دیئے گئے اب وہ واپس لینا چاہتے ہیں پس وہ زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ حضور بتلایئے کچھ فرمائش اس کے بعد عرض کرنا کہ میرے والد بڑے عمر رسیدہ ہیں آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے بعد صدقے عریف مقرر فرما دیا جائے وہ حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد نے سلام عرض کیا ہے فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو پھر کہا کہ میرے والد نے اپنی قوم کے لیے ایک شرط مقرر فرمائی تھی کہ مسلمان ہو جائے وہ اپنے ہو گئے اور اونٹ ان سے بانٹ دیئے گئے اب والد ان کے زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ فرمایا کہ اگر وہ دینا چاہیں تو میرے والد لے لیں یا ان لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں کہ ان کے اسلام ان کے لیے بہتر ہے اگر مسلمان ہونے پر قتل کیے جاتے ہوں تو کیا میرے والد محترم بدلے لوٹائے جائیں گے فرمایا کہ عریف ہی ذمہ دار ہیں انہوں نے پھر سوال کیا ہے کہ ان کے بعد صدقات میرے لیے مقرر فرما دیجیے فرمایا کہ صدقات حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کا چارہ نہیں ہے لیکن عریف صدقات میں خیانت نہ کریں۔

نشی رکھنے کا بیان

قتیبہ بن سعید، ابن ایوب بن قتیبہ، یزید بن کیسان، ابوحازم، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب تھے

زکوٰۃ وصول کرنے کا ثواب

محمد بن ابراہیم بوشنجی، عبدالرحیم بن سلیمان، محمد بن اسحٰق، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

لَيْثٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے یہاں تک کہ اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، یزید بن ابوحبیب، عبدالرحمٰن بن شماسہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زیادہ وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النُّفَيْلِيُّ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ۔

محمد بن عبداللہ نفیلی، ابن مغراء، ابن اسحٰق سے فرماتے ہیں کہ صاحب مکس وہ ہے جو لوگوں سے دس میں سے وصول کرتا ہے۔

باب ۵۔ فِي الرَّجُلِ يَسْتَخْلِفُ

خلیفہ کسی کو جانشین مقرر کرنا

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا میں کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں نے خلیفہ نامزد کر دیا تو حضرت ابوبکر نے اپنا خلیفہ نامزد کیا تھا حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم انہوں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا ذکر کیا تو میں جان گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو اہمیت نہیں دیں گے لہٰذا انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا۔ ف

ف۔ خلافت راشدہ کے بارے میں اس وقت تک دو اصول سامنے آئے تھے۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو صاف لفظوں میں اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا دوسرا اصول یہ سامنے آیا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر کو اپنا جانشین مقرر فرما دیا تھا کیونکہ باقی ماندہ امت محمدیہ میں سب سے افضل تھے حضرت عمر نے خلیفہ یا جانشین کے بارے دونوں اصولوں کو ملا کر عمل کرایا کہ کسی ایک کو نامزد نہیں کیا بلکہ امت محمدیہ میں سے چھ افضل ترین حضرات کو نامزد کر دیا کہ یہ حضرات اپنے میں سے جس کو چاہیں چن لیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لیں چنانچہ ان چھ حضرات کے نام یہ ہیں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چنانچہ ان بزرگوں کا باہمی گفتگو

شدید اور مشہور کا تجویز یہ تھا کہ بالاتفاق حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو خلیفہ مقرر کر لیا گیا یعنی اللہ تعالیٰ اعلم اجمعین۔

باب ۵۰ ماجاء فی البیعۃ

بیعت کا حکم

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کیا کرتے تھے سننے اور حکم ماننے پر اور آپ ہمیں تلقین فرماتے کہ جہاں تک کر سکو ہمت و طاقت ہو۔

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت سے مشرف ہوں۔ ایسے حضرات کی باتیں غور سے سننا اور حسب استطاعت ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے۔ ایسے حضرات کا وجود اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے وابستہ رہنا سعادت مندی اور نجات اخروی کی ضمانت ہے کیونکہ اللہ والے خود صراط مستقیم پر چلتے اور دوسروں کو اسی راہ ہدایت پر چلانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا وَهْبٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ تَعَالَى أُبَايِعْكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عورتوں کو بیعت کرنے کے متعلق جو یہ حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اس عورت کو جو ہجرت کر کے آپ کے پاس آتی تھی آزمائش کرتے تھے اور جب وہ اس کو پورا کر دیتی تو فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی عورت کتنی ہی بڑی بزرگ کیوں نہ ہو وہ بھی اجنبی اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور چھونے سے اجتناب کرے۔ جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑا بزرگ بعد اس ساری کائنات میں کون ہے؟ جب وہ بھی اجنبی عورتوں کو ہاتھ نہیں لگایا کرتے تھے تو دوسرا کون جوان ہو سکتا ہے۔ مرد کی مردی کا اندازہ کرنے والے بعض حضرات اپنی مریدنیوں کو دیکھتے ان سے ہاتھ ملواتے اور خود ان کے سر کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ ہرگز پیر اور رہنما نہیں بلکہ گمراہ اور گمراہ گر ہیں جو جاہلوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ان کے دین و ایمان مال و دولت اور عزت آبرو کو لوٹتے رہتے ہیں۔ سمجھ دار آدمی ایسے پیروں کے سائے سے بھی بھاگیں اور بے خبر لوگوں کو ان کے شر سے بچانے کی مدبرانہ کوشش کریں کیونکہ ایسا کرنا ان کی خیر خواہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالخیر، ابوہبیرہ سعید سے روایت ہے کہ ان سے

سُوَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ

بابٌ فِي إِتَّخَاذِ الْعُمَّالِ

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا لَيْثٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ فَقَالَ عُمَرُ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ نَا الْمُعَافِي نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ

بعد الحمد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ استعیت کر لیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹا ہے اور ان کے سر پر دست کرم پھیر دیا۔

عمال کی تنخواہ کا بیان

زید بن اخزم ابو طالب، ابو عاصم، عبد الوارث بن سعید حسین معلم، عبد اللہ بن بریدہ سے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ہم عامل مقرر کریں اور اس کے معاوضہ اور روزی دیں تو جو اس کے علاوہ لے گا وہ چوری ہے۔

بشیر بن سعید سے روایت ہے کہ ابن ساعدی نے فرمایا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کا عامل مقرر فرمایا جب میں فارغ ہوا تو مجھے اجرت دینے کا حکم فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ میں نے تو یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے۔ فرمایا کہ جو دیا جائے اسے لے لو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں عامل مقرر فرمایا تھا اور اجرت مرحمت فرمائی تھی۔

بجیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ہمارا عامل ہو تو وہ کام کاج کے لیے بیوی کر لے اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم رکھ لے اگر اس کے پاس مکان نہ ہو تو مکان حاصل کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا مجھے بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کے سوا لے گا تو وہ خائن ہے یا چور۔

باب ۲۵ فی حمل المال۔

عمال کے تحول کا بیان

۲۹۴۱۔ حدثنا ابن السرح وابن ابی خلف اللفظ قال نا سفیان عن الزہری عن حمید عن ابی حمید الساعدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ قال ابن السرح ابن الاتبیۃ علی الصدقۃ فجاء فقال ہذا لکم وہذا اہدی لی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال ما بال العامل نبعثہ فیجیء فیقول ہذا لکم وہذا اہدی لی افلا جلس فی بیت امہ او بیت ابیہ حتی ینظر ایہدی الیہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یغل احدکم منہا شیئا الا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ علی عنقہ ان کان بعیرا جاء بہ لہ رغاء او بقرۃ لہا خوار او شاۃ تیعر ثم رفع یدیہ حتی رأینا عفرتی ابطیہ ثم قال اللہم ہل بلغت اللہم ہل بلغت۔

حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو عامل مقرر فرمایا۔ ابن السرح نے کہا ہے کہ ابن الاتبیہ کو صدقہ کی وصولی پر۔ وہ واپس آکر کہنے لگا یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ عامل کا کیا حال ہے جس کو ہم نے بھیجا اور اس نے آکر کہا یہ کتاب کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا کہ اسے کون تحفہ دیتا ہے تم میں سے کوئی بھی اس طریقے سے مال لے گا وہ قیامت کے روز اسے کندھے پر اٹھائے حاضر ہوگا اگر وہ اونٹ ہوگا تو اونٹ کی آواز نکالتا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو گائے کی آواز نکالتی ہوگی پھر اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے بغل کی سفیدی دیکھی پھر کہا۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔

باب ۲۶ فی حمل مال الصدقۃ۔

مال زکوٰۃ سے چرانے کا بیان

۲۹۴۲۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن ابی حمید او عن رجل من الانصار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من بنی سلیم ثم قال لہ ابن اللتبیۃ ائتنا بصدقۃ ما عندک فجاء بہا فعد علیہ فقال ہذا لکم وہذا لی فقال لہ ہلا جلست فی بیت امک او بیت ابیک فتنظر ایہدی الیک ثم قال لنا ہلا صلیتم علیہ ثم قال ابن اللتبیۃ یا رسول اللہ استعملتنی علی اعمال من اعمالکم لکذا وکذا

أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَحَدَ بَنِي عَتِيكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُسَرُّ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

ہے یہ کلمہ ہے جس کو اہل عرب کہا کرتے تھے میں نے کہا کہ ایک حدیث سنی ہے جو آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کام کا والی بنائے اور وہ ان کی حاجت مندی، اپنے کسی اور فقر میں ان سے کنارا کشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت مندی، اپنے کسی اور فقر میں اس سے کنارا کشی فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے لوگوں کی حاجت برآری پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوا وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا إِنَّ الْأَحْبَارَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا۔

سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور جس چیز سے انکار کر دیتا ہوں بے وجہ نہیں بلکہ میں تو خزانوں کا روکنا ہوں جہاں کے لئے حکم فرما دیا جاتا ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت کا بیان ہے کہ آپ فرمان الٰہی کے خازن ہونے کی حیثیت سے تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ پروردگار عالم کے قبضے میں تو دنیا و آخرت کی ہر خیر و برکت اور ہر کائنات کی ہر چیز ہے اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہر نعمت الٰہی کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں اسی لئے پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۲۱ : ۱۰۷) اے محبوب! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ معلوم ہوا کہ اہل جہاں کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے وَاللّٰهُ يُعْطِينِي أَنَا قَاسِمٌ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے۔ وَاللّٰهُ يُعْطِي أَنَا قَاسِمٌ۔ اسی حقیقت کو ایک مسلمان نے یوں بیان فرمایا ہے ۔ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا النَّبِيَّ فَقَالَ سَأُنَا

محمد بن حزم بن عطاء نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز نبی کا ذکر کیا تھے فرمایا۔ نبی کے مال کا آپ کی نسبت زیادہ حقدار نہیں ہوں اور نہ کوئی ایک بھی کسی دوسرے سے زیادہ حقدار

يا عمر هذا الفيء لم يكن لأحد شيء ثم تلا ﴿ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى﴾ إلى قوله ﴿والله على كل شيء قدير﴾ فكانت هذه عامة فلم تحز هذه الآية الأموال دون الناس ولكنها جرت على الناس فيما بقي.

باب ۳۱۱ في قسم الفيء

۱۷۷۔ حدثنا محمد بن عثمان بن كرامة أخبرنا أبو نعيم عن سفيان عن عمرو بن دينار عن أبي صالح مولى أم هانئ عن علي قال: جاء العباس وزيد بن حارثة إلى علي يسألانه وهما يختصمان في الذي أفاء الله على رسوله فقال العباس: يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا الكذاب الآثم الغادر الخائن فقال علي: أنشدكما بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض أتعلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا نورث ما تركنا صدقة؟ قالا: نعم.

۱۷۸۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى عن ابن أبي ذئب عن القاسم بن عباس عن عبد الله بن دينار عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أفاء قسمها في العام الذي يليه بسهم وبسهمين.

۱۷۹۔ حدثنا سويد بن نصر أخبرنا عبد الله بن المبارك ح وحدثنا ابن المثنى قال حدثنا أبو النضر وهذا لفظه عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أتاه الفيء قسمه في يومه فأعطى الأهل حظين وأعطى العزب حظا فدعانا ابن المثنى فدخلنا وقد أدخل قبلنا حسانا فدخلت فأعطاني حظين وقال لي أهل تزوجت؟ قلت: نعم. قال: حسان بن ماذا؟ فأعطى حظا واحدا.

سے اسلام کے کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہم اپنے اپنی حق پر جیسا کہ اس کے رسول نے تقسیم فرمائی اگر ترجیح استحقاق کی جائے تو قدیم الاسلام کتنا بہادر ہوتا وہ حیا مند ہوتا یا زیادہ محتاج ہوتا۔

فی تقسیم کرنے کا بیان

تو بہ اس سے خبر دی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا حاجت ہے؟ کہا کہ آمد کردہ غلاموں کا حصہ ہے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب ایسا مال آتا تو آمد کردہ غلاموں سے ابتدا فرماتے تھے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عبداللہ بن دینار، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تھے آپ انہیں آمد کردہ غلاموں اور لشکر میں تقسیم فرماتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ غلام جو رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئندہ سال آئے تو آپ اس سے دو حصے تقسیم فرماتے تھے۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن مبارک، ابن المصطفیٰ، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر، جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب غنیمت کا مال آتا تو آپ اسی روز تقسیم فرماتے۔ پھر گھر والے کو دو حصے اور مجرد کو ایک حصہ عطا فرماتا۔ ابن المصطفیٰ نے یہ بھی کہا کہ میں بلایا گیا اور میں حضرت عطا سے پہلے بلایا گیا۔ جب میں بلایا گیا تو مجھے دو حصے عطا فرمائے کیونکہ میری بیوی تھی۔ پھر حضرت حسان بن ماذا کو بلایا گیا تو انہیں ایک حصہ عطا فرمایا گیا۔

++++

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بنی نضیر، فدک اور خیبر والوں کے اموال آتے تھے جن سے آپ ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ عنایت فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اسے بیت المال میں منتقل فرما دیتے تھے۔ جو عمدہ اموال اور نفیس مال باقی رہتے یہاں پر وہ نظریات سامنے آئے جو بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو زیادتی مال چھوڑا ہے اسے آپ کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ دوسرا نظریہ یہ کہ زیادتی مال دولت نبی کی میراث نہیں ہوتی اور نبی جو دولت چھوڑے وہ دوسرے لوگوں کی طرح اس کے وارثوں میں تقسیم نہیں کی جاتی بلکہ نبی کا جانشین اس کی نگرانی کرے اور نبی کی زندگی میں جس طرح اس کی آمدنی خرچ کی جاتی تھی اسی طرح جانشین خرچ کرتا ہے۔ سب سے ظاہر رحمتی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلا نظریہ ظاہر فرمایا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا نظریہ ظاہر فرمایا اس کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب سابق تمام صحابہ کرام نے تائید کی یہ اجتہادی مسئلہ ہے جو اس وقت سے لے کر آج تک اجتہادی ہی قرار دیا گیا ہے۔ کسی نے بھی حضرت ابوبکر صدیق پر اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے ان اموال کو اپنی ملکیت قرار دیا اور نہ ان سے کوئی حصہ لیا ہے۔ بلکہ ان کی آمدنی پر بھی اسی طرح خرچ ہوتی رہی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں خرچ ہوا کرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صدیق اکبر کو معصوم کہنے کا مقصد امت مرحومہ کی امت معصومہ ثابت کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے ایک یہودی سازش ہے جس کا ایک فرقہ پیروی طرح شکار ہوا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔

باب الابتداء فی النفقۃ بنفسہ ثم اہلہ

اولاد کی گزر اوقات کا بندوبست کرنا

۱۱۸۰۔ حدثنا محمد بن کثیر انبأنا سفیان عن جعفر عن أبیہ عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أنا أولی بالمؤمنین من أنفسہم من ترک مالا فلأہلہ ومن ترک دینا أو ضیاعا فإلی وعلی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں لہٰذا جو مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو قرض یا چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے تو ان کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

۱۱۸۱۔ حدثنا الحسن بن علی نا یعقوب عن جعفر بن ربیعۃ عن عبد الرحمن بن ہرمز عن أبی سلمۃ عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فإلینا۔

ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ترکہ میں مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو اہل و عیال چھوڑے تو وہ میری ذمہ داری ہے۔

۱۱۸۲۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن أبی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول أنا أولی بکل مؤمن من نفسہ فأیما رجل مات وترک دینا فإلی ومن

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میں ہر صاحب ایمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں پس جو آدمی فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو وہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

قولہ تعالیٰ فلولا نفر۔

باب ۵۴ ما جاء متی یفرض للرجل فی العطاء۔

۱۱۹۳۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یحیی ملخصا اللیث اخبرنی نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد ابن اربع عشرۃ فلم یرہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ۔

باب ۵۵ فی کراھیۃ الامر قاعن فی اخر الزمان۔

۱۱۹۴۔ حدثنا الحسن بن ابی الربیع نا سلیم بن مطیر شیخ من اھل وادی القری قال حدثنی ابی مطیر انہ حج معلما لی اذا کان بالشوکۃ اذا رجل فی ھیئۃ حاجۃ یطلب دواء او حضنا فقال لی ابی من قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا العام وکم یبقی الناس وما امرھم وبینا ھم فقال یا ایھا الناس حدثوا الخطاء ما کان حدثونا تھاجت قریش حتی لیس حول الملک وکان من دین احدکم اذا کان ادادہ ادادہ ابن الشاذکونی عن سلیم بن مسکین عن سلیم بن مطیر۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ھشام بن عمار نا سلیم بن مطیر عن اھل وادی القری عن ابیہ قال سمعت رجلا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ایھا الناس حدثوا الخطاء ما کان حدثونا تھاجت قریش حتی لیس حول الملک فقالوا اللھم نعم قال فما جعت قبائل العرب بینکم وجاء الخطاء ما کان حدثونا فذکروہ فقیل من حدثکم فقالوا حدثنا الاقاوی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جہاد میں کب حصہ لینا فرض ہے؟

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احد کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے جبکہ چودہ سال کے تھے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا پھر غزوہ خندق کے وقت پیش کئے گئے جبکہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔

آخری زمانے میں حکام کے عطیات نہ لیجیو

وادی القریٰ والوں کے شیخ سلیم بن مطیر سے روایت ہے کہ میرے والد ابو مطیر حج کے ارادہ سے نکلے جب شوکۃ کے مقام پر پہنچے تو ایک آدمی آپ سے کوئی دوا یا پوچھ کچھ کرنا چاہتا تھا اس نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بتایا ہے جس نے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ لوگوں کو حکم فرما رہے تھے اور بعض باتوں سے انہیں روک رہے تھے پھر کہا اے لوگو! جو باتیں تم سے بیان کی جائیں ان کو بیان کرو یہاں تک کہ قریش بادشاہت کی خاطر آپس میں لڑنے لگیں اور ان کے قتل کی وجہ سے بادشاہت کے گرد لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں۔ ابن الشاذکونی نے کہا کہ ابن ابی الربیع نے کہا کہ ابن ابی مسکین نے سلیم بن مطیر سے۔

سلیم بن مطیر کے والد کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ لوگوں کو حکم فرما رہے تھے اور بعض باتوں سے انہیں روک رہے تھے پھر کہا اے لوگو! جو باتیں تم سے بیان کی جائیں ان کو بیان کرو یہاں تک کہ قریش بادشاہت کی خاطر آپس میں لڑیں گے اور حکومت کے گرد لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے تو تم انہیں دلیل کہا کہ ابی کہہ صاحب کہتے تھے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت اقاوی رضی اللہ عنہ تھے۔

باب الخلیفۃ یکون من العمل

۱۱۸۶۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا ابو عوانۃ یعنی ابن سعید نا ابن شہاب عن عبداللہ بن کعب بن مالک الانصاری ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان اذا ارخی عطاء بین العطاءین عرض علی من یقدم علیہ من عمالہ ثم ان عمر قدم علیہ رجل فعرض علیہ فضلا من المال فقال لہ عمر ما حملک علی ان تاتینی بہذا المال لعلک حابیتک علیہ ولعلہ من اعراضکم ولعلہ من اعراض صاحبک فقال لہ الرجل ان کنت ظننت بی ذلک فما طبت بہ نفسا فقال لہ عمر فما حملک علی ذلک فقال یا امیر المؤمنین اتخذت اعمالک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ اعمالا فکنا نعمل لہ کما کان یعمل لنا فقال لہ عمر فاذا اعطیت العمالۃ فلا تاخذ ولا تعد لہ فانما کنا نعطیہ لان یکون لنا مما فوقہ فاذا اعطیناہ شیئا فخذ ولا تسالہ شیئا ولا ترده علینا اذا اعطیناکہ۔

۱۱۸۷۔ حدثنا محمد بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب الرملی نا اللیث بن سعد نا یحیی بن یونس بن حرملۃ فیما حکاہ ابن ابی مریم عن عبداللہ بن یزید المکی عن ابی الاسود ان عمر بن عبدالعزیز کتب ان من سال عن تمائم العین فلیس علیہ شیء وکتب عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک۔

۱۱۸۸۔ حدثنا احمد بن یونس نا زہیر نا سماک بن عطیۃ عن حنش عن ابن الحارث عن ابی بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ۔

عاملوں کا ریکارڈ رکھنا

ابن شہاب نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ ایران کی سرحد پر تھا۔ حضرت عمر ہر سال ایک فوج کو لڑنے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ مشورت کے بعد حضرت عمر نے انہیں بھول کے بھیج دیا۔ گرمی گئی تو اس فوج کو واپس لوٹا لائے۔ انہوں نے سختی کی اور انہیں دھکیلا۔ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب تھے۔ پس انہوں نے کہا۔ اے عمر! آپ ہماری جانب سے واقف ہو چکے ہیں۔ ہمارے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ ایک لشکر کے پیچھے دوسرا بھیجتے رہنا۔

ابن ابی مریم نے نافع بن یزید سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ جو بچے کی تمائم کا مال کہاں صرف کیا جائے تو اس کا حکم وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا جس کو مسلمانوں نے انصاف پر مبنی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا تھا۔ عملیات کی تعبیر میں وہ اس سے دیگر بیان والوں کی روایات کو بھی حجت قرار کرنے کے باعث اور اس میں سے مال غنیمت کا خمس نہیں لیا جاتا تھا۔

حضرت ابوبکرہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو دل پر جاری فرما دیا ہے عمر کی زبان کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔

باب ۱۸۱۵ فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاموال.

۱۱۸۹ حدثنا الحسن بن محمد بن صباح حدثنا ابن عیینۃ عن ابن عجلان عن الزہری قال حدثنی مالک بن اوس بن الحدثان قال ارسل الی عمر بن الخطاب فقال جاء مال من قومک یسألونہ ان یقسم لہم فقال عمر بن الخطاب لا ولکن ان شئتم قسمتہ لکم من اموالنا

فَلَمَّا كَلَّمَاهُ كَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُمَا حِينَ كَلَّمَاهُ وَاللَّهِ
لَحَقُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةً
لَمْ يُحَوَّلْ بِهَا أَحَدًا عَنِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ
وَمَا أَنَا وَاللَّهِ فِيهَا عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَمَا عَمِلَ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا وَإِنِّي لَوَالٍ عَلَى مَا وَلَّانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمِلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا
مِنْ عَمَلٍ وَلَا أَيْسَرَ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَبَّبَ لَهُ وَسَبَّبَ عَلَى
مَنْ بَعْدَهُ وَاللَّهِ عَلَى كُلِّ شَرْطِهِ فِيهَا لَئِنْ بَقِيتُ لَيَأْتِيَنَّ
نَعَمْ أَمَا حَدَّثَكُمْ سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ لَكُمْ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ
بِمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَلَا أَسْتَأْثِرُ عَلَيْكُمْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا نَعَمْ سَمِعْتُمُوهُ
أَوْ لَا فَنَشَدَ لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ أَهَاهُنَا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْكُمْ
أَحَدٌ فَقَالَ لَهُمَا أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ الَّذِي
جَاءَكُمَا بِهِ مِنَ الْحَقِّ فَبِذَلِكَ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ
وَبِهِ تَقُومُ السَّاعَةُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ
حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ فَإِنْ عَجَزَتْ عَنْهَا فَادْفَعَاهَا
إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا فَلَمَّا كَلَّمَهُ بِذَلِكَ قَالَ لَهُمَا
أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ الَّذِي جَاءَكُمَا بِهِ مِنَ الْحَقِّ
فَبِذَلِكَ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَبِهِ تَقُومُ السَّاعَةُ
لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
فَإِنْ عَجَزَتْ عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا
إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ
أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَلَمَّا
أَبَى عَلَيَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ
فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهَا
بِمَا عَمِلَ أَبُو بَكْرٍ وَجِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ
وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكَ
إِنْ شِئْتَ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكَ عَلَى أَنَّ عَلَيْكَ
عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَ فِيهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ لوگوں میں سے کسی دوسرے کو وہ
خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور جو (مال) اللہ نے اپنے رسول کو ان سے (یعنی کافروں سے) آپ پر لوٹا دیا
پس تم نے اس پر گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے اور نہ اونٹ۔ ہاں اللہ اپنے
رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرما دیتا ہے اور اللہ سب کچھ
کر سکتا ہے (۵۹/۶) یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو
بنی نضیر کا مال دلوانے کے لئے اتاری تھی۔ آپ پر کسی کو اس
کے ساتھ ترجیح نہیں دی تھی اور آپ نے کسی کو مرحمت
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے
اپنا اور اپنے اہل و عیال کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے اور
باقی مال کو بیت المال کی طرح تقسیم فرما دیتے۔ پھر آپ نے اس گروہ کی
جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس
کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا یہ بات آپ کے علم
میں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت عباس اور حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں
کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اللہ کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں
کیا آپ دونوں کو اس کا علم ہے؟ کہا ہاں فرمایا عمر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں پس آپ اس مال کو
لے کر آپ کے اور حضرت ابوبکر کے درمیان جیسے کہ آپ دونوں
کا خیال تھا کام کرتے رہے چنانچہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہمارا کوئی
وارث نہیں ہم جو چھوڑ دیں وہ صدقہ ہوتا ہے" اللہ جانتا ہے کہ
وہ سچے نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے۔ چنانچہ
حضرت ابوبکر اس کے حوالے سے جب حضرت ابوبکر نے
وفات پائی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا اور ابوبکر کا جانشین ہوں۔ حضرت عمر کا کچھ عرصہ
جو کچھ اللہ نے چاہا میں اس میں کام کرتا رہا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَأَخَذَ تُرَاثَهَا مِنْهُمَا فَجَاءَ بِهِ إِلَى عَلِيٍّ فَأَبَى أَنْ يَقْضِيَ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَلِكَ فَأَبَيَا أَنْ يَرُدَّا إِلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَإِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ يَكُونَ نَصِيبُهُمَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لِأَنَّهُمَا جَهِلَا عَنْ ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَوْ فَعَلَ عَلَيْهَا اسْمَ الْقَسْمِ أَحْفَظُ عَنْ مَا عُرِفَ عَلَيْهِ.

بیشک آپ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا اور آپ نے اس کا سوال کیا میں نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپ دونوں کے سپرد کر دوں ہاں اس شرط پر کہ اس میں اسی طرح تصرف کیا جائے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تو اس کو آپ دونوں نے مجھ سے لے لیا۔ مذکورہ شرط پر۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے ہیں کریں اس کے علاوہ کوئی دوسرا فیصلہ کریں گے اگر آپ عاجز آ گئے ہیں تو دونوں مجھے واپس دے دیجیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ دونوں حضرات کا مطالبہ یہ تھا کہ اسے ہم دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا جائے مگر وہ اس چیز سے بے خبر تھے جس کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور وہ دونوں حضرات بھی درست بات ہی کی تلاش میں تھے حضرت عمر نے فرمایا میں اس پر تقسیم کا نام بھی نہیں آنے دوں گا بلکہ اسے اس کی حالت پر ہی قائم رکھوں گا۔

۱۱۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ رَمْلِيٍّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرِّمَالِ فِرَاشٌ فَقَالَ لِي حِينَ جَلَسْتُ إِلَيْهِ إِنَّهُ قَدْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَاقْسِمْ فِيهِمْ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ اقْبَلْ أَيُّهَا الْمَرْءُ مَا عُرِضَ عَلَيْكَ فَإِنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ قَوْمَكَ لِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْلَاهُمْ خَيْرًا فَأَبْلِهِمْ خَيْرًا فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ فَا

فَمَا لِيَ حَقٌّ فِي الْكُرَاعِ وَهُنَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ نَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ
وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَكَانَ
خَيْبَرُ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلِهِمْ وَرِكَابِهِمْ
فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ خَاصَّةً يُنْفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ
نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ
فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا
بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ
ثُمَّ تُوُفِّيَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ

مَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

۲۹۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَطْلُبُ صَدَقَةَ أَبِيهَا بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس پیغام بھیجا ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور خیبر کے خمس سے باقی تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس مال سے آل محمد کھاتے ہیں اور خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں کروں گا اور اسی حال میں رکھوں گا جس حال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور میں اس میں عمل نہیں کروں گا مگر اسی طریقہ پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو کچھ دینے سے بالکل انکار کر دیا۔

۲۹۶۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ نَا أَبِي نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفِي الْحَدِيثِ فَجَرَتْ تِلْكَ الصَّدَقَةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَبَعْضِ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ وَبَعْضِ إِمَارَةِ يَزِيدَ وَبَعْضِ إِمَارَةِ مَرْوَانَ وَبَعْضِ إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَمَا هِيَ وَكَمَا كَانَ يَعْمَلُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَأَنَا مِنْهَا عَلَى مَا عَمِلُوا بِهَا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا حضرت عائشہ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس صدقہ کا مطالبہ کر دیا تھا جو آپ نے مدینہ منورہ اور فدک میں قائم کیا تھا اور خیبر کے خمس سے باقی تھا۔ حضرت ابوبکر نے انکار کیا تھا کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اسی مال سے کھاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے مال سے صدقہ اکل کے لئے دینے کے سوا ان کا اور کوئی حق نہیں ہے۔

كلهما أن عمر بن الخطاب قال للعباس وعلي

۱۱۹۶ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا مالك عن ابن شهاب عن مالك بن أوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب أن مما خص الله به رسوله صلى الله عليه وسلم في أموال بني النضير مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة ينفق على أهله نفقة سنة أو نفقة أهله سنة ثم يجعل ما بقي في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله عز وجل فعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حياته

۱۱۹۷ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن مالك بن أوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب أن مما خص الله به رسوله صلى الله عليه وسلم في أموال بني النضير مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة ينفق على أهله نفقة سنة أو نفقة أهله سنة ثم يجعل ما بقي في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله عز وجل فعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حياته

۱۱۹۸ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن مالك بن أوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب قال جئت حين متع النهار فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على رمال سرير في بيته

مؤلف نے زہری سے حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ حضرت عمر نے اس بات کو ذکر کیا اور فرمایا کہ میں کسی کام کو نہیں چھوڑوں گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے مگر اس طرح کروں گا جس طرح کہ آپ کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کام کرتا تھا اللہ ان کو اس کام کے لئے توفیق دیتا جو آپ کی ذات خاص سے متعلق تھا حضرت عمر نے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کام کرتا تھا اللہ ان کو اس کام کے لئے توفیق دیتا جو آپ کی ذات خاص سے متعلق تھا

زہری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جس نے اس پر گھٹیا اصل نہیں ہوتا اس کے لئے کہا کہ اس نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول کو جو کچھ دیا اس میں زہری نے اس کو کہا کہ اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا لیکن بعد میں کہا کہ یہ نہیں ہوا جبکہ حضرت عمر نے کہا کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کام کرتا تھا اللہ ان کو اس کام کے لئے توفیق دیتا جو آپ کی ذات خاص سے متعلق تھا

زہری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جس نے اس پر گھٹیا اصل نہیں ہوتا اس کے لئے کہا کہ اس نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول کو جو کچھ دیا اس میں زہری نے اس کو کہا کہ اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا لیکن بعد میں کہا کہ یہ نہیں ہوا جبکہ حضرت عمر نے کہا کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کام کرتا تھا اللہ ان کو اس کام کے لئے توفیق دیتا جو آپ کی ذات خاص سے متعلق تھا

اللهم صل الله عليه وسلم وما ذكرت من
كان يخبرنا ويحدثنا على موضع
بني حاجبه ويخبرنا انهم وان مالت
مالك ان يجعلها لنا فانى وكانت كذلك
في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم على
معض ابي بكر فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
بما عمل النبي صلى الله عليه وسلم فيها
حياته وعلى عهد ابي بكر فلما ان ولي عمر
عمل فيها بمثل ما عملا حتى لقد فلما
فلما مروان فاقطعها مروان فصارت لعبد بن
عبد العزيز قال لهم يحيى ان عبد العزيز
فكانت اذا استغلت النبي صلى الله عليه وسلم
كلمته ليس لي عن قال اليس قد علمت انا
نحدث انك بكفي كل مهم من امر
الله صلى الله عليه وسلم

۱۱۹۹ - حدثنا محمد بن ابي شيبة نا
محمد بن الفضيل عن الوليد بن جميع
عن ابي الطفيل قال جاءت فاطمة الى
ابي بكر تطلب ميراثها من النبي صلى الله عليه
وسلم فقال لها ابو بكر سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ان الله اذا اطعم
نبيا طعمة فهي للذي يقوم من بعده.

۱۲۰۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن
مالك عن ابي النضر عن ابي مرة مولى ام هانئ
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا
يقسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي
ومؤنة عاملي فهو صدقة.

۱۲۰۱ - حدثنا عمرو بن سواد نا ابن وهب
عن عمرو بن الحارث عن ابي النضر عن نافع

حضرت ابوبکر نے اس پر عمل کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور حضرت عمر نے اس پر عمل کیا جس طرح حضرت ابوبکر نے کیا تھا۔ پھر مروان نے اسے جاگیر بنا لیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں آل مروان عبدالعزیز نے فدک واپس کر دیا۔ اسے بیان کیا ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کی آمدنی میں کوئی چیز پیش آتی تو آپ حضرت فاطمہ کو بلا بھیجتے۔ ابوبکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو روزی عطا فرماتا ہے تو اس کے بعد اس کے جانشین کے لیے ہوتی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ورثاء ایک دینار تقسیم نہیں کریں گے کیونکہ جو کچھ میں نے چھوڑا اس میں سے بیویوں کا نفقہ اور میرے عامل کا معاوضہ نکالنے کے بعد صدقہ ہے۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اس شخص سے کہا کہ مجھے لکھ دیجیے

حَدَّثَنَا مَنْ دَخَلَ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ أَتَبْرُكُ
فَأَتَى بِهِمَكْتُوبًا مَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ
عَلَى عُمَرَ فَهَنَّدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ
لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَهُمَا الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ
تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا
لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ مَالِهِ حَتَّى أَهْلِهِ وَ
يَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ
يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ ذَلِكَ مِنْ حَيَاةِ أَبِي بَكْرٍ
أَنِّي أَقُولُ

وہ میرے پاس ایک تحریر لکھ کر لائے گویا حضرت عباس اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما حضرت عمر کے پاس آئے ان کے پاس حضرت طلحہ
حضرت زبیر حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن تھے ان دونوں
حضرات میں جھگڑا تھا حضرت عمر نے حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت
عبدالرحمن اور حضرت سعد سے کہا کیا آپ حضرات کے علم میں
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی
وارث نہیں ہوتا ہے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے مگر وہ مال کہ جس کے گھر والوں کے کھانے پینے پر
خرچ ہو کر جو کچھ بچ رہے اس کی وراثت نہیں ہوتی سب نے کہا کہ ہاں
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مال سے اپنے
گھر والوں پر خرچ کرتے اور جو بچ جاتا اسے صدقہ کر دیتے پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو دو سال
اس مال کے متولی حضرت ابوبکر رہے وہ اسے اسی طرح خرچ
کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے
تھے پھر مالک بن اوس کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ
يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
فَسَأَلَتْهُ مِيرَاثَهُنَّ وَالْعَبَّاسُ حِينَئِذٍ حَيٌّ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ
مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ؟

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا بیشک بی بی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی نے ارادہ کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حضرت
عثمان کو بھیجیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث
سے آٹھویں حصے کا ان کے لیے سوال کریں حضرت عائشہ
نے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں
فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے جو ہم چھوڑ جائیں صدقہ
ہے؟

ف جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بی بی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی بنا پر مال کلکٹر وغیرہ سے بھیجنے سے روک دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت
حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیونکر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ حضرت جو کچھ چھوڑتے تھے وہ صدقہ ہوتا تھا
وہ بی بی صاحبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنا میراث حصہ دینا قابل اعتراض تو نہیں ہے ہاں جس طرح کہ ان
سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مذکرہ تھا اسی طرح آپ کے بعد بھی مذکرہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو هِشَامٍ بْنُ خَبَرَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ سَمِعَنِي وَأَنَا أُحَدِّثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَرَكِبَ إِلَيَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْخُذُوهُ مِنِّي فَقُلْتُ هُوَ لِآلِ مُحَمَّدٍ يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَلْبَسُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ أَعْلَمُ مَنْ رَأَى الْأَمْرَ مِنْ بَكْرِيٍّ۔

ابن شہاب نے ان شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن خبرہ جانتے ہے کہا کیا آپ سے نہیں سنا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے سوائے اس کے کہ آل محمد کا خرچ ہو اور ان کے عاملوں کے لیے ہے جب میں وفات پا جاؤں تو اس کے پاس ہے جو چاہے کرے اور یہ اللہ کی قسم ہے۔

باب بیان مواضع قسم الخمس وسہم ذوی القربیٰ

خمس کو کہاں تقسیم کیا جاتا تھا اور قرابت داروں کے حصے

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ السَّائِبِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يُعْطِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا بَنِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي الْفَضْلِ الْخُمُسِ كَمَا أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِمْ قَالَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اور حضرت عثمان دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں اس خمس کے متعلق جو بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کیا گیا تھا میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ آپ نے بنی عبدالمطلب کے بھائیوں کو مال تقسیم فرمایا اور ہمیں کچھ بھی نہ دیا جبکہ ہماری اور ان کی آپ سے قرابت ایک جیسی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں حضرت جبیر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل میں اس خمس میں سے تقسیم نہیں کیا جیسے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم فرمایا ہے ابراہیم کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر بھی خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقسیم فرمایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو نہیں دیا کرتے تھے جنہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا فرمایا کرتے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر اس میں سے انہیں دیا کرتے تھے اور ان کے بعد حضرت عثمان بھی۔

۱۲۰۵۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبۃ عن یونس قال سمعت الزہری یحدث عن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذوی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب قال وکان ابو بکر یقسم الخمس نحو قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر انہ لم یکن یعطی قربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما کان یعطیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان عمر یعطی منہ وعثمان من کان بعدہ۔

جبیر بن مطعم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنی مطلب میں خمس سے کچھ بھی تقسیم نہ کیا جیسے بنی اشہد اور بنی مطلب میں تقسیم فرمایا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر بھی اسی طرح تقسیم کرتے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے تھے سوائے اس کے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو نہیں دیا کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیا کرتے تھے اور حضرت عمر بھی دیا کرتے تھے اور عثمان کے بعد مقرر تھے

۱۲۰۶۔ حدثنا سلمۃ بن شبیب نا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن محمد بن جبیر بن مطعم قال لما کان یوم خیبر وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذوی القربی فی بنی ہاشم وبنی المطلب وترک بنی نوفل وبنی عبد شمس کما ترکنا فانطلقت انا وعثمان ابنا عفان حتی اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذا اخوک لا ننکر فضلہم لموضعک الذی وضعک اللہ بہ فما بال اخواننا بنی المطلب اعطیتہم وترکتنا وقرابتنا واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو المطلب لا نفترق فی جاہلیۃ ولا اسلام وانما نحن وہم شیء واحد وشبک بین اصابعہ علیہ السلام

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ فتح خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب قرابت داروں کا حصہ مقرر فرمایا تو بنو ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو نظر انداز کر دیا۔ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہمارے بھائی ہیں ان کی عظمت و فضیلت کا ہمیں اقرار ہے لیکن ہمارے بھائی بنی مطلب کا کیا حال ہے کہ آپ نے انہیں حصہ عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ سب کی قرابت ایک ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی مطلب ایک ہیں ہم نے جاہلیت میں بھی جدائی نہیں کی اور اسلام میں بھی ہم ایک ہیں اور پھر اپنے ایک دست مبارک کی انگلیاں دوسرے کی انگلیوں میں ڈالیں۔

۱۲۰۷۔ حدثنا حسین بن علی الجعفی نا زائدۃ عن الحسن بن صالح عن السدی عن ابی الفرزدق قال سمعت علی بن الحسین یقول۔

حسین بن علی جعفی نے سدی سے ذی مخلق کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ میں نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

۱۲۰۸۔ حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن صالح نا عنبسۃ

ابن شہاب نے یزید بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ

أَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ جَعَلَ يَتَشَهَّدُ فِي خُطْبَتِهِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ لَكَ وَقَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْنَا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَا قَالَ لَكُمْ فَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ أَمْوَالِكُمْ فَرَضًا فَنَقْسِمُهُ فَنَرَى أَنْ نَجْعَلَهُ فِيهِ فَأَبَوْا أَنْ يَقْبَلُوا مِنَّا ذَلِكَ.

تجھ سے عمروی نے بیان کیا جبکہ حضرت ابن زبیر کی شہادت ہوئی تو اس کے حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص بھیجا وہ ان سے ذوی القربیٰ کا حصہ دریافت کرنے کے لیے کہ آپ کے نزدیک وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابتدار ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حصہ مرحمت فرمایا کرتے تھے اور حضرت عمر بھی اس پر ہمیں سمجھایا کرتے تھے ہم نے اپنے حق سے کم شمار کیا تو ہم نے تجویز کیا کہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَا أَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا سَأَلَنِي عَنْهُ فَقَالَ لَكُمْ فَكَرِهْتُ لَا أَبَا لَكَ فَقَالَ لَكُمْ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ قُلْتُ فَمَا يَسْتَطِيعُ فَجَعَلَ فِي بَيْتِ السَّائِلِ.

عبدالرحمٰن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خمس کے خمس کا حوالہ کیا میں اسے مقامات پر ہی خرچ کرتا رہا جہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرچ کیا کرتا تھا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے پاس سال آیا انہوں نے مجھے بلا کر فرمایا کہ اسے لے لیجئے میں نے کہا میرے لیے کار آمد نہیں فرمایا کہ اسے لے لیجئے کیونکہ اس کے دوسرے حقدار بھی ہیں لہٰذا میں اسے لے لیا اور اسے جس طرح پہلے خرچ کرتا تھا اسی طرح خرچ کرنے لگا۔

فقہاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ہی آیۃ کریمہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ کی وہ تفسیر لی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے اور اسی پر عمل کیا ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اور اسی کو ترجیح دی ہے اور اسی کو قوی قرار دیا ہے اور اسی کو مضبوط قرار دیا ہے اور اسی کو مستحکم قرار دیا ہے اور اسی کو ثابت قرار دیا ہے اور اسی کو راجح قرار دیا ہے اور اسی کو مقدم قرار دیا ہے اور اسی کو معتمد قرار دیا ہے اور اسی کو مختار قرار دیا ہے اور اسی کو مرجح قرار دیا ہے اور اسی کو مقبول قرار دیا ہے اور اسی کو مسلم قرار دیا ہے اور اسی کو مشہور قرار دیا ہے اور اسی کو معروف قرار دیا ہے اور اسی کو متداول قرار دیا ہے اور اسی کو رائج قرار دیا ہے اور اسی کو جاری قرار دیا ہے اور اسی کو نافذ قرار دیا ہے اور اسی کو لازم قرار دیا ہے اور اسی کو واجب قرار دیا ہے اور اسی کو فرض قرار دیا ہے اور اسی کو حتمی قرار دیا ہے اور اسی کو یقینی قرار دیا ہے اور اسی کو قطعی قرار دیا ہے اور اسی کو ضروری قرار دیا ہے اور اسی کو لازمی قرار دیا ہے اور اسی کو واجبی قرار دیا ہے اور اسی کو فرضی

النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إن رأيت أن تولني هذين من الخمس فذكر كلمة نحو كلمتي لم أكن أسألك شيئا بعدي أحق بعد فقال فعلت فقال فقسمتهما حيا ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي فقال أفلا أعطيك منها فإني قد علمت أنك جئت تسأل شيئا فما جعل لك جعل لك ثم أرسل إلي فقلت لا أسألك شيئا عام أول فقال اقبل المال فإن لم تسأل شيئا أتيك من هذا المال وأنت محتاج فقبلته بعد فلما توفي أبو بكر قال ما ولي أبو بكر ولا عمر أحق به مني وما أتاني من شيء قبلته إلا أن يأتيني بأحق منه ثم إن عمر استقطعني أرضا فقطعها لي فلما ولي عثمان أتيته فقلت له أنجز لي ما وعدني أبو بكر وعمر فقال ما عندي شيء فأتيته بعد أن أتاني به فقال لست أعرفك ما عرفك أبو بكر وعمر فقلت بلى فأعطني بما جئتك به فقال ما عندي شيء فقلت له فادفعه إلي فإن أبا بكر وعمر قد أخذا منه فقال لا أفعل فقلت له فإن لم تفعل فاردد إلي ما أعطيتك

أَتَرَكَ فَمَنْ لَقِيَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يُحَدِّثْهُ إِلَيْهِ فَأَتَى عَلِيًّا فَذَكَرَ لَهُ حَاجَتَهُ
ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ بِالْقِيَامِ
فَاللهِ لَأُقِيمَنَّ حَتَّى تَبْدُوَ لِي حَاجَتُكَ أَبَدًا وَكَانَ
يَحْدُوهُمَا بِعَلَّتِهِمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ هَذَا الْمَقَالِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَ
الْفَضْلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَتَّى وَقَفْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ فَقَامَ الْفَضْلُ أَمَامَ الْفَضْلِ
إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَلَمَّظُ وَنَحْنُ نَعْلَمُ مَا يَلْتَمِظُ فَكُنَّا
عِنْدَ الْبَابِ حَتَّى أَتَى أُمَّ الْفَضْلِ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ أَمَرُونَا أَنْ نَأْتِيَكَ فَنُؤَدِّيَ
إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي النَّاسُ إِلَيْهِمْ فَكَرِهْنَا أَنْ نَأْتِيَكَ
أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ مَحْمُودٌ لَا
قَالَ مَالِكٌ بِالْإِبِلِ فَقَالَ أَبُو نَافِعٍ عَنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَلَمْ يُصِبْهُمْ
لِكَيْ سَلَّفَ الْبَيِّنَ حَلَّ عَلَيْهِ مَا أَنَّهُ
لَا يَجِبُ إِلَيْهِ شَيْءٌ عَلَى رَأْيِهِ فَذَهَبَ عَلَيْهِ مِنْ
مَدَاوِ الْجِمَالِ بِهَا أَنْ لَا تَعْجَلَ وَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرْهُمْ
فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
فَقَالَ لَهُمَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ
النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ
أَوْ هَذَا أَوْ نَحْوُ هَذَا مِنَ الْحَارِثِ مَوْلَى لَكُمْ وَنَحْنُ مِنَ
الْمَقَالِبِ فَقَالَ لَا أَوْ نَحْوُ أَمْرِكُمْ عَلَى الْمَقَالِبِ
فَالْمَكَانِ وَنَحْنُ نَزَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخُو الْمَحْمِيَّةِ بْنِ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

جب آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازہ
پر پہنچے تو یہی حسد کیا پس حضرت علی نے آپ سے کہا کہ
اس وقت تک میں آپ سے نہ اٹھوں گا جب تک آپ کے
اس کام سے متعلق جو آپ کو درپیش ہے کوئی حکم نہ
فرما دیں۔ ابوالحسن بولے خدا کی قسم
میں اس وقت تک ہلوں گا جب تک آپ کے ساتھ

سَلْهُمَا مَا شَغَلَكَ عَلَى الْأَعْضَادِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَخْمِيَةَ أَنْكِحِ
الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاصْرِفْ عَنَّا مِنَ الْحَسَنِ
كَذَا وَكَذَا لِكَلِمَةٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پیارے اس کے
بچوں کو بلاؤ وہ بنی زہیر کے ایک فرد تھے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خمس کا عامل بنایا تھا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ سے فرمایا کہ
فضل کا نکاح کر دو۔ پس انہوں نے ان کا نکاح کر دیا پھر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ سے فرمایا کھڑے
ہو جاؤ اور خمس سے ہمیں اتنا اور اتنا دلوا دو۔ راوی کا
بیان ہے کہ عبدالعزیز بن عبداللہ نے مجھ سے اس کلمہ کی تشریح نہیں کی۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ
نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ
الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ
بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ
رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ
فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ مِنَ الصَّوَّاغِينَ
فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ
لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ
وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ أَهْلَكْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ
فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ
خَوَاصِرُهُمَا فَلَمْ أَمْلِكْ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا
هَيْكِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ
فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا
أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرْفِ النِّوَاءِ ۔ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ

۲۲۱۲۔ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن صالح نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی
ابن وہب نے انہوں نے کہا مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی انہوں نے کہا
مجھے علی بن حسین نے خبر دی کہ حسین بن علی نے انہیں خبر دی کہ
علی بن ابی طالب نے کہا میرے مال غنیمت سے میرے حصے میں
ایک عمدہ اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
خمس سے عطا فرمائی تھی جب
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت
فاطمہ کے ساتھ رات گزارنے کا ارادہ کیا تو میں نے بنی قینقاع
کے ایک سنار کو تیار کیا کہ وہ میرے ساتھ جائے اور ہم اذخر
لائیں جسے سناروں کے ہاتھ بیچ کر میں شادی کے انتظام
کرنے میں مدد حاصل کروں اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان اور رسیاں
اور میری اونٹنیاں
ایک انصاری کے گھر کے ایک گوشے میں بیٹھی تھیں جب میں سامان
جمع کر کے اپنی اونٹنیوں کے کجاوں کے پاس پہنچا
میں نے دیکھا کہ میری اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ لی گئی ہیں
پیٹ چیر دیے گئے ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں۔ یہ
منظر دیکھ کر میں اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے نہ روک سکا میں نے کہا کہ
کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت حمزہ بن
عبدالمطلب نے جو اس گھر میں انصار کے ساتھ شراب
پی رہے ہیں۔ ایک گانے والی نے گانا سنا کر ہی تو کیا
حمزہ اونٹنیوں پر چڑھ دوڑے۔ چنانچہ انہوں نے ان
کوہانیں کاٹ کے کلیجیاں نکال لیں اور ان کے کلیجے
نکال لیے حضرت علی کا بیان ہے کہ میں گیا یہاں تک کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور حضرت زید

فلما انتهت امرأة بكر صاحبها فلما كان
من الليل وما قال حين فاتته فلما كان من الليل
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن
بن سلمة قال فعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم الذي ليت فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال
ملك رسول الله لو سألت ما لهم عما عنه
هل كان فيه فاحشة فلما جاء
بها فجاء إلى بيت حفصة فجاء رسول
الله صلى الله عليه وسلم يرد أن يدخل فإذا هو
بالباب مغلق فلما جاء ما ينتظر
حتى جاء البيت الذي هي فيه فاستأذن
فأذن له فإذا هو بالباب مغلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم فلما
لم يفتح له فقام إلى
فلما طال عليه النظر فقال سر به
فلما طال النظر فقال به فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم على

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری بیٹی کو چپکے سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ابوبکر تمہارے خاوند ہوں گے۔ میں نے عثمان بن مظعون کی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج یہ بات کہی ہے میں دیکھ کر حضرت عمر نے میری بہن حفصہ پر ظلم کیا ہے ان کے گھر جا کر ان سے ملنے اور بیٹھ جانے کا وعدہ کیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک اتار کر رکھ دی تھی اور حضرت حفصہ بھی کچھ دیر پہلے آ گئی تھیں یہاں تک کہ میں گھر میں بیٹھ گئی میں نے حضرت عمر کے الفاظ سنے تو آپ کو باہر نکل گئی دل میں شرم آئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عمر کی شکایت کریں گے کہ حضرت عمر نے کیا کہا ہے۔ میں نے حضرت عمر کی بات کہی تو حضرت عمر نے کہا میں جا کر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہیں کی پھر میں نے کہا کہ آپ کے گھر جا کر دیکھا

مدینہ طیبہ کی گلیوں میں پکاری گئی اور شمع رسالت کے پروانوں نے تمام اقسام شرک کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دینے کا حکم یوں دیا گیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ۝

(۵: ۹۰، ۹۱)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں دشمنی اور بغض جگہ پا لے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آجانے والے ہو۔

ہم جو لوگ صحابہ کرام کے شراب پینے کے واقعات سے اپنی شراب نوشی پر استدلال کریں یا ان بزرگوں پر زبان طعن دراز کریں تو ایسا کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا اور شمع رسالت کے پروانوں سے عداوت رکھنے کی بیماری ہوگی جس سے ایسا اوقات ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ امت محمدیہ کے حسن اور قصر ملت کی بنیادیں ہیں ان کے احسان ہم سعی لیب اس کے باوجود بھی سبک دوش نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی ثنا میں ثابت قدم رکھے اور اپنے ان پیاروں کے قدموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے۔ آمین۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْكُو إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ وَلَكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكُنَّ تُكَبِّرْنَ اللَّهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدْنَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحْنَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْسِبْنَهُ خَمْسًا وَسَبْعِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَبَّاسٌ وَهُمَا أَسْنَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

فضل بن حسن ضبعی سے روایت ہے کہ زینب بن عبدالمطلب کی صاحبزادیوں حضرت ام کلثوم یا حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تھے میں، میری بہن اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اپنی حالت کی آپ سے شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ کسی قیدی کا ہمارے لیے بھی حکم فرما دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر بدر کے یتامیٰ تم سے سبقت لے گئے ہیں لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہنا تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور پھر کہنا۔ تمہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے عباس کا بیان ہے کہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔

ف۔ میرے والد مدت سے اپنے اونٹنی غلاموں سے خدمت لیا کرتے تھے اور اب ذکر کیا کرتے ہے، لیکن غریب اس وقت بھی اس سعادت سے محروم تھے اور آج بھی محروم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے غریبوں کو جو بغیر قیمت خانہ داری کے لئے ذکر کو عمل بتایا وہ امیروں کے لونڈی غلاموں اور ذکر کیا کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ ذکر کیا کرنے کے لئے جیب کو ضرورت کام پیسہ ہے لیکن غریبوں کو وہ چیز بتائی گئی جس میں دل کا چین اور اطمینان ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۱۲ — سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا اطمینان ہے۔

(۷۸۰:۱۳)

دوسرے لوگ کیا کریں کہ ان کا تمام صرف دنیا میں اور چند روزہ زندگی سے وابستہ ہے لیکن ذکر الٰہی کا فائدہ دنیا میں بھی ہوتا ہے اور ابدی دائمی زندگی میں بھی۔ دانش مند وہ ہے جو عارضی اور مستقل فائدوں کے فرق کو پہچان کر ان فائدوں کو حاصل کرنے میں اپنا وقت صرف کرے۔ ظاہر ہے کہ ابدی اور دائمی زندگی میں حاصل ہو سکتے ہیں اور چند روزہ زندگی کے راحت و آرام پر ابدی راحت و آرام کو قربان کرنا کس قدر غلط ہے۔ اگلی حدیث کے راوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تسبیح گنتی کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی تسبیح کے متعلق فرمایا۔ فیہ خیر کثیر منا ہے۔ اس ارشاد گرامی میں مذکور صحابی کا اسم گرامی ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۴۱ — حدثنا یحیی بن خلف ابو سلمۃ الخزاعی حدثنا عبد الاعلی عن سعید یعنی الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی العلاء قال قال لی عبد اللہ بن الشخیر الا احدثک حدیثا قال قلت بلی ان حدثنی حدثنی عن فاطمۃ قال فاطمۃ حدثتنی قالت شکت ما تلقی من اثر الرحی فی یدہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ ووجدت عائشۃ فاخبرتہا فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجیء فاطمۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذہبت لاقوم فقال مکانک فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا ادلکما علی خیر مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما او اویتما الی فراشکما فکبرا اربعا وثلاثین وسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین فہو خیر لکما من خادم قال شعبۃ فقلت لہ فی الثالثۃ قال فما ترکتہن منذ سمعتہن من ابی نضرۃ قیل ولا لیلۃ الہریر قال ولا لیلۃ الہریر سمعتہ من ابی عبد اللہ البارقی یذکر عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم۔

(۱۳۴۱) ابو العلاء کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک حدیث بیان کروں جو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں ضرور بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے تھے۔ ایک دفعہ کچھ لونڈی غلام آئے تھے۔ یہ آپ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات ہوئی تو ان سے اپنا حال بیان کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے ذکر کیا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئی تھیں۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں اٹھنے لگی تو آپ نے فرمایا۔ تم اپنی جگہ ٹھہرو۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتا دوں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے اس سے بہتر ہے جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یا اپنے بستروں پر آرام کرنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے حکم بن عتیبہ سے پوچھا کہ تیسری مرتبہ کیا کہنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں نے ابو نضرہ سے سنا ہے اس کو کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ لیلۃ الہریر میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ لیلۃ الہریر میں بھی نہیں۔ میں نے ابو عبد اللہ البارقی سے سنا ہے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان کرتے ہیں۔

يَوْمٍ فَاصْنَعِي فِيهِ مَا أَكَلْتِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَنَامِي فَلَا تَأْخُذِي مِنْ فَاحِمِهِ شَيْئًا وَلَا تَنْفُضِي عَنْكِ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَأَتَتْهُ بَعْدَ أَرْبَعٍ وَقَدْ أَخَذَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَضْجَعَهُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ لَكَ مِنْ خَادِمٍ خَيْرًا لَكَ مِنْ هَذِهِ فَقَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ

فرمایا اے فاطمہ جو کھانا تمہارے گھر میں ہو اسے کھا لینا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لینا یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر گئیں جب واپس آئیں تو کہنے لگیں میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذَا لَا تَوَضَّأَ قَالَ وَذَكَرَ بَعْضَ مَعْنَاهَا

زہری نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے اس واقعہ کی روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ انہیں (حضرت فاطمہ کے خادم) نہ دیا۔

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِفَاطِمَةَ أَمَا تَرَيْنَ مَا فِي أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْجَهْدِ وَلَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَلَوْ أَمَرْتِهِ يَخْدُمُنَا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ

محمد بن عیسیٰ (حسین بن عبدالرحمٰن عامر قرشی جزمین ابوجعفر ان کے بیٹے ہیں) کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کو سننے سے پہلے کہ ابوطالب کے بیٹے علی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے (یہ واقعہ اس طرح ہے کہ) علی نے فاطمہ سے کہا کہ تم دیکھتی ہو ابوطالب کے بیٹے (علی) کو کام کاج کی کتنی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے اگر تم ان سے کہو کہ وہ ہمارے لیے خادم کا انتظام کر دیں تو اچھا ہے۔ فاطمہ نے کہا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگی ہے اس سے بہتر ہے جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لینا یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے فاطمہ نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَبِيبُ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِفَاطِمَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا فِي قَطِيفَةٍ إِذَا غَطَّتْ رُءُوسَهُمَا بَدَتْ أَرْجُلُهُمَا وَإِذَا غَطَّتْ أَرْجُلَهُمَا بَدَتْ رُءُوسُهُمَا فَقَامَا فَقَالَ مَكَانَكُمَا فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنَهُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي سَبِّحَا اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكُمَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ كَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ

محمد بن عیسیٰ (حسین بن عبدالرحمٰن عامر قرشی جزمین ابوجعفر ان کے بیٹے ہیں) کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کو سننے سے پہلے کہ ابوطالب کے بیٹے علی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے (یہ واقعہ اس طرح ہے کہ) علی نے فاطمہ سے کہا کہ تم دیکھتی ہو ابوطالب کے بیٹے (علی) کو کام کاج کی کتنی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے اگر تم ان سے کہو کہ وہ ہمارے لیے خادم کا انتظام کر دیں تو اچھا ہے۔ فاطمہ نے کہا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگی ہے اس سے بہتر ہے جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لینا یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے فاطمہ نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُجَاعَةَ ابْنِ مُرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّهُ أَعْطَاهُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ بَنِي عُقْبَةَ مِنَ الْخُمُسِ

کے لیے جو بنی سلیم سے ہیں کہ میں نے انہیں سو اونٹ دیئے ہیں اس پہلے خمس سے جو بنی زبیل کے مشرکوں سے حاصل ہو ان کے بھائی کے بدلے میں۔

باب ۵۲ ماجاء فی سہم الصفی

حضور کے خاص حصے کا بیان

۲۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْهَمُ لِلصَّفِيِّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ.

معروف سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خاص حصہ ہوتا ہے جس کو صفی کہا جاتا ہے یعنی آپ کسی غلام، لونڈی یا گھوڑے کو چاہتے تو اپنے لیے چن لیتے خمس سے پہلے۔

۲۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا نَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يَأْخُذُ لَهُ قَبْلَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ.

ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے محمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور صفی کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ مسلمانوں کے ساتھ آپ کا حصہ بھی لگایا جاتا اگرچہ آپ شریک نہ ہوتے اور صفی آپ کے لیے ہر چیز سے پہلے خمس میں سے نکالا جاتا۔

تشریح: مال غنیمت میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص حصہ ہوتا جس کو صفی کہا جاتا تھا یعنی غنیمت کی جو چیز کو آپ چاہتے اپنے لئے منتخب فرما لیتے یہ درگاہ عالم کے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی تھی سائل علم حضرات کا اس بات میں اختلاف ہے کہ صفی کے طور پر آپ جس چیز کو اپنے لئے لیتے وہ خمس میں محسوب ہوتی تھی یا نہیں؟ بعض حضرات کے نزدیک وہ خمس یعنی آپ کے پانچویں حصہ میں محسوب ہوتی اور بعض کے نزدیک سے اختیار خمس کے علاوہ تھا۔ بہرحال روایات دونوں جانب موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ إِنْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ ضَرَبَ لَهُ فَأَصَابَ لَهُ سَهْمَهُ وَلَمْ يَخْمُسْ.

سعید بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد میں خود شریک ہوتے تو آپ کا حصہ صفی (چار حصے) کا ہوتا کہ جہاں سے چاہتے لے لیتے اور حضرت صفیہ اسی حصے میں سے تھیں اور جب بنفس نفیس شریک جہاد نہ ہوتے تو آپ کا حصہ نکالا جاتا اور انتخاب نہ فرماتے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت صفیہ صفی میں سے تھیں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَيَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا۔

عبدالعزیز دراوردی نے ہشام بن ابی حکیم سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا ہم خیبر آئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو فتح کرا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی کے جمال کا ذکر کیا گیا ان کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور یہ حالت عروسی میں تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے چن لیا حتیٰ کہ آپ انہیں لے کر مجھے یہاں تک کہ جب ہم سد الصہباء پہنچے تو وہ حلال ہو گئیں پس آپ نے ان کے ساتھ شب باشی فرمائی۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت صفیہ پہلے حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئی تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے میں آگئیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ نَا حَنَّانٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَلَمَّا صَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيِهِمْ دَعَا دِحْيَةَ فَقَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَذَهَبَ فَأَخَذَ صَفِيَّةَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِأَهْلِهِ وَلَحِقَ النَّاسُ بِبِلَادِهِمْ وَأَمَّا صَفِيَّةُ فَإِنَّهَا صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت دحیہ کے حصے میں ایک خوبصورت لونڈی آئی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات لشکر روانہ کیے تو دحیہ کو بلایا پھر انہیں حضرت ام سلیم کے سپرد کر دیا تاکہ ان کا بناؤ سنگار کریں۔ حماد نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ صفیہ بنت حیی ان کے گھر میں عدت گزاریں۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا حَدَّثَنَا جَدِّي لِأُمِّي ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ السَّبْيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

داؤد بن معاذ جد والد سے۔ یعقوب بن ابراہیم ابن علیہ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ آکر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرما دیجیے۔ فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ بنت حی کو لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوْبُ صَفِيَّةَ اِبْنَةَ حُيَيِّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ مَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ اُدْعُوْهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا.

یا رسول اللہ آپ نے حضرت دحیہ کو عطا فرمائی یعقوب راوی نے کہا صفیہ بنت حیی جو بنو قریظہ اور بنو نضیر کے سردار کی بیٹی ہے وہ مناسب نہیں مگر آپ کے لیے فرمایا کہ اس سمیت اسے دحیہ کے پاس بھیج دیجیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کو دیکھا تو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لیکر آزاد کیا۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا بِالْبَصْرَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اَشْعَثُ الرَّاْسِ بِيَدِهِ لِمَّةٌ اَوْ بِيَدِهَا اَحَدُ فَظَنَنَّا اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ اَجَلْ فَنَاوَلْنَاهُ الْمِطْعَةَ الَّتِيْ فِيْ يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَنَظَرْنَا فِيْهَا فَاِذَا فِيْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ زُهَيْرِ بْنِ اُمَيَّةَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اُخْبِرُكُمْ اَنَّكُمْ اِنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيَّهُ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یزید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم بصرہ کے مقام پر تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ ہم نے کہا کہ شاید یہ دیہاتی ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں بات یہ ہے کہ ہمیں کہا گیا ہے کہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر دے دیجیے جو آپ کے ہاتھ میں ہے پس ہم نے دے دیا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھی کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بنی زہیر بن امیہ کے لیے۔ اگر تم اس بات کی گواہی دو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو اور غنیمت میں سے خمس دو اور نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ اور صفی کا حصہ (صفی) تو تم امن میں ہو گے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں۔ ہم نے کہا کہ یہ تحریر تمہیں کس نے لکھ کر دی ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غنیمت سے وہ چیز جو صفی کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدی جاتی تھی خاوند کے حصہ میں شمار نہیں ہوتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۲ کَيْفَ كَانَ اِخْرَاجُ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

یہود کو مدینہ منورہ سے کیسے نکالا گیا؟

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ اَنَّ الْمُسْلِمَ بْنَ سَالِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ اَحَدِ وَكَانَ اَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبٌ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جو ان تین میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی کہ کعب بن اشرف یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کرتا اور کفار قریش کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اشعار کہتا تھا جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف

ابن الاشرف یہجو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویحرض علیہ ولم یکن فی مشرکی مکۃ اشر منہ
وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ وادع فیما
بینہ وبین الیہود ان لا یجالسوا ولا یساعدوا
علیہ عدوا ولا یخذلوا ولا یؤذوا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واصحابہ فلما اراد اللہ عز وجل
ان یاذن لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو والخروج
فیہا نزل اللہ ولتسمعن من الذین اوتوا
الکتاب من قبلکم الایۃ فلما ان کعب بن
الاشرف ان یقوم عن ادی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سعد بن معاذ ان یبعث رهطا یقتلونہ
فبعث محمد بن مسلمۃ واخوۃ فقتلوہ
فلما فعلوا ذلک خافت الیہود والمشرکون
ذلک فما حل الذین صلی اللہ علیہ وسلم عقدا
ولا صالحنا فقال کعب بن اشرف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الذی کان یعمل ذلک عامۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان کتب بینہ
وبینہم کتابا ینتہون الی ما فیہ الکتب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبینہم وبین
المشرکین من کان حولہ۔

۱۲۲۷۔ حدثنا حمید بن زنجویہ ابو احمد الزبیری
قالا ثنا یونس بن بکیر قال ثنا محمد بن
اسحاق عن یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن
عبد اللہ بن کعب عن عبد اللہ بن جابر وعبد اللہ
عن ابن عباس قال لما اصاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قتلی بدر وقدم
المدینۃ جمعہم الیہود فی سوق بنی قینقاع
فقال یا معشر الیہود اسلموا قبل ان یصیبکم

ہمارے قریبی لوگ ملے جلے تھے جس مسلمان مشرک بہت بڑھے
ہوئے تھے۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب کو ایذا پہنچاتے رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی کو صبر اور درگزر سے کام لینے کا حکم فرمایا اور ان کے متعلق
آیت نازل فرمائی۔ عزوجل ہر مناسب باتیں سورۃ آل عمران
سے پہلے کتاب دیئے گئے (۳: ۱۸۶) جب کعب
بن اشرف بدر سے آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو اور
اسے ذکر کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ
کو حکم دیا کہ کچھ لوگ بھیج کر اسے قتل کرا دیں چنانچہ
حضرت محمد بن مسلمہ کو بھیجا گیا اور اس کے قتل کا آئندہ
بیان کیا جب اسے قتل کر دیا گیا تو یہود اور مشرکوں پر دہشت
طاری ہو گئی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے سرداروں کو
مارا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم
ہمارے ساتھ کوئی عہد نہیں کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے انہیں دعوت دی کہ اسلام لے آئیں اور آپ کے درمیان ایک
تحریری معاہدہ ہو جانا چاہیے جس کی شرائط پابندی کریں پس
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اور ان کے اور مسلمانوں
کے درمیان معاہدے کی تمام تحریر لکھ دی۔

حمدان بن احمد نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے روایت
کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر سے غزوہ احد میں قریش کو
نقصان پہنچا اور آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو
اس تو نقارہ کے بارے میں کہا کہ اے گروہ یہود! !
اسلام قبول کر لو اس سے پہلے کہ تمہیں بھی وہی نقصان پہنچے
جو قریش کو پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا اے محمد! اس بات
پر مغرور نہ ہو جانا کہ تم نے قریش کے چند آدمیوں کو قتل کر

مِنْ سَبَا أَصَابَ مِنْهَا فَأَتَوْا إِلَيْهِ حَتَّى
لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ إِنْ
هُمْ إِلَّا كَانُوا أَعْدَاءً لَا يَكُونُ الْقِتَالُ إِنَّكَ
لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَإِنَّكَ
لَمْ تُقَاتِلْ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ
سَيَكُونُ إِنْ انْصَرَفَ إِلَى هَوَازِنَ فَنَزَلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِذَنْبٍ مَا أَخْرَى كَذَا.

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
بَاوَيْسَ قَالَ إِنَّ لِي حَدَّثَنِي عَمِّي وَهُوَ بَكْرٌ
إِنَّ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُو حَدِيثٍ عَنْ أَبِيهَا
مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ مِنْ رِجَالٍ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّ
وَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَتَلَهُ
وَكَانَ يَأْكُلُ مَعَهُمْ فَعَلَهُ وَكَانَ مُوَكَّلًا إِذْ
ذَاكَ لَمْ يَعْلَمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا
حَمَلَ حَمَلَ عَلَيْهِ بِمِرْبَدَةٍ وَيَقُولُ أَيْ عَدُوَّ
اللَّهِ مَا لَكَ فَعَلْتَ فَيَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّنِي

دیت یا قصاص کا اختیار ہے۔ قتل کے بعد مقتول کے ورثاء کا قاتل سے صلح کر لینا

جسے مجیصہ نے اپنے والد حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو بھی یہودی تمہارے ہاتھ آئے اسے قتل کر دینا پس محیصہ نے ایک یہودی پر حملہ کیا جو تجارت پیشہ یہودی تھا اور اسے قتل کر دیا۔ وہ لوگ ابھی مکہ سے واپس نہیں ہوئے تھے جب انہوں نے اسے قتل کیا اور اس وقت تک یہ مسلمان نہیں ہوئے تھے حضرت محیصہ سے ناراض ہوئے تھے۔ جب انہوں نے قتل کیا تو وہ اس پر غالب آ سکتے تھے۔ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں اللہ کی قسم اتنے پیسے نہ مانگ لیں جو اس کی دیت ہے۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں یہودیوں کی طرف چلنے کا حکم دیا پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی اور فرمایا اے گروہ یہود! اسلام قبول کر لو کہ سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی فرمایا اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ارادہ یہی تھا پھر تیسری مرتبہ فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ

الامر لله ولرسوله ۔ ہے اس کے رسول کی ہے جو آپ سے اپنے مال کی ساتھ ثابت رکھنا ہے وہ سے فرمائے کر دے دیا ان لوگوں کو جن اللہ ہے اس کے رسول کی ہے

فائدہ: اس حدیث پاک سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت کو اللہ و رسول کی ملکیت کہنا اس کی وجہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اور زمین و آسمان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی اس ملکیت میں دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ملکیت سب سے زیادہ ثابت ہے جس کی وجہ سے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دلی و قلبی حکمت ہی کسی کو شریک کرنا گوارا نہیں فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس عطائی ملکیت سے انکار کرنے کی وجہ رسول دشمنی کے سوا اور کوئی سبب کارفرما ہو سکتا ہے۔ اور یہ حالت یہ کہنا جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر) حلال اشیاء کی نفی کرنے سے قطع نظر اس نظریہ سے اور بھی اس بات کی بڑی مثالیں آئی ہیں کہ کوئی اسلامی پیشہ یہ کے عملی کچھ مناسبت کر لیا جائے کہ یہ سیاسی طریقے سے عام ہوا ہے جس سے ملت اسلامیہ وحدت کی حرارت محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے انداز فکر اور طرز بیان سے محفوظ رکھے جس سے اتحاد ملت پارہ پارہ ہو۔ آمین۔

باب ۵۳ فی خمس الخمس

بخمس کا حال

۲۹۸۳۔ حدثنا محمد بن داؤد بن سفیان نا سعید عن الزہری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کعب بن مالک کان ممن تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا انی لا اذکر من کان تخلف من الاوس عن الخزرج وکانوا جمیعا اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالعقبۃ حین تواثقوا علی الاسلام وما احب ان لی بالعقبۃ مشہد بدر وان بدرا اذکر فی الناس منہا وکان من خبرنا حین تخلفنا عن ہذہ الغزاۃ انا لم نکن قط اقوی ولا ایسر منا حین تخلفنا عنہ فی تلک الغزاۃ واللہ ما اجتمعت عندی قبلہا راحلتان قط حتی جمعت یومئذ راحلتین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد غزوۃ ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزاۃ فغزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا وعددا کثیرا فجلی للمسلمین امرہم لیتأہبوا اہبۃ غزوہم فاخبرہم بوجہہ الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر ولا یجمعہم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان قال کعب فما رجل یرید ان یتغیب الا ظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الغزاۃ حین طابت الثمار والظلال وتجہز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ فطفقت اغدو لکی اتجہز معہم فارجع ولم اقض شیئا فاقول فی نفسی انا قادر علی ذلک اذا اردت فلم یزل یتمادی بی حتی اشتد بالناس الجد فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غادیا والمسلمون معہ ولم اقض من جہازی شیئا فقلت اتجہز بعدہ بیوم او یومین ثم الحقہم فغدوت بعد ان فصلوا لاتجہز فرجعت ولم اقض من جہازی شیئا ثم غدوت فرجعت ولم اقض شیئا فلم یزل بی حتی اسرعوا وتفارط الغزو وہممت ان ارتحل فادرکہم ویا لیتنی فعلت فلم یقدر لی ذلک فکنت اذا خرجت فی الناس بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطفت فیہم احزننی انی لا ارانی الا رجلا مغموصا علیہ النفاق او رجلا ممن عذر اللہ من الضعفاء ولم یذکرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بلغ تبوک فقال وہو جالس فی القوم بتبوک ما فعل کعب فقال رجل من بنی سلمۃ یا رسول اللہ حبسہ برداہ ونظرہ فی عطفیہ فقال لہ معاذ بن جبل بئس ما قلت واللہ یا رسول اللہ ما علمنا علیہ الا خیرا فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہو علی ذلک رای رجلا مبتفقا یزول بہ السراب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن ابا خیثمۃ فاذا ہو ابو خیثمۃ الانصاری وہو الذی تصدق بصاع التمر حین لمزہ المنافقون فلما بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ قافلا من تبوک حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب وقلت بماذا اخرج من سخطہ غدا واستعین علی ذلک کل ذی رای من اہلی فلما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اظل قادما زاح عنی الباطل حتی عرفت انی لم انج منہ بشیء ابدا فاجمعت صدقہ وقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا قدم من سفر بدا بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس للناس فلما فعل ذلک جاءہ المخلفون فطفقوا یعتذرون الیہ ویحلفون لہ وکانوا بضعۃ وثمانین رجلا فقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیتہم وبایعہم واستغفر لہم ووکل سرائرہم الی اللہ فجئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشی حتی جلست بین یدیہ فقال لی ما خلفک الم تکن قد ابتعت ظہرک فقلت بلی انی واللہ لو جلست عند غیرک من اہل الدنیا لرایت ان سأخرج من سخطہ بعذر ولقد اعطیت جدلا ولکنی واللہ لقد علمت لئن حدثتک الیوم حدیث کذب ترضی بہ عنی لیوشکن اللہ ان یسخطک علی ولئن حدثتک حدیث صدق تجد علی فیہ انی لارجو فیہ عفو اللہ لا واللہ ما کان لی عذر واللہ ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ہذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک فقمت وثار رجال من بنی سلمۃ فاتبعونی فقالوا لی واللہ ما علمناک کنت اذنبت ذنبا قبل ہذا لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما اعتذر الیہ المخلفون قد کان کافیک ذنبک استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک فواللہ ما زالوا یؤنبونی حتی اردت ان ارجع فاکذب نفسی ثم قلت لہم ہل لقی ہذا معی احد قالوا نعم رجلان قالا ما قلت وقیل لہما مثل ما قیل لک فقلت من ہما قالوا مرارۃ بن الربیع العمری وہلال بن امیۃ الواقفی فذکروا لی رجلین صالحین قد شہدا بدرا فیہما اسوۃ فمضیت حین ذکروہما لی ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایہا الثلاثۃ من بین من تخلف عنہ فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا حتی تنکرت فی نفسی الارض فما ہی بالتی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتہما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدہم فکنت اخرج فاشہد الصلاۃ مع المسلمین واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد وآتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم علیہ وہو فی مجلسہ بعد الصلاۃ فاقول فی نفسی ہل حرک شفتیہ برد السلام علی ام لا ثم اصلی قریبا منہ فاسارقہ النظر فاذا اقبلت علی صلاتی اقبل الی واذا التفت نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال علی ذلک من جفوۃ الناس مشیت حتی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وہو ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام فقلت یا ابا قتادۃ انشدک باللہ ہل تعلمنی احب اللہ ورسولہ فسکت فعدت فناشدتہ فسکت فعدت فناشدتہ فقال اللہ ورسولہ اعلم ففاضت عیناہ وتولیت حتی تسورت الجدار فبینا انا امشی بسوق المدینۃ اذا نبطی من نبط اہل الشام ممن قدم بالطعام یبیعہ بالمدینۃ یقول من یدل علی کعب بن مالک فطفق الناس یشیرون لہ حتی اذا جاءنی دفع الی کتابا من ملک غسان وکنت کاتبا فقرأتہ فاذا فیہ اما بعد فانہ قد بلغنی ان صاحبک قد جفاک ولم یجعلک اللہ بدار ہوان ولا مضیعۃ فالحق بنا نواسک فقلت لما قرأتہا وہذا ایضا من البلاء فتیممت بہا التنور فسجرتہ حتی اذا مضت اربعون من الخمسین واستلبث الوحی اذا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امرأتک فقلت اطلقہا ام ماذا افعل فقال لا بل اعتزلہا فلا تقربہا وارسل الی صاحبی بمثل ذلک فقلت لامرأتی الحقی باہلک فتکونی عندہم حتی یقضی اللہ فی ہذا الامر فجاءت امرأۃ ہلال بن امیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ہلال بن امیۃ شیخ ضائع لیس لہ خادم فہل تکرہ ان اخدمہ قال لا ولکن لا یقربک فقالت انہ واللہ ما بہ حرکۃ الی شیء واللہ ما زال یبکی منذ کان من امرہ ما کان الی یومہ ہذا فقال لی بعض اہلی لو استأذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرأتک کما اذن لامرأۃ ہلال بن امیۃ ان تخدمہ فقلت واللہ لا استأذن فی امرأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یدریہ ما یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استأذنتہ فیہا وانا رجل شاب فلبثت بعد ذلک عشر لیال حتی کملت لنا خمسون لیلۃ من حین نہی عن کلامنا فلما صلیت صلاۃ الفجر صبح خمسین لیلۃ وانا علی ظہر بیت من بیوتنا فبینما انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع بأعلی صوتہ یا کعب بن مالک ابشر فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج فآذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتوبۃ اللہ علینا حین صلی صلاۃ الفجر فذہب الناس یبشروننا وذہب قبل صاحبی مبشرون وارکض رجل الی فرسا وسعی ساع من اسلم فاوفی علی الجبل وکان الصوت اسرع من الفرس فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی نزعت لہ ثوبی فکسوتہ ببشارتہ واللہ ما املک غیرہما یومئذ واستعرت ثوبین فلبستہما وانطلقت اتأم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیتلقانی الناس فوجا فوجا یہنئونی بالتوبۃ یقولون لتہنک توبۃ اللہ علیک حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس حولہ الناس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی وہنأنی واللہ ما قام الیہ رجل من المہاجرین غیرہ ولا انساہا لطلحۃ فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو یبرق وجہہ من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک فقلت یا رسول اللہ امن عندک ام من عند اللہ فقال لا بل من عند اللہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کأن وجہہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک منہ فلما جلست بین یدیہ قلت یا رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک بعض مالک فہو خیر لک فقلت فانی امسک سہمی الذی بخیبر فقلت یا رسول اللہ ان اللہ انما انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت فواللہ ما علمت احدا من المسلمین ابلاہ اللہ فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن مما ابلانی اللہ تعالی واللہ ما تعمدت منذ قلت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبۃ وانی لارجو ان یحفظنی اللہ فیما بقی فانزل اللہ علی رسولہ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ حتی بلغ وکونوا مع الصادقین فواللہ ما انعم اللہ علی من نعمۃ قط بعد ان ہدانی للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اکون کذبتہ فاہلک کما ہلک الذین کذبوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزل الوحی شر ما قال لاحد فانزل اللہ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم لترضوا عنہم فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین قال کعب کنا خلف ہؤلاء الثلاثۃ الذین قبل من ہؤلاء حین حلفوا لہ فبایعہم واستغفر لہم وارجأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا حتی قضی اللہ فیہ فبذلک قال اللہ وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا وقولہ لیس الذی خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما ہو ارجاؤہ امرہ عمن حلف لہ واعتذر فقبل منہ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ انکا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا اور وہ بنو سلمہ کے بت پرستوں کے لئے کہا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے اور آپ سے پہلے کہ آپ حضور سے جا کر ملاقات کریں اور آپ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آپ ضرور ان سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم انکے پاس نہیں نکال دیں گے اور ہم اکٹھے ہو کر آپ سے ملاقات کریں گے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے آپ کی حرمت کی وجہ سے اپنے گھروں میں رکھیں گے جب حضرت عبداللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لڑنے کے لئے اکٹھے ہونے کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ لوگوں کے پاس طریق کار وہی پہنچی ہے جو آپ نے بیان فرمائی ہے حالانکہ وہ اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر یہ نقصان آپ خود کرنے کے درپے ہیں جب کہ اپنے بیٹے

اَنْ تُقَاتِلُوْا اَبَدًا مَّا كُنْتُمْ
اَنْتُمْ وَاِنْ قَاتَلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ
وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ
وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ
قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ
تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ
شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَعْقِلُوْنَ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا
وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ
قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا
كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْكَ
اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِي
النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَلَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ لَا يَسْتَوِيْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ
اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اسے بھائیوں سے لڑنا پڑتے ہیں۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو متفرق ہو گئے۔ جب کفار قریش کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے یہودیوں کے پاس پیغام بھیجا کہ تم ہمارے ملک میں آئے ہو اور ہمارے قلعوں والے ہو لہٰذا آپ ہمارے صاحب سے ضرور لڑیں گے اور ہم آپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے کہ آپ کی عورتوں کی بازیوں کو ہم سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ جب ان کی تحریر بنو نضیر کے پاس پہنچی تو وہ عہد شکنی کے لیے تیار ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں کو لے کر نکلیں اور ہم اپنے تیس علماء کو لے کر نکلتے ہیں یہاں تک کہ ایک درمیانی مقام پر ملاقات ہو اگر وہ آپ کی تصدیق کریں اور آپ پر ایمان لے آئیں تو ہم بھی ان کے ساتھ آئیں گے۔ پس آپ نے اس خبر کی تشہیر کر دی اور بنو نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فوج لے کر گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم تمہارا یہ عہد قابل اعتبار نہیں مگر صرف یہ۔ لہٰذا جب سے انہوں نے عہد کرنے سے انکار کیا لہٰذا اس وقت سے جنگ شروع ہوئی۔ اگلے روز بنو نضیر کے پاس آپ قریب پہنچ گئے تاکہ ان کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے معاہدہ کرلیا۔ پس ان سے لڑائی کو ترک کر دی پس ان سے قتال کرنا یہاں تک کہ وہ جلاوطنی پر راضی ہو گئے تو بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور کچھ لوگ ان گھروں کے دروازے اور لکڑیاں ان کے اونٹ لادنے کے اٹھانے لگے پس بنو نضیر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص آپ کو عطا کرتے ہوئے فرمایا اور تم نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ (۵۹: ۶) کہتے ہیں کہ لڑائی کے بغیر پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے مہاجرین کو دو انصار میں تقسیم فرما دیا جبکہ ان کے سوا انصار کے صرف دو آدمیوں میں تقسیم فرمایا اور جو اس سے باقی بچا وہ

النخل البنانير وقسمها بينهم وقسم
منازلهم من الانصار كما كان فعل في
قريظة حين اجتلا من الانصار هبرها وكان
منهن كفر رسول الله صلى الله عليه وسلم
الوفي ابوفي سبي طيبة رضي الله عنهم

۱۲۳۱۔ حدثنا محمد بن يحيى بن
فارس حدثنا ابو النضر حدثنا ابن ثور عن
معمر عن الزهري عن ابن كعب بن مالك
الخبر وقد كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعث عبد الله بن رواحة
الى يهود فخرصها عليهم فجاءوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد
خرصها عليهم وسألوه ان يخففه عنهم
ويتجاوز في قسمه فقال ما لحقكم
فلا يمنعني ذلك ان اجوز فيكم فقالوا
بهذا قامت السموات والارض قد زادنا
فقد رضينا ان نأخذه باكثر مما قلت
فتركهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقال اخرصوا وأجل رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهم
انتم يا معشر يهود اعلم فيكم قوم غيركم
ابن سلام وبعد دب في حديثه فمن شاء منكم
كتمان بالذي يكتم

باب ۳۳ ما جاء في حكم ارض خيبر

۱۲۳۲۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة
ابو النضر هاشم بن القاسم حدثنا سليمان
يعني ابن بلال عن يحيى عن بشير
ابن يسار ان سهل بن ابي حثمة
اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قسم خيبر على ستة وثلاثين سهما
فجمع كل سهم منها مائة سهم فعزل
الخمس من خيبر ثم قسم سائرها بين
الذين شهدوا الحديبية فاستجاب
له الف وخمسمائة منهم ثلثمائة
فارس وكان للفرس سهمان وللرجل
سهم فعزل الخمس ونوائبه التي
تنوبه وحضره وعزل فدك لنصف
لانهم صالحوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
على نصف ارضها وعلى نصف
الشيء فعزل نصفها لنوائب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومن يحدث له
امر المسلمين من لا شيء له
وقسم النصف الباقي بين المسلمين
الذين شهدوا الحديبية وقسم
لرسول الله صلى الله عليه وسلم من
الوسق من التمر ما قسم لهم
وعزل الوطيحة والكتيبة
وقسم نصف الشق والنطاة
وقسم نصف الشق والنطاة
وقسم نصف الشق والنطاة

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدقہ بن یسار نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے قبضہ میں ہے۔

۱۲۳۱۔ ثانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا یہاں تک کہ ان کے بعد انہوں نے بھی لڑائی کی تو ان کے مرد قتل کر دیئے گئے لیکن ان کی عورتیں اور مال مسلمانوں کو دلا دیئے گئے اور مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا مگر بعض یہود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آملے انہیں امان دی گئی وہ بھی مسلمان ہو گئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے تمام یہود کو جلا وطن کر دیا بنو قینقاع احبار اللہ بن سلام کی قوم بنی حارثہ کے یہودی اور مدینہ منورہ کے دیگر تمام یہود کو جلا وطن کر دیا گیا۔

خیبر کی زمین کا حکم

۱۲۳۲۔ ثانی نے حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر سے جنگ کی آپ ان کے قلعوں میں داخل ہوئے اور ان پر غالب آئے انہوں نے اس صلح پر شرکت کی کہ جلا وطنی میں صحیح کر دیا پھر انہوں نے اس صلح پر شرکت کی کہ سونا چاندی اور ہتھیار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہوں گے اور یہ کہ وہ ٹاکہ اٹھا سکیں وہ ان کا ہوگا جبکہ وہ کسی چیز کو چھپائیں اور غائب کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے لیے کوئی عہد اور ذمہ داری نہیں ہوگی۔ پھر انہوں نے حیی بن اخطب کے خیمے کو تلاش کر لیا جو خیبر سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا

وَلَمْ يَحْمِلْهُ لَا عَمَّنْ حَمَلَهُ عَنْهُ كَمَا يَحْمِلُ عَنْ
الْخَطَّابِ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ اسْمُهُ
عَبْدَ يَوْمِ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أَجْلَيْتِ النَّضِيرُ
فِيمَا حَمَلَهُمْ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَيْنَ مَسْلَكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ
قَالَ أَدْهَمُ الْحُرُوبِ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا
الْمَسْلَكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَاهُمْ
وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ
دَعْنَا نَعْمَلُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ
مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ
ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ
شَعِيرٍ

وہ بنی نضیر کے دن سے اٹھا لایا جاتا ہے کہ بنی نظیر کو جلاوطن کیا گیا۔ اس میں ان کے بیان سے کہ سعد بن معاذ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے کہا کہ حیی بن اخطب کا ٹھکانا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لڑائیوں کے اخراجات میں جانا جاتا ہے۔ صحابہ کرام کو ٹھکانا مل گیا تو ابن ابی الحقیق کو قتل کر دیا گیا۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا اور انہیں جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے اے محمد ہمیں چھوڑ دیجیے۔ ہم اسی زمین میں کام کریں اور اس سے پیداوار حاصل ہو اس کا نصف آپ کو دیں اور نصف خود لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو اس آمدنی سے اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرمایا کرتے تھے۔

۳۰۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
عَامَلَ يَهُودَ عَلَى أَنْ نُخْرِجَهُمْ إِذَا شِئْنَا
وَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ
يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں تمہیں نکال دیں گے جس کے پاس مال ہو وہ اسے لے جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے لگا ہوں۔ پس انہیں نکال دیا۔

۳۰۱۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ
نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا
افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا
عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ نُخْرِجُكُمْ
مَتَى شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب خیبر فتح کیا گیا تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں برقرار رکھا جائے گا وہ نصف حصے پر کام کاج کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک چاہیں گے۔ وہ اسی حالت پر رہے اور کھجوریں دو برابر حصوں میں تقسیم کر لی جاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لے لیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ نِضْلَةَ خَبَّرَهُ وَبَلَغَنِي عَنْهُ قَوْلٌ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَنِّ وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَمُ كُلَّ أَسْوَاقٍ
عِنْدَنَا جَرَّ مِنَ الْجَنِّ بِسَاقٍ وَسَوِيقًا
وَهُيِّئَتْ وَسَكَنَّ مِنْ شَوْنِ مَكَّنَا إِذَا هُمْ بِالْحَمَامِ
الْبُيُوتِ وَأَرْسَلَ إِلَى أَنْعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أُقِيمَ
لَهَا نَعْلًا يَخْرُجُ مَاءٌ وَسَوِيقٌ فَكُنْتُ لَهَا
أَعْلَاهَا أَرْمِيهَا وَبَارِكْهَا وَمِنَ الرَّحِمِ مَرْدَفَةٌ
خَرَجَ عَلَيَّ بْنُ وَسَقَا فَعَلَنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ
تَفْعَلَ الَّذِي لَوَالِي الْحَسَنِ لَسَاقَ فَعَلَهَا.

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَارِثِ
ح وَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ
أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا
فَلَمَّا كَانَ عَامُ فَتْحِ الشَّيْءِ.

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّنُ
نَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا
لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا.

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ
نَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ
وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ

خمس سے اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو سو وسق
کھجور اور اسی قدر وسق جو عطا فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عمر نے
خیبر کو فتح کیا تو فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی ازواج مطہرات کے لیے پیمانہ مقرر نہ کیا گیا ہوتا تو میں خیبر کی
ساری کھجور اور جو کے وسق کے حساب سے تقسیم
کر دیتا لیکن اصل وضاحت قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت سے آئی ہے اس لیے میں دیکھتا ہوں کہ تم سے
کون سی عورتیں ہیں جن کے لیے تم ایسا
کرو اور جو چاہتی ہیں کہ ہم خمس میں سے ان کا حصہ نکال دیں تو
ہم ایسا کر دیا کریں گے۔

راوی: داؤد بن سلیمان عبدالملک بن سعید۔ یعقوب بن ابراہیم، زیاد
بن ایوب، اسمٰعیل بن ابراہیم، عبدالعزیز بن صہیب نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فروہ تیار فرمایا تو ہم نے
اسے لوگوں میں تقسیم کیا اللہ تعالیٰ دین کے بدلے بہتر عطا کرے
گئے۔

راوی: ابراہیم بن سلیمان مؤذن، احمد بن موسیٰ، یحییٰ بن زکریا،
سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ
حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا۔
نصف حصہ اپنے کاموں اور ضروریات کے لیے رکھا اور دوسرا
نصف مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمایا جس کے اٹھارہ حصے
بنائے گئے۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بشیر بن یسار نے فرمایا
جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیبر
کی غنیمت عطا فرمائی تو آپ نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا
ہر حصہ میں سے نصف حصہ تو اپنی ضروریات کے لیے مختص
فرما دیا، کتیبہ اور وطیح دونوں سے ملحقہ حق اور دوسرے

فَجَعَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَالْكَتِيبَةِ وَمَا أُعِيرَ مِنْهُمَا وَجَعَلَ نِصْفَ الْآخَرِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُعِيرَ مِنْهُمَا كَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُعِيرَ مِنْهُمَا.

نصف (یعنی اٹھارہ حصے) کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا جو شق نطاۃ اور ان دونوں کے قریب والے قلعوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ بھی ان دونوں بستیوں کے برابر ہی تھا۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سَهْمَ مَنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَإِنَّ كَمْ هُنَّ الْعَيْنُ قَالَ كَانَتِ النِّصْفَ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَ الْخُمُسِ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُمْ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ.

بشیر بن یسار مولیٰ انصار سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر پر غالب آئے تو آپ نے اس کے مال کو چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا جو سے میں سو حصوں کو جمع فرمایا پس اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے نصف تھا اور دوسرے یا باقی نصف حصے کو علیحدہ کر دیا وقوف کے امر جیسے دیگر ضروری امور اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُمْ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلَّ سَهْمٍ مِائَةُ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ النَّاسِ.

یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیبر کا مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ نے اس مال کو چھتیس حصوں پر تقسیم کیا پس یہ حصے تو مسلمانوں کے لیے علیحدہ کر لیے اور لشکر سے سو حصے جمع فرمائے اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کا خرچ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ بھی تھا اور

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَسَنٍ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الثُّلُثَ لِنَائِبَةٍ عَشَرَ

سَهْمًا يَحْكُمُ فِيهِ مَا شَاءَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكُمُ فِيهِ بِمَا شَاءَ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ النَّظَرُ لِمَنْ بَعْدَهُ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْوَطِيحَةُ وَالْكُتَيْبَةُ وَالسَّلَالِمُ وَتَوَابِعُهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا یعنی بالکل آپ کو ضروریات اور مسلمانوں کے امور کی خاطر علیحدہ کر دیئے یہ طبی، کتیبہ، سلالم اور ان کے متعلقات کی زمین تھی جب یہ چیزیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے قبضے میں آئیں اور ان کے پاس ایسے آدمی نہ تھے جو ان کی جگہ کام کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو بلا کر ان کے ساتھ معاملہ طے کر لیا۔

۴۴۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَسْأَلُهُ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ قِسْمَةِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

ابو یعقوب بن مجمع نے اپنے چچا جان عبدالرحمن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ قرآن مجید پڑھانے والے قاریوں میں سے حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ خیبر کے مال کو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا جبکہ لشکر میں پندرہ سو افراد تھے جن میں تین سو سوار تھے پس آپ نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

۴۴۱۳ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ خَيْبَرَ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَتَحَصَّنُوا مِنْهُمْ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَيِّرَهُمْ وَيُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْأَرْضِ وَالْحَلْقَةِ وَمَا عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ أَهْلَ فَدَكَ فَزِعُوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض لڑکوں نے فرمایا۔ خیبر والوں میں سے جو بعض رہ گئے تو وہ قلعے میں محصور ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان کے خون معاف فرما دیئے جائیں اور انہیں یہاں سے چلے جانے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ یہ بات جب فدک والوں نے سنی تو وہ بھی اسی شرط پر اتر آئے کیونکہ یہ (فدک) خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا کیونکہ

لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ.

اس کو فتح کرنے کے لیے کسی نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ أَخْبَرَكَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ أَنَّ بَعْضَهَا عَنْوَةٌ وَبَعْضَهَا صُلْحًا وَالنَّصِيبُ الْأَكْثَرُ عَنْوَةٌ وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا النَّصِيبُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ فَدَّانٍ.

محمد بن یحیی بن فارس، عبداللہ بن محمد المسندی، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو زبردستی فتح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھ گئی اور میں موجود تھا کہ اس پر آپ کو بتایا گیا (یا سنا) ابن وہب، امام مالک سے ابن شہاب سے روایت کی کہ خیبر کا بعض حصہ لڑ کر حاصل کیا گیا اور بعض صلح کے ذریعے۔ کہا کہ اکثر حصہ لڑ کر لیا گیا جبکہ اس میں صلح ہوئی۔ میں (ابن وہب) نے امام مالک سے کہا کہ کتنا کیا ہے؟ فرمایا کہ زمین خیبر کا اکیسواں حصہ ہے جس میں فدان کھجور کے چالیس ہزار درخت تھے۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بِغَيْرِ الْقِتَالِ.

یونس سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو لڑ کر ان کے ذریعے فتح فرمایا، معرکہ آرائی کے بعد۔ پھر کچھ لوگ جلاوطنی کی شرط پر نیچے اترنے تھے۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَسَمَهَا نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَمَا نَزَلَ بِالْمُسْلِمِينَ وَكَانَ فِيهِ الْوَطِيحَةُ وَالْكُتَيْبَةُ.

یونس بن یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی ملکیت سے خمس لیا پھر سارے مال کو موجود حضرات میں تقسیم فرما دیا اور حدیبیہ والوں میں سے جو موجود تھے۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر مجھے پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جس شہر کو فتح کیا جاتا اس کی غنیمت کو تقسیم کر دیا کرتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

مکہ مکرمہ کا حال

۳۰۲۴ باب ۵۲ ما جاء فی حرم مکۃ

۳۰۲۴ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ نا یحیی بن ادم نا ابن ادریس عن محمد بن اسحق عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جاء الفتح جاء العباس ابن عبد المطلب بابی سفیان بن حرب فاسلم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال العباس یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل یحب ھذا الفخر فلو جعلت لہ شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عباس بن عبد المطلب حاضر ہوئے ابوسفیان بن حرب کو لے کر جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان شہرت پسند آدمی ہیں لہٰذا انہیں کوئی اعزاز عطا فرما دیا جائے۔ فرمایا ٹھیک ہے لہٰذا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہوگی اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے بھی امان ہوگی۔

۳۰۲۵ حدثنا محمد بن عبید الزازی نا سلمۃ یعنی ابن الفضل عن محمد بن اسحق عن العباس بن عبد اللہ بن معبد عن بعض اھلہ عن ابن عباس مثل ذلک قال العباس فلما ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوت الظھران قال العباس قلت فی نفسی لو دخل ابو سفیان بیوت الظھران قبل ان یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیستامنہ لہ لعلہ یجد من ذلک ما یطیب نفسہ فحملت علی بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیضاء فخرجت حتی جئت الاراک فقلت لعلی اجد احدا من اھل مکۃ فیاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیستامنہ لابی سفیان قبل ان یاتیہ فوجدت والله ما جئتھا حتی سمعت کلام ابی سفیان وبدیل بن ورقاء فعلمت صوت ابی سفیان فقلت ابا حنظلۃ فعرف صوتی فقال ابو الفضل فقلت نعم قال ما لک فداک ابی وامی فقلت ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس قال فما الحیلۃ فرکب

عباس بن عبد اللہ بن معبد نے اپنے بعض گھر والوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہران کے مقام پر پہنچے تو حضرت عباس نے اپنے دل میں کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لشکر جرار کے ساتھ مکہ میں داخل ہو گئے اس سے پہلے کہ لوگ حاضر ہو کر امان حاصل کر لیں تو قریش پر اک کہرام مچ جائے گی پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہوا کہ شاید ضرورت کے وقت آنا ہوا کوئی شخص مل جائے جو مکہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق انہیں بتائے تاکہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر امان حاصل کر لیں میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنی میں نے کہا۔ اے ابوحنظلہ! انہوں نے میری آواز پہچان کر کہا۔ ابوالفضل! میں نے کہا ہاں۔ کہا کیسے حال ہیں آپ پر میرے ماں باپ قربان کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر آئے ہیں کہا کیا حیلہ کیا جائے؟ میں نے پیچھے بیٹھ جانے کا

حَلَفَ وَسَرَّحَ صَاحِبَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَتْ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ

حضور کے پاس لوٹ آئے جب صبح ہوئی تو میں انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ بیشک ابوسفیان نام و نمود کو دوست رکھنے والے آدمی ہیں تو انہیں کوئی اعزاز بخش دیجیے۔ فرمایا اچھا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امان ہے اور جو مسجد (بیت اللہ) میں داخل ہو جائے اسے امان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے گھروں اور بیت اللہ کی طرف دوڑنے لگے۔

ف: سبحان اللہ! یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہائی شان کریمی ہے کہ فتح مکہ کے وقت آپ نے اعلان کر دیا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان ہے یہ کوئی مسلمان اسے قتل نہیں کرے گا۔ ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو اذیت پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ فتح مکہ تک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِ جنگ رہے۔ اب جبکہ وہ مسلمان ہو گئے، اسلام قبول کر لیا تو دوسرا کوئی کیا زیادہ سے زیادہ ان کر سکتا تھا کہ ان کے سابقہ سلوک کو معاف کر دیتا اور کسی قسم کی باز پرس نہ کی جاتی اور لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (۱۲/۹۲) کے مژدہ سے انہیں نوازا جاتا لیکن بخشنے والے خدا کے بخشے ہوئے بندے اس وقت زمین کے بوجھ ہوتے ہیں جب وہ بخشش کے بعد بھی اپنے آپ کو بخشش کے قابل نہ سمجھیں۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مثال خود آپ تھے جو عہد اسلام قبول کر کے امت محمدیہ کی مثالی بن گئے تھے۔ مثال رحمت کو مثالِ شکر گزاری اسلام دیکھنا کائنات ارض و سما کی اس بے مثال ہستی اور رحمت کونین کا حوصلہ کرم ہی پیدا کر سکتا تھا۔ حضرت ابوسفیان کے گھر کو بھی مثالوں کے سلسلہ میں بنا دیا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ ایسی تھی کہ اس کی روشنی سے جس کے سامنے اسلام دنیا کے ہر گوشے میں جا کر گھر گھر کر رہا اور باطل کی آندھیاں اپنی تمام تر قوتوں سمیت اس کے آگے ہوا ہو گئیں۔ اس شمع ہدایت کو بجھانے کے لیے ہم ہی ہیں۔ افسوس! آج ہم سیرت رسول عربی کو اصل خدوخال میں پیش کرنے سے قاصر ہیں اور محافل میلاد و سیرت النبی کے نام سے جلسہ کر لینا ہی کافی سمجھ بیٹھے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ مسلمان کی گفتار و کردار سے نور شیدا پھوٹتا رہتا کہ دیکھنے والا فوراً پہچان جاتا کہ یہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ مگر افسوس کہ نور شیدا کے بجائے ہمارے ہاتھ سے اتفاق کا دامن چھوٹ کر ہمارے ایسی پر آ آتا ہے کہ دیکھ کر اہل عالم کے سامنے مسلمان سامان تمسخر بن کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے مسلمانوں کی اس حالت پر یوں نوحہ خوانی کی ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمْتُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا

حسن بن صباح، اسمٰعیل بن علیہ، ابن جریج، ابراہیم بن عقیل بن معقل ان کے والد اور وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا فتح مکہ کے موقع پر حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے کچھ ملا تھا؟ فرمایا نہیں۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَّامٍ

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

أَنَّ سُكَيْنًا نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ
ابْنَ الْعَوَّامِ وَالْمُجَشِّرَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ
ابْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ إِسْكُتُوا هَذَا الْغُلَامَ
فَلَا يُشَبَّ لَكُمْ أَحَدًا إِلَّا أَتَيْتُمُوهُ فَنَادَى شُعَارُ
الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ وَمَنْ
أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَجَمَعَ صَنَادِيدَ
كَرَائِبِ دُورِهِمْ الْكَعْبَةَ فَطَافَ بِهِ وَبِنَاءِ
الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى خَلْفَ
الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِعَضَادَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا
فَبَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْإِسْلَامِ

باب ۳۲ سکنیٰ کے بارے میں

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ
قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ سُكْنَى
الْيَهُودِ خَيْبَرَ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ سُكْنَى
خَيْبَرَ إِذَا بِعْتَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَصْرِفَهُمْ عَلَيْهَا
فَلَمَّا حَانَ أَنْ يَبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهَمْدَانَ بَعَثَ سَيَتَصَدَّقُ فَيُعْطِي
فَيُجَاهِدُ فَدَعَا إِلَيْهِمْ

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ
يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَهْلَانَ بْنِ
أَبِي الْهَيْثَمِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَعْتَقَ

تمام حضرت روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا اے ابوہریرہ! انصار کو پکارو کہ اس راستے سے جائیں اور جو بھی ان کے راستے میں حائل ہو اسے قتل کر دیں۔ پس ایک شخص نے ندا دی کہ آج کے بعد کوئی قریش نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہے ہر ہتھیار اٹھانے والے کو امان ہے پس قریش کے سربرآوردہ لوگ داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ وہ بھی گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندر جا کر بیت اللہ کا طواف کیا مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر دروازہ کعبہ کے دونوں پہلو پکڑ لیے تو وہ لوگ باہر نکل کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگے۔

فتح طائف کا سال

حسن بن صباح، اسمٰعیل بن علیہ، مغیرہ، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کے متعلق سوال کیا کہ کیا ہمیں خیبر میں سکونت کی اجازت ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ شرط کی تھی کہ وہ ہمیں وہاں رہنے دیں گے جب تک ہم چاہیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عنقریب وہ زکوٰۃ دیں گے اور جہاد بھی کریں گے جبکہ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔

حسن نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ ثقیف کا وفد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا تاکہ ان کے دل مائل ہو جائیں۔ انہوں نے شرط رکھی

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِكُمْ فَنَاشَةً طَعَامًا عَلَى أَنْ لَا يُحْشَرُوهَا وَلَا يُعْشَرُوهَا وَلَا يَجْبُوهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَا يُحْشَرُوهَا وَلَا يُعْشَرُوهَا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ

باب ۵۲۵ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الرُّهَاوِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ حِمْيَرُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ دَعْوَتُهُ لَنَا وَإِنْ رَغِبَتْ لَنَا فِيمَا فِي أَيْدِينَا وَإِنْ كَرِهَتْ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ فَلَمَّا خَرَجَ وَجَّهَتْ حِمْيَرُ قَالَتْ وَجِّهُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حِمْيَرَ كِتَابًا عَلَى ظَهْرِ ذِي سَنَانٍ قَالَ فَجَاءَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ الزَّهَاوِيُّ إِلَى الْيَمَنِ فَجَمَعَهُمْ عَلَيْهِ وَبَشَّرَهُمْ قَالَ وَنَزَلَ لَهُمْ بِالْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ كِتَابَهُ عَلَى قَوْمِهِ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُمْ فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلِكِ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَمَالِهِ وَأَرْضِهِ وَمَا فِيهَا فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ مَالِكُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي۔

کہ وہ جہاد نہیں کریں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے اور عشر نہیں ادا کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو سکتا ہے کہ جہاد کے لیے نہ بلائے جاؤ اور زکوٰۃ نہ دی جائے لیکن اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں رکوع (خدا کے حضور جھک کر سجدہ ریز ہونا) نہ ہو۔

یمن کی زمین کا حکم

قیس سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملنے کے بعد ان سے مجھ سے کہا کہ آپ سے، ہو سکتا ہے کہ اس آدمی (حضور) کے پاس جانے کی طرف سے ہم کر گفتگو کریں اگر وہ ہمیں کسی چیز سے خوش ہوں گے تو ہم سے قبول کریں گے اور اگر کسی چیز کو آپ ناپسند کریں تو ہم بھی ناپسند کریں گے میں نے کہا بہت اچھا۔ میں گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ کا چہرہ مبارک معلوم ہوا۔ لہٰذا میں قوم مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی مران والے عمیر کے لیے ایسی ہی تحریر بھی۔ سلمہ کی بیان ہے کہ ابوبکر زہاوی یمن کی تمام اراضی کی طرف گئے یہاں تک کہ وہ خود بھی مسلمان ہو گیا۔ ملکہ سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بستی کے لیے امان حاصل کرو اور ان کے لیے حاضر خدمت ہونے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تحریر لکھ دی۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ملک ذی خیوان کے لیے اگر وہ سچا ہے تو اس کی زمین اس کے مال اور اس کے علاوہ میں اس کے لیے امان اور ذمہ ہے اللہ کا اور اس ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تحریر حضرت خالد

۲۹۳۶ حدثنا محمد بن العلاء الهمذاني نا محمد بن عبد الله بن الزبير الحميدي قال نا هشيم عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن ثابت بن سعيد عن أبي سعيد يعني ابن المعلى عن حرام أبي محيصة عن أبي حميد بن مالك أنه كلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة حين دفن عليه فقال يا أخا الأنصار لا أبرئ من صدقة فقال إنما ذلك فيما سار عليه الله وفيك شدة ثم سار رجل منهم إلا أن بمذاري مع الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم على سعد بن عبادة في نفر من أصحابه في المعافر كل سنة حتى بلغ بني ساعدة فلم يأته فقال لها يغدو بها على فيعن رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن المثال انتفضوا عليهم فمن يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم فما مالك أبي بن مالك رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحلل الثلاثين فقد مالك أبو بكر على ما وصفه رسول الله صلى الله عليه وسلم على مات أبو بكر فلما مات أبو بكر انتفض مالك وصالحهم على النصف فقد.

سعید بن ابی عروبہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوعروبہ بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صدقہ کے بارے میں گفتگو کی جبکہ وہ دفن کیے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا اے بنی کے بھائی! صدقہ کے بغیر راضی نہیں۔ عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ! ہم کپاس کی کاشت کاری کرتے ہیں جس کی وجہ سے اب بدل گئے ہیں۔ اب تھوڑے سے آدمی مارب میں رہ گئے ہیں۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے سالانہ صدقہ کرنے کے متعلق بات چیت طے کی۔ ابن سباد والوں سے جو مارب میں باقی رہ گئے تھے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک برابر ادا کرتے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وصال نے وہ عہد توڑ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوعروبہ بن حمال سے سر چشمہ طے کیے تھے پس حضرت ابوبکر نے اسی عہد کو برقرار رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طے فرمایا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد یہ عہد ٹوٹ گیا اور عام صدقہ کی طرح ہو گیا۔

یہود کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

۲۹۳۷ حدثنا حميد بن منصور نا سفيان بن عيينة عن سليمان الأحول عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أوصى بثلاث فقال أخرجوا المشركين من جزيرة العرب وأجيزوا الوفد بنحو ما كنت أجيزهم قال ابن عباس وسعيد

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفود سے وہی سلوک کرنا جو میں کیا کرتا ہوں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تیسری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں اسے بھول گیا۔

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأَنْسِيتُهَا

۲۹۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو عَلِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَتْرُكَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عمر نے بتایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ضرور یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا اور اس میں نہیں چھوڑوں گا مگر مسلمان (یعنی مسلمانوں کے سوا جزیرۂ عرب میں کسی کو رہنے نہیں دیا جائے گا۔

۲۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ الْأَوَّلُ تَمَّ۔

احمد بن حنبل، ابو احمد محمد بن عبداللہ اصفہانی، ابوالزبیر حضرت جابر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً اسی روایت کی جبکہ پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔

۲۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي طَيْبَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ بِنَجْرَانَ وَكَاهِنٌ۔

قاسم بن ابی طیبان کے والد ابوطیبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی شہر میں جادوگر نہیں رہ سکتے

۲۹۶۴۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ الْمَغْرِبُ حَرَّمَهَا الْعَرَبِيَّةُ بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْعَرِيشِ إِلَى نَجْرَانَ إِلَى الْبَحْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ سَعِيدٌ وَشَكَّ فِيهِ مَا شَاهَدْتُ الْعَرَبَ أَعْلَمَ مِنْ حَكَمِ الْعَرِيشِ قَالَ قَالَ سَائِلٌ عَنْ هَذَا الْجَلَاءِ أَهُوَ أَنْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَإِنَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ نَهَى عَنْهَا عَنِ الْيَهُودِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يُرِيدُوهَا حِينَ أَجْلَى الْعَرَبَ۔

محمد بن خالد، عبدالرحمٰن اور احمد نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی کہ جزیرۂ عرب یمن کی اون سے مرحلہ تک اور عراق کی جانب عذیب تک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا کسی نے کہا کہ اشہب ابن عبدالعزیز کے حوالے سے آپ کو خبر دیتا ہوں کہ امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر اہل ذمہ کو جلاوطن کیا لیکن تیماء والوں کو جلاوطن نہ کیا کیونکہ تیماء عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے سعید راوی الحریش کی روایت تو میرے خیال میں وہاں کے یہود نے کراس لئے جلاوطن نہیں کیا ہوگا کہ اس جگہ کو عرب کی دین شمار کیا ہوگا۔

۲۹۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ يَهُودَ خَيْبَرَ

ابن سرح، ابن وہب، امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے خیبر اور فدک کے یہودیوں کو جلاوطن کیا۔

باب ۵۲۸ فی اقطاع الارضین وارث الموات وعفو الصدقۃ

کانوں کی زمین کو تقسیم کرنے کا بیان

۳۰۶۱ حدثنا احمد بن یونس نا زهیر نا سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضره فلا یاخذ منه شیئا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک وقت عنقریب آئے گا کہ فرات اپنے خزانوں میں سے سونے کے خزانوں کو ظاہر کر دے گا اور شام اپنے شہروں اور دیناروں کو ظاہر کر دے گا اور مصر اپنے اردبوں اور دیناروں کو ظاہر کر دے گا۔ پھر تم اسی حالت میں آؤ گے کہ جس پر پہلے تھے اس بات کو زہیر راوی نے تین دفعہ کہا اور اس پر حضرت ابوہریرہ کا گواہ شہد اور عون گواہ ہے۔

۳۰۶۲ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فتحتم مصر فاشتروا منها دارا او بیتا او قال بنقا فان ارضها ذهب وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فتحتموها فاتخذوا فیها جندا کثیفا فذلک جند الله بعضه بفسطاط عمصر وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم اهل مصر قد اجمعوا فی مکان فاذا فیه رجل یقال له ابن الوضاح فی کتیبة حمراء فاحملوا علیهم فانکم علی الحق وانی علی الباطل

احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم مصر کو فتح کرو اس میں سکونت اختیار کرو اور اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس وقت والوں نے خط لکھا اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے مال سے بیزار ہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا مال فیئے تمہارے لیے ہے۔

باب ۵۲۹ فی اخذ الجزیة

جزیہ لینے کا بیان

۳۰۶۳ حدثنا العباس بن عبد العظیم نا مسهل بن محمد نا یحیی بن ابی زائدة عن محمد بن اسحق عن حمید بن عبد الرحمن عن ابن ابی نجیح عن عثمان بن ابی سلیمان عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومة فاخذوه فاتوه به فحقن له دمه وصالحه علی الجزیة

عباس بن عبد العظیم، مسہل بن محمد، یحییٰ بن ابوزائدہ، محمد بن اسحق، حمید بن عبدالرحمن، ابن ابی نجیح، عثمان بن ابی سلیمان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو دومہ کے اکیدر کی طرف بھیجا۔ وہ اسے گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لے آئے تو آپ نے اس کا خون معاف فرمایا اور اس شرط پر اس سے صلح کر لی کہ وہ جزیہ ادا کرے گا۔

۳۰۶۴ حدثنا هناد بن السری نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی حازم عن

ابوداؤد نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی جانب

مُعَاذًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ يَأْتُونَ بِالْيَمَنِ.

دلائل دیا تو انہیں حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اس کے برابر معافری کے بنے ہوئے جو یمن کا ایک کپڑا تھا جو وہاں تیار کیا جاتا تھا۔

۱۲۶۵ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نفیلی، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، مسروق حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۲۶۶ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ أَبُو نُعَيْمٍ الْخَلَوِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُدَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا بَعَثَنِي لِيَتَصَافَّ بِي بِالْمَغْرِبِ لَا تَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا تَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ وَإِنْ كَتَبَ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَحْصُرُوا أَبَانَا ثُمَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَيَقُولُ هٰذَا يُخَالِفُ النَّاسَ فِي السِّيَرِ وَأَنْكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يُدْخَلُ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ.

ابراہیم بن مہاجر نے زیاد بن جدیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اگر میں زندہ رہا تو بنی تغلب کے قیدیوں سے سخت جنگ کر کے ان میں قتل کروں گا اور ان کے بچوں کو قیدی بناؤں گا اگر انہوں نے اپنے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان یہ لکھا تھا کہ صدقہ کریں خود ان کے بیٹے بھی قتل۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے امام احمد سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اسے منکر کہتے تھے اور اس کا انکار فرماتے اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ متروک جیسی ہے اور اس حدیث کے منکر ہونے کا بار عبدالرحمن بن ہانی پر ہے ابوعلی کا بیان ہے کہ امام ابوداؤد نے جب ابوداؤد کی کتاب سنائی تو اس حدیث کو نہ پڑھا۔

۱۲۶۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ الْمَدَنِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ الزَّنْجِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالنِّصْفُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَارِيَةِ ثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا فَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِاليَمَنِ

اسحاق بن عبدالرحمن قرشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران والوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ کپڑوں کے دو ہزار جوڑے ادا کریں گے۔ نصف صفر میں اور نصف رجب میں مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے اور تیس زرہ تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہر قسم کے ہتھیاروں میں سے تیس تیس ہیں کے لیے جنگ کو جائی ہے لوٹیں گے اور ان کے واپس لوٹانے تک مسلمان ان کے ضامن ہوں گے جبکہ ان میں کوئی غدر یا حیلہ یا شکنی ہو اور اگر ان کا کوئی گرجا یا

كَيْفَ كَانَ أَمْرُهُمْ أَنْ لَا تَمْنَعُوهُمْ لَهْمًا وَلَا بَيْعًا وَلَا تُؤْجِرُوهُمْ لَهُمْ فَتْنًا وَلَا يَشْتَرُوا عَنْ أَوْ يَبِيعُوا مَا مَالَهُ بُخْلٌ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ أَخْرَجُوا الرِّبَا فَأَبَوْا فَأَذِنَ بِحَرْبٍ فَتَابُوا فَأَخَذُوا رُءُوسَ أَمْوَالِهِمْ.

سود کی کمی بیشی کے کسی بہانہ کی وجہ سے نہ کرو اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز ادھار بیچو جبکہ وہ کوئی بات دل کے خلاف سود کی نہ کی جائے۔ اسمٰعیل راوی نے کہا کہ وہ سود کھانے لگے تھے

باب ۵۴ فی اخذ الجزیۃ من المجوس۔

آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ هَجَرَ عَنْ مَجُوسِ هَجَرَ حَتَّى أَخَذَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ فَارِسَ حَتَّى أَخَذَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ وَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ بَرْبَرٍ حَتَّى أَخَذَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.

۱۲۶۸۔ احمد بن سنان واسطی محمد بن بشر عبدی اسمٰعیل قیس عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب ہجر کے رہنے والے مسلمان ہو گئے تو آپ نے ان سے جزیہ لینا چھوڑ دیا۔ حضرت عمر نے فارس کے آتش پرستوں سے جزیہ لیا یہاں تک کہ حضرت عثمان نے بربر کے آتش پرستوں سے جزیہ لیا۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُجَالَةَ بْنَ عَبْدَةَ يَقُولُ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَخُذُوا الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ مَنْ دَانَ دِينَ الْمَجُوسِ حَتَّى يَدَعَ الرِّبَا فَإِنَّهُ لَا يَأْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَا تَرَكُوا مِنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَأْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَا تَرَكُوا مِنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَأْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَإِنْ أَبَوْا فَآذِنْهُمْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَإِنْ أَبَوْا فَلَا تَقْبَلْ مِنْهُمْ وَلَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَهُمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ وَلَا نِسَاؤُهُمْ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ صُلْحِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

۱۲۶۹۔ احمد بن سنان واسطی محمد بن بشر عبدی اسمٰعیل قیس عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں جزیہ وصول کرنے کا کاتب تھا جزء احنف بن قیس کے چچا تھے جبکہ ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا ان کی وفات سے ایک سال پہلے کہ ہر جادو کرنے والے کو قتل کر دو اور ان مجوسی کے نکاح میں جو محرم ہیں ان میں تفریق کر دو اور مجوسیوں سے جزیہ لو جو دین مجوس کا معتقد ہو یہاں تک کہ وہ سود کو چھوڑ دے کیونکہ اللہ اور اس کا رسول اس کی اجازت نہیں دیتے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے اس کی بھی اجازت نہیں دیتے اور اگر وہ اس سے باز نہ آئیں تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کی اطلاع کر دو اور اگر وہ توبہ کریں تو ان سے قبول کر لو اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان سے قبول نہ کرو اور نہ ان کے ذبیحہ کھاؤ اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کیا جائے اور ان کی صلح کی کوئی چیز نہ کھاؤ یہاں تک کہ وہ اسلام لائیں یا ذلیل ہو کر جزیہ دیں اور عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہ لیا تھا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ وَفْدُ الْمَجُوسِ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَسْلَمُوا عَلَى يَدَيْهِ.

۱۲۷۰۔ محمد بن سلیمان باغندی یحییٰ بن حسان ابوحازم اشجعی یزید بن خصیفہ بسر بن سعید جارود بن معلی علی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص عرفجہ نامی ہجر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو کہ بنی اسد میں سے آتش پرست تھا وہ کہتے ہیں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے صحابہ آپ کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے تھے میں نے اس سے پوچھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْ عَنْ كَلَامِهِ حَرْمَلَةُ فَقَالَ مَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ مِنَ الْأَسْلَمِيِّ.

اللہ اور رسول نے آپ لوگوں کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ کہا: مجھے یاد نہیں ہے کہ کچھ مزید کہا ہو۔ اس نے کہا کہ اسلام یا قتل۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضور نے ان لوگوں سے جزیہ لیا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن کے قول پر عمل کیا اور اسلمی کو چھوڑ دیا اس سے میں نے سنا تھا کہ ہاں۔

پارہ ـــــ ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۳۱ فی التشدید فی جمع الجزیۃ

جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنا

۱۲۷۱۔ حدثنا سلیمان بن داود المھری انا ابن وھب اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر ان ھشام بن حکیم بن حزام وجد علی رجل من القبط فی اداء الجزیۃ فقال ما ھذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا۔

(ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو قبطی پر مال تھا کہ وہ جزیہ وصول کرنے پر لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرتا تھا انہوں نے فرمایا کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

ف۔ حدیث پاک سے اور ساتھ ہی قرآن مجید کی آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنا اور لوگوں کو عذاب دینا جائز نہیں ہے۔ (بخاری)

قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ بیشک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ حکم ہے کہ جہاں تک ہو سکے ظلم سے بچنا چاہیے کیونکہ مظلوم کی دعا اور اس قبولیت کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لوگوں کو تکلیف اور سختی میں مبتلا کرنے والے گویا اپنے ہاتھوں اپنے لئے جہنم کا ایندھن بناتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۳۲ فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفوا بالتجارۃ

ذمی جب مال تجارت لیکر پھریں تو ان سے دسواں حصہ لیا جائے

۱۲۷۲۔ حدثنا مسدد ثنا ابو الاحوص ثنا عطاء بن السائب عن حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابی امہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العشور علی الیھود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور۔

حرب بن عبید اللہ کے نانا جان نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (مال تجارت سے) دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں ہے (کیونکہ ان کے اوپر زکوٰۃ اور حشر دینا لازم ہے)۔

۱۲۷۳۔ حدثنا محمد بن عبید الطنافسی ثنا وکیع عن سفیان عن عطاء بن السائب عن حرب بن عبید اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ و

حرب بن عبید اللہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دسواں حصہ خراج کی جگہ

سلم فهذا له قال فراجع فكان المشورة

۲۷۴۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن نا سفيان عن عطاء عن رجل من بكر بن وائل عن خاله قال قلت يا رسول الله أي قومي قال إنما المعول على أبي بكر والنصارى۔

عطاء نے بکر بن وائل کے ایک شخص سے روایت کی کہ اس کے ماموں جہاں سرخ گزرے ہے۔ یا رسول اللہ کیا میں اپنی قوم سے رسالہ تجارت میں سے ہو سوال حصہ لیا کروں فرمایا کہ سوال حصہ تو صدیق اور نصاریٰ پر ہے۔

۲۷۴۲۔ حدثنا محمد بن إبراهيم البوشنجي نا أبو نعيم نا عبد السلام عن عطاء بن السائب عن حرب بن عبيد الله بن حكيم الكناني عن رجل من بني تغلب قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأسلمت وعلمني الإسلام وعلمني كيف الصدقة في كم تجب الصدقة من كل وكان فيما علمني أن قال لي إذا سلمت إليه فقلت يا رسول الله كما علمتني فخذ حوطتي لا الصدقة آخذ منهم قال لا إنما المعول على النصارى واليهود۔

حرب بن عبید اللہ بن حکیم الکنانی نے اپنے چچا سے روایت کی ہے جو بنی تغلب کے ایک شخص تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسلمان ہو گیا آپ نے مجھے اسلام سکھایا اور سکھایا کہ اپنی قوم کے مسلمانوں سے صدقہ کیسے لوں پھر دوبارہ حاضر ہوا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے سکھایا وہ میں نے یاد کر لیا ماسوائے صدقہ کے کہ کیا میں ان سے اپنی قوم سے ہو سوال حصہ لیا کروں فرمایا نہیں سوال حصہ تو (خراج کی) جگہ پر نصاریٰ اور یہود پر ہے۔

۲۷۴۳۔ حدثنا محمد بن عيسى الطباع نا ابن شبرمة عن أبي المنذر قال سمعت حكيم بن حزام يحلف حلفا أن لا يحلف حلفا فيما بين سارية السلولي قال نزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في ستين أو سبعين من أصحابه فكان صاحب منزل فأسكنا ما شاء الله ثم أقبل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد إن الله أن تذبحوا لنا شاة فتأكلوا من شرنا وتصيبوا من إبلنا وغنمنا ففعلنا فقال النبي عليه السلام فأذن في الناس أن من كان له ذبح فليأت ذبحه ومن كان له غنم فليأت بغنمه فأذن في الناس فجعلوا يأتون بذبحهم وغنمهم فجعل النبي صلى الله عليه

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غیر کے مقام پر اترے اور کہتے ہیں صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے۔ شبر کہ سوار اور ایک مطر دار اور سرکش آدمی تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ کیا آپ کے لیے مناسب ہے کہ آپ ہمارے گدھوں کو ذبح کریں ہمارے بچوں کو کھائیں اور ہماری عورتوں کو چھیڑیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا اسے ابن عوف اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر منادی کر دو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر ایمان والے کے لیے اور نماز کے واسطے جمع ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے تمہیں نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيُكْتَبُ أَنْ لَا أُحَلِّلَ شَيْئًا
هَلْ أَنْ يَكُونَ مَنْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا
إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ
وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ أَنَّهَا
لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ
إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ
إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ

کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر وہی جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے خبردار ہو جاؤ خدا کی قسم میں نے نصیحت کی ہے حکم دیئے ہیں اور بعض چیزوں سے منع کئے ہیں جو کہ اور بھی قرآن کریم کی طرح ہے بلکہ وہ قرآن سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ جائز نہیں رکھا ہے کہ اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہو جاؤ مگر اجازت سے نہ ان کی عورتوں کو پیٹنا اور جو پھل کھانا ان پر لازم نہیں ٹھہرایا جب کہ تمہیں وہ دے دیا کریں جو ان پر لازم آتا ہے۔

ف حلال حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن اس کے اختیار دینے سے حضرت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ اختیار حاصل رہا ہے وہ حضرات حق تعالیٰ کے حکم دینے یا وحی نبوت سے دیکھ کر بتا دیا کرتے تھے کہ فلاں چیز سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تمام حرام چیزوں کی فہرست تو قرآن مجید میں بھی نہیں ہے لہٰذا یہ سمجھنا کہ حرام صرف وہی چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرما دیا ہے سمجھنا اور کہنا سراسر غلط ہے کیونکہ ان سے بہت زیادہ چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرام قرار دیا ہے اور انہیں بھی حرام مان کر ان سے احتراز و اجتناب کرنا ضروری ہے۔ انہیں غیر سے حرام و ناجائز سمجھنے کے لیے اس اختیار کو تسلیم کرنا یا ایسی چیزوں کے بارے میں بھی کسی کی جانب تحلیل و تحریم کی نسبت کرنا خلاف شرع بتانا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تمام امور قرآن کریم سے تصریحاً ثابت ہیں۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے اختیارات کا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ
مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ
يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ
الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور طوق کہ جو ان پر پڑے تھے اتارے گا۔

(۱۵۷:۷)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے محبوب کی طرف خود بھی تحلیل و تحریم کی نسبت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ حضور کا وہ اختیارات ہیں جو اپنے محبوب لوگوں کے لیے ہمیشہ استعمال کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا اور ان کے ماننے والوں کے لیے ان حضرات کو کھول کر بتلا دیا گیا ہے کہ یہ خدا کے دیئے ہوئے اختیارات ہیں ہر قسم کی رحمت سے انہیں بچانے کی اہلیت سے پوری طرح مالا مال کر دیا گیا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سلسلے میں ارشاد گرامی قرآن کریم نے یوں نقل فرمایا ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

اور تصدیق کرتا ہوا اس کی جو میرے آگے ہے توریت کی اور اس لئے کہ حلال کر دوں تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی

لو انحمل کو اللہ سے ملنا اور میرا حکم ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تحلیل یعنی حلال قرار دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی اور قرآن مجید نے اسے نقل فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرات انبیائے کرام کو اللہ تعالیٰ تحلیل و تحریم کا اختیار عطا فرماتا ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی وحی کے مطابق خدا داد صلاحیت سے جان پہچان کر ستھری چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دیا کرتے تھے۔ جس طرح عام انسان اچھی رنگ کی چیزوں کو گندی رنگ کی چیزوں سے الگ کر لیتے ہیں اسی طرح حضرات انبیائے کرام اپنے اور نبوت سے دیکھ کر ستھری اور گندی چیزوں میں امتیاز کر کے انہیں حلال و حرام قرار دیا کرتے تھے اس خصوصیت کا اعتماد منصب نبوت سے ہونا ہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۷۔ حدثنا مسدد و سعید بن منصور بمعناہ قالا ثنا ابو عوانۃ عن منصور عن ہلال عن رجل من ثقیف عن رجل من مزینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقاتلون قوما فتظہرون علیہم فیتقونکم بأموالہم دون انفسہم وابنائہم ثم قال سعید فی حدیثہ فیصالحونکم علی صلح فلا تصیبوا منہم شیئا فوق ذلک فانہ لا یصلح لکم۔

مسدد، سعید بن منصور بواسطہ ابوعوانہ، منصور، ہلال ثقیف کا ایک آدمی بواسطہ ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تم ایک قوم سے لڑو گے اور ان پر غالب آ جاؤ گے پس وہ اپنے آپ کو تم سے بچائیں گے اپنی جانوں اور اولادوں کے ذریعے سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ پھر تم سے ایک بات پر صلح کریں گے۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے کہ اس سے زیادہ ان سے کوئی چیز واپس نہ لینا کیونکہ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔

۱۲۷۸۔ حدثنا سلیمان بن داود المہری انا ابن وہب حدثنی ابو صخر یعنی حمید بن زیاد المدنی ان صفوان بن سلیم اخبرہ عن عدد من ابناء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن آبائہم دینۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من ظلم معاہدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ فاخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجہ یوم القیامۃ۔

سلیمان بن داود مہری، ابن وہب، ابوصخر حمید بن زیاد مدنی، صفوان بن سلیم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے صاحبزادوں سے انہوں نے اپنے دادا والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! جس نے کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کیا اس کے حق میں کمی کی یا اسے کسی ایسے کام کی تکلیف دی جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اس سے لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑوں گا۔

باب ۵۳۔ فی الذمی یسلم ہل علیہ جزیۃ

ذمی اگر مسلمان ہو جائے تو کیا اس سال کا جزیہ بھی دیگا

۱۲۷۹۔ حدثنا عبد الملک بن الحاکم الحجبی ثنا ابو زہیر عن قابوس عن ابیہ عن ابن عباس

قابوس کے والد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی مسلم جزیۃ۔

۲۸۰۱ حدثنا محمد بن کثیر قال سفیان عن لکم فقال اذا اسلم فلا جزیۃ علیہ۔

باب ۵۳۔ فی الامام یقبل هدایا المشرکین

۲۸۱۱ حدثنا ابوتوبۃ الربیع بن نافع قالا ثنا معاویۃ یعنی ابن سلام عن زید انہ سمع ابا سلام قال حدثنی من سمع فضالۃ بن عبید قال کنت لا اصوب رجل الا صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کان لک شیء کنت اتانا الرجل فان رایت ان یسلم اخذ اللہ تعالی ذلک وان یقتل یکفک اللہ تعالی فقال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَإِذَا أَصَابَتِ الْغَنَائِمُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا حَكَمَ اللَّهُ تَعَالَى
فَأَوْفَى لِي غُنْمَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَفِ أَنْتَ وَ
أُمِّي إِنِّي أَشْرَكْتُ الَّذِي شَرَكْتَ بِهِ مِنْ
فِي كِتَابِكَ وَكُنْ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكَ فَإِنِّي
وَلَا أَحَدٌ مِنْ عَشِيرَتِي حَتَّى تَأْتِيَ
إِلَى بَعْضِ هَذِهِ الْأَعْرَابِ الَّذِينَ فَكَّ اسْتَوْا
حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ تَعَالَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا يَنُوبُ فِي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ
مَنْزِلِي وَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَبَيْضَتِي
وَمَا مَعِي حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقْتُ مِنْ هَيْئَتِي
أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا لَا أَسْكُنُ يَسْتَوِي سَيْفِي
وَيَقُولُ لِي جَبْرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ تَطْلُقْ حَتَّى أَتَيْهِ وَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ
مَكَّةَ عَلَيْهِنَّ لَمَّا لَهُنَّ فَلَمَّا سَمِعْتُ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْيَخْتُ
فَتَحَمَّلَ اللَّهُ تَعَالَى بِفَضْلِهِ ثُمَّ قَالَ
أَنَّهُ خَازِنٌ كَأَشَدِّ الْمَلَائِكَةِ الْأَرْبَعِ فَقُلْتُ
بَلَى قَالَ إِنَّ لَكَ مِنْ مَا قُلْتَ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ
عَلَيْهِنَّ كَسْيَةً وَطَعَامًا أَحْمِلُ إِلَى أَهْلِهِ
فَذَلِكَ مَا فِيهِنَّ مِنْ مَا قُلْتَ وَبَيْنَهُ فَفَعَلْتُ
ثُمَّ أَتَيْتُ حَتَّى أَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
وَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ
مَالِكَ مَلَكَ فَقُلْتُ فَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ خَيْرٍ
فَمَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفَضَلْتَ شَيْئًا مِنْهُمْ فَإِنَّ
أَظُنُّ أَنَّ لَمْ يَخْفَ بِسُؤَالِي لَسْتُ بِدَاخِلٍ
مَنْزِلِي مِنْ أَهْلِي شَيْءٌ وَخَفِيَ عَنْهُ فَقُلْتُ

مال جب آپ پر قریش سے فتح کا حکم ہوا تو آپ نے مجھ سے اس کا قرض لیا کہ
مال اس نے میرے لیے جو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے آپ کے لیے ہے کہ آپ
استعمال نہیں کریں گے اور جانے کا ارادہ نہیں ہے تو اس
جانے کو مجھ سے لے لیا ہے لہٰذا آپ مجھے اجازت مرحمت
فرمائیں کہ مسلمانوں کے کسی قبیلے میں چلا جاؤں یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا دیتا
فرماتے ہیں یہ سن کر آپ نے مجھے اجازت دے دی اور
مال اپنے ساتھ لے کر چلا یہاں تک کہ جب اپنی آخری
منزل پر پہنچا تو اپنی تلوار اور زرہ اور خود اور جو کچھ
ہتھیار اپنے پاس تھے سب کو درست کیا پھر جب اپنی
حالت پر مطمئن ہو گیا تو میں نے چاہا کہ چلا جاؤں
اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا جو مکہ کے
قریب سے آیا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تجھے بلایا ہے میں نے کہا بہت اچھا جب میں
آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اپنے
مال کے بارے میں کیا ارادہ کیا ہے میں نے کہا
کہ میں نے اپنا قرض وصول کر لیا ہے اور جو کچھ
اس میں تھا اس کو لے لیا ہے اور اب میرا کوئی قرض
باقی نہیں ہے فرمایا کہ تو نے اس کے بارے میں
اچھا کیا ہے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں
تیرا کوئی قرض نہیں ہے فرمایا کہ تو نے اس کے
بارے میں

صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَدَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مِنِّي كَرِيمًا أَتَانَا أَحْفَبَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ وَفَضَّ الْحَرِيمَ حَتَّى إِذَا صَلَّى لَعَمْ يَبْقَ مِنَ الْفَرْجَانِ قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاكَ اللهُ يَا رَسُولَ اللهِ كَبَّرَ وَحَمِدَ اللهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يَبْلُغَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ مَالٌ لَمْ أَبْرَحْ حَتَّى إِذَا أَدَّاهُ فَسَكَتَ عَلَى مَرَاتٍ حَتَّى أَنْ يَبْقَى مِنْ هَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ

نے مسجد میں رات گزاری اور پوری حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو مجھے بلا کر فرمایا۔ تم نے بچے ہوئے مال کا کیا بنایا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے اسے جمع کر دیا ہے۔ آپ نے تھوڑی دیر انتظار کیا اس لشکر والے کیا آپ کو نظر آتا کہ اس مال کی موجودگی میں کہیں وصال نہ ہو جائے۔ پھر میں آپ کے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے، ہر زوجہ مطہرہ کو سلام کیا یہاں تک کہ اپنی خوابگاہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ یہ پوری حدیث اس کے متعلق ہے جسے میں نے بیان کیا۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الطَّحَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَحَيْوَةَ قَالَ حَيْوَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هِيَ قَوْلُهُ مَا يَغِيظُ عَلَيَّ فَعَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَتْهُ نَبَاهُ

محمد بن خالد طحان سلیمان بن بلال نے بھی اپنی اسناد کے ساتھ اسے معاویہ سے روایت کیا۔ حیوہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ میرے قرض ادا کر دے گا وہ کس بات پر مجھ پر غصہ ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کچھ نہ فرمایا اور اس سے میرے دل میں رنجش ہوا۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ نَا عُثْمَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْلَمْتُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْرِ الْمُشْرِكِينَ

یزید بن عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سرخ رنگ گھوڑے پر پیش کی فرمایا کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکوں کے تحائف سے منع فرمایا گیا ہے۔

باب ۵۳ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ

کسی کو قطعۂ زمین بخشنا

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرموت میں ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا۔

ف حاکم وقت اگر اپنی رعیت میں سے کسی کے کام سے خوش ہو کر اسے کوئی جاگیر یا قطعہ زمین وغیرہ انعام کے طور پر دے تو ایسا کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔ اسے اقطاع کہتے ہیں جو لوگوں کی آباد کاری کے لیے سرانجام دینے کی جانب اشارہ ہے

تحریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا الْجَمِيعُ ابْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَابْنِ بُرَيْدَةَ بِإِسْنَادِهِ بِذَلِكَ

حفص بن عمر ربالی بن مطر نے علقمہ بن وائل اور ابن بریدہ سے اپنی اسناد کے ساتھ حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا أَعْيُنُ وَقَالَ لَعَلَّ عَيْنَكَ أَنْ يَبْدُوَ لَكَ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک مکان کے لیے کان کے ساتھ زمین کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں امید ہے دل لگا تمہیں اچھا دکھائی دے گا۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَيَّةَ أَوِ ابْنَ حَيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفَرْعِ وَبِلَالٌ الْمَعَادِنُ لَا يُكَلِّفُهَا إِلَّا الرَّكْبُ إِلَيْهِ

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کتنے ہی حضرات سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبلیہ کی کانیں عطا فرمائیں جو قرع کے علاقہ میں ہیں۔ ان کانوں سے آج کے دن تک صرف زکوٰۃ ہی وصول کی جاتی ہے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ جَدُّهُ قَالَ الْعَبَّاسُ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ كَثِيرٌ الْعَبَّاسِيَّ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا حَيْثُ يُصْلِحُ الزَّرْعَ مِنْ قُدُسٍ وَلَمْ يُعْطِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَقْطَعَهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ كَثِيرٌ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَحَيْثُ يُصْلِحُ الزَّرْعَ مِنْ قُدُسٍ وَلَمْ يُعْطِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ فَسَأَلْتُ

کثیر بن عبداللہ عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبلیہ کی کانیں عطا فرمائی ہیں جو بلندی اور پستی والی اور قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین ہیں۔ جبکہ کسی مسلمان کا آپ کو حق نہیں دیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ تحریر لکھ دی تھی یہ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی تحریر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانیں عطا فرمائی ہیں جو بلندی اور پستی والی اور قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین ہیں اور کسی مسلمان کا انہیں حق نہیں دیا۔ نیز ابواویس۔ کثیر بن زید مولیٰ بنی دیل بن بکر بن کنانہ اسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مانند

قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

۲۸۹۱ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ مَا تَسْطُرُ مَرْوَانُ يَعْنِي كِتَابَ خُطْبَتِهِ إِلَّا بِنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ مَا أَدَعُ شَيْئًا عَلَيْهِ كَانَ يَفْعَلُهُ فِيمَا مَضَى فَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ أَنَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلَاثَةً مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ أَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ أَوْ قَتَلَ لِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ فَفَرَضَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ عَانَدَ اللهَ وَخَالَفَهُ وَمَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ فَفَرَضَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ عَانَدَ اللهَ وَخَالَفَهُ وَمَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ فَفَرَضَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ عَانَدَ اللهَ وَخَالَفَهُ

۲۸۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَوْفٍ حَدَّثَهُمْ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ لَمَّا قَفَلَنِي أَبِي مِنْ سَلَّةَ بْنِ خُمَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ خُمَيْرٍ قَالَ أَتَى الْمُتَوَكِّلُ بْنُ هِيَاضٍ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْيَوْمَ يَسْأَلُ بَعْضُهُمْ

حسین کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقطعہ کی تحریر کو کئی مرتبہ پڑھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے کئی حضرات نے حدیث بیان کی، حمید بن ہلال، ابوالعالیہ، کثیر بن عبداللہ ان کے والد سب نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی بلند و پست کا مقطعہ دیا۔ ابن السکن نے کہا کہ جس میں وادی القصب کی پہاڑ کی قابل زراعت زمین بھی ہے حضرت بلال بن حارث کے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں، تحریر کردی تھی اس مقطعہ کی تحریر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو عطا فرمایا اور قبلیہ کی بلند و پست کا کہ اس میں وادی القصب کی پہاڑ کی قابل زراعت زمین ہے آپ نے اس میں کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا۔ طاؤس، اور ابن ذیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی۔ ابن السکن نے یہ بھی کہا کہ وہ تحریر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی تھی۔

محمد بن سعید مصلی، محمد بن متوکل عسقلانی، احمد بن یحییٰ بن فارس بالفاظ ان کے والد سب نے شعیب بن اسحاق، حسن بن قزعہ شیر، ابوالمتوکل بن عبداللہ سلمی حضرت ابیض بن حمال سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نمک کا مقطعہ کردیا۔ ابن متوکل نے کہا کہ جب آپ نے ان کے لئے مقطعہ کردیا۔ جب وہ واپس ہوئے تو مجلس والوں میں سے ایک نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کس چیز کا

فَقَطَعَهَا أَنَّ فُلَانًا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَرَى مَا قَطَعْتَ لَهُ إِلَّا مَا يَسُدُّ الْمَوْلَ قَالَ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَمْوَالِ قَالَ مَا لَمْ تَبْلُغْ جَمَاعَةً وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَجْمَاعَ الْإِبِلِ.

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ فِي أَجْمَاعِ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُتَفَرِّقَةً وَتُرْعَى بِاللَّيْلِ وَيُصْلِي سَائِقُهَا.

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ نَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ لَهُ كَتَبَ لِي حِمَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ كَرَمٌ يَعْنِي بِحِمَاهُ الْأَرَاكِ الْكَرَمَ الَّذِي فِيهَا الْوَرَمُ الْمُحِيطُ بِهَا.

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ الْمُنْتَابِ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا الْمَدَائِنِيُّ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ عَنِّي وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَقِيعًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي جَبَلِ يَنْبُعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَغْنَمْ فَجَعَلَ صَخْرٌ حِينَئِذٍ عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْعَصْرَ حَتَّى يَئُوبَ مَالِي وَأَهْلِي وَأَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

منقطع ہے؟ آپ نے فرمایا: ہمیں تیار پانی عطا فرمادیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان سے وہ واپس لے لی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو اتنا ہے کہ اونٹوں کی پیاس بجھ جائے فرمایا کہ جہاں اونٹ نہ پہنچ سکیں۔ ابن المتوکل کا بیان ہے کہ جو چراگاہ اونٹوں سے محفوظ ہو۔

ہارون بن عبداللہ نے محمد بن حسن مخزومی سے روایت کی ہے کہ چراگاہ اونٹوں کے قدم نہ پہنچ سکیں کیونکہ حادثہ اپنے سر کی بلندی تک کھاتے ہیں جبکہ اسے بچایا جاسکتا ہے جو اس سے اوپر ہو۔

محمد بن احمد قرشی، عبداللہ بن زبیر، فرج بن سعید ان والد ثابت ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیلو کے درختوں کی چراگاہ کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پیلو کے درختوں کی چراگاہ نہیں ہوتی۔ عرض کی کہ پیلو کے درخت جو میرے مکیت میں ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیلو کے درختوں میں چراگاہ نہیں ہوتی۔ ابوعبید کا بیان ہے کہ حدیث میں مذکور حمی سے مراد وہ درخت ہیں جنہیں روک کر اس لیے رکھا جاتا ہے کہ ان کی لکڑی کام میں لائی جائے۔

عمرو بن خطاب ابوحفص بصری، ابان، اعمش، عبداللہ بن ابوحازم، حصین بن ابوحازم کے والد صحابی ہیں انہوں نے اپنے والد صحابی حضرت صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع سے جہاد کیا جب یہ خبر حضرت صخر نے سنی کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کے لیے چل پڑے۔ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کیے بغیر لوٹ گئے ہیں تو حضرت صخر نے اللہ کے عہد اور وعدہ پر کہا کہ اس قلعے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر نہیں آئیں گے۔ پس یہ ان لوگوں سے جدا نہ ہوئے

عليه وسلم فلم يزالوا به حتى قالوا اعلى بحكم
رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكس رأسه
فنظر إليهم فقالوا إن رضينا قضاءك لنتركن محمدا
يا رسول الله وأصحابه وإن قضاءك لنا أن نقتلهم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذلك
حكمي فمن حكم عليه وجدت في رحله فقضاؤه
فقتل فقال لهم خيرا فقال أنتم منا
بمنزلة أبنائنا فما بالكم تقبلون علي بهذا
فقال يا نبي الله إنا نعطيه على الإسلام
فكره ذلك وقال إن نفرا من قومه
جاءوا مسلمين فسألوني أموالهم
فخيرتهم بين أموالهم وبين سبيهم
فقال إن صخرا لا يرضى منك
بهذا حتى تعطيه كل شيء
المسلمون عندك فقال يا صخر إن القوم
إذا أسلموا أحرزوا أموالهم ودماءهم
إلى المسلمين فتخلى عنهم فأتوا رسول
الله صلى الله عليه وسلم فأسلموا فخيرهم
كما خيرتهم فاختاروا أبناءهم
ونساءهم فقال يا نبي الله ما رأيت
كاليوم رجلا أعطى قوما ما
أعطيتهم ثم خيرهم إلا كان
نظره فيما يصنع إلا أنه قد
أصبح لا يدري أغنيمة أصاب أم
أن يدعو له الناس فأتوا فقالوا
إنه لم يصبر الصلاة فأتوا فقال
إنه لم يصبر الصلاة فأتوا فقال
يا صخر إن القوم إذا أسلموا
أحرزوا أموالهم ودماءهم فما
حملك على الغدر
فقال لكزه يا نبي الله ولهزه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعنزة
فإنه لمن أشد حبة من أهل
المدينة وأهل البادية و
أشدهم أمة۔

۲۹۲۔ حدثنا سليمان بن داود المهري

یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آئے پس حضرت سعد نے آپ کے لیے کہا اے اللہ بیشک یہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے حکم پر اترآئے ہیں۔ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور وہ گھوم سکتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اس کے لیے کہ جس کے متعلق میں نے فیصلہ کیا ہے۔ اس کا فیصلہ تمہارے حکم کے لیے ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے جس کے متعلق میں نے فیصلہ کیا ہے۔ اس کا فیصلہ اس کے گھٹنوں اور درمیان میں برکت عطا فرمائے۔ وہ لوگ حاضر ہوئے تو حضرت سعد نے ان کے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا کہ ان کی حضرت نے میری پھوپھی کے لیے تعریف کی ہے۔ پس وہ اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اسلام قبول کر لیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا۔ پس ان کی بھی ہمیں مدد چاہیے چنانچہ انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ نضر بن کریم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بنی سلیم کے بچے کے متعلق روایت ہے جو اسلام کے نام سے پالے گئے تھے جنہیں کہ پھر وہ گئے تھے۔ عمر بن کثیر نے کہا اے ابو عبداللہ مجھے خبر ہے کہ اس شے پر رہنے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا ان سے ان بچوں کے لیے جو بنی سلیم نے اسلام کے لیے پالے تھے حضرت عمر کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ان کا حصہ ہمیں دیا جائے۔ انہوں نے انکار کیا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ ہم اسلام قبول کر کے حضرت عمر کے پاس گئے کہ ہمارا حصہ ہمیں دیا جائے لیکن انہوں نے انکار کیا۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ وہ اسے عزیز جب لوگ اسلام قبول کر لیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو بچا لیا۔ ان لوگوں کو ان کا حصہ دے دو۔ پس انہوں نے کہا اے اللہ کا رسول! بھلا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ کیا چیز دیکھی کہ اس وقت تنگ دلی سے سریع ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے لے لی اور بشیر بھی لے لیا گیا۔

۲۹۲۔ حدثنا سليمان بن داود المهري — عبدالعزیز ابن ابی الربیع جہنی نے اپنے والد سے

أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ قَامَ هُنَيْئَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَجَعَلُوهُ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مِنْ أَهْلِ ذِي الْعَرْوَةِ فَقَالُوا بَلْ وَرَاءَهُ بِمِائَةٍ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُهُ الْبَحْرَ فَأَبَى فَأَعْطَيْتُهُ الْبَرَّ فَأَبَى فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ كُلِّهِ

روایت کی ہے کرتی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بستی میں صحیح کی جگہ پر درخت کے نیچے اترے۔ تین روز ٹھہرے اور تبوک کی جانب روانہ ہو گئے۔ رحبہ کے مقام پر جہینہ کے لوگوں سے فرمایا۔ یہ کس قبیلہ کے لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ جہینہ کی شاخ بنو رفاعہ ہیں۔ فرمایا کہ میں نے بنو رفاعہ کا مقطعہ دیا انہوں نے اسے تقسیم کر لیا۔ بعض نے اپنا حصہ بیچ دیا اور بعض نے رکھ لیا۔ اس میں کاشتکاری کی پھر میں (ابن وہب) نے ان (سبرہ) کے والد ماجد عبدالعزیز سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور بعض حصہ بیان نہ کیا۔

۱۲۹۵ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ آدَمَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا

حسین بن علی یعنی بن آدم، ابوبکر بن عیاش، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں کا حضرت زبیر کو مقطعہ دیا تھا۔

ف: حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حواری یعنی جانثار ساتھی اور عشرہ مبشرہ سے تھے جن کی طرف نصیب حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی تھی۔ ان بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذی النورین، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت طلحہ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت حمزہ سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی بہن حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے تھے۔ ان کا شمار سابقین اولین میں ہے نوعمری ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور تمام غزوات میں شریک رہ کر دادِ شجاعت دی۔ راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار حضرت زبیر نے اٹھائی اور سب سے پہلے تیر حضرت سعد بن ابی وقاص نے چلایا۔ ان کا رنگ گندمی، قد میانہ، جسم معتدل اور داڑھی ہلکی تھی۔ مسلمانوں کی امداد کے لئے غزوہ بدر میں جن فرشتوں کا نزول ہوا وہ حضرت زبیر ہی کی وضع قطع میں آئے تھے۔

جنگ جمل کے وقت حضرت زبیر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ساتھ دیا۔ میدان کارزار گرم تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں معروف بیکار دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور ایک قرآن رسالت یاد دلایا۔ حضرت زبیر نے اسے سنتے ہی جنگ سے ہاتھ اٹھا لیا اور واپس مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ راستے میں عبداللہ بن جرموز یا عمیر بن

جو حضرت عمر کی طرف سے بحرین کے عامل تھے شہید کر دیا گیا۔ ۱۰ جمادی الاول ۲۳ھ مطابق ۱۰ نومبر ۶۴۳ء کی رات کو یہ حادثہ پیش آیا۔ اس وقت حضرت زبیر کی عمر ۶۷ سال تھی۔ اس حساب سے دیکھیں تو ہجرت کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۱۵ سال بنتی ہے۔ اس لحاظ سے ان کا ہجرت کے وقت حضرت زبیر کے عمر میں کی اٹھائیس منزلیں طے کر لی تھیں۔ علاوہ ازیں دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ولادت ۱۰ھ میں ہوئی تھی۔ اس طرح ان کی عمر ۱۳ سال بنتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۹۰۶۔ حدثنا حفص بن عمر ومسدد المعنى قالا ثنا هشيم عن منصور عن مجاهد عن عبد الله بن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم او هاجهم وجبريل معك قال وقال مسدد عن منصور عن مجاهد عن عبد الله بن الزبير عن حسان بن ثابت قال استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا في الصلح مرتين او ثلاثا فقال سهيل بن عمرو هذه واحدة لعلك ان تجيء بها من بعد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء الله بالاسلام فليس بيننا وبينكم الا السيف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم او هاجهم وجبريل معك وقال مسدد عن منصور عن مجاهد عن عبد الله بن الزبير عن حسان بن ثابت قال استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا في الصلح مرتين او ثلاثا فقال سهيل بن عمرو هذه واحدة لعلك ان تجيء بها من بعد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء الله بالاسلام فليس بيننا وبينكم الا السيف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم او هاجهم وجبريل معك

عبداللہ بن زبیر حسان بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا: ان کی ہجو کرو یا ان کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔ مسدد نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے حسان بن ثابت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی درخواست کی دو یا تین مرتبہ۔ سہیل بن عمرو نے کہا: یہ ایک مرتبہ ہو گئی، شاید تم بعد میں پھر آؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اسلام کو غلبہ دیا ہے، اب ہمارے اور تمہارے درمیان صرف تلوار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا: ان کی ہجو کرو یا ان کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔ مسدد نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے حسان بن ثابت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی درخواست کی دو یا تین مرتبہ۔ سہیل بن عمرو نے کہا: یہ ایک مرتبہ ہو گئی، شاید تم بعد میں پھر آؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اسلام کو غلبہ دیا ہے، اب ہمارے اور تمہارے درمیان صرف تلوار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا: ان کی ہجو کرو یا ان کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

۲۹۰۷۔ حدثنا حفص بن عمر النمري حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن البراء قال لما كان يوم الأحزاب وخندق على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض لهم صخرة في الخندق فقالوا نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقا فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا أهيل أو أهيم فقلت ائذن لي يا رسول الله إلى البيت فقلت لامرأتي رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ما كان في ذلك صبر فعندك شيء قالت عندي شعير وعناق فذبحت العناق وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم والعجين قد انكسر والبرمة بين الأثافي قد كادت أن تطعم فقلت طعيم لي فقم أنت يا رسول الله ورجل أو رجلان فقال كم هو فذكرت له فقال كثير طيب قال قل لها لا تنزع البرمة ولا الخبز من التنور حتى آتي فقال قوموا فقام المهاجرون والأنصار فلما دخل على أم بشر قالت ويحك جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمهاجرين ومن معهم ومن عندهم فقلت هل سألك فقال ادخلوا ولا تضاغطوا فجعل يكسر الخبز ويجعل عليه اللحم ويخمر البرمة والتنور إذا أخذ منه ويقرب إلى أصحابه ثم ينزع فلم يزل يكسر الخبز ويغرف حتى شبعوا وبقي بقية قال كلي هذا وأهدي فإن الناس قد أصابتهم مجاعة

براء بن عازب کہتے ہیں کہ جب غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کھودی گئی تو صحابہ کرام کے سامنے ایک چٹان آ گئی۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اطلاع دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں ابھی آتا ہوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ ہم تین دن سے کچھ نہیں چکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لی اور ضرب لگائی تو وہ ریت کا ٹیلہ بن گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت دیجیے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ صبر نہیں ہو سکتا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: ہمارے پاس جو اور بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور اس نے جو پیسے۔ ہم نے گوشت ہانڈی میں ڈالا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر رکھی جا چکی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ہاں تھوڑا سا کھانا ہے، آپ تشریف لائیں اور ایک یا دو آدمی اور لائیں۔ آپ نے پوچھا: کتنا ہے؟ میں نے بتایا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا ہے۔ کہا: اپنی بیوی سے کہو کہ ہانڈی اور تنور سے روٹی نہ اتارے جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا: اٹھو۔ مہاجرین اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب میں ام بشر کے پاس آیا تو اس نے کہا: تیرا برا ہو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور ان کے ساتھ والوں کو لے کر آ رہے ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ نے پوچھا تھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اندر آ جاؤ اور ایک دوسرے پر گرو نہیں۔ آپ روٹی توڑتے اور اس پر گوشت رکھتے اور ہانڈی اور تنور سے ڈھانپ دیتے۔ پھر جو لیتے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیتے۔ پھر ہانڈی اتارتے اور روٹی توڑتے اور گوشت نکالتے یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا اور کچھ بچ گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کھاؤ اور ہدیہ بھیجو کیونکہ لوگوں کو بھوک لگی ہوئی ہے۔

۲۹۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد الحذاء ح وحدثنا ابن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران لا أدري ذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بعدكم قوما يخونون ولا يؤتمنون ويشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین میرا زمانہ ہے، پھر جو اس کے بعد آئیں گے، پھر جو اس کے بعد آئیں گے۔ عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خیانت کریں گے اور امین نہیں ہوں گے، گواہی دیں گے اور گواہ نہیں بنائے جائیں گے، نذر مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔

عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَحْتَظِرُونَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جو ایسے پانی تک پہنچ جائے جس تک کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ اسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیریں لگاتے ہوئے چل دیئے۔

۱۲۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا خَالِدٌ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ فَجَرَى حَتَّى قَامَ ثُمَّ أَرْسَلَ فَرَسَهُ بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو مقام دیا کہ جہاں تک ان کا گھوڑا پہنچ جائے۔ پس ان کا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے کوڑا پھینکا تو کوڑا پہنچنے تک کی جگہ انہیں عطا فرمادی۔

باب ۵۲ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا

۱۲۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

ہشام بن عروہ کے والد صاحب نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور ظالم رگ کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

۱۳۰۰ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ فَلَقَدْ حَدَّثَنِي الَّذِي حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الْآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُ النَّخْلِ بِالْفُؤُسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا۔

یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین آباد کی وہ اسی کی ہے اور اسی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے اس حدیث کے ایک راوی نے بتایا کہ وہ شخص اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگا دیئے تھے۔ آپ نے زمین والے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اس کی ہی زمین ہے اور درخت والے کو حکم دیا کہ اپنے درختوں کو اس کی زمین سے نکال لے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان درختوں کی جڑوں پر کلہاڑیاں ماری جا رہی تھیں حالانکہ وہ لمبے درخت ہو گئے تھے لیکن سب وہاں سے نکال لیے گئے۔

وہب کے والد صاحب نے ابن اسحٰق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم سے روایت کیا مگر اس میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی

حَتَّى أَتَاهُ فَقَالَ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الَّذِي كَلَّمَهُ أَوَّلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكَ مِنْ بَعْدِي فَمَا كَانَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَهُوَ لِرَسُولِهِ خَاصَّةً وَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ أَرْضَ مُسْلِمٍ فَتَقْهَرَهُ عَلَيْهَا

تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا اور میرا غالب گمان ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو رخصت کر دیا جو آپ سے گفتگو کر رہا تھا پھر اس شخص کو کہتے ہوئے سنا جو آپ کے قریب تھا اور جس نے پہلے گفتگو کی تھی اور میرا غالب گمان ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جب انہوں نے اس شخص کو رخصت کرتے ہوئے سن

أبي حسين بالتابعين قال قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بخط يده كتبه لنا في وادي القرى إذا أتى حويطب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحرضوا له حرضا فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحرضوا له فمر وادي القرى فقال للمرأة أحرضي له حرضا فقالت يا رسول الله إنه ليس بها ماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عادت وهي كذا فهي لك فكتب له بعجز هذا قال فلقيتها وادي القرى قال للمرأة أكرمي له حرضك فقالت عشرا أو سبعا فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني مستعجل فمن أراد منكم أن يستعجل معي فليستعجل

وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی اس نے کہا حتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ فرمایا۔ پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا حساب کرنا۔ پھر ہم تبوک پہنچ گئے تو نبی کے بادشاہ نے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک سفید خچر بھیجا۔ آپ نے اس کے لیے لکھ دیا۔ پھر جب اور اس کے ملک کی سند تحریر لکھ دی جب ہم وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا جو اپنے باغ میں تھی کہ کتنے پھل ہوئے؟ اس نے کہا کہ دس وسق جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ پہنچنے کی جلدی کرتا ہوں جو میرے ساتھ جلدی کرنا چاہے وہ جلدی کرے۔

۱۳۰۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن حميد بن قيس الأعرج عن مجاهد قال قال لي ابن عباس ألا أريك امرأة من أهل الجنة قلت بلى فأشار إلى امرأة سوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني أصرع وإني أتكشف فادع الله لي قال إن شئت صبرت ولك الجنة وإن شئت دعوت الله أن يعافيك قالت أصبر فقالت إني أتكشف فادع الله لي أن لا أتكشف فدعا لها

تحیم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عثمان کی دو بیویاں حاضر ہوئیں اور ان کے پاس حضرت عثمان کی دیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ان کی کچھ رقم تھی جو اپنے گھر والوں کی طرف سے پیش کر رہی تھیں کہ ان سے وصول کر لی جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ صحابہ میں سے ان کے گھر والوں کی طرف لوٹا دی جائے۔ پس ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب ان کا گھر صرف ہے ہیں ان کی ادائیگی کے لیے مدینہ نہیں جاتا۔

خراجی زمین میں رہنے کا حکم

۱۳۰۷۔ حدثنا هارون بن معروف بن عبد الله ثنا ابن وهب أخبرني ابن لهيعة عن عبد الله بن هبيرة عن أبي تميم الجيشاني عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ہارون بن معروف بن عبداللہ، ابن وہب، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ہبیرہ، ابوتمیم جیشانی، ابوعبدالرحمن حبلی، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے اوپر جزیہ مقرر

عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ بِبَيْتِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الصَّخْرِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حُبَيْشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا بِجَزِيرَتِنَا فَقَدِ اسْتَحَلَّ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ وِعَاءَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ.

قَالَ فَتَمِيمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَسْمَعُ حَدِّثْ بِهِ فَقَدْ كَتَمْتُهُ قَالَ فَإِذَا فَرَغْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا فَرَغَ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْمُطَلَسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَنَا فِي بَيْتٍ مِنَ الدَّارِ حَتَّى سَوَّمَ لِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الَّذِي لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ.

بَابٌ ۵۳۸ فِي الْإِمَامِ يُقْطِعُ الْأَرْضَ يُحَوِّطُهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ أَرْضًا يُحْمِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَى النَّقِيعِ.

۳۰۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا

کر دیا تو وہ اس طریقے سے علیحدہ ہو گیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

حیوۃ بن شریح حمصی، بقیہ، عمرو بن الحارث، ابوالصخر، سلیمان بن حبیش، حبیب بن عبید، یزید بن خمیر کے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذمیوں سے کسی کا اجارہ بڑھا قبول کیا تو اس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کے گلے سے امان (ذمہ) کا پٹہ اتار کر اپنے گلے میں ڈال لیا تو اس نے اسلام کی طرف اپنی پیٹھ کر لی۔ سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے خالد بن معدان سے یہ حدیث سنی تو کہا۔ کیا حبیب نے آپ سے بیان کی؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا کہ جب تم جا کر ان سے میرے لیے یہ حدیث لکھنے کے لیے کہنا چنانچہ انہوں نے وہ لکھ دی۔ جب میں واپس آیا تو خالد بن معدان نے مجھ سے تحریر مانگی۔ جب اسے پڑھا تو بات سن کر جتنی دیر میں ان کے لیے طے ہوئی ساری چھوڑ دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ یزید بن خمیر ہیں وہ نہیں جو شعبہ کے شاگرد ہے۔

امام یا کوئی شخص جس زمین کو خاص چراگاہ بنا لے

ابن السرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کی جگہ میں چراگاہ بنائی۔

سعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کے مقام کو چراگاہ بنانا منع فرمایا کہ چراگاہ نہیں ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔

باب ۵۲ مسألة في الزكاة وما فيها

۱۳۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الزَّكَاةِ الْخَمْسِ.

وفینہ کا حکم

مسدد، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکاۃ میں پانچوں حصہ ہے۔

۱۳۱۲ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا الزُّبَيْرِيُّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ عَنْ خَالَتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ خَالِهَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ لِحَاجَةٍ فَنَزَلْتُ عَلَى الْمِقْدَادِ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَاءَ مَعِي فَنَزَلَ عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ لَكِ أَنْ تَسْأَلِي لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْ صَدَقَةِ الْبَقَرِ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَحْبِسَ عَنِّي الْعَطَاءَ فَذَهَبْتُ فَسَأَلْتُ فَقَالَ لَا حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُه

عَنْ بُجَيْرِ ابْنِ أَبِي بُجَيْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ مَرَرْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ حَتَّى مَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهٰذَا الْحَرَمِ يَمْنَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهٰذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ۔ انتہی کتاب الخراج والفیئ والامارۃ

عن بجیر ابن ابی بجیر فقال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین مررنا معہ الی الطائف حتی مررنا بقبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا قبر ابی رغال وکان بھذا الحرم یمنع عنہ فلما خرج اصابتہ النقمۃ التی اصابت قومہ بھذا المکان فدفن فیہ وآیۃ ذلک انہ دفن معہ غصن من ذھب ان انتم نبشتم عنہ اصبتموہ معہ فابتدرہ الناس فاستخرجوا الغصن۔ انتہی کتاب الخراج والفیئ والامارۃ۔

طائف کی طرف نکلے۔ ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ابو رغال کی قبر ہے جو اس عذاب سے بچنے کے لیے حرم کی حدود میں رہتا تھا جب وہ اس سے باہر نکلا تو اسی عذاب میں گرفتار ہوا جو اس کی قوم پر آیا تھا اور اس جگہ دفن کیا گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ بھی دفن کی گئی تھی۔ اگر تم اس کی قبر کو کھودو تو اس کے ساتھ سلاخ کو پالو گے۔ لوگ اس کی طرف دوڑے اور اس سلاخ کو نکال لیا۔ یہاں خراج فیئ اور امارت کا بیان ختم ہوا۔

۱ھ۔ ابو رغال قوم ثمود کا ایک فرد تھا جو ثقیف کا جد اعلیٰ بنا۔ اس نے اپنی قوم کی کرتوت کو دیکھ کر اندازہ کر لیا تھا کہ یہ کی قوم پر جلد یا بدیر عذاب الٰہی نازل ہو کر رہے گا۔ قوم کی طرح خود بھی وہ سرکشی سے باز نہ آیا لیکن اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے تدبیر یہ کی کہ حرم کی حدود میں رہنے لگا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا تاکہ لوگوں پر عذاب آئے تو وہ محفوظ رہے کیونکہ حرم کی حدود میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ آخر اس کی قوم پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئی جبکہ ابو رغال عذاب سے محفوظ رہا۔ کچھ عرصہ بعد ابو رغال کو حرم کی حدود سے باہر نکلنا پڑا تو اس پر بھی وہی عذاب آیا جو قوم پر آیا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو رغال کو جب دفن کیا گیا تو اس کی قبر میں سونے کی ایک سلاخ بھی گاڑی گئی تھی جو بعد میں ثقیف جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس کی قبر دی تو ابو رغال کا نام بتانے پر سلاخ کے متعلق بھی بتا دیا کہ وہ سلاخ بھی قبر کھودنے پر مل سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ کافر مرنے کے بعد بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سبحان اللہ! ہلاک ہونے والے کے ساتھ سونے کی سلاخ کو دفن کرنے والے آنکھوں سے اوجھل ہونے والے کو دیکھ رہے ہیں۔ جب یہاں آفریدہ کی کوئی چیز چھپ نہیں سکتی تو خدا کی ذات کو کونسی چیز اتنی اہم اور محبوب ہے جو چھپانے والے سے چھپ سکتی ہے۔ اسی لئے ایک دانا نے فرمایا ہے ؎

اور کوئی غیب کیا تجھ سے نہاں ہو جاوے
جب کہ خدا ہی چھپا تجھ پہ کرے دل دیکھے

اَوَّلُ كِتَابِ الْجَنَائِزِ

جنازے کا بیان

باب ۵۴۷ الامر باصلاح الکفن والنہی عن الغلو فیہ

گناہوں کو دور کرنے والی بیماریاں

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِنَاقَةٍ لِأَعْرَابِيٍّ فَسَأَلَهُ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْهُ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُ فَإِنِّي أَعْطِيكَ بِهَا كَذَا وَكَذَا

وَكِسَائِي فَحَمَلَتْ أَبْنَاءَهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ حَتَّى تَأَوَّتْ لَمَكَانِهَا فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْنَهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ عِنْدِي قَالَ فَمَنَعْتَهُنَّ عَنْكَ فَجَعَلْنَهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرَحْمَةِ هَذِهِ الْأَفْرَاخِ لِمَا بِهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ الْأَفْرَاخِ بِهَا ارْجِعْنَ حَتَّى تَضَعْنَ مَا فِي حَجْرِكُنَّ وَأَمَّهُنَّ مَعَكُنَّ فَرَجَعْنَ

باب ۵۳۔ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَاصِمٌ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ۔

باب ۵۴۔ عِيَادَةِ النِّسَاءِ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ عَادَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَرِيضَاتٌ فَقَالَ اتَّقِينَ مَا أَلَمَّ الْمَلَكُ وَإِنْ مَرَضَ الْمُشْرِكِ يُذْهِبُ اللهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ مَا انْفَضَّ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى وَنَا

وہاں پر گر پڑی تو میں نے اسے بھی بچوں کے ساتھ اپنے کپڑے میں چھپا لیا وہ سب میرے پاس ہیں۔ فرمایا کہ انہیں رکھ دو۔ میں نے انہیں رکھ دیا لیکن ان کی ماں نے ان کا ساتھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ان بچوں سے ان کی ماں کی محبت پر تمہیں تعجب نہیں ہوتا؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اسے کہا واپس جاؤ جہاں سے انہیں پکڑا تھا وہیں رکھ آؤ اور ان کی ماں ان کے ساتھ رہی تو وہ انہیں لے کر لوٹ گئی۔

آدمی نیک کام کرتا ہو لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ کر سکے۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی نے ابوبردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص ہر ایک کام کرتا رہتا ہے لیکن کسی وقت وہ اسے بیماری یا سفر کے باعث پوری طرح نہیں کر پاتا تو اس کے لیے وہی حالت لکھی جاتی ہے جو اس طرح کے کام کرتے ہوئے تندرستی اور اقامت کی حالت میں لکھا جاتا تھا۔

عورتوں کی بیمار پرسی

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران میری عیادت فرمائی تو ہمیں ارشاد فرمایا۔ اے عبادالرحمٰن! جب بندہ مسلمان کسی بیماری کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس طرح اس کے گناہوں کو دور فرماتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ مَا عَلِمْتُ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِهَا وَلَوْ لَطْمَةُ الْمَوْجِ مِنْ حُوبٍ حُوسِبَ عَلَيْهِ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ يُحَاسَبْ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمُ الْعَرْضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

سلیمان بن بشار، عثمان بن حکیم، ابوداؤد کہتے ہیں یہ الفاظ ابوعامر کے ہیں، ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس آیت کا علم ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے سخت ہے فرمایا کون سی آیت ہے عرض کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ (۴۹۴) فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ مسلمان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے بدلے اعمال کا بدلہ ہوتا ہے اور جس کا حساب لیا گیا اسے عذاب ہوگا۔ میں عرض گزار ہوئی کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب اس کا حساب آسان سے لیا جائے گا (۴۹۵) فرمایا اے عائشہ! اس سے مراد اعمال کا پیش ہونا ہے لیکن جو حساب کے جھنجٹ میں پھنسا اسے عذاب دیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ الفاظ ابن بشار کے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے۔

باب ۲۴ فِي الْعِيَادَةِ

بیمار پرسی کا بیان

۳۱۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَجَاءَ اللَّوْنَ أَنْ فِي مَعْصَرَةٍ وَنَاسٌ فِيهِ فَلَمَّا مَثَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَ رِيحَ الْمَوْتِ قَالَ فَكَانَتْ أَنَّهَا كَانَتْ حُمَّتْ الْيَهُودُ قَالَ فَقَدْ أَجْهَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَسَّهُ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ بِنْتُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ لَدَيْكَ مَلَكَيْنِ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ فَنَزَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ مِلْكَاهُ إِزَارًا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرض میں عبداللہ بن ابی رکیس عنا لقین کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس میں اس نے وفات پائی تھی جب آپ اس کے پاس پہنچے تو اس کی موت کے نشانات واضح تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں یہودی کی محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ ان میں سب سے کمزور اسعد بن زرارہ تھا۔ لیکن جب اسعد فوت ہوا تو اس کا بیٹا حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! بیشک عبداللہ بن ابی بن سلول کے لوگ میرے والد کے لئے کفن کی خاطر اپنی قمیص مبارک عنایت فرمادیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قمیص مبارک اتار کر اسے عطا فرمادی۔

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات نوع بنوع اور باعث برکت ہوتے ہیں اسی لئے تو عبداللہ بن ابی جیسے منافقین کے سردار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنا کفن دینے کے لئے آپ کی قمیص مبارک مانگی۔ تبرکات کے نوع بنوع اور باعث برکت ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے بھی واضح ہوتا ہے جبکہ حضرت یعقوب

علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا (۱۲:۹۳)

میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے ایک نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ مبارک لے کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو قرآن مجید نے اس کی برکت بیان فرمائی۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۱۲:۹۶)

پھر جب بشارت دینے والا آیا اس نے وہ (کرتہ) اس (حضرت یعقوب) کے منہ پر ڈالا تو اس کی بینائی پھر آئی۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کی قرآن مجید نے یہ برکت اور نفع رسانی بیان فرمائی تو سائل کے سامنے نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرتہ مبارک کی برکتیں تھیں جن کی برکت اور نفع رسانی کا حضرات صحابہ کرام شب و روز مشاہدہ کر رہے تھے۔ سائل بخوبی جانتا تھا کہ میرے باپ کی بدبختی اور اسلام دشمنی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا لیکن اس کے سامنے یہ حقیقت بھی تھی کہ روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ درست تو یہی باپ ہوتے ہی ہیں لیکن اس بارگاہ سے دشمن بھی محروم نہیں لوٹا کرتے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رحمت کے پیش نظر ایک محروم رہنے والے نے کہا ہے۔

ہاتھیں گے مانگ جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں دعا ہے دعا چاہیے اگر کسی سے ہے

باب ۵۴ فی عیادۃ الذمی

ذمی کی بیمار پرسی کا بیان

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُوْدِ كَانَ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ بِيْ مِنَ النَّارِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہودیوں کا ایک لڑکا بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ پس اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا ابوالقاسم کا حکم مان لے پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے اس کھڑے ہو گئے اور آپ فرما رہے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری وجہ سے اسے دوزخ سے

باب ۵۵ المشی فی العیادۃ

بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا

۳۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لایا کرتے تھے آپ خچر یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر

النبي صلى الله عليه وسلم يعود رجلا ليس بينه وبينه إلا كعب بعلا ولا يرفعه.

باب ۵۴ في عيادة الرجل ولده ونحوه

۳۱۲۱ حدثنا محمد بن عوف الطائي نا الوليد بن مسلم نا ابن جابر حدثني سليم بن عامر قال حدثني أبو أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد غلاما من الأنصار فقال يا خال قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها يوم القيامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل على غلامكم يا أبا حمزة قال إنه ابن أختي قال فهل حضرت له أو وجعت له قال نعم قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام وقمنا معه ثلاث صفوف وست صفوف وثمان صفوف ثم انصرف فقال إنما أنا لكم مثل الوالد لولده.

۳۱۲۲ حدثنا محمد بن كثير أنا شعبة عن الحكم عن عبد الله بن سالم عن رجل من الأنصار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يعود مريضا ممسيا إلا خرج معه سبعون ألف ملك يستغفرون له حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ومن أتاه مصبحا خرج معه سبعون ألف ملك يستغفرون له حتى يمسي وكان له خريف في الجنة.

۳۱۲۳ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو معاوية قال نا الأعمش عن الحكم عن عبد الله بن أبي ليلى عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه ولم يذكر الخريف قال أبو داود ورواه منصور عن الحكم عن أبي جحيفة كما رواه شعبة.

باب ۵۵ في الرجل يعود وحده

۳۱۲۴ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا

نہیں کرتے تھے۔

باوضو عیادت کرنے کی فضیلت

محمد بن عوف طائی، ربیع بن روح بن جلید، احمد بن خالد تینوں نے ولید سے، ولید نے ثابت بنانی سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھائی کی عیادت کرے تو وہ جنت سے ہرخرف (وہ کھجور جو پک چکی ہو) چنتا رہتا ہے جب تک واپس نہ آئے۔ ابوحمزہ نے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ خرف کیا ہے؟ فرمایا کہ سال۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ باوضو عیادت کرنے کا بصریوں کے سوا اور کوئی قائل نہیں ہے۔

عبداللہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جو شام کے وقت کسی کی عیادت کے لیے نکلے مگر ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ ملے گا جو صبح کے وقت نکلا اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے بھی جنت میں ایک باغ خصوص فرما دیا جائے گا۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابومعاویہ، اعمش، حکم، عبداللہ بن ابولیلیٰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کیا ہے لیکن اس میں خریف کا ذکر نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے منصور نے حکم سے اور حکم نے جیسے شعبہ نے روایت کیا۔

بار بار عیادت کرنا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد صاحب سے روایت کی ہے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ كَثِيرٌ قَرِيبٌ۔

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب حضرت سعد بن معاذ غزوۂ خندق کے وقت زخمی ہوئے ان کے ہاتھ کی رگ میں کسی کافر کا تیر لگا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کا خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ ان کے قریب رہ کے جلد اٹھ کر ان کی عیادت کر سکیں۔

باب ۵۴۹ الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ۔

آشوب چشم کی عیادت کرنا

۱۳۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، حجاج بن محمد بن یونس بن ابواسحاق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میری آنکھ میں تکلیف تھی۔

باب ۵۵۰ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ۔

طاعون کی جگہ سے نکلنا

۱۳۲۶ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ۔

قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب، عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی زمین میں اس (طاعون) کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس زمین میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو طاعون سے ڈرتے ہوئے وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔

ف: جس جگہ طاعون کی بیماری پھوٹ نکلے وہاں نہیں جانا چاہیئے اور جس جگہ آدمی رہتا ہے اگر خدانخواستہ وہاں طاعون کی بیماری پھیل جائے تو اس شہر یا بستی سے طاعون کے باعث نہیں بھاگنا چاہیئے۔ طاعون کے ڈر سے بھاگنے والے کو ایک روایت میں جہاد سے بھاگنے والے کی طرح بتایا گیا ہے۔

باب ۵۵۱ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ وَهَلْ يُعَالِجُ۔

عیادت کے وقت مریض کی تندرستی کیلئے دعا کرنا

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَجَّاجُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَةً فِي

عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد سعد نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میری پیشانی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَهُوَ
يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ
هِجْرَتَهُ.

پر اپنا دست مبارک رکھا پھر میرے سینے اور پیٹ پر پھیرا پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے اور ان کی ہجرت کو پورا فرما۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا
الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ.

ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔ سفیان کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

قف اس حدیث میں پہلی سوم کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ بتایا ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی اگر بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلاؤ اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو اگر قید میں ہو تو اس کی رہائی کی کوشش کرو گویا مسلمان کو کھانا کھلانے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے اور اس مصیبت میں بھی اسے بتلایا کہ جو اس سے نجات دلانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کیونکہ المسلمون اخوۃ۔ تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور بھائی کا کام دوسرے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۵۔ الدعاء للمريض عند عيادته.

وقت عیادت مریض کے لیے دعا کرنا

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ
نَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْمُسْعُودِيِّ عَنْ حَكِيمٍ وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ
أَجَلَهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ
الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا
عَافَاهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات دفعہ کہے کہ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور عظمت والے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ تو اس بیماری سے اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرما دیتا ہے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْمَدَنِيُّ
نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَخْلَدِيِّ
عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ
اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي
لَكَ إِلَى صَلَاةٍ.

جبلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو یوں کہے۔ اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو تاکہ تیری رضا کے لیے دشمن کو زخمی کرے اور تیرے لیے نماز کے ساتھ چلے۔

باب ۵۵ کراھیۃ تمنی الموت

۱۳۲۱ حدثنا بشر بن ھلال الصواف حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ ولیقل اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی۔

۱۳۲۲ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فلا تقوموا۔

موت چاہنے کی کراہیت

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کسی ضرر کے پہنچنے کے باعث جو اسے پہنچی ہو بلکہ یوں کہے کہ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے وفات دیدے جب کہ میرے لیے بہتر ہو۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ پھر بقیہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب ۵۶ موت الفجاۃ

۱۳۲۳ حدثنا مسدد نا یحیی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحۃ او سعد بن طلحۃ عن خالد بن معدان الکلاعی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومرۃ عن جبیر قال موت الفجاۃ اخذۃ اسف

ناگہانی موت

تمیم بن سلمہ یا سعد بن عبید نے حضرت عبید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی اور ایک دفعہ حضرت جبیر سے روایت کرتے ہوئے کہا ناگہانی موت دراصل اللہ تعالیٰ کی جانب سے پکڑ ہوتی ہے۔

انسان کی زندگی کا دارومدار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آمین یا الٰہ العالمین بحرمۃ سید المرسلین۔ اہل بیت اطہار کی محبت کو بھی حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے۔ اس پرفتن دور میں جبکہ گھر گھر ہی رہزنوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں کا لباس پہن کر مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنا اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے ایسا کون منظر بھی ہر دیدۂ بینا کے سامنے آتا رہتا ہے کہ گستاخان رسول کے سر قلموں میں سے اکثر حضرات کی اعلیٰ قریب ہی ناگہانی موت ہی نے دبوچا تھا۔ ایک ہی شہادت ایسی ملعون کی کہ انہیں مرتد ہونے کا موقع نصیب ہوا ہو اگرچہ معتقدین کے نزدیک وہ بھی تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے اور ان حضرات کی زندگی پر چند حرف ذم کہے لیکن نگاہ انصاف سے دیکھتے تو عبرت حاصل کرتے اور دیکھنے والے کم از کم اپنی عاقبت کو برا ہونے سے بچانے کی فکر کرتے لیکن مرتسلین نے اس بات کی چنداں پروا نہ کی بلکہ اپنے لیے ذلت و تباہی کا راستہ اختیار کر لیا اور اپنے ساتھ ساتھ اپنے ان دین اللہ کی بربادی کا پورا سامان کر گئے جن کی زندگی کا پورا حصہ ہم نے دیکھا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعی اسلام کو سچی ہدایت، اپنے پیاروں کی سچی محبت اور ختم بالخیر عطا فرمائے اور اس وسیلہ سے ہم سب کو ایمان کی دولت کے ساتھ اٹھنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

باب ۵۵۴ فی من مات بالطاعون۔

۳۱۱۲ حدثنا القعنبی عن مالک عن عبداللہ بن عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ عن عبداللہ بن المنذر بن جہنم وھو جد عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحۃ انہ حدثہ انہ حدثہ ان عمۃ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعود ھذا الوبا تارۃ وربما قال الرجز فلا یبقی احد ثم یعود فلا یبقی احد ثم یعود فلا یبقی احد فمن سمع بہ بارض فلا یقدمن علیہ ومن وقع بارض وھو بھا فلا یخرجن فرارا منہ۔

طاعون سے مرنے کی فضیلت

عبداللہ بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا یعنی حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہیں بیہوش پایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نداء دی لیکن انہوں نے جواب نہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا ہم تم سے پہلے ہی مغلوب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور حضرت ابن عتیک انہیں چپ کرانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی رونے والی (عورت) نہ رہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ واجب ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ موت۔ ان کی بیوی نے کہا اللہ کی قسم ہم تو امید رکھتے تھے کہ آپ شہید ہوں گے کیونکہ آپ جہاد کی تیاری کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے مطابق ان کو ثواب دے دیا ہے اور تم شہادت کس چیز کو شمار کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا سات قسم کی شہادت اور ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، اور جس کے پاس سے گر کر مرنے والی عورت شہید ہے۔

باب ۵۵۵ المریض یؤخذ من اظفارہ وعانتہ۔

۳۱۱۳ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا ابراھیم بن سعد نا ابن شہاب اخبرنی حمید

مریض کا ناخن کاٹنا اور موئے زیر ناف مونڈنا

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بنی زہرہ کے حلیف اور حضرت ابوہریرہ کے صحابی تھے کہ حضرت ابوہریرہ

ابْنُ سَعْدٍ يَعْنِي الزُّهْرِيَّ حَلِيفٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا الْقَتْلَةَ فَاسْتَعَارَ مِنْ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهِ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا يَعْنِي لِيَقْتُلُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو قید کیا تھا جو غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب ان کی قید میں رہے یہاں تک کہ وہ انہیں قتل کرنے کے لیے جمع ہو گئے تو انہوں نے مونڈنے کے لیے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا اس نے دے دیا۔ اس کا چھوٹا بچہ بے خبری میں ان کے پاس آگیا وہ اس کو ران پر بٹھائے ہوئے تھے جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا وہ گھبرائی جس کو یہ تاڑ گئے اور فرمایا کیا تم اس بات سے خوفزدہ ہو کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس واقعہ کو شعیب بن ابو حمزہ نے زہری، عبید اللہ بن عیاض کو حارث کی صاحبزادی نے بتایا کہ جب وہ قتل کرنے کے لیے جمع ہو گئے تو انہوں نے حضرت خبیب سے اس سے مونڈنے کے لیے استرا مانگا تھا۔

باب ۵۵۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

مرتے وقت اللہ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصال سے تین دن پہلے فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی مرے مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

باب ۵۵۵ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَكْفِينِ الْمَيِّتِ فِي ثِيَابٍ بَيْضَاءَ وَمِنَ الْمَوْتِ.

مرتے وقت میت کو صاف کپڑے پہنانے چاہئیں

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ

حسن بن علی، ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم، راوی سے نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ الْوَفَاةُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مرنے والا ان کپڑوں میں ہی اٹھایا جائے گا جن میں اس نے وفات پائی ہوگی۔

باب ۵۶ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ

میت کے پاس کیسا کلام کرنا چاہیے

۳۱۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہا کرو کیونکہ فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں ہم کہتے ہیں جب حضرت ابوسلمہ نے وفات پائی تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ تم یوں کہو اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور مجھے ان کا اچھا بدلہ عطا فرما پس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان کے بدلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرحمت فرمائے۔

باب ۵۷ فِي الْمُلَقِّنِ

تلقین کا بیان

۳۱۴۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مالک بن عبدالواحد مسمعی، اسماعیل، خالد بن یزید ابوالہیثم، ابوجعفر، سالم بن ابوالجعد، کثیر بن مرہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا۔ وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

ف: آخری دم تک عقیدۂ توحید پر قائم رہنا بہت بڑی مردانگی اسرار حیات اور نجات کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود اور رب کہنے کے بعد اس بات پر قائم رہنے والوں کے متعلق پروردگار عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ ڈرو اور غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا دل چاہے اور تمہارے لئے ہے اس میں جو

ترجمہ: (۳۰ تا ۳۲) تم بانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

عقیدۂ توحید پر استقامت حاصل کر لینے والوں کی مصطلح شروحین یہ ایک اعزاز کا مقام ہے جنہیں پروردگار عالم کی طرف سے یہ شرف حاصل ہوتا ہے کہ:

۱۔ ان کی طرف فرشتے نازل ہوتے ہیں۔
۲۔ فرشتے انہیں تسلی دیتے ہیں کہ رنج و ملال کو اپنے دل سے نکال دو۔
۳۔ فرشتے انہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں کہ تم جنتی ہو۔
۴۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم دنیاوی زندگی میں تمہاری مدد پر متعین ہیں۔
۵۔ نیز اخروی زندگی میں بھی تمہارے ہر مقام پر مددگار رہیں گے۔
۶۔ جو چیز تم چاہو گے اور جو مانگو گے وہ تمہیں جنت میں ملے گی۔
۷۔ مہربان رب تمہاری مہمانی فرمائے گا۔

عقیدۂ توحید پر اس کے تقاضوں کے ساتھ قائم رہنے والوں کو فرشتوں کے ذریعہ پروردگار عالم ان امور کی بشارت دیتا ہے۔ آخر ولایت کی پگڑی تو ہر کسی کے سر پر سجا دی جاتی ہے لیکن ان میں سے کتنے حضرات ایسے ہیں جنہیں قرآن کریم کی بتائی ہوئی یہ سعادت میسر آجاتی ہے۔ دوستو! باتوں کے پل باندھنے اور زبانی جمع خرچ سے بات نہیں بنتی بلکہ ؎

ای سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْمَدَنِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

یحییٰ بن حماد نے حضرت ابوسعید مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو اس بات کی تلقین کیا کرو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

ف۔ متعدد احادیث میں حکم آیا ہے کہ جب کوئی مرنے لگے تو اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرو کہ جس کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ تلقین سے یہ مراد نہیں ہے کہ مرنے والے سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا جائے بلکہ کوئی شخص اس کے پاس اتنی آواز سے کلمہ پڑھتا رہے کہ وہ سنے تاکہ اس کی آواز سن کر یاد آجائے اور وہ بھی کلمہ پڑھ لے۔ کہنے میں یہ خدشہ ہے کہ بار بار پڑھنے سے انکار کر دے اور بیمات اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں ایمان اور قول ثابت پر قائم رکھے بجز اس کے کرم کے یہ سعادت میسر نہیں آتی جیسا کہ خدائے ذوالمنن نے خود فرمایا ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔ (۱۴: ۲۷)

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

باب ۵۸ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنا

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ

قتیبہ بن داؤد سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ

مروان انا ابو اسحٰق بن یعلی الفزاری عن
ابیہ عن ابی قلابۃ عن ذینبۃ من دوینب
ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ
فضمہ فضج ناس من اھلہ فقال لا تدعوا
علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ
یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللھم اغفر
لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ
فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب
العلمین اللھم افسح لہ فی قبرہ ونور
لہ فیہ۔

حضرت اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں آپ نے انہیں بند کر دیا۔ ان کے گھر والے چیخنے چلانے لگے۔ فرمایا کہ اپنے لیے بھلائی کی دعا کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی "اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت پانے والوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور ان کی پسماندگان میں ان کا جانشین بنا نیز عالمی اور ان کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اے اللہ ان کی قبر کو کشادہ کر اور ان کے لیے اسے نورانی کر دے۔

باب ۵۶۳ فی الاسترجاع

استرجاع کا بیان

۱۳۴۴۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا
حماد انا ثابت عن ابن ابی سلمۃ عن ابیہ
عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اصاب احدکم مصیبۃ فلیقل
انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی
مصیبتی واخلف لی خیرا منھا۔

ابوسلمہ کے داماد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے بیشک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت تجھ سے حضور پیش کرتا ہوں پس اس پر مجھے ثواب عطا فرما اور میرے لیے اس سے بہتر بدل دے۔

باب ۵۶۴ فی المیت یغمض

میت کو ڈھانپنے کا بیان

۱۳۴۵۔ حدثنا محمد بن مسلمۃ نا عبد الرحمٰن
نا مغیرۃ عن النھدی عن ابی سلمۃ عن
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی
ببرد حبرۃ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا گیا تھا۔

باب ۵۶۵ القراءۃ عند المیت

میت کے پاس قرآن مجید پڑھنا

۱۳۴۶۔ حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن
ابی السری العسقلانی المعنی قالا نا ابن المبارک
عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان ولیس
بالنھدی عن ابیہ عن معقل بن یسار قال

محمد بن علاء اور محمد بن ابی سری عسقلانی، ابن المبارک سلیمان تیمی، ابوعثمان (یہ نہدی نہیں ہیں) ان کے والد ماجد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مرنے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔ حاضرین پر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

ف۔ مرنے والوں کے متعلق احادیث مطہرہ میں حکم آیا ہے کہ ان کے پاس دنیاوی باتیں نہ کی جائیں مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے اور اس کے پاس پڑھی صحت کے ساتھ سورہ یٰسین کی تلاوت کی جائے کہ اس کی برکت سے جان کنی میں آسانی ہو کل یہ وقت انسان کی پوری زندگی کا نچوڑ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقہ ہمیں خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آمین

باب ۵۶۵: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

میت کے رونے پر میت کا عذاب میں مبتلا ہونا

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُوْتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب حضرت زید بن حارثہ حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کو شہید کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے آپ کے چہرہ انور پر غم کے آثار نمایاں تھے راوی نے واقعہ بیان کیا۔

باب ۵۶۶: النَّهْيِ عَنِ النَّوْحِ۔

نوحہ کا بیان

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْمَغَافِرِيِّ عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ انْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى بَابَ امْرَأَةٍ وَقَفَ وَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ فَقَالَ أَطْلَعَتْهَا لِلْقَاءِ حَمَتْ إِذَا جِيْءَ مِكْيَالُهَا قَالَ فَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا رَأَيْتَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ فَكُنْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ وَأَدْرَكْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الَّذِيْ قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ أَفَبَلَغْتِ مَعَهُمُ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَالَتْ

ابو عبدالرحمن جیشانی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن قیس بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے جب اس کے دروازہ کے سامنے پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے سے ایک عورت آرہی تھی میرے خیال میں آپ نے اسے پہچان لیا تھا جس کے چلے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ حضرت فاطمہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کس لیے نکلی ہو؟ عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ میں اس میت کے گھر والوں سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لیے یا تعزیت کرنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟ عرض کرنے لگیں معاذ اللہ میں کیسے ہو سکتا تھا جبکہ میں آپ سے اس کی ممانعت سن چکی ہوں فرمایا اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتیں تو اس بارے میں تمہیں جنت کا ملنا بہت مشکل ہے

فِي ذٰلِكَ فَسَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْفَقِيهُ فِيمَا أَحْسِبُ.

باب ۵۶ الصبر عند المصيبة

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَهِيَ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ وَمَا تُبَالِي أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.

باب ۵۷ في البكاء على الميت

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَاجِبٍ الْأَفْطَسِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدْ حُضِرَ فَأَشْهِدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُهَا السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَأَقْعَدَ الصَّبِيَّ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اکثر ہی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے خیال میں فقیہ ان کو کہتے ہیں۔

مصیبت کے وقت صبر کرنا

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس گئے کہ اپنے بچے پر رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اس نے کہا اس لیے کہ آپ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی ہے۔ اس سے کہا گیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئی تو دربان کو نہ پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر تو صدمہ کے وقت ہوتا ہے یا فرمایا کہ صدمہ کے ابتدا ہی وقت ہے۔

میت پر رونا

ابو حیان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو بلانے کے لیے کسی کو بھیجا۔ میں اور حضرت سعد اور ابی آپ کے پاس تھے۔ صبی کے متعلق ان حضرت ابی نے کہا کہ حال کے بچے ابھی ہی کے قریب الموت تھا۔ آپ نے اس کے پاس سلام کہلا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے پاس ایک میعاد مقرر ہے اس نے کہلا بھیجا کہ ضرور آپ تشریف لے چلیں۔ آپ تشریف لے گئے تو بچہ کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں سانس اکھڑ رہی تھی اور اس کا سانس حلق میں پھنسا تھا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں پیدا کی ہے اللہ رحم کرتا ہے اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کے

سَلَّمَ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ
أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ
الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا إِنَّا بِكَ
يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔

جو اپنے بیٹے کے نام پر اس کا ابراہیم نام رکھا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس نے فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا سانس ٹوٹ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں دل کو صدمہ پہنچتا ہے لیکن ہم سے کچھ نہیں کہتے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہوتا ہے بیشک اے ابراہیم! ہم تمہارا غم اٹھانے والے ہیں۔

باب ۵۶ فی النوح

نوحہ کرنے کا بیان

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا
عَنِ النِّيَاحَةِ۔

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ
ابْنُ سَرْحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ
عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

محمد بن حسن بن عطیہ کے دادا جد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور جو اسے سنے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ
وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ قَالَ ذَكَرْتَ إِنَّ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلْ
تَعْنِي أَنْ عُمَرَ إِنَّمَا ذَاكَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ
وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ
يَهُودِيٍّ۔

ہشام بن عروہ کے دادا جد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اس کے گھر والوں کی چیخ و پکار کے باعث عذاب دیا جاتا ہے۔ جب حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ ابن عمر سے بیشک غلطی ہو گئی۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اسے عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر انہوں نے آیت پڑھی کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۶ : ۱۶۴) ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ

یزید بن اوس کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ علیل تھے ان کی

قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي مُوسَى وَهُوَ بِنَفْلٍ فَذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ أَوْ تَبْكِيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ بُرَيْدٌ لَقِيتُ امْرَأَتَهُ فَقُلْتُ لَهَا قُولِي إِنِّي مُوسَى لَكِ لَمَّا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ.

ابوبردہ نے کہا ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عرض کی۔ کیوں نہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ نے وفات پائی۔ بُرید بن ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں ان کی اہلیہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ کا آپ سے فرمانا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور پھر آپ کا خاموش ہو جانا وہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۳۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ نَا الْحَسَنُ خَلِيفُ هَمَّامِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَزِيزِ عَلَى الزُّهْدِ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعْرًا.

اسید بن ابواسید سے روایت ہے کہ حضور سے بیعت لینے والی صحابیات میں سے ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا ان میں سے یہ بھی ہیں کہ کسی کی موت پر ہم اپنے چہرے نہ نوچیں، ہائے کہہ کر واویلا نہ کریں، گریبان نہ پھاڑیں اور اپنے بالوں کو نہ بکھیریں۔

باب ۵۴ صَنْعَةِ الطَّعَامِ إِذَا جَاءَ أَهْلَ الْمَيِّتِ

میت والوں کے لیے کھانا تیار کرنا

۳۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جعفر کے لواحقین کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسا صدمہ پہنچا ہے جس نے انہیں اپنی جانب مشغول کر رکھا ہے۔

ف۔ میت والے چونکہ رنج و غم میں مبتلا ہوتے ہیں لہٰذا اس اثنا میں ان میں سے کوئی ان کے لئے کھانا پکائے تو یہ صدقہ ہے۔ ان کا غم ہلکا کرنا اور تسلی دینا بہت ضروری ہے۔ اہل مرد کے لئے تھوڑا بہت ضرور کھانا چاہیئے لیکن ایسے وقت پر تکلف ضیافت کا اہتمام کرنا یا نام و نمود کا تماشہ ایک خوشی کی تقریب بنا دینا اچھا نہیں ہے۔

باب ۵۵ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ

کیا شہید کو غسل دیا جائے

۳۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مَعْنٌ

قتیبہ بن سعید، معن بن عیسیٰ۔ عبید اللہ ابن عمر عمری،

ابْنُ جَعْشَمٍ وَمُنْقِذُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ كُلْفَةَ النَّجَاشِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلْمٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي نَحْرِهِ فَمَاتَ فَكُفِّنَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبدالرحمٰن بن سہمی، ابراہیم بن طہمان، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص کے سینہ یا حلق میں تیر لگا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا تو اسے اس کے لباس میں ہی لپیٹ دیا گیا جیسے وہ تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۳۱۵۷۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدَّ كُلُّ شَيْءٍ مَعَهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے متعلق حکم فرمایا کہ ان کے ہتھیار اور پوستیں وغیرہ جو کچھ ان سے علیحدہ کر دی جائیں اور انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے

۳۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

احمد بن صالح، ابن وہب، سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شہدائے احد کو غسل نہیں دیا گیا تھا بلکہ اسی طرح خون آلودہ ہی دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔

۳۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِدْرِيسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّهْشَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ الْتِيَابَ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عثمان بن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن منکدر۔ قتیبہ بن سعید، ابوصفوان عبدالملک بن ادریس، زہری، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس سے گزرے تو ان کا مثلہ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے صفیہ کی ناراضگی کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا یہاں تک کہ انہیں درندے کھا لیتے اور قیامت کے دن یہ ان کے شکموں سے نکلتے (اس روز بہت سے مسلمان شہداء زیادہ تھے۔ پس ایک ایک اور تین تین آدمی تک کو ایک ہی کپڑے میں کفنا لیتے گئے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا کہ پھر ایک ہی قبر میں دفن کر دیے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوال فرماتے کہ ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ۔

چنانچہ اسے قبلے کی جانب آگے کرتے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ۔

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس سے گزرے جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا تو آپ نے ان کے سوا اور کسی شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو جمع کرتے اور فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا جب ان میں سے کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں اسے آگے کر دیا جاتا کہ قیامت کے روز ان کا گواہ میں ہوں اور ان کے خون کے ساتھ انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب نے اس حدیث کو لیث سے مذکورہ روایت کرنے اور اس نے کہا کہ شہدائے احد سے دو دو میتوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے۔

باب ۵۴ فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ

غسل کے وقت میت کا ستر چھپانا

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ مُجَرَّيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّكْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔

علی بن سہل رملی، حجاج، ابن جریج، ابن حبیب بن ابو ثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران ننگی نہ کرو اور کسی کی ران کو دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ لَا نُجَرِّدُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِسَاؤُهُ۔

تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہمیں معلوم نہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتار دیں جیسے کہ دوسرے لوگوں کے اتار دیا کرتے ہیں یا آپ کے مبارک کپڑوں میں ہی آپ کو غسل دیں، جب ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ رہا جس کی ٹھوڑی اس کے سینے سے نہ لگ گئی ہو، پھر گھر کے ایک گوشے سے کسی بولنے والے نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مبارک کپڑوں میں ہی غسل دیجیے، پس لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے لباس سمیت ہی غسل دیا یعنی کرتہ مبارک جسم اطہر پر تھا اور کرتہ مبارک کے اوپر پانی ڈالتے اور تن اطہر کو ہاتھوں سے نہیں بلکہ کرتہ مبارک ہی سے ملتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میں اس بات کے پہلے سوچتی جو بعد میں سوچی تو میں یہی کہتی کہ حضور کو کوئی غسل نہ دے سکتی تھی سوائے آپ کی ازواج مطہرات کے۔

فائدہ: خاوند کی وفات کے بعد بیوی اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتی ہے اور غسل دے سکتی ہے لیکن بیوی کی وفات کے بعد خاوند اس کے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اور نہ اسے غسل دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۵ کیف غسل المیت

میت کو کیسے غسل دیا جائے

۳۱۴۱ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ عَنْ مَالِكٍ تَعْنِي إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُلْ

قعنبی، مالک، مسدد، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا فوت ہو چکی تھیں آپ نے فرمایا کہ تم اس کو پانی اور بیری سے تین مرتبہ غسل دو اور ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو اور پانی اور بیری کے پتے ڈال لینا اور آخر میں کافور کا تھوڑا سا کچھ کر لینا یا کافور کی کوئی اور چیز جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع کر دی پس آپ نے تہبند عطا فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔ امام مالک سے مروی ہے کہ اندر مبارک اور مسدد نے نہیں کہا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔

مسلم دخل علینا۔

۳۱۶۶۔ حدثنا احمد بن حنبل وابو کامل یزید بن زریع الیاب محمد بن سیرین ان کی بہن حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنائیں۔

۳۱۶۷۔ حدثنا محمد بن المثنی نا هشام الدستوائی عن حفصة بنت سیرین عن ام عطیة قالت وضفرنا راسها ثلاثة قرون نحو حدیث ابن علیة قالت فالقیناها خلفها مقدم راسها وناصیتها۔

حضرت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے ان کے سر کے بالوں کو تین لٹوں میں گندھا پھر پیچھے والی لٹ اور ماتھے کی لٹ ڈال دیا اور باقی دونوں اِدھر اُدھر کر لیں۔

۳۱۶۸۔ حدثنا ابو کامل نا اسمٰعیل نا خالد عن حفصة بنت سیرین عن ام عطیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہن فی غسل ابنتہ ابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا۔

حضرت سیرین بنت حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں سے کہ جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے والی تھیں فرمایا کہ ان کی داہنی جانب اور وضو کے اعضاء سے ابتدا کرنا۔

۳۱۶۹۔ حدثنا محمد بن خلید نا حماد عن ایوب عن محمد بن سیرین عن ام عطیة بمعنی حدیث مالک زاد فی آخرہ وجعلنا رؤسہا قرنین۔ وزاد حفصة عن ام عطیة بنحو هذا وزادت ثم ضفرنا رأسها ثلاثة اقرن ثم ارسلناها خلفها۔ زاد ایوب قال ابن سیرین وزادتنی ام عطیة ان فی الحقو۔

محمد بن سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معنا حدیث مالک کی طرح روایت کی اور حماد بہ حفصہ بہ حضرت ام عطیہ سے مروی ہے وہ بھی اسی طرح ہے اس میں یہ بھی ہے کہ سات دفعہ غسل دینا یا اس سے زیادہ جیسا تم مناسب سمجھو۔

قتادہ سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین نے حضرت ام عطیہ سے غسل میت سیکھا کرتے کہ وہ دفعہ بیری کے پتے کے پانی سے غسل دیا کرو اور تیسری مرتبہ پانی اور کافور سے

باب ۵۷ فی الکفن

کفن کا بیان

۳۱۷۱۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق انا ابن جریج عن ابی الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خطب یوما فذکر رجلا من اصحابہ قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقبر الرجل باللیل الا ان یضطر الانسان الی ذلک وان کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ۔

ابی الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کا ذکر فرمایا جو وفات پا گئے تھے پس انہیں ناقص کفن دے کر رات میں دفن کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے رات کے

فَقَطَايِلٍ وَقِيَ لَيْلًا فَمَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفَّنَ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيَّ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ.

کے قصداً کفن کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک اس پر زمانہ پیچھے نہ آجائے مگر کہ آدمی اس بات پر مجبور ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے کسی بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دیا کرو۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ بِعَيْنِهِ ثُمَّ أُخِّرَ عَنْهُ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی کپڑے میں لپیٹا گیا، پھر دوسرے میں۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تُوُفِّيَ أَحَدُكُمْ فَرَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِي ثَوْبَيْ حِبَرَةٍ.

حسن بن صباح، بزار، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل بن معقل ان کے والد ماجد وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور اس کے پاس حبرہ نامی یمنی کپڑا ہو تو اسی کفن دیا کرو۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور یمانی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِذَلِكَ زَادَ مَنْ ذَكَرَ مِنْ كَفَنِهِ قَالَ فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفَّنُوهُ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ وہی کے تھے حضرت عائشہ سے دو کپڑوں اور حبرہ کی چادر کے متعلق لوگوں کے قول کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ چادر لائی گئی تھی اور میرے خیال میں واپس کر دی تھی اس میں کفنایا نہیں گیا۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ

ابن ابی زیاد نے مجھ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس

ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ أَلْحَلَةٌ نُوبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حُلَّةٌ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیئے گئے دو جوڑے اور ایک وہی کرتہ مبارک جس میں وفات پائی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ہے کہ عثمان بن ابوشیبہ کا بیان ہے کہ آپ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ سرخ جوڑا اور وہی کرتہ مبارک جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔

باب ۵۴ کَرَاهِيَةِ الْغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ۔

گراں مایہ کفن کی کراہیت

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ بَاهِلَةُ بْنُ حَاتِمٍ وَهُدْبَةُ بْنُ هَاشِمٍ أَبُو عَمْرٍو الْعَنَزِيُّ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ لَا تُغَالُوا فِي كَفَنِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا۔

حسن بن علی صائغ، باہلہ بن حاتم، ابوعمرو بن ہاشم، ابومالک عنبری، اسمٰعیل بن زید عامر سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا۔ کفن میں مبالغہ نہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کفن میں مبالغہ نہ کیا کرو، جلد ہی اور وہ جلد ہی خراب ہو جاتا ہے۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبَّادٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُثْمَانَ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لَا نَجِدُ لَهُ كَفَنًا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ۔

ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مصعب بن عمیر کو قتل کیا گیا اور ان کے پاس ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھکتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو اس کے ساتھ ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تو آخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُلَيِّ ابْنِ أَبِي عُلَيٍّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُسَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ۔

حکم بن صالح حرانی، ابن وہب، ہشام بن سعد، حاتم بن ابوصغیر، عبادہ بن ابونسی ان کے والد ماجد نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین کفن جوڑا اور وہ کرتہ مبارک ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے دنبے کی ہے۔

باب ۵۴ فی کفن المرأۃ

عورت کے کفن کا بیان

۳۱۵۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب بن ابراہیم نا ابی عن ابن اسحٰق حدثنی نوح بن حکیم الثقفی وکان قد ولدته لیلی ابنۃ العتیۃ عن رجل من بنی عروۃ بن مسعود یقال لہ داود قد ولدت امہ حبیبۃ بنت ابی سفیان رویم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لیلی بنت قانف الثقفیۃ قالت کنت فیمن غسل ام کلثوم ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند وفاتہا فکان اول ما اعطانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقاء ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفۃ ثم ادرجت بعد فی الثوب الآخر قالت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس عند الباب معہ کفنہا یناولنا ثوبا ثوبا۔

۳۱۵۰۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، ابی، ابن اسحٰق، نوح بن حکیم ثقفی سے روایت ہے جو قرآن مجید کے قاری اور بنی عروہ بن مسعود کے فرد تھے اور جن کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان کو جنا کہ حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو غسل دیا جبکہ انہوں نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سب سے پہلے ازار عطا فرمائی، پھر قمیص پھر اوڑھنی، پھر چادر، پھر بعد میں لپیٹنے کے لیے ایک اور کپڑا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کا کفن آپ کے پاس تھا جس میں سے ہمیں ایک ایک کپڑا مرحمت فرماتے جاتے تھے۔

باب ۵۵ فی الیسک للمیت

میت کو مشک لگانا

۳۱۵۱۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم نا المسعودی ابن الزبیر عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما تیبرون بہ الیسک۔

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین عطر جو تم لگاؤ مشک کی ہے۔

باب ۵۶ تعجیل الجنازۃ

کفن دفن میں جلدی کرنا

۳۱۵۲۔ حدثنا عبد الکریم بن عمرو بن عبد الکریم الرقی نا مخلد یعنی ابن یزید عن ابن جریج اخبرنی ابو سفیان وابن جنادۃ قالا ما علمنا قال ابو داؤد وقد سمعہ ابن یونس عن سعید بن عثمان البلوی عن عمرۃ وقال عبد الکریم عن عمرۃ بنت سعید بن العاص عن ابنہ عن الحصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا وقد حدث فیہ الموت

۳۱۵۲۔ عبد الکریم بن عمرو بن عبد الکریم رقی، مخلد یعنی ابن یزید، ابن جریج، ابو سفیان اور ابن جنادہ یا علی بن یونس، سعید بن عثمان بلوی، عمرہ یا عمرہ بن سعید انصاری کے واسطہ سے حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار پڑے تو ان کی عیادت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے طلحہ اس بیماری میں وفات پا جائیں گے لہٰذا مجھے اطلاع کر دینا اور دفن کرنے میں جلدی کرنا کیونکہ مناسب نہیں ہے کہ کسی مسلمان کی لاش

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا وَابِصَةُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحْبِسَ بَعْضَ وَرَثَتِهِ أَيَّامًا كَثِيرَةً

اس کے گھر میں بڑی مدت۔

جب کوئی وفات پا جائے تو اس کے کفن دفن کی تیاری کرنی چاہیے۔ متعدد انتظار کرنے والے رشتہ داروں کے انتظار میں زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں۔ میت خراب ہونے کے خوف سے جلدی کرنا ہی مناسب ہے۔ فرمان رسالت ہے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھا ٹھکانہ جلد پہنچاؤ اور اگر برا ہے تو اپنا بوجھ جلدی سر سے اتار دو۔ اتنی دیر کرنا کہ میت سڑنے لگے سخت نامناسب اور حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۵۷ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسال کا غسل کرنا

۳۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن بشر، زکریا، مصعب بن شیبہ طلق بن حبیب، عنزی، حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے جنابت سے، جمعہ کے روز، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

۳۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عمر بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے اور جو میت کو کندھا دے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۳۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مَنْسُوخٌ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْنَا وُضُوءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَى أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحٰقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ

اسحاق مولیٰ زائدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا جبکہ ان سے غسل میت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح نے اس حدیث کو اپنے اور حضرت ابوہریرہ کے درمیان اسحٰق مولیٰ زائدہ کو داخل کر لیا ہے اور کہا کہ مصعب کی حدیث میں کچھ واقعی ایسی چیز نہیں جس پر راحت محمد یکا عمل نہیں ہے۔

لیس العمل علیہ۔

باب ۵۸۱ فی تقبیل المیت۔

میت کو بوسہ دینا

۳۱۸۶۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون وھو میت حتی رأیت الدموع تسیل۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دے رہے تھے جبکہ وہ وفات پا چکے تھے۔

باب ۵۸۲ فی التکفین باللیل۔

رات میں دفن کرنے کا بیان

۳۱۸۷۔ حدثنا محمد بن سلیمان بن ابراہیم ابو نعیم عن محمد بن مسلم عن عمرو بن دینار قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ وسمعت جابر بن عبد اللہ قال رأی ناس نارا فی المقبرۃ فاتوھا فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر واذا ھو یقول ناولونی صاحبکم وناولوا الرجل الذی کان یقرب صاحبہ بالارض۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے یا میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ دینا ساتھی مجھے پکڑا دو۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

ف۔ آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل اور بہت خوب ہے کیونکہ ریا سے بہت دور ہے لیکن بلند آواز سے ذکر کرنا بھی بے اصل نہیں ہے جبکہ اس میں ریا اور دکھاوا نہ ہو۔ بلند آواز سے ذکر الٰہی کرنے والے پر اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی شفقت فرمائی کہ اسے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۸۳ فی المیت یحمل من ارض الی ارض۔

میت کو ایک ملک سے دوسرے میں لے جانا

۳۱۸۸۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن الاسود بن قیس عن نبیح عن جابر قال کنا صبحنا القتل یوم احد فی بئر کنا نحفرھا فنجد منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بسبعۃ تکفنوا القتل فی مضاجعھم فرددناھم۔

نبیح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے دفن کرنے کے لیے شہداء احد کو نکالا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات کو حکم دیتے ہیں کہ شہیدوں کو ان کی اپنی جگہ پر دفن کیا جائے پس ہم انہیں واپس لے آئے۔

باب ۵۸۴ فی الصفوف علی الجنائز۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں

۳۱۸۹۔ حدثنا محمد بن عبید نا حماد عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب

مرثد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ.

فرمایا۔ کوئی میت ایسی نہیں کہ اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں مگر اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ امام مالک جب دیکھتے کہ آدمی کم ہیں تو اس حدیث کے باعث انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیا کرتے۔

باب ۵۵ اتباع النساء الجنازة

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

۱۳۹۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن تاکید نہیں فرمائی گئی۔

باب ۵۶ فضل الصلوٰة على الجنازة ودفنها

جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ جانے کی فضیلت

۱۳۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَكْبَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو جنازے کے پیچھے جائے اور نماز بھی پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے لیکن جو ساتھ جائے اور فارغ ہونے تک رہے تو اس کے لیے دو قیراط (اجر) ہیں جو کہ احد پہاڑ جتنے ہیں ان میں سے ایک احد کے برابر ہے۔

۱۳۹۲ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا نَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ حَبِيبٍ الْأَوْدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ كَرِيزِ بْنِ سُلَيْمٍ مَوْلَى بَنِي أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمُصَلَّى فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ.

ہارون بن عبداللہ و عبدالرحمٰن بن حسان مروزی انضر حماد ایوب یزید بن حبیب اودی داؤد بن کریز بن سلیم مولیٰ بنی ابی وقاص اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے کہ صاحب مصلیٰ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے سنا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنے گھر سے جنازے کے ساتھ جانے کے لیے نکلا اور اس پر نماز پڑھی۔ پھر مرفوعاً حدیث سفیان کی طرح بیان کیا۔ پس حضرت ابن عمر نے کسی کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوہریرہ نے سچ کہا ہے۔

۳۱۹۳ حدثنا الربیع بن نافع ابو توبۃ نا ابن وھب اخبرنی ابو صخر عن یزید بن عبد اللہ بن قسیط عن عبد اللہ بن ابی رافع عن زینب عن ام سلمۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفع لہ الا شفعوا فیہ۔

باب ۵۸۲ فی اتباع النساء الجنائز

۳۱۹۴ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبد الصمد ح وثنا ابن المثنی نا ابو داؤد قالا نا حرب یعنی ابن شداد نا یحیی حدثنی محمد بن عمرو بن حلحلۃ حدثنی رجل من اھل البیت عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار ولا یرفع ولا یکفی بین یدیہ

باب ۵۸۳ القیام للجنازۃ

۳۱۹۵ حدثنا مسدد نا سفیان عن ابی الھیثم عن سالم عن ابیہ عن عامر بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا لھا حتی تخلفکم او توضع

۳۱۹۶ حدثنا احمد بن یونس نا زھیر نا سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع قال ابو داؤد روی ھذا الحدیث عن سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حتی توضع فی اللحد وسفیان احفظ من ابی معاویۃ۔

۳۱۹۷ حدثنا مؤمل بن الفضل الحرانی

ولید بن شجاع سکونی، ابن وہب، جابر، عمرو شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ پر چالیس ایسے آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں مگر ان کی شفاعت قبول فرما لی جاتی ہے۔

جنازے کے پیچھے آگ لے جانا

ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، ابن المثنی، ابو داؤد، حرب بن شداد یحییٰ، باب ابن حلحلہ بنی مدینہ سے ایک شخص جن کے والد صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آواز و بلند رونے پیٹنے کی اور آگ نہ لے جائی جائے ابن عبد اللہ نے یہ بھی کہا کہ اس کے آگے آگے چلا جائے۔

جنازے کے لیے کھڑے ہونا

سالم کے والد صاحب نے حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی کہ جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کے ساتھ جاؤ تو بیٹھا نہ کرو یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو داؤد نے یہ حدیث سہیل سے اس طرح روایت کی اس حدیث کو سہیل بن کے والد صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس میں فرمایا یہاں تک کہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے" اور ابو معاویہ نے سہیل سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ یہاں تک کہ لحد میں رکھ دیا جائے۔ سفیان زیادہ حافظہ والے ہیں ابو معاویہ کی نسبت۔

عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ

نا ابو الوليد نا ابو عميد عن يحيى بن ابي كثير عن عبيد الله بن رافع بن خديج قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فمر بنا جنازة فقام لها فلما توارى جنازة يهودي فقال ان الموت فزع فاذا رأيتم الجنازة فقوموا۔

قعنبی، مالک، یحیی بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری، نافع بن جبیر بن مطعم، مسعود بن الحکم سے حضرت ابی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بھتیجے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہنے پر عمل رہا۔

نا القعنبي عن مالك عن يحيى بن سعيد عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ الانصاري عن نافع بن جبير بن مطعم عن مسعود بن الحكم الزرقي عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الجنازة ثم قعد بعد۔

ہشام بن عمار دمشقی، حاتم بن اسمٰعیل، ابو الاسود، محمد بن عبداللہ بن سلیمان بن جماد بن امیہ، سلیمان بن جماد، جماد بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اسے لوگوں کی نظر سے اوجھل کر دیا گیا پس یہود کا ایک عالم وہاں سے گزرا تو کہا کہ ہمارے علماء ایسا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم بھی بیٹھ جاؤ اور ان اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

نا هشام بن عمار نا حاتم بن اسمعيل ابو الاسود محمد بن عبد الله بن سليمان بن جماد بن امية سليمان بن جماد جماد بن ابي امية عن ابيه عن جده عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام في الجنازة حتى توضع في اللحد فمر به حبر من اليهود فقال هكذا نفعل فجلس النبي صلى الله عليه وسلم وقال اجلسوا خالفوهم۔

جنازے کے ساتھ سوار ہونا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا جب کہ آپ ایک جنازے کے ساتھ تھے تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ جب فارغ ہو گئے تو سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا۔ آپ سوار ہو گئے تو دوبارہ دریافت کی گئی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ فرشتے بھی چلتے ہیں۔ میں نے مناسب

وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا أَرْكَبْتُ۔

دیکھا کہ سوار ہو جاتے ہیں اور وہ پیدل چلتے ہیں۔ جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گئی اور وہ مجھے کہنے لگے تو سوار ہو جا تو تو عورت ہے۔ میں نے کہا کہ میں تو سوار ہو گئی ہوں جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گئی۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن الدحداح کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم موجود تھے آپ کی خدمت میں سواری کے لیے گھوڑا پیش کیا گیا آپ نے اسے باندھ دیا اور آخر کار اس پر سوار ہو گئے۔ پس وہ قدم قدم چلنے لگا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارد گرد دوڑ رہے تھے۔

باب ۵۸۹۔ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے آگے آگے چلنا

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَزِيدَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو کہ وہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ بُنَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا أَحْبَبْتُ أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ أَعَانُونِي فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِي هَذَا بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي حَيْثُ شَاءَ إِلَّا مَا نُهِيَ عَنْهُ وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِأَبَوَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

نافع بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا (اس کا) گمان ہے کہ (نافع بن جبیر نے یہ حدیث مجھ سے مرفوعاً بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا اس کے پیچھے اس کے آگے نیز اس کے دائیں اور بائیں چلے اور قریب سے جو بچہ ساقط ہو جائے اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔

باب ۵۹۰۔ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کو جلدی لے چلنا

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ جنازے کو دفن کرنے کے لیے جلدی سے جایا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر وہ اس کے برعکس ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِبْرَاهِيمُ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

عیینہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن ابوالعاص کے جنازے میں تھے

كَانَ فِي جَنَازَةٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا
نَكُونُ مِنْهُ قَرِيبًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ
سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمَلًا

ہم نے کہا کہ آہستہ چلیں تاکہ ہم جلدی جلدی چل رہے تھے کہ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو ہمیں کوڑا مار کر فرمایا۔ ہم نے دیکھا جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم جلدی جلدی چل رہے تھے۔

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدَةَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ قَالَ فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ
فَقَالَ فَجَعَلَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَمَاشَى

حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث۔ ابراہیم بن موسیٰ عیسیٰ بن یونس نے عبیدہ سے مذکورہ حدیث کے متعلق روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کا جنازہ تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کی طرف اپنا خچر دوڑایا اور کوڑے سے اشارہ کیا۔

بِالسَّوْطِ

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
يَحْيَى الْمُخَيِّرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ سَأَلْنَا أَوْ سُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمَعْصَمِ الْجَنَابِ فَقَالَ سَادُّ الْخَلَّةِ
إِنْ كَانَ خَيْرًا عُجِّلَ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ
فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَابَةُ شَيْءٌ حَدَثَ وَلَا تَكْتُمُ
لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مِنَ النَّفْسِ مَهْمَا

مسدد، ابوعوانہ، یحییٰ المخیر یعنی یحییٰ بن عبداللہ قیسی، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ شے سے کمتر حال ہے۔ اگر وہ نیک ہے تو بھلائی کی طرف جلد پہنچا دیا جائے گا اور اگر اس کے برعکس ہے تو دوزخ کی طرف جنازہ آگے ہے اسے پیچھے نہ کیا جائے اور تم اس کے آگے پر گروہ ساتھ نہیں ہے۔

باب ۵۹ الإمام يصلي على من قتل نفسه

کیا امام خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھائے

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ
فَمَرِضَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ جَأْكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ فَكَمَاتَ فَقَالَ
وَمَا بِهِ قَالَ فَقَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَمَرِضَ
عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّهُ فَكَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَمَرِضَ عَلَيْهِ
فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بیمار پڑا تو اس پر بیخ پکار ہوئی اس کا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ عرض کی کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرا نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو بیخ پکار ہوئی۔ اس نے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ مر گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرا نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو اس پر بیخ پکار ہوئی۔ اس کی بیوی نے کہا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ عَنْهُ فَقَالَ أَتَحْمِلُ اللَّهَ الْمَنَّ قَالَ لَا فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَحْمِلَ عَلَى نَفْسِكَ مِنْهُ مَا حَمَلْتَ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ رَبِّ هَذَا بِذَنْبِكَ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكَ سَاعَةٌ تَمَنَّى عِنْدَهَا أَنَّكَ لَمْ تَسْأَلْنِي عَنْهُ فَقَالَ أَنْتَ سَأَلْتَنِي فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِذَا لَا أَسْأَلَكَ عَنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ [illegible] دوبارہ کہا [illegible] وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کو بتادی گئی ہے [illegible] دوبارہ کہا کہ [illegible] نے کہا کہ معلوم ہوا کہ عرض کی میں نے [illegible] دیکھا ہے کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] دیکھا ہے

باب ۵۹۲ الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ

شرعی حد میں قتل ہونے والے کی نماز جنازہ

۱۴۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

اہل بصرہ کے ایک شخص نے حضرت حسن بصری سے [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا اسلام سے خارج نہیں کرتا اور گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ خودکشی کرنے والا اگرچہ سخت گنہگار ہے لیکن مسلمان ہی شمار ہوگا اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے اور زنا کی نماز جنازہ پڑھنے سے صحابہ کرام کو منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ کبیر گناہ کا مرتکب مسلمان ہی رہتا ہے کافر نہیں ہوتا اگرچہ دوزخ میں لے جانے کا مستحق ہے لیکن مسلمانوں ہی میں شمار ہوگا۔ مسلمانوں کی میراث پائے گا اور مسلمان اس کے وارث ہوں گے۔ برخلاف معتزلہ کے کہ وہ مرتکب کبیرہ کو کافر شمار کرتے تھے جبکہ یہ عقیدہ کتاب و سنت میں درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۹۳ فی الصلوٰۃ علی الطفل

بچے کی نماز جنازہ

۱۴۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، ابن اسحٰق، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

۱۴۱۱ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَنْظَلٍ بْنِ حَذْوَمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَرْدَ

حنظل بن حذوم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى ابْنَتِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً.

کہ صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی جگہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید یعقوب طالقانی کے سامنے کہ تم سے حدیث بیان کی ابن المبارک نے یعقوب بن مقدام سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی اور ستر روز (یا ساٹھ دن رات) کے تھے۔

باب ۵۹۴ الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

سعید بن منصور فلیح بن سلیمان صالح بن صالح بن حی اور محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ.

ہارون بن عبداللہ ابن ابی فدیک ضحاک بن عثمان، ابوالنضر ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں صاحبزادوں پر نماز جنازہ مسجد میں پڑھی یعنی سہیل اور ان کے بھائی پر۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

صالح مولی توامہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی اس پر کوئی گناہ نہیں۔

باب ۵۹۵ الدفن بعد غروب الشمس وکراھیۃ ذلک

سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت دفن کرنا

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے تھے تین ساعتیں ایسی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى
تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى يَمِيلَ
وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ
أَوْ كَمَا قَالَ۔

باب ۵۹۶ إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ
مَنْ يُقَدَّمُ

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ
الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى
الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ
وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ
ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ
الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا
هُوَ السُّنَّةُ۔

جب مردوں اور عورتوں کے جنازے حاضر ہوں تو کس کو آگے کیا جائے

یحییٰ بن عبید نے حارث بن نوفل کے مولیٰ عمار سے روایت کی ہے کہ وہ ام کلثوم اور ان کے صاحبزادے کے جنازہ میں حاضر تھے۔ لڑکے کو امام کے نزدیک رکھا گیا۔ میں نے اس بات پر اعتراض کیا۔ لوگوں میں حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ بھی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہی ہے۔

باب ۵۹۷ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ
إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ نَصْرٍ الْوَرْدِيُّ
عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ
فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ فَقَالُوا جَنَازَةُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ
كِسَاءُ أُرْجُوَانٍ عَلَى بَرْذَعَةٍ عَلَى مَتْنِ حِمَارٍ قَصِيرٍ
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ
فَقَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ
قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ وَهَّى يَقْعُدُ
فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا
وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى
عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ

نماز جنازہ کے وقت امام میت کے کس حصے کے سامنے کھڑا ہو

نافع ابو غالب کا بیان ہے کہ میں سکہ مربد میں تھا کہ ایک جنازہ گزرا جس کے ساتھ بڑا مجمع تھا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے۔ پس میں پیچھے ہو لیا تو ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک کمبل اوپر لیا ہوا تھا، اونٹ پر سوار تھا اور دھوپ سے بچنے کے لیے سر پر کپڑا اٹھا رکھا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ دہقانی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک ہیں۔ جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت انس کھڑے ہوئے اور ان پر نماز پڑھنے لگے۔ میں ان کے پیچھے تھا جبکہ میرے اور ان کے درمیان کچھ نہ تھا۔ پس وہ میت کے قریب کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ مگر لمبی نہیں اور جلدی کی۔ پھر بیٹھنے کے لیے جانے لگے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابو حمزہ! یہ انصاری عورت کا جنازہ ہے۔ یہ سبز تابوت کے قریب رکھے اور کولہے کے پاس کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جیسی کہ مرد کی پڑھائی تھی۔ علاء بن زیاد نے کہا کہ اے ابو حمزہ

السلام ثم قال يا ابا حمزة هكذا كان رسول
الله ﷺ يصلي على الصلاة ويكبر
يكبر عليها اربعا ويقوم هذا من الرجل
وحيث في المرأة قال نعم قال يا ابا حمزة
غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال نعم غزوت معه فحضر العشاء ان
فصلوا على رواحلنا وما حولنا
وفي القوم رجل يكون عليا فيثنا و
وجعلنا فوقه مطر الله وجعل يجاء به
فيما يوضئه على الاسلام وقال رجل من
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان على
لكما ان سلام الله الرجل الذي كان منذ
اليوم يجعلنا لا نحزن فلعله كان من
الله صلى الله عليه وسلم حتى الرجل فلما
راى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
يا رسول الله ما كنت ان الله ما سلم رجل الله
صلى الله عليه وسلم الا عرف في الامر
الذي جاء به رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يسلم فلما راى رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه لا يصمت شيئا
بايته فقال الرجل يا رسول الله بدني قال
اني اريد ان احدث عنك اليوم الا يكون بعدك
فقال يا رسول الله الا اوصيك ان قال نبي
صلى الله عليه وسلم انه ليس احد من
قال الا وقد خالف عن بعض ما جاء به
فلعلك ان ادركت عن بعض ما جئت به
فكن امنا ان لا تشرك بالله شيئا
فكان الامام يقوم وحيال عجيزتها يسترها
من القوم۔

کیا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ اسی طرح پڑھا
کرتے تھے جیسے آپ نے پڑھائی کہ چار تکبیریں کہیں اور آدمی کے
سر کے پاس کھڑے ہو اور عورت کے کولہے کے پاس فرمایا
ہاں حضرت کہا اے ابو حمزہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہے فرمایا ہاں میں نے آپ کے ساتھ
غزوہ حنین کیا۔ لشکر نکلے اور ہر پڑاؤ پر صلاۃ عشاء کے وقت تک
چلتے رہتے جب پڑاؤ پر پہنچ گئے۔ ان میں ایک آدمی
ایسا تھا کہ ہمیں اس کی آمد کا انتظار ہوتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ
نے ہمیں فتح دی اور ہم نے غنیمت حاصل کی کہ اسلام پر پیدا
کرنے تک کی مدت تک ہم نے اس کے علاوہ ہمیں سے
ایک سلام کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو
اسلام پر پیدا کرے۔ ہمارا کام تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو
اسلام پر پیدا کرے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔ تو اس
جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو خوش
گوار ہوا۔ یا رسول اللہ میں اللہ کی قسم تائب ہوتا ہوں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے
لئے تمام صحابہ اپنی خواہش کرنے لگے اور اس انتظار میں تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل کرنے کا حکم دیں گے
مگر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ نے
کچھ نہیں کیا تو آپ نے عرض کیا صحابہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے اس کے قتل کا حکم کیوں نہ دیا
اس کی وجہ سے ہم قتل کرتے۔ رسول اللہ آپ نے کچھ نہ کہا
کیوں نہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کسی نبی کے لئے شایان شان نہیں۔ جناب کو یہ بات کہ نبی کے
ہاتھ میں کچھ خیانت ہو۔ جب کوئی شخص آپ کے پاس آتا
کچھ نہ کچھ خیانت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے
متعلق بتا دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم نے اس کو
پالیا تو اس کو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنے کی وصیت کرنا
پس امام قوم کے سامنے کھڑا ہوتا اور عورت کو قوم سے چھپا لیتا۔

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو حالت نفاس میں فوت ہو گئی تھی آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۵۹ التکبیر علی الجنازۃ

نماز جنازہ کی تکبیریں

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّ عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الْأَئِمَّةُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

ابواسحٰق نے شعبی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک تنہا قبر کے پاس سے گزرے تو اس پر صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے شعبی سے کہا کہ آپ سے کس نے حدیث بیان کی؟ فرمایا کہ ایسے ثقہ راویوں نے جس کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شہادت دی ہے۔

۳۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَيْنَا ابْنَ أَرْقَمَ خَمْسًا عَلَى جَنَائِزِنَا مَا رَأَيْنَاهُ إِلَّا كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لَا أَحْفَظُ إِلَّا عَنِ الْمُثَنَّى أَرْبَعًا۔

ابولیلیٰ طیالسی شعبہ۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ حبیب بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں ان سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح تکبیریں کہا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے ابن مثنیٰ کی حدیث یاد ہے۔

باب ۶۰ ما یقرأ علی الجنازۃ

جنازے پر کیا پڑھے

۳۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

ف۔ دیگر احادیث کی رو سے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا مسنون نہیں ہے بلکہ تکبیر اولیٰ کے بعد ثنا پڑھی جاتی ہے دوسری تکبیر کے بعد درود، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے۔ ہاں اگر بطور دعا سورۂ فاتحہ پڑھ لی جائے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے لیکن نماز جنازہ میں اس سورت کا پڑھنا ضروری نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الدعاء للميت

میت کے لیے دعا کرنا

۳۲۲۱ حدثنا حفص بن عمر النرسي حدثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء

محمد العزیز بن محمد بن عبد الرحمن، احمد ابن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کرو۔

۳۲۲۲ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث بن سعيد حدثنا أبو العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير عن علي بن شماخ قال شهدت مروان قال أبا هريرة كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في هذا قال أسمعه يقول إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء قلت قال نعم قال لكم كان سمعها قبل قال أبو هريرة اللهم أنت ربها وأنت خلقتها وأنت هديتها للإسلام وأنت قبضت روحها وأنت أعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له

علی بن شماخ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازہ میں کیسے نماز پڑھتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ کیا اس کے بارے میں آپ نے کہا؟ کہا ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے پہلے دونوں میں قرابت ہو گئی تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے اسے پیدا کیا اور تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی اور تو نے اس کی روح قبض فرمائی اور تو اس کے چھپے اور ظاہر کاموں کو بہتر جانتا ہے ہم اس کی شفاعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں اللہ اس کو بخش دے۔

۳۲۲۳ حدثنا موسى بن مروان الرقي نا سهل يعني ابن إسحاق عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فقال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تضلنا بعده

یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو دعا مانگتے ہوئے کہا: اے اللہ! بخش دے ہم میں سے زندہ اور مردہ کو ہمارے حاضر اور غائب کو ہمارے چھوٹے اور بڑے کو ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ

۳۲۲۵ حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي نا الوليد نا إبراهيم بن عبد الله بن عروة الهوزني أنا الوليد وحدثني عبد الرحمن أتم

عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی، ولید، ابراہیم بن عبد اللہ بن عروۃ ہوزنی، ولید، عبد الرحمن کی حدیث زیادہ مکمل ہے درمیان میں بشارج یونس بن میسرہ بن حلبس سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ هٰكَذَا لَا أَحْمَدَ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ.

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک کی میت پر ہمیں نماز پڑھائی پس میں نے آپ کو دعا مانگتے ہوئے سنا۔ اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے پس اسے قبر کی آزمائش سے بچانا۔ عبدالرحمٰن نے کہا تیرے سپرد سے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچانا تو وفا اور حق والا ہے۔ اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ عبدالرحمٰن نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے۔

باب الصلاة على القبر

قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاتَ فَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے نہ دیکھا تو اس کے متعلق پوچھا عرض کی گئی کہ وہ فوت ہو گیا۔ فرمایا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ پھر فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے وہ بتا دی تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

باب الصلاة على المشرك يموت في بلاد الشرك

مشرکوں کے شہر میں مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی اسی روز لوگوں کو خبر دے دی جس روز انہوں نے وفات پائی تھی اور آپ لوگوں کو لے کر ان کی نماز جنازہ کے لیے نکلے پس لوگ بستہ ہوئے اور آپ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتُلِيُّ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَحَلَّقَ إِذَا أَرَدْنَا

ابوبردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے ملک میں چلے جانے سے قبل حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ نجاشی نے کہا میں گواہی

النجاشي فذكر حديثه قال النجاشي أشهد أنه رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه الذي بشر به عيسى بن مريم ولولا ما أنا فيه من الملك لأتيته حتى أحمل نعليه.

دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم نے بشارت دی تھی اگر میں اپنے ملکی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔

ف۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا اسلام قبول کرنا مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا باعث ہوا کہ ایسے نازک وقت میں بھی مسلمانوں کو محفوظ پناہ گاہ مل گئی۔ کتنے مسلمان مرد و عورت حبشہ کی جانب ہجرت کر کے گئے تھے ان کی تعداد میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق ہجرت کرنے والے گیارہ مرد تھے۔ دوسرے قول کے مطابق بارہ مرد اور چار عورتیں تیسرے قول کے مطابق عورتیں پانچ تھیں بہرحال ان میں سب سے پہلے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی جن کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں نوٹ رہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ یہ ہجرت اعلان نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں ہوئی۔ نجاشی اصحمہ مہاجرین کی خوب خاطر و مدارات کی اور قریش کا وفد مسلمانوں کو واپس لانے کی غرض سے گیا تھا اسے ناکام و نامراد واپس کیا۔ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ ہی میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور مہر اپنے پاس سے ادا کیا۔ نجاشی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے۔ شاہ حبشہ نے عقیدت مندی و جانثاری کا ہر ممکن طریقہ اختیار کیا۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی علی کے وفات پانے پر صحابہ کرام کو ساتھ لے کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جو ایک طرف آپ کے خصائص میں سے ہے اور دوسری جانب آپ کی نادر مثال ہے کہ خلقت اور تعلق خاطر کی ایک تابندہ مثال قائم کر دی۔ ان کی نگاہ کرم کا اختتام کون نہیں ہے اللہ کرے کہ اس حسین شعار پر بھی رحمت دو عالم کا خاص لطف و کرم ہو جائے آمین۔

باب ۷۰ - فی جمع الرجلین فی قبر والقبر یکبر

ایک قبر میں کئی آدمی دفن کرنا اور قبر پر نشانی لگانا

۱۴۲۹ - حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا حيوة بن سالم ح ونا يحيى بن الفضل السجستاني نا حاتم يعني ابن إسمٰعيل جميعا عن كثير بن زيد المدني عن المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون أخرج بجنازته فدفن فأمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا أن يأتيه بحجر فلم يستطع حمله فقام إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه قال كثير قال المطلب قال

عبدالوہاب بن نجدہ و سعید بن سالم۔ یحییٰ بن فضل سجستانی حاتم بن اسمٰعیل، کثیر بن زید مدنی سے روایت ہے کہ حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب حضرت عثمان بن مظعون نے وفات پائی تو ان کا جنازہ دفن کرنے کے لیے لایا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک پتھر لانے کا حکم فرمایا وہ اسے اٹھا نہ سکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور آستینیں چڑھانے لگے۔ کثیر کا بیان ہے کہ مطلب نے فرمایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دیکھ یہ حدیث بتائی

الَّذِي يُخْبِرُنِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَعُودُ رِجْلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَفَرَهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ الْمَيِّتَ مِنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي ۔

انہوں نے فرمایا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معیار کی لکیروں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ نے ہتھیلیوں پر ٹھائیں۔ پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھایا اور ان کے سر کے پاس رکھ دیا۔ اور آپ نے فرمایا اسے پتھر! تو جانتی ہے کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے گھر والوں میں سے جو فوت ہوگا اسے ان کے پاس دفن کروں گا۔

پارہ ——— ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۶۴ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الْعَنَزِيُّ نَا مُعْتَمِرٌ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ ابْنِ مُعَيْنٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ سَمْعَانَ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔

گڑھا کھودنے کی ہڈی پائے تو کیا اس جگہ قبر نہ کھودے

عمرہ بنت عبدالرحمان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑی جائے۔

باب ۶۵ فِي اللَّحْدِ

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هَمَّامٌ نَا سَلْمٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

لحد کا بیان

اسحاق بن اسمٰعیل سلمہ ابن علی بن عبدالاعلیٰ اُن کے والد ماجد سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے لحد ہے اور ہمارے سوا دوسرے لوگوں کے لیے شق ہے۔

باب ۶۶ كَمْ يُدْخَلُ الْقَبْرَ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَسَنٌ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ وَقَالَ وَحَدَّثَنِي مُرَجًّا أَوِ ابْنُ أَبِي مُرَجًّا أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مَعَهُمْ فَلَمَّا فَرَغُوا عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ۔

کتنے آدمی قبر میں داخل ہوں

اسمٰعیل بن ابوخالد نے عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ بن زید نے غسل دیا اور یہی آپ کی قبر انور میں داخل ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے مرجا یا ابن ابی مرجا نے حدیث بیان کی کہ یہ داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی جب باہر آتے ہوئے تو حضرت علی نے فرمایا: میت کے گھر والے ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان، ابن ابوخالد، شعبی نے ابورمحب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی

الشعبي عن أبي موسى أن عبد الرحمن بن عوف نزل في قبر النبي صلى الله عليه وسلم قال كأني أنظر إليهما الساعة.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر میں اترے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا میں ان چاروں حضرات کو دیکھ رہا ہوں ابھی۔

ف۔ اس طرح حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں فرمایا: كأني أنظر إليهم الساعة۔ گویا میں اب بھی ان چاروں حضرات کو دیکھ رہا ہوں اسی طرح احادیث مطہرہ میں متعدد واقعات آئے ہیں۔ جن میں کئی صحابہ کرام نے فرمایا کہ گویا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو اب دیکھ رہا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں اپنی مثال آپ تھے وہاں انہیں آپ کی ذات مقدسہ سے بے پناہ محبت تھی اور یہ حضرات گویا آپ پر پروانہ وار نثار تھے، جس کی بدولت انہوں نے وہ مقام پایا جو دوسرے لوگوں کو سعی بسیار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا کہ انسان کی سرفرازی کا راز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہوئے آپ کی پیروی کرنے میں مضمر ہے۔ اسی لیے پروردگار عالم نے فرمایا ہے:۔

قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم۔ (۳:۳۱)

اے محبوب! تم (امت) کو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اس کے محبوب کی پیروی کرے، اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور مغفرت و رحمت سے اس کو نوازتا ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ پیروی کے لیے شرط ہے کہ آپ پر ایمان لایا جائے تمام انسانوں سے زیادہ آپ کی محبت دل میں رکھتا ہو اور ساری مخلوق سے زیادہ آپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہو۔ اگر کوئی گستاخ رسول یا کفر و شرک کرنے والا آپ کی ظاہری پیروی کرتا ہوا بھی نظر آئے تو وہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی غیر مسلم نماز پڑھتا ہے یا روزے رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کریم کی سچی محبت اور اتباع نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب: میت کو قبر میں کس طرح داخل کرنا چاہیے

باب كيف يدخل الميت قبره.

۱۲۳۴۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ ثنا أبي ثنا شعبة عن أبي إسحق قال أوصى الحارث أن يصلي عليه عبد الله بن يزيد فصلى عليه ثم أدخله القبر من قبل رجلي القبر وقال هذا من السنة.

شعبہ سے روایت ہے کہ ابواسحاق نے بیان کیا، حارث نے وصیت کی کہ اس کے جنازے کی نماز عبداللہ بن یزید پڑھائیں پس انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر پیر کی جانب سے ان کو قبر میں داخل کیا اور فرمایا کہ سنت یہی ہے۔

باب: قبر کے پاس کس طرح بیٹھے؟

باب كيف يجلس عند القبر.

۱۲۳۵۔ حدثنا علي بن أبي شيبة ثنا هجيم عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة

منہال بن عمرو نے زاذان سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک آدمی کے جنازے پر نکلے۔ جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو لحد ابھی کھودی نہیں گئی تھی۔

رجل من الانصار فاتيناه فجلسنا اليه وكان
يلحن بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم
مستقبل القبلة وجلسنا معه

باب تلقين الميت لا اله الا الله وقوله تعالى وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين

۱۴۲۶۔ حدثنا محمد بن كثير قال انا
ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا هشام عن
قتادة عن ابي الصديق الناجي عن ابي سعيد ان نبي
صلى الله عليه وسلم قال ارقدوا موتاكم
في القبور قال بسم الله وعلى سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا لفظ مسلم
باب تلقين الميت لا اله الا الله

۱۴۲۷۔ حدثنا مسدد انا يحيى عن سفيان
حدثني ابو اسحاق عن عاصم بن كليب عن
ابيه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
ان عند الشيخ الهال فلما قام
اذهب اليه يا بني فلقنه لا اله الا الله
حتى اتيته فجلست قريبا وجاء
فامرني فاعدت ثلاثا

رجل انصاری کے پاس گئے ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے

قبر میں رکھتے وقت میت کے لیے کیا دعا مانگے؟

ہم سے محمد بن کثیر مسلم بن ابراہیم اور ہم سے قتادہ ابوالصدیق نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق یہ الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

جس کا قریب کا مشرک مر جائے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا سفیان سے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کو ایک بوڑھا دکھائی دیا جو قریب المرگ تھا آپ نے فرمایا بیٹا جاؤ اور اپنے والد کو لقین کرو آخر جب میں نے اس کے پاس پہنچ کر لقین کرنی شروع کی اور کلمہ کا اعتراف کرایا تو وہ پورا نہ کر سکا اور جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تین بار تلقین کی اور آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا ابوطالب کے متعلق اس حدیث اور بعض دیگر احادیث صحیحہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے آخری دم تک اسلام قبول نہیں کیا تھا اگرچہ کتب تواریخ و سیر میں ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت و تائید کا ذکر ہے لیکن قابل اعتماد طریقے سے ایمان لانے اسلام قبول کرنے کا ذکر منقول نہیں۔ بعض حضرات کچھ اشعار کے سہارے ابوطالب کو مومن ثابت کرنے پر زور لگاتے ہیں ان کا کل مصرف نظر کرتے ہیں۔ جن کے پاس قطعی دلیل تو کتاب و سنت سے ایک بھی نہیں لیکن متعین کرنے کی ان اوراق کو مزین کرنے کی آخر ان میں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ یہ حضرات جو عقیدہ چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمہ کی مسئلے میں بلا دلیل قطعی کے خلاف کرنے کی ہمت و جسارت ہمیں زیب نہیں دیتی۔ اگر ان کا اعتماد بیکار ناصواب نہیں۔ اگر یہ گروہ بعض محدثین کے مقابلے پر اپنے تحقیق وقت کو کام میں لائیں تو ہم علماء ہم شرب پائیں۔ یہ کیوں انصاف ہے کہ اکابر سلف کے مسلمہ چیز میں اپنی تحقیق کی کاٹ چلائیں۔

میں اس طرح تجھ کو پہچانتا ہوں
ہر اک دل کو پہچاننا مرا دل جانتا ہے

چار صدی ہجری کے مجدد برحق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء نے اپنے رسالہ مسمی بہ مشرح اسطالب فی مبحث ابی طالب میں تین آیات، پندرہ احادیث اور اسی صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی ہے کہ نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے سرفراز نہیں ہوئے تھے۔ اس مبارک رسالے میں تفسیر، حدیث، شرح حدیث، فقہ، سیر، عقائد و اصول وغیرہ کی ایک سو تیس کتب سے وہ تحقیق پیش کی ہے کہ منصف مزاج کے لیے ان سے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، رہا متعصب ہٹ دھرمی اور اختلاف برائے اختلاف کرنا تو کون کسی کا منہ بند کر سکتا ہے۔ اور کس کے قلم پر اس کو قفل لگا دیں پہرہ بٹھایا جا سکتا ہے۔ صلی اللہ علی من یشاء الی صراط مستقیم۔

باب ۶۱ فی تعمیق القبر

قبر کی گہرائی کا بیان

۱۴۳۸۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی ان سلیمان بن بلال حدثہم ح وحدثنا محمد بن عبید یعنی ابن حساب حدثنا ابن بلال عن ہشام بن عامر قال جاء ابو الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقالوا اصابنا قرح وجہد فکیف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجمعوا الرجلین والثلاثۃ فی القبر قیل فایہم یقدم قال اکثرہم قرانا فمات ابی ثالث ثلاثۃ فحفر لہ نصف النہار فحفر لہ فحفر لہ فحفر لہ

وَسَلَّمَ إِنَّ لِآدَمَ فَكَذَا شِبْرًا الْأَسْوِيَّةُ وَلَا حَنَّطَ إِلَّا الْمَلَائِكَةُ

اور کفن تصویر کے چھوٹے ٹکڑے سے مشابہ ہو۔

۳۱۴۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِإِفْرِيقِيَّةَ فَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِطَعَامٍ فَقَالَ فَضَالَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّفْوِ وَيَنْهَى عَنِ النَّقْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي فِي الطَّعَامِ

عمرو بن حارث نے ابوعلی ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ہم فرنیہ روم کے جزیرہ میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھے چنانچہ وہاں سے ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ نے ہمیں قبر کے لیے حکم فرمایا پس وہ ہمارے کی اطلاع میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ حکم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر کو برابر کیا جائے لہٰذا اس حدیث سے ایک مسنون طریقہ (قبر کی سطح کا مخلوط ہونا) معلوم ہوا۔

۳۱۴۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بِقَالٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ تَأْسِيسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن عثمان بن ابی نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا اماں جان! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اور کھول دیجئے اور آپ کے دونوں صاحبوں کی تو آپ نے تین قبریں کھول دیں جو نہ بہت بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی اور ان کے اوپر میدان کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ ابوعلی نے فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق آپ کے سر مبارک کے پاس ہیں اور حضرت عمر فاروق آپ کے قدموں کی طرف ہیں یہ سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کی طرف ہے۔

ف۔ سبحان اللہ اس سے بڑھ کر صدیق اور رفیق عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیسے عاشق صادق تھے کہ زندگی بھر رفاقت کا حق ادا کرتے رہے اور مرنے کے بعد بھی رفاقت کے ہی رشتے نے دونوں عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں امام فنا بچھ گئے۔ یہاں انبیائے کرام کی ساری مقدس جماعت میں آخر ان میں تیرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب نہیں وہاں ساری انبیائے کرام کے ساتھیوں میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا بھی جواب نہیں ہے کہ کتنا ہی وافی رفاقت کا نرالا ہی ساتھ کا نمونہ دکھایا ہے۔

۳۱۴۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُوسَى التَّمَّارِ قَالَ

لوٹتے وقت قبر کے پاس میت کی بخشش کے لیے دعا کرنا

موسیٰ تمار نے ہانی سے نقل کیا ہے روایت کی ہے کہ

ثنا هشام عن عبد الله بن بحير عن حانئ مولى عثمان عن عثمان بن عفان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم وسلوا له بالتثبيت فانه الان يسئل قال ابو داود بحير بن ريسان۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو وہاں کھڑے ہو جاتے اور اپنے بھائی کے لیے استغفار کرتے اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرتے کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بحیر کو ریسان نے روایت کیا ہے۔

باب ۶۱۴ کراهية الذبح عند القبر

قبر کے پاس ذبح کرنا مکروہ ہے

۱۴۲۵ حدثنا يحيى بن موسى البلخي نا عبد الرحمن ابي انا معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عقر في الاسلام قال عبد الرزاق كانوا يعقرون عند القبر بقرة او شاة۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام میں عقر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے فرمایا کہ وہ جاہلیت میں لوگ قبر کے پاس گائے یا کوئی اور جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

باب ۶۱۵ الصلوة على القبر بعد حين

ایک مدت بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلوته على الميت ثم انصرف۔

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور آپ نے شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسے میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۴۲۷ حدثنا الحسن بن علي نا يحيى بن آدم نا ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن ابن ابي حبيب بهذا الحديث قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم على قتلى احد بعد ثماني سنين كالمودع للاحياء والاموات۔

یحییٰ بن ابن حبیب سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا، بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد بھی نماز پڑھی، جیسے آپ زندوں اور مُردوں کو تمام حضرات سے رخصت ہو رہے تھے۔

باب ۶۱۶ البناء على القبر

قبر پر عمارت بنانا

۱۴۲۸ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرحمن ابي نا ابن جريج اخبرني ابو الزبير ان ابا سعيد اخبره انه سمع جابرا يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يقعد على القبر

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوسعید سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر پر بیٹھنے، اسے پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

وَأَنْ يُقْعَصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ كَمُسَدَّدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَفِظَ عَلِيٌّ مِنْ حَفِظَ مُسَدَّدٍ حَرْفَ وَأَنْ۔

سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان نے أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ کہا ہے۔ سلیمان بن موسیٰ نے أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ بھی کہا ہے لیکن مسدد نے اپنی حدیث میں أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ کا ذکر کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث مسدد میں فَأَنْ کا لفظ مجھ پر مخفی رہا۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

باب ۶۱۔ فِي اجْتِنَابِ الْقُعُودِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی بیٹھے کہ اس کے کپڑے جل جائیں اور وہ جلد تک جا پہنچے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، حیوۃ بن شریح، یحییٰ بن ایوب، بحیر، بسر بن عبید اللہ، حضرت واثلہ بن اسقع سے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو نہ کسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ۶۲۔ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النَّعْلِ۔

جوتے پہن کر قبروں کے درمیان میں چلنا

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ

بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لشکر

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَكَمَ بْنَ مَعْبَدٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ حَكَمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ كَمَا أَنَا أُسَمِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا إِنَّ جَاءَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا.

حکم رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی حکم۔ فرمایا بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔ بشر کا بیان ہے کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ بڑی بھلائی (اسلام) کے لئے یہ لوگ پہلے ہی چلے گئے۔ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے بہت بڑی بھلائی کو پالیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب نظر اٹھائی اگر میں نے ایک آدمی جوتے پہن کر قبرستان میں چل رہا تھا۔ فرمایا اے جوتوں والے! تم پر افسوس ہے اپنے جوتے اتار لو۔ اس شخص نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا اپنے جوتے اتار دیئے اور انہیں پھینک دیا۔ ف

ف۔ قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنا مسلمان مردوں کا استخفاف ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبروں کے درمیان سے گزرنے والے کو ٹوکا۔ یہ احترام مسلم کے ساتھ ہے۔ جاننا چاہئے کہ جب مسلمانوں کے قبرستان کا یہ احترام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کروایا اور بتایا تو مساجد کا احترام تو قبرستان سے بڑھ جاتا ہے لہٰذا جو لوگ جوتے پہن کر مساجد میں جاتے اور جوتے پہن کر مساجد میں نماز پڑھنے کو جائز بتاتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے۔ ف

ف۔ صاحب مولیٰ کا مسئلہ اجماعی ہے جس میں صرف معتزلہ اختلاف کرتے تھے اور ابن حزم ظاہری المذہب (المتوفی ۴۵۶ھ) نے سب سے پہلے اس میں اہل حق سے اختلاف کیا۔ موجودہ زمانے میں انبیائے کرام و اولیائے عظام کے گستاخوں نے بھی اہلسنت و جماعت سے اسی مسئلے میں اختلاف کرنا ضروری سمجھا کیونکہ مقربین بارگاہ الٰہیہ کے خصائص کا انکار کرنا ان کے دین کا رکن اول ہے جس کی خاطر صاحب مولیٰ کا انکار آسان نسخہ نظر آیا۔ جب کہ اہل حق کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ ہے کہ مزار میں بھی اللہ تعالیٰ ہر مومن و کافر کو ایک گونہ حیات عطا فرماتا ہے جس کے جسم و روح میں کسی قدر تعلق پیدا

فرماتا ہے جس سے اسے علم و ادراک و سماع حاصل ہوتا ہے اور جس کے باعث وہ قبر یا جس مقام میں رہے، عذاب و ثواب پاتا ہے۔ شہداء اور دیگر مقربین، رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی دنیا کی زندگی سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں ان کے لیے بَلْ اَحْیَآءٌ فرمایا گیا ہے اور حضرات انبیائے کرام کی دنیاوی اور اُخروی زندگیوں میں کسی کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہوتا کہ ان کی دنیاوی زندگی کے تقاضے ختم ہوتے اور وہ عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔

سماعِ موتیٰ کے اثبات اور منکرین کے تمام تر عناد و ہٹ دھرمی کو تار عنکبوت دکھاتے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد برحق اور اپنے دور میں سرمایۂ ملت کی نگہبانی کرنے والے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں حیات الموات فی بیان سماع الاموات کے تاریخی نام سے ایک رسالہ لکھا اور چار سو پچاسی نصوص سے مسئلہ کو ایسا ثابت و مبرہن فرمایا کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ مادۂ مسائل دیکھ کر نے جتنے فلک دوں محل تعمیر کر کے شور مچایا ہوا تھا سب کی اینٹ سے اینٹ بجا کر زیر زمین دفن کر دیا۔ یہ ایمان افروز رسالہ نافع تین مقاصد پر مشتمل ہے۔ مقصد دوم میں سات احادیث مطہرہ پیش کیں، جن کے مفادات کا اجمالی خاکہ یہ ہے:۔

۱۔ اٹھ احادیث ایسی پیش کیں جن سے ثابت ہے کہ موت کے بعد بھی روح اور صفات و افعالِ روح کو بقا حاصل رہتی ہے۔

۲۔ دو حدیثیں اس امر پر دلالت کرنے والی ہیں کہ احیاء نے اہل قبور سے جدا کی۔

۳۔ چار احادیث ایسی کہ زندوں کے کہنے پاس بیٹھنے سے اہل قبور کا جی بہلتا ہے۔

۴۔ آٹھ احادیث اس امر پر دال کہ زندوں کی بے اعتدالی سے مُردوں کو اذیت پہنچتی ہے۔

۵۔ تیرہ احادیث سے ثابت کیا کہ زیارت کرنے والوں کو اہل قبور پہچانتے، ان کا سلام و کلام سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ زندوں کے جوتوں کی آہٹ تک سنتے ہیں۔

۶۔ چار احادیث ایسی جن میں کفار مقتولین بدر سے کلام کرنا اور ان کا سننا مصرح۔

۷۔ چار احادیث متضمن تلقینِ میت پیش فرمائیں۔

۸۔ چار حدیثیں ایسی جن سے واضح ہوا کہ صحابۂ کرام نے اہل قبور سے کلام و خطاب فرمایا۔

مجدد دین و ملت نے مقصد سوم کے اندر تین سو پانچ اقوال پیش فرمائے اور فکر کے نکات رقم فرمائے ہیں۔ ہم یہاں مزید کچھ نہ کہتے ہوئے یوں جملہ تین سے آٹھ اقوال سے واضح و مبرہن کیا کہ سماعِ موتیٰ کے بارے میں امت محمدیہ کا شروع سے آج تک کیا عقیدہ رہا ہے۔ ان اقوال کے مفادات کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ایک سو پچاس اقوال سے موتیٰ کے علم و سمع و بصر کا صریح اثبات۔

۲۔ پانچ اقوال اس بارے میں کہ بعد وصال بھی اولیاء کی کرامتیں باقی رہتی ہیں۔

۳۔ پندرہ اقوال ایسے کہ اولیاء اللہ بعد وصال بھی تصرف فرماتے ہیں۔

۴۔ چوراسی اقوال اس بارے میں کہ رحلت کے بعد بھی اولیائے کرام تحریک و دور سے مدد کرتے ہیں۔

۵۔ بیالیس اقوال میں اس امر کی تصریح کہ بوقتِ حاجت اولیاء اللہ کو پکارنا ان سے مدد چاہنا جائز ہے۔

۶۔ تیرہ اقوال اس مسئلے میں کہ حضرات اولیاء اللہ کو بعد وصال بھی نہ دیکھنے سننے میں تحریک و دور یکساں ہے۔

بعض منکرین سماع موتیٰ نے معتزلہ وغیرہ کی ہمنوائی کرتے ہوئے تقسیم المسائل مائۃ مسائل اور سراج الایمان وغیرہ کے ذریعے مسئلہ یمین کا سہارا لیا، جس سے اپنا موقف ثابت نہ ہوا تو کم فہم لوگوں کو بھکانا شروع کیا۔ نیام، ہست نے ۱۳۱۸ھ ۱۹۰۱ء میں حیات الموت کا تتمہ لکھا اور اسے الوہاق المتین فی سماع الاموات وحلف الیمین کا نام دیا۔ اس میں پانچ مقدمات بارہ دلائل اور پچیس شواہد سے واضح کیا کہ مسئلہ یمین کو منکرین سماع موتیٰ سے دور کا بھی تعلق نہیں اور ثابت کر دکھایا کہ بفضلہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت ہی کا مذہب آیات محکمہ، سنت قائمہ اور قریحۂ مستقیمہ سے پورا مطابقت رکھتا ہے۔ انصاف پسند حضرات کو رسالہ حیات الموت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ویسے ہدایت کی بات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

باب ۶۱ فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ

میت کو اس کی قبر سے ضرورتاً دوسری جگہ منتقل کرنا

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي رَجُلًا فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَلَمَّا خَرَجْتُ بَعَثْتُ آخَرَ يُحَوِّلُهُمَا فَإِذَا أَنَا بِالْحَيَّةِ كَأَنَّهَا فَحْلٌ فَأَمَرَهُمَا أَنْ يَتَحَوَّلَا لِغَيْرِهِمَا وَقَالَ لَا أَدْرِي.

ابونضرہ نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے والد کو ایک دوسرے آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا تو میرے دل میں ایک تمنا پیدا ہوئی (میں نے دیکھی تھی) پس میں نے اپنے والد کو کچھ دیر بعد وہاں سے نکال لیا۔ ان کی کسی چیز میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا تھا سوائے اس کے کہ ان کے کان والی جگہ کے علاوہ سے گلے ہوئے تھے۔ ن

ن۔ سبحان اللہ! یہ قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے شواہد ہیں۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ شہداء کو مردہ نہ کہو اور نہ دل میں ایسے خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں ان کی زندگی کا تمہیں شعور نہیں ہے۔

باب ۶۲ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کی تعریف کرنے کا بیان

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالُوا بِشَرٍّ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ بِمَعْنَى شَهِيدٍ.

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کچھ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے اور اچھے لفظوں میں اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا، واجب ہو گئی، پھر دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے اور برے لفظوں میں اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، واجب ہو گئی، پھر فرمایا بلکہ تم ایسے ایک دوسرے پر گواہ ہو۔

باب ۶۳ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى

یزید بن کیسان نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر گئے تو روئے اور جو آپ کے گرد تھے انہیں بھی رلایا، فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے استغفار کرنے کی اجازت مانگی تھی لیکن مجھے اجازت نہ بخشی پس

أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ.

مجھے بخشش مانگنے کی اجازت نہ ملی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے موت یاد آجاتی ہے۔

۳۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ سَلَّامُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُطَّلِبِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً.

بریدہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ ان کی زیارت کرنا باعث عبرت ہے۔

باب ۶۲۳۔ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

محمد بن جحادہ نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی، انہیں مسجدیں بنانے والی اور ان پر چراغ جلانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

باب ۶۲۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالْقُبُورِ

قبروں کے پاس سے گزرے تو کیا کہے؟

۳۳۰۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ.

علاء بن عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو فرمایا اے مومن ایمان کے گھر والو تم پر سلامتی ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ قبرستان میں داخلہ کے وقت اور زیارت کے لیے آنے والے کو چاہیے کہ وہ اہل قبور کو پہچانتے ہوئے ان سے سلام و کلام کرنا کیسا؟ یہ صلہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کی بات نہیں کیونکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کرنے کا دوسری احادیث میں حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۶۲۵۔ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ.

محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

۳۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی تھی جس سے وہ مر گیا اور حالت احرام میں تھا۔ فرمایا کہ اس کے دونوں

مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْ إِحْرَامِهِ كَفِّنُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ إِيَّاكُمْ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

کپڑوں کا کفن دو اور تیسرے کپڑے کے بدلے پانی سے غسل دو اور اس کا سر نہ چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں۔ اس کے دونوں کپڑوں کا کفن ہو یعنی میت کے دونوں کپڑوں کا۔ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو یعنی ہر ایک کے غسل میں بیری کے پتے ڈالے جائیں۔ اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ نیز کفن اس کے مجموعی مال سے دیا جائے۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا قَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحَنِّطُوهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اسے دو کپڑوں کا کفن دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلیمان نے ایوب سے دو کپڑے روایت کیے ہیں اور ابن عیسیٰ نے ایوب سے روایت کیا ہے کہ دو کپڑوں میں۔ عمرو نے کہا کہ اس کے دونوں کپڑوں میں۔ اکیلے سلیمان نے کہا ہے کہ اسے خوشبو نہ لگاؤ۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوِ سِيَاقِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ۔

مسدد، حماد، ایوب، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا سلیمان کی طرح روایت کی کہ دو کپڑوں میں۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک محرم کو اس کے اونٹ نے گرا کر توڑ دیا اور اسے جان سے مار ڈالا۔ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے غسل دو کفن دو لیکن اس کا سر نہ ڈھانپو اسے خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ کتاب الجنائز ختم ہوئی۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسم اور نذر کا بیان

باب ۲۲۵ التَّغْلِيظِ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

جھوٹی قسم کھانے کا عذاب

۴۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ.

باب ۲۲۶ فِي مَنْ حَلَفَ لِيَقْتَطِعَ مَالًا

کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم کھانا

۴۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَكَانَ الْأَشْعَثُ فِي وَاللَّهِ كَانَ لِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ مُشَاعَةٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۴۶۷ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ نَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمُوا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان جھوٹی قسم کھانے کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم کھائے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ حضرت اشعث نے فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ حدیث میرے متعلق ہے کہ میرا ایک یہودی کے ساتھ زمین پر جھگڑا تھا اس نے مجھ سے اس کا انکار کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا کوئی گواہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ تب آپ نے یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں۔ (آل عمران: ۷۷)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کندہ کے ایک شخص اور حضرموت کے ایک شخص نے جھگڑا کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے جو یمن کی زمین کے متعلق تھا۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری زمین اس کے باپ

إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأقام البينة الحضرمي يا رسول الله إن أرضي اغتصبنيها أبو هذا وهي في يده قال هل لك بينة قال لا ولكن احلفه والله ما يعلم أنها أرضي اغتصبنيها أبوه فسمى الكندي اليمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقتطع أحد مالا بيمين يلقى الله وهو أجذم فقال الكندي هي أرضه.

۱۴۶۸۔ حدثنا هناد بن السري قال نا أبو الأحوص عن سماك عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله إن هذا غلبني على أرض لي كانت لأبي فقال الكندي هي أرضي في يدي أزرعها ليس له فيها حق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للحضرمي ألك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله إنه فاجر لا يبالي ما حلف عليه ليس يتورع من شيء فقال صلى الله عليه وسلم ليس لك منه إلا ذاك فانطلق ليحلف له فلما أدبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن حلف على مال ليأكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض.

باب ۲۳۷۔ ما جاء في تعظيم اليمين عند منبر النبي صلى الله عليه وسلم

۱۴۶۹۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا ابن نمير قال نا هاشم بن هاشم قال سمعت عبد الله بن نجي بن سلمة بن الأكوع عن أبيه

نے چھپا لیا تھا جواب اس کے قبضہ میں ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی شہادت ہے؟ عرض کی نہیں لیکن میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ یقیناً یہ زمین میری ہے جو اس کے باپ نے غصب کر لی تھی۔ پس کندی بھی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھا کر کسی مال پر قبضہ کر لے حالانکہ وہ اللہ کے حضور پیش ہو گا تو اس کے ہاتھ پیر نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر کندی نے کہا کہ زمین اسی کی ہے۔

علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ ایک حضرمی اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے ابا کی تھی۔ کندی نے کہا کہ یہ زمین میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کاشتکاری کرتا ہوں۔ لہٰذا ان کا اس زمین میں کوئی حق نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے مقابلے پر دوسرے کی قسم ہو گی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ شخص بڑا بے باک ہے۔ قسم کھانے پر تیار ہو جائے گا۔ کسی چیز سے نہیں ڈرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ حضرمی کے لیے چلا۔ جب پیٹھ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے ایسے مال پر قسم کھا لی کہ اسے ناحق کھا لے تو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو ایسے شخص سے اعراض فرمائے گا۔

منبر رسول کے پاس جھوٹی قسم کھانا گناہ عظیم ہے۔

ابو کثیر یمامہ کے مولیٰ عبد اللہ بن عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ إِخْضَرَّ إِلَّا بَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

جو میرے منبر کے پاس قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو خواہ وہ ایک تر مسواک پر کھائی ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیتا ہے یا اس کے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

باب ۶۳۸ الْيَمِينِ بِغَيْرِ اللَّهِ

اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ أَنَا مَعْنٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ وَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ.

حمید بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حلف اٹھایا اور اپنے حلف میں کہا کہ لات کی قسم تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ کوئی چیز خیرات کرے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ.

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم نہ کھایا کرو اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور قسم نہ کھایا کرو مگر اللہ کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر جب کہ تم سچے ہو۔

باب ۶۳۹ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ

آباؤ اجداد کی قسم کھانا منع ہے

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَسْكُتْ.

حضرت ابن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ملے جب کہ وہ سواروں کے ساتھ تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس کو قسم کھانی پڑے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعْنَاهُ

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر حدیث کو حدیث کی طرح ابن ابی عمر کی حدیث کی روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا ہے۔

إِلَى بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ قَالَ عَمْرٌو أَحْسِبُهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

خود اپنی قسم میں نہ ان کی کسی روایت یا حکایت کو بھی قسم میں کھاؤں۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا إِدْرِيسُ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا حَلَفَ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔

سعید بن ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے شرک جیسا کام کیا۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

سلیمان بن داؤد عتکی، اسماعیل بن جعفر مدنی، ابوسہیل نافع بن مالک، عامر ان کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یعنی اعرابی کے قصے والی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نجات پاگیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔ جنت میں داخل ہوگیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔

باب ۶۳ کَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْأَمَانَةِ

امانت کی قسم کھانا منع ہے

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ الثَّقَفِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

احمد بن یونس، زہیر، ولید بن عقبہ ثقفی، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۶۴ الْمَعَارِيضِ فِي الْأَيْمَانِ

قسم میں پہلو نکال کر بچنا

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي هُدْبَةُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُمَا وَاحِدٌ عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ۔

ہداب بن خالد، ہشیم، عباد بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد ابو صالح سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری قسم کی صحت اس پر موقوف ہے کہ تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے۔ مسدد کا بیان ہے کہ یہ حدیث بصیغہ خبر مجھے عبداللہ بن ابو صالح سے پہنچی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن ابو صالح اور عبداللہ بن ابو صالح ایک دوسرے ایک ہی (یعنی ایک شخص کے دو نام ہیں)

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ النَّاقِدُ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْأَنْطَاكِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجَ مَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَائِلٍ عَارَضَنَا رَجُلٌ مِنْ عَدُوِّنَا فَأَخَذَ بِأَنْفُسِنَا فَمَنَعَنَاهُ فَحَلَفَ لَيَخْلِيَنَّ سَبِيلَنَا فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنِّي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

ابراہیم بن مہاجر کی دادی جان سے ان کے والد محترم حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر تھے۔ انہیں دشمن کے کچھ لوگوں نے پکڑ لیا۔ پس ہم لوگوں نے قسم کھانے سے گریز کیا لیکن انہوں نے قسم کھا کر میرا یقین کر لیا ہے۔ پس ہم نے انہیں چھوڑ دیا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی کہ دوسرے لوگوں نے قسم کھانے سے کچھ گریز کیا لیکن میں نے قسم کھا کر یقین دلایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ف

ف جب تک مسلمان نے اپنی برحق کے پڑھانے پر اس بنا کر دیکھا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو دنیا سے اپنی عظمت منوا رہے اور آج جب کہ ہم ایک دوسرے کے لیے بدیسی اجنبی بن گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اقوام عالم کی نگاہوں میں ہمارا وقار ختم ہو گیا ہے۔ شاعر مشرق بھی اس کے بڑے ماتم گسار ہوئے تھے ؎

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

باب ۳۲۔ ما جاء فی الحلف بالبراءة من ملة غير الإسلام.

اسلام کے سوا کسی ملت سے بری ہونے کی قسم کھانا

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین و ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو قیامت کے روز اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

عبداللہ بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ میں اسلام سے دور ہوں، اگر یہ جھوٹ ہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال إني بريء من الإسلام فإن كان كاذبا فهو كما قال وإن كان صادقا فلن يرجع إلى الإسلام سالما.

تو اپنے کہنے کے مطابق ہوگا اور اگر سچا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ واپس نہیں لوٹے گا۔

باب ۶۳۴ التهمل بكيف أن لا يتم

جو قسم کھائے کہ ان شاء اللہ نہیں کہتا ہے

۳۲۸۱۔ حدثنا محمد بن عيسى نا يحيى ابن العلاء عن محمد بن يحيى عن يوسف ابن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضم سمنا على كسرة فقال هذا إدام هذا.

محمد بن عیسیٰ، یحییٰ بن العلاء، محمد بن یحییٰ، حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے روٹی کے ٹکڑے پر کچھ گھی رکھا اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

۳۲۸۲۔ حدثنا هارون بن عبد الله نا محمد بن حفص قال نا إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى عن يزيد الأخرم عن يوسف بن عبد الله بن سلام مثله.

ہارون بن عبداللہ، محمد بن حفص، ان کے والد ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ، یزید اخرم نے حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

باب ۶۳۵ الاستثناء في اليمين

قسم میں ان شاء اللہ کہنا

۳۲۸۳۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال نا سفيان عن أيوب عن نافع عن ابن عمر يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين فقال إن شاء الله فقد استثنى.

ناقل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا، جو کسی بات پر قسم کھائے اور ان شاء اللہ کہے تو اس نے استثناء کر لیا۔

۳۲۸۴۔ حدثنا محمد بن عيسى وسلمة وهذا حديثه قالا نا عبد الوارث عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف فاستثنى فإن شاء رجع وإن شاء ترك غير حنث.

محمد بن عیسیٰ اور مسدد، عبدالوارث، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے قسم کھاتے ہوئے استثناء کر لیا تو چاہے رجوع کرے اور چاہے ترک کرے، قسم نہیں ٹوٹے گی۔

باب ۶۳۵ ما جاء في يمين النبي صلى الله عليه وسلم ما كانت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قسم کھایا کرتے تھے؟

۳۲۸۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا ابن المبارك عن موسى بن عقبة عن سالم

موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

اکثر یہی قسم کھایا کرتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جو دلوں کو پھیرنے والی ہے۔

۳۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَنَاصِرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا عَلِيَّةُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْجُذَامِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ۔

عاصم بن شمیخ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قسم میں تاکید مقصود ہوتی تو فرماتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالقاسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے۔

۳۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔

محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے زید بن ابوحبیب سے محمد بن ہلال کے والد سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی بات پر قسم کھاتے تو فرمایا کرتے۔ نہیں اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ الشَّعِيثِيُّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ كَرِيمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَاحِبِ بْنِ مُنْتَفِقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ لُقَيْطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ وَفَدْتُ وَحَدَّثَ نَشِيطٌ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لُقَيْطِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ لُقَيْطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُقَيْطٌ فَقُلْنَا مَنْ نَأْتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَجِدْ بُدًّا فَقَالَ ائْتِ صَاحِبَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي إِلَهَهُ۔

حسن بن علی، ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن سعد جذامی حدثنا علی بن عباس انصاری، وہ بیان کرتے ہیں اسود بن عبداللہ بن صاحب بن منتفق عقیلی کے والد سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح یہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود بن عبداللہ نے عاصم بن لقیط کے واسطے سے کہ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت لقیط کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے چچا کی قسم۔

باب ترک الحنث اذا کان خیرا۔

بھلائی کی وجہ سے قسم توڑ دینا

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

ابوقلابہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخدا اللہ نے چاہا اور

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ يَمِينِي.

میں کسی بات پر قسم کھالوں، پھر دیکھوں کہ بھلائی اس کے سوا دوسری صورت میں ہے تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے کر بھلائی کی طرف آجاتا ہوں یا یوں فرمایا کہ بھلائی کی طرف آجاتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَدَّثُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ وَحُصَيْنٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ.

حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ! جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے سوا میں دیکھو تو بھلائی کی طرف چلے جانا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کی اجازت ہے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنَحْوِهِ قَالَ مَكْحُولٌ عَنْ يَمِينِكَ تَتَابَعَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَحَدِيثُ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُرْوَى عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ.

حسن نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کی طرف چلے جاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبد بن خالد اور حضرت ابوہریرہ کی اس سلسلے میں جو روایات ہیں ان میں سے بعض کے اندر کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہے اور بعض روایتوں میں قسم کا توڑنا کفارہ دینے سے پہلے وارد ہوا ہے۔

باب ۲۳۷۔ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا

کیا لفظ قسم بھی قسم کھانے میں شمار ہوتا ہے

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ.

عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قسم کھائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اور قسم نہ کھاؤ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، ابن یحییٰ، معمر زہری

مَاجَهْبَذُ الْوَزَّانِيِّ قَالَ ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَنَا سَكَنٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضَهُ وَأَخْطَأْتَ بَعْضَهُ فَقَالَ فَسَتُّ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ لَتُحَدِّثُنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لَا تُقْسِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

عبیداللہ حضرت ابن عباس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس نے خواب بیان کیا تو حضرت ابوبکر نے تعبیر بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعبیر کا کچھ حصہ درست ہے اور کچھ درست نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے آپ کو قسم دیتا ہوں میرے والد صاحب پر قربان! ارشاد فرمائیے کہ میں نے کون سی بات غلط کہی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يُخْبِرْهُ۔

محمد یحییٰ محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبیداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے لیکن قسم کا ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ نے انہیں نہ بتایا۔

باب ۶۳۸ فِي الْحَلِفِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا۔

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَحْلَفَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ أَحَدُهُمَا يَمِينًا فَاجِرَةً لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ أَخِيهِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِكَ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ پیش کرنے کے لیے فرمایا، اس کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپ نے مدعا علیہ سے قسم کے لیے فرمایا، پس اس نے حلف اٹھایا کہ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ کام کیا ہے لیکن تمہیں خوش دلی سے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے سبب معاف کر دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو یہاں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

باب ۶۳۹ كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ۔

کفارہ کے لیے صاع کتنے ہیں؟

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَتْ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبدالرحمان بن مہدی نے امام حبیب بنت ذویب بن قیس حرب سے روایت کی ہے جو ان میں سے نبی اکرم کے ایک صحابی

ابن عرملة عن أم حبيب بنت ذؤيب بن قيس المزنية وكانت تحت رجل من أسلم ثم كانت تحت ابن أخ لصفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عرملة فوهبت لنا أم حبيب صاعا حدثنا عن ابن أخي صفية عن صفية أنه صاع النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن كثير فرأيت فوحدك مدين ونصفا بمد هشام.

کے نکاح میں تھیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ کے بھتیجے سے نکاح کیا۔ ابن عرملہ نے فرمایا کہ ہمیں ام حبیب نے ایک صاع (کٹورا) دیا (ام حبیب نے حضرت صفیہ کے بھتیجے سے حدیث روایت کی) انہوں نے حضرت صفیہ سے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع تھا۔ حضرت ابن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اسے (نبوی صاع کو) تولا تو وہ ہشام بن عبدالملک کے مد سے اڑھائی رطل تھا۔

باب ۱۴۰ فی التي قتلت النوبية

مسلمان لونڈی کا بیان

۱۲۹۷ حدثنا مسدد نا يحيى عن عبد الملك الصواف سمع شهاب بن عباد نا ابن كثير عن هلال ابن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال قلت يا رسول الله جارية لي كنت أطلع قبل الذئب فتطلع فإذا أنا عليها فغضبت فلطمتها وعلي رقبة أفأعتقها قال ائتني بها فأتيته بها فقال لها أين الله قالت في السماء قال فمن أنا قالت أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أعتقها فإنها مؤمنة.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی لونڈی کو تھپڑ مارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بات گراں گزری تو میں عرض گزار ہوا کہ کیا اسے آزاد کر دوں؟ فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اسے لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس (لونڈی) نے کہا کہ آسمان میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لونڈی نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔ ف

ف: مطلب یہ ہے کہ اس کے دل کی رسالت کا اقرار کرتے ہے اور زبان سے بھی کہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ان دونوں باتوں کے اقرار پر اس لونڈی کو مومنہ قرار دیا۔ ہاں جب کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو شریعت مطہرہ کی نظر میں کفر یا شرک ہو تو اس میں توحید و رسالت کا اقرار سود مند نہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے گی بلکہ ایسا شخص خواہ مفتی و شیخ طریقت بھی کیوں نہ بنا ہو کہتا ہو ہرگز مسلمان نہیں رہے گا اور خدا کے نزدیک کافر و مشرک ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ تو نظر یہ ہے کہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ مقصود سوال سے صرف اتنا کہ اس لونڈی کو خدا کا تصور ہے یا نہیں۔ کسی جگہ میں وہ چیز ہوتی ہے جس کا جسم ہو اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کسی جگہ میں سما نہیں سکتا، نہ کوئی چیز اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۹۸ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن

ابو سلمہ نے حضرت شریدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ نے انہیں وصیت کی تھی کہ ان کی

الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ غَزْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنُ عَمِّ اللهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ.

باب ۲۴۲ كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ.

۱۴۹۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ لَا يُرَدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

باب ۲۴۳ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ.

۱۵۰۰ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ.

۱۵۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ صَائِدٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

باب ۲۴۴ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ.

۱۵۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

طرف سے ایک ایمان والی لونڈی آزاد کی جائے۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری والدہ نے مجھ سے ایک ایمان والی لونڈی آزاد کرنے کی مجھے وصیت کی اور میرے پاس نوبہ کی ایک کالی لونڈی ہے۔ پھر اسی طرح حدیث کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ نے اسے مرسلاً روایت کیا اور حضرت شرید کا ذکر نہیں کیا۔

نذر کی ممانعت

عبداللہ بن مرہ ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نذر سے منع کیا کرتے اور فرماتے کہ نذر کسی چیز کو لاتی تو نہیں، ہاں اس کے ذریعہ سے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ کی نذر ماننا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نذر کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانے تو اسے چاہیے کہ پوری کرے اور جس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے پوری نہ کرے۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا۔ اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ ابواسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں رہے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے کہو کہ کلام کرے، سائے میں رہے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

جس کے ذمہ معصیت کی قسم توڑنے پر کفارہ ہے

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

أَبُو مُسْهِرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَيَّارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِسْنَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ لَيْسَ بِهِ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام کی کوئی نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا: میں نے احمد بن سیار سے سنا: ابن مبارک سے اس حدیث یعنی ابوسلمہ کے متعلق روایت کی، پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زہری کو ابوسلمہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث کو پیش کیا گیا یا عرض کی گئی کہ اس کا سند آپ کے نزدیک ثابت ہے اور کیا اسے ابن ابی اویس کے سوا کسی نے روایت کیا ہے؟ فرمایا کہ ایوب کہتے ہیں یعنی ایوب بن سلیمان بن بلال اور ایوب نے اسے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُمَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

احمد بن محمد مروزی، ایوب بن سلیمان، ابوبکر بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید اور عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ابن شہاب، سلیمان بن ارقم، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام کی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہوتا ہے۔ احمد بن محمد مروزی نے کہا کہ یہ حدیث علی بن مبارک کی ہے جس کو یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ (یعنی احمد بن محمد مروزی) کا مقصد یہ ہے کہ اس میں سلیمان بن ارقم کو وہم ہوا اور زہری کی روایت ہو جو انہوں نے محمول کیا، وہ اس طرح کہ اسے ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری، عبداللہ بن زرعہ، ابوسعید، عبداللہ بن مالک نے حضرت عقبہ بن عامر

الأنصاري قال أخبرني عبيد الله بن عمر عن
أن أبا سويد أخبره أن عقبة بن مالك
أخبره أن عقبة بن عامر أخبره أنه سأل النبي
صلى الله عليه وسلم عن أخت له نذرت أن
تحج ماشية غير مختمرة فقال مروها فلتختمر
ولتركب ولتصم ثلاثة أيام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا جس نے نذر مانی تھی پیدل اور ننگے سر حج کرنے کی۔ آپ نے فرمایا اس سے کہو کہ سر چھپائے، سوار ہو اور تین روزے رکھے (یعنی دم ادا کرے اور کفارہ ادا کرے اور ننگے سر پیدل حج نہ کرے)۔

۱۵۰۵ حدثنا محمد بن سالم قال نا
عبد الرزاق قال نا ابن جريج قال أخبرني
سعيد بن أبي أيوب أن يزيد بن أبي حبيب
أخبره أن أبا الخير حدثه عن عقبة بن عامر
الجهني أنه قال استفتيت أختي أن تمشي
إلى بيت الله فأمرني أن أستفتي لها النبي
صلى الله عليه وسلم فاستفتيته النبي صلى
الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب

فقیہ بن سالم، عبدالرزاق، ابن جریج، سعید ابن ابو ایوب یزید ابو حبیب ابو خیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بہن نے بیت اللہ شریف پیدل حج کرنے کی نذر کی تھی، پس انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کروں، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے، (یعنی صرف پیدل چلنا ضروری نہیں ہے)۔

۱۵۰۶ حدثنا سليمان بن إبراهيم قال نا
هشام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس
رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم
سمع رجلا يقول إن أختي نذرت أن تحج ماشية
فقال إن الله لغني عن نذر أختك مرها فلتركب قال أبو داود هكذا قال سعيد بن
أبي عروبة نحو حماد عن عكرمة عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر کی ہے تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے بے نیاز ہے، اس سے کہو کہ سوار ہو جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے سعید بن ابو عروبہ نے اسی طرح حماد کی طرح عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق۔

۱۵۰۷ حدثنا محمد بن المثنى قال
نا أبو الوليد قال نا هشام قال نا قتادة عن
عكرمة عن ابن عباس أن أخت عقبة بن
عامر نذرت أن تمشي إلى الكعبة فأمرها
النبي صلى الله عليه وسلم أن تركب وتهدي
هديا

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر کی بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر کی تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ سوار ہو جائے اور ایک ہدی (قربانی) پیش کرے۔

۱۵۰۸ حدثنا حجاج بن أبي يعقوب قال نا أبو النضر قال نا شريك عن محمد بن عبد الرحمن

قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا۔

موسیٰ ابوطلحہ کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل حج کرنے کی منت (نذر) کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی مشقت کا کوئی اجر نہیں دے گا۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۱۵۰۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے چل رہا تھا۔ پوچھا اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اس نے پیدل چلنے کی نذر کی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرے۔ اسے حکم فرمایا کہ سوار ہو جائے۔

باب ۲۴۴ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی منت مانی ہو

۱۵۱۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذًا۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ کے لیے منت مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مکہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کروایا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا: اسی جگہ پڑھ لو۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کیا: اسی جگہ پڑھ لو۔ پھر تیسری مرتبہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ جیسے تمہاری مرضی ہو۔

۱۵۱۱ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ نَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ

مخلد بن خالد، ابوعاصم، عباس عنبری، روح، ابن جریج، یوسف بن ماہک، حسن بن ابوسفیان، حفص بن عمر بن عبدالرحمان بن عوف اور عمرو عباس بن عنبر، عمر بن عبدالرحمان بن عوف نے، سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے روایت کیا ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

قَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ سَنَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَصَلَّيْتَ هٰهُنَا لَا حَجَّ أَحَدٌ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ حَكَمُ بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر تم اس جگہ نماز پڑھتے تو تمہیں بیت المقدس کی نماز کافی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے انصاری نے ابن جریج سے۔ جعفر بن عمرو اور عمرو بن حبیر نے فرمایا کہ ہمیں یہ حدیث بتائی حضرت عبدالرحمان بن عوف نے نیز اور بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے واسطے سے۔

باب ۲۴۵ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۵۱۲۲ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

عبداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نبوی پوچھنے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ محترمہ فوت ہو گئیں اور ان کے ذمہ ایک نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں، فرمایا کہ ان کی طرف سے تم اسے ادا کر دو۔

۵۱۲۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللّٰهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَاءَتِ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے سمندری سفر کرتے ہوئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے بچا کر رکھے تو ایک مہینے کے روزے رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بچا کر رکھا لیکن اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ فوت ہو گئی۔ پس اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ اس کی طرف سے تم روزے رکھو۔

۵۱۲۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عطاء نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدہ ماجدہ کو

وسلم وقالت لست تصلي فقد حاضت وليست بطاهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا جاءت حيضتها فدعي الصلاة وإذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي قال وقال فاطمة بنت أبي حبيش للنبي صلى الله عليه وسلم إني لا أطهر أفأدع الصلاة فقال لا إنما ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت حيضتك فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغتسلي وصلي.

باب ۱۲۷ صلاة المريض

۵۱۱ - حدثنا مسدد قال نا الليث عن ابن عجلان عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عمران بن حصين عن أبيه عن جده أن امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني نذرت أن أضربك على رأسك فقال أوفي بنذرك فلما ذهبت إذا هي قد جاءت فقالت إني نذرت أن أضربك على رأسك فقال أوفي بنذرك فقالت لا فقال أوفي بنذرك.

۵۱۲ - حدثنا داود بن رشيد قال نا شعيب بن إسحاق عن الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو سلمة قال سمعت جابر بن عتيك بن الضحاك قال سمعت رجلا من جهينة من أسلم من صحب النبي صلى الله عليه وسلم أن يحلف بيمين فوجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن بحلف بيمين فوجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الحلف بيمين فوجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كان منكم حالفا فليحلف بالله أو ليصمت قال فكان الرجل من أولئك الحاضرين بعد يقول لأحد الأعراب تعال احلف فيقول لا حتى يعلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قد نهى عن اليمين إلا بالله وأن لا يحلف إلا صادقا.

حیض کا خون نہیں ہے چھوڑ دیجیے نماز پڑھنا شروع کر دیجیے۔ پھر فرمایا کہ ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہو گیا یہاں تک کہ نماز کا وقت آ جائے۔ عرض کی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ جب تمہارا حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو۔

نذر پوری کرنے کا حکم

عمران بن حصین کے والد جنہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے سر پر ضرب لگانے کی نذر مانی تھی فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ یہ تو چلی گئی اور واپس آ کر نذر پوری کرنے کی درخواست کی تھی، حالانکہ وہ جانتی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کی نذر کیسے پوری کی جا سکتی ہے! عرض گزار ہوئی کہ میں نذر پوری کرنے کے لیے حاضر ہوئی تھی۔ فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے جاہلیت کے زمانہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نذر مانی کہ وہ بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرے گا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پوجا کی جاتی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ کیا وہاں ان کی عید منانے کی جگہوں میں سے کوئی عید منانے کی جگہ ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو لیکن نذر میں ایسی چیز کی جائز نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

باب ۲۴ لا یحلف بغیر اللہ تعالیٰ

۳۲۴۸ حدثنا سلیمان بن حرب وحدثنا مسدد قالا حدثنا حماد عن ایوب عن ابی الخلیل وعثمان شیخ حکیم قال حماد اظنه عن ابن عمر قال العنبری ابن عمر عن عمر قال ادرکت عمر فی رکب وهو یحلف بابیه فنادی الا ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت قال ابو داؤد رواه ابن عیینة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن جریج عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه مالک عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه اسامة بن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن ابی روّاد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن ادریس عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن ادریس عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وکذلک رواه ابن ادریس عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

اس چیز کی قسم کھانا جائز نہیں جو انسان کے اختیار میں نہ ہو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو سنا جو اپنے باپ کی قسم کھا رہا تھا کہ سب سے آگے سوار تھے انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نہ تو قسم کھائی ہے اور نہ ہی میں نے اس کو بیان کیا ہے جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح عبید اللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن جریج نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن عون نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ابی ذئب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح اسامہ بن نافع نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ابی روّاد نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ادریس نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ادریس نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابن ادریس نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

أَفَسَلِمَ قَالَ فَنَوَوْا الْمَبِيتَ وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا تَبِعَهَا حَتَّى أَتَوْا الْعَضْبَاءَ قَالَ فَأَنَاخَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُنْجِرِسَةٍ قَالَ فَرَكِبَهَا ثُمَّ جَعَلَتْ تَلْوِي عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَمَعَهَا وَالْمَرْأَةُ مَعَهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا أَوْ جَزَيْتِيهَا إِنَّ اللَّهَ أَنْجَاكِ عَلَيْهَا لَتَنْحَرِينَهَا لَا وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنَ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْمَرْأَةُ هِيَ وَامْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ۔

اللہ کے لیے کردیا اگر اللہ تعالیٰ اسے بچالے تو اونٹنی کو ذبح کردے گی۔ جب وہ مدینہ منورہ میں پہنچے تو اونٹنی پہچان لی گئی کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اسے بلوایا وہ اسے بھی اور اس کی نذر پوری کرنے کے متعلق عرض کیا۔ فرمایا کہ تو نے اسے برا بدلہ دیا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذریعے بچایا اور تم اسے ذبح کرنا چاہو۔ ایسی نذر پوری نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ عورت حضرت ابوذر کی بہن محترمہ تھیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ایک تو یہ سبق ملا کہ جس کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جو چیز اپنی ملک میں نہ ہو اس کو راہ خدا میں دینے کی نذر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی بے خبری میں ایسی نذر کر بیٹھے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۵ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

اپنا مال راہ خدا میں دینے کی نذر کرنا

۱۵۱۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ مَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب کے نابینا ہونے کے بیٹوں میں سے عبداللہ بن کعب تھے جو کہ ان کے قائد تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری توبہ قبول ہے کہ میں اپنے تمام مال سے جدا ہو جاؤں اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے لیے پیش کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ اپنے لیے روک لیتا ہوں۔

۱۵۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ فَالْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ مَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب کے والد ماجد نے ان کے دادا جان کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِي قَوْمِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفَهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ.

یہ وہ حضرت کعب بن مالک، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حقیقت میں میری اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے الگ نکل جاؤں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو جائے صدقہ کے طور پر، فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ اس کا نصف؟ فرمایا کہ اتنا بھی نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ تہائی؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔

باب ۲۴۷ نَذْرُ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامُ.

زمانۂ کفر میں منت مانی پھر مسلمان ہو گیا

۳۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف بیٹھوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو۔

باب ۲۴۸ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ.

غیر معین نذر کا بیان

۳۲۷۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى لِبَنِي نَخْزُومٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ہارون بن عباد ازدی، ابوبکر ابن عیاش، محمد مولیٰ مخزوم، کعب بن علقمہ، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر کا کفارہ بھی قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔

۳۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شَمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

محمد بن عوف، سعید بن حکم، یحییٰ بن ایوب، کعب بن علقمہ، ابن شماسہ، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

باب ۵۵۲۔ لغو الیمین۔

۱۵۲۳۔ حدثنا اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ابا بکر کان لا یحنث فی یمین حتی انزل اللہ کفارۃ الیمین۔ قال قالت عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہم کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو عبد اللہ وقال ابراہیم النخعی عن مسروق عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقال ابو سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حلف لم یحنث حتی انزلت کفارۃ الیمین۔ قال ابو عبد اللہ وقال ابو معاویۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقال اللیث حدثنی ہشام عن ابیہ عن عائشۃ وکذلک قال معاذ الرہاوی عن ابن المبارک عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن ابی سلمۃ ومالک عن ہشام لم یحملہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم موقوفا۔

فصل قسم

ابراہیم نخعی نے مسروق سے لغو قسم کے بارے میں روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا یہ کہنا کہ نہیں اللہ کی قسم اور ہاں اللہ کی قسم یہ لغو قسم ہے جیسے کوئی شخص اپنے گھر میں بولتا رہتا ہے جیسے کلا واللہ وبلی واللہ وغیرہ۔ ابو عبداللہ امام بخاری نے فرمایا کہ ابراہیم نخعی کو جو مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عائشہ پر موقوف کیا تھا اور فرمایا کہ ایسے آدمی کے کہ جب حنث کی یعنی قسم توڑنے کی کفارہ ادا کرنے سے پہلے اذان کی آواز سنتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ابو معاویہ نے ہشام سے اور ابراہیم سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے اور اسی طرح روایت کیا اللیث بن سعد اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور ابن المبارک سب نے ہشام سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے۔

باب ۵۵۳۔ فی من حلف علی طعام لا یأکلہ۔

۱۵۲۴۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال حدثنا یحییٰ عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حلفت علی یمین فرأیت غیرہا خیرا منہا قال فلیکفر عن یمینہ ولیفعل۔ وقال ابو عبد اللہ وقال ابو عاصم عن ہشام عن یحییٰ عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنیل فقال لا ادعو علی احد حتی تاتیہم فتدعوہم وتعرض علیہم فاتاہم فدعاہم وعرض علیہم فقالوا لا حتی تاتی ابا بکر فجاء فقال یا خلیفۃ رسول اللہ اتانا ولیس معہ احد فدعا بنا فعرض علینا الذی امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ما رقأت فی اعیننا ولا فی اعینہم دمعۃ وایم اللہ ما ابصرنا فی امرہ شیئا نکرہہ حتی مضی لسبیلہ فاقبل ابو بکر علی جفنۃ فلما سکن فورہا قال واللہ لا اطعمہ حتی یطعمہ فقالوا واللہ لا نطعمہ حتی یطعم فقال ما اصف لکم امرکم ان کان ضیف فمن الضیف علی ان کان من الشیطان فمن الشیطان فاکل واکلوا۔

جس نے قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم صفہ میں اصحاب کے ساتھ تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں مصروف تھے فرمایا کہ میں تمہارے پاس سے ہرگز نہیں اٹھوں گا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر جائے۔ جب میرے ماں باپ کے لئے کھانا لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر نہ آجائیں پس وہ آگئے تو فرمایا صاحب کے ساتھ کیا کیا؟ کیا حضرت کی ناک پکڑ کر انہیں کھانا نہیں کھلائیں گے۔ میں ہرگز نہیں کھاؤں گا اور ہر شخص نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ واللہ کی قسم ہم تمہیں کھانا نہیں کھائیں گے جب تک تم نہ کھاؤ۔ فرمایا کہ آپ لوگوں نے کیوں کھانا نہ کھایا اب کہ جو بھی فرمایا کہ واللہ کی قسم میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی خدا کی قسم آج

حَتّٰى تُطْعِمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَغَدَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي حَلَفَ وَحَنِثَ قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمَا وَأَصَحُّ قَلْبًا

کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ کھائیں فرمایا کہ میں نے آج جیسی بُری رات ہرگز کوئی نہیں دیکھی فرمایا کہ ان کا کھانا لاؤ ان کے لئے کھانا لایا گیا تو حضرت ابوبکر نے بسم اللہ پڑھ کر کھانے لگے اور انہوں نے بھی کھایا جب صبح ہوئی تو آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا آپ نے فرمایا اور جو کچھ انہوں نے کہا فرمایا بلکہ تم دونوں سے زیادہ نیک اور اچھے ہو۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَعَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْ فِيهِ كَفَّارَةً۔

ابوعثمان نے حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا۔ سالم بن نوح نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ کفارے کی بات کچھ نہیں پہنچی۔

باب ۵۳ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

رشتہ توڑنے کی قسم کھانا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا مُعَمَّرٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ آخَرَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِي مَا لَا تَمْلِكُ۔

عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے دو بھائیوں کو میراث ملی تو ایک نے اپنے دوسرے بھائی سے اسے تقسیم کرنے کے لیے کہا۔ دوسرے نے کہا کہ اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کرنے کا سوال کیا تو میرا اپنا سارا مال کعبہ کے لیے وقف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ کعبہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اپنے بھائی سے کلام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم پر ایسی قسم ہے اور نہ نذر جس میں رب کی نافرمانی ہو اور نہ قطع رحمی میں اور نہ اس چیز میں جس کے تم مالک نہ ہو۔

باب ۵۴ الْحَالِفُ يَسْتَثْنِي بَعْدَ مَا يَتَكَلَّمُ۔

قسم کھانے کے بعد اِن شَاءَ اللّٰہ کہنا

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

سماک نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو کتنے

لَأَخْرُجَنَّ ثُمَّ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ اسْتَثْنَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہم حضرات نے شریک، سماک، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بِهَذَا قَالَ وَاللَّهِ لَأَخْرُجَنَّ ثُمَّ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَخْرُجَنَّ ثُمَّ يَشَاءُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَخْرُجَنَّ ثُمَّ يَشَاءُ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ فِطْرٌ الْوَرَّاقُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ شَرِيكٍ ثُمَّ لَمْ يَعْرِفْهُ.

مسعر سماک نے عکرمہ سے مرفوعاً روایت کی کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا اگر اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر خاموش رہنے کے بعد فرمایا اگر اللہ نے چاہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ فطر بن سلیم نے شریک سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے پھر آپ نے اسے جہاد نہ کیا۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ الْأَحْنَفِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا وَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا.

عمرو بن شعیب کے والد محمد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس میں نذر نہیں ہے اور نہ قسم ہے اسی طرح اللہ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں بھی نہیں ہے اور جو کسی بات پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی نظر آئے تو اس بات کو چھوڑ دے اور بھلائی والے پہلو کو اختیار کرے کیونکہ اسے ترک کرنا ہی کفارہ ہے اور قول میں اس کا کفارہ ہے۔

باب ۲۵۵ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ.

ایسی منت ماننا جو بس سے باہر ہو

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سَالِمٍ الْمِصِّيصِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمِّهِ اللَّهِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ

حضرت حفص مصیصی، ابن فدیک، طلحہ بن یحییٰ انصاری، عبداللہ بن سعید ابن ابوہند، بکیر بن عبداللہ بن اشج، کریب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نذر مانے اور اس کا نام نہ لے (یعنی معین نہ کرے) تو اس کا کفارہ قسم کی طرح ہے اور جو گناہ کے کام کی نذر مانے اس کا کفارہ بھی قسم کے کفارے کی طرح ہے اور جو ایسی بات کی نذر مانے جس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ بھی قسم کے کفارہ کی طرح ہے جو ایسے کام کی نذر

الْيَمِينِ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

اے ہوئیں کفارہ قسم کا ہوتا ہے اور جو نذر ایسے کام کی کرے جس کا پورا کرنا اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کا ہوتا ہے اور جو نذر ایسے کام کی کرے جس کا پورا کرنا اس کی طاقت میں ہو تو اس کو پورا کرنا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبداللہ بن سعید ابوالہند سے اور سب نے موقوف کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قسم اور نذر کا بیان ختم ہوا۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

اَوَّلُ كِتَابِ الْبُيُوعِ

تجارت کا بیان

بَابٌ ۶۵۶ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ.

تجارت میں قسم اور غلط بیانی کو شامل کرنا

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت قیس ابن ابوغرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم تاجروں کو سماسرہ کہا جاتا تھا۔ پس ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمارا نام بدل کر ایسا رکھا جو اس سے بہتر ہے چنانچہ فرمایا اے تاجروں کے گروہ! بیشک بیع میں لغو (بات) اور قسم کو جو دیا جاتا ہے لیکن تم اس کے ساتھ صدقہ ملا دیا کرو۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبُ بْنُ هِنْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَحَبِيبِ الْمُعَلِّمِ بْنِ أَخْبَرَ وَهَارُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهَا الْكَذِبُ وَالْحَلِفُ وَقَالَ حَبِيبٌ فِيهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ.

حسین بن یحییٰ بصری اور حامد بن یحییٰ اور عبداللہ بن محمد زہری سفیان جامع بن ابوراشد اور عبدالملک بن ابجر اور حاکم ابووائل نے حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی معنا روایت کرتے ہوئے فرمایا اس میں جھوٹ اور قسم کی ملاوٹ ہو جاتی ہے عبداللہ زہری نے کہا کہ فضول بات اور جھوٹ کی ملاوٹ ہے۔

ف۔ تجارت بڑا بابرکت پیشہ ہے۔ تاجر کا تعلق چونکہ مال کے بڑھانے سے بہت زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس کی محبت کا دل میں جاگزیں ہو جانا لازمی ہے۔ دوسرے کاروبار کی لین دین میں چونکہ غلط بیانی کے بڑے بڑے خدشات ہوتے ہیں۔ اس لیے دل سے مال کی محبت کو گھٹانے اور ناجائز غلط بیانی ہو جانے کی خاطر تجارت پیشہ حضرات کو صدقہ و خیرات کی دوسروں سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ جہاں وہ اپنا کاروبار چلانے کی غرض سے بینکوں میں دولت جمع کرواتے ہیں۔ وہاں اپنی ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کی خاطر خدا کے بینک میں بھی کچھ جمع کروا کے قرار کریں۔ قرآن کا اپنا ہی بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ عظیم آبادی نے کہا ہے۔

مال کی کثرت اگر مطلوب ہے خیرات کر
ایک کے دینا ہے دس اس حقیقت میں نہ شک دیکھ لے

بَابٌ ۶۵۷ فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ.

کان سے دھات نکالنا

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

الْفَضْلِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ سُحَيْمٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيلٍ قَالَ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ مَرَّةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْبَحَ هَذَا الذَّهَبُ قَالَ مِنْ مَكْسَبٍ قَالَ لَا تَعْلَمُهُ لَنَا بِمَا لَيْسَ بِهِ فَنَقَضَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا جس پر اس کے دس دینار تھے۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو میرا قرض ادا کر دے یا ضامن دے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ضمانت دی۔ پس وہ مقروض کے پاس دوسرے وقت آیا کر حاضر ہو گیا۔ تو کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہ سونا تمہیں کہاں سے ملا؟ عرض کیا کہ کان سے۔ فرمایا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں اور نہ اس میں بھلائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا قرض اسے ادا کر دیا۔

باب ۱۵۸ فی اجتناب الشبہات

شبہات سے بچنا

۳۳۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا زَائِدَةُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ أَحْسَبُ زَائِدَةَ قَالَ مُشْكِلَةٌ وَسَأَضْرِبُ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ حَمَى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطِ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کے درمیان ایسی مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شبہات والی باتوں سے بچا تو اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور عزت کو بھی اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا۔

۳۳۳۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ نَا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ نَا الْحَسَنُ عَنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَائِدِينَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ يَقُولُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ۔

حسن بن عیسیٰ، ہشیم، قتادہ بن دعامہ، سعید بن ابوخیرہ، حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہب بن بقیہ، خالد، داؤد بن ابوہند، سعید بن ابوخیرہ، حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کہ سود کھانے سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا اگر کوئی کھائے گا نہیں تو اسے سود کا بخار ضرور پہنچے گا۔ ابوداؤد نے کہا کہ اسے سود کا غبار پہنچے گا یہ سود کے عام ہونے کی خبر ہے جو آج ہمارے سامنے ہے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً فَأَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِيهِ الْأَسَارَى۔

عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قبر کھودنے والے سے فرما رہے تھے اور قبر کی جانب سے وسیع کرو اور سر کی طرف سے اور کھلی کرو جب آپ واپس ہوئے تو ایک قاصد جو کسی عورت نے بھیجا تھا آپ کے پاس آیا اور کھانا پیش کیا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر لقمہ چبانے لگے۔ ہمارے باپ نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقمے کو چباتے ہی جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ مجھے بکری کا گوشت محسوس ہوتا ہے جو بغیر اجازت اس کے مالکوں کا جانے کے لیا گیا ہے۔ عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے بکری خریدنے کے لیے بقیع کی طرف آدمی بھیجا تھا لیکن نہ ملا۔ پھر میں نے اپنے ہمسائے کے لیے پیغام بھیجا کہ آپ نے جو بکری خریدی ہے وہ اس قیمت پر مجھے بھیج دیجئے۔ جس پر یہ ملی تو میں نے اس کی بیوی کے لیے پیغام بھیجا۔ پس اس نے بھی میرے پاس بھیج دی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

باب ۶۵ فِي آكِلِ الرِّبٰوا وَمُوكِلِهِ

سود کھانے اور کھلانے کا بیان

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ۔

عبدالرحمان بن عبداللہ کے والد ابن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اس کی گواہی دینے والے اور اس سے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ سود کھانے والے، کھلانے والے گواہ بننے والے اور اس سے لکھنے والے یعنی سود سے متعلق چاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ لیکن دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دس آدمیوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ کفار کی دیکھا دیکھی سود کو اپنے کاروبار میں شامل کر کے مسلمانوں نے کبھی یہ غور کیا ہے کہ ہم پر خدا کی لعنت کیوں پڑ رہی ہے؟ ہم اقوام عالم کے سامنے ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہیں؟ مسلمانوں کی ذلت کے اسباب میں سے ایک سبب سُن کا سودی لین دین بھی ہے۔ جس کے متعلق وہ اپنے آپ کو رحمت خداوندی سے محروم کر بیٹھے ہیں اور نہیں سوچتے کہ ہم کما نہیں رہے بلکہ گنوا رہے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۶۶ فِي وَضْعِ الرِّبٰوا

سود معاف کرنا

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا إِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ۔

سلیمان بن عمرو کے والد احوص نے فرمایا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار جاہلیت کے تمام سود ختم ہو گئے ہیں تمہارے لیے صرف تمہارا اصل مال ہے نہ تو کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ جاہلیت کے تمام خون معاف ہو گئے اور سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو بنی لیث میں دودھ پلانے گئے اور ہذیل کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

باب ۶۷ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ

تجارت میں قسم کھانے کی ممانعت

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب۔ احمد بن صالح، عنبسہ یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم سامان کو بکوانے اور برکت کو مٹانے والی ہے۔ ابن السرح نے بالکسب کہا ہے روایت کیا ہے اسے سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

الكتب فقال عن سويد بن قيس عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
باب ۶۲۵ في الرجحان والوزن
والوزن بالاجر

۱۵۴۱ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا
ابي نا سفيان عن سماك بن حرب عن سويد بن
قيس قال جلبت انا ومخرفة العبدي
فاتينا به هجر فجاءنا النبي صلى الله عليه وسلم فساومنا
بسراويل وعندي وزان يزن بالاجر فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم زن وارجح.

۱۵۴۲ حدثنا حفص بن عمر و
مسلم بن ابراهيم المعنى قريب قالا نا
شعبة عن سماك بن حرب عن سويد بن قيس
ابي هريرة قال جئت انا ومخرفة بهجر
فجاءنا النبي صلى الله عليه وسلم بسراويل
فقال زن وارجح قال مسلم في حديثه
فقال للوزان زن وارجح قال ابو داود
هذا لفظ حفص قال سفيان وانا لا
نقول سفيان.

۱۵۴۳ حدثنا ابن ابي خلف قال
سمعت ابي يقول قال رجل لشعبة حفظك
سفيان فقال سفيان حفظ وكان يخفى عن
ابن عيينة قال عمل من خالف سفيان
فالقول قول سفيان.

۱۵۴۴ حدثنا احمد بن حنبل نا
وكيع عن شعبة قال كان سفيان احفظ مني
باب ۶۲۶ في قول النبي صلى الله عليه وسلم
اليمين حالة للبيعة.

۱۵۴۵ حدثنا عثمان ابن ابي شيبة نا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

جھکتا ہوا تولنا اور تولنے کی مزدوری لینا

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی دونوں ہجر کے علاقہ سے بچنے کے لیے کپڑا لائے جب ہم مکہ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے [illegible] آپ نے ہم سے سراویل کا سودا کیا قریب ہی ایک آدمی مزدوری پر مال تولتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولو۔

شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو صفوان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے علاقہ ہجر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے اس سراویل میں جھکتا ہوا تولنے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے حفص نے صفوان کی طرح اور سفیان کے قول کی کیا ہی بات ہے۔

اس باب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے شعبہ سے کہا کہ سفیان نے آپ کے خلاف کیا ہے فرمایا اگر سفیان نے تو بہت اچھا کیا۔ مجھے یحییٰ بن سعید سے یہ بات پہنچی ہے کہ سفیان کی خود کسی نے مخالفت کی لیکن بات سفیان کی درست ہے۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں شعبہ نے فرمایا کہ سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ والے تھے۔

فروخت کرنا ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی معتبر ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ابن عیینۃ عن منصور عن عطاء عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اھل المدینۃ واھل مکۃ والیمن واھل الشام کذلک قال ابو داود وحدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سفیان وابن عیینۃ عن منصور بھذا الاسناد قال ابو داود وحدثنا احمد بن یونس حدثنا زھیر حدثنا منصور عن مجاھد عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث

باب الرخصۃ فی الشرط فی الکیل

۱۵۲۶۔ حدثنا سوید بن نصر انبا ابو محمد عن سعید بن مسروق عن الحکم عن سفیان عن سلمۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھھنا احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ھھنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال انا یا رسول اللہ فقال ما منعک ان اجیبنی فی المرتین الا ظننت ان لی ان تسیء بی الا وکیلک فانی لم اعلم الا خیرا فان علیکم ما شرطتم لہ فیہ ولہ رباہ ادی عنہ حتی ما بقی احد یطلبہ بشیء

۱۵۲۷۔ حدثنا سلیمان بن داود المھری انبا ابن وھب حدثنی سوید بن ابی ایوب انہ سمع ابا عبد اللہ الفرنجی یقول وجدت ابا برذعۃ بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اعظم الذنوب عند اللہ ان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والوں مکہ کی مسجد والوں اور شام والوں کے زیادہ معتبر ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے فرمایا ابوداؤد نے سفیان سے اور ابن عیینہ نے موافقت کی ہے ابوداؤد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ولید بن مسلم نے اسے حنظلہ سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ قال علیہ السلام کہ چھوڑ دو اب تم کرنے کی سلام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک بن انس کی روایت کے متن میں اختلاف کیا گیا ہے جو اس سلسلہ میں عطاء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

قرض کی مصیبت کا بیان

حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ پس کسی ایک نے آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ کسی ایک نے آپ کو جواب نہ دیا۔ سہ بارہ فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا کہ پہلے دو دفعہ جواب نہ دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ میں تمہیں برا نہ کہتا مگر بھائی کے لیے تمہارا ایک مسلمان قرض کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ پھر فرمایا۔ سنو! تم سے ایک ادا کنندہ قرض کی طرف جس نے ادا قرض نہ کیا اور کسی قرض خواہ کا اس پر کوئی مطالبہ نہیں رہا۔

سلیمان بن داؤد مہری کا بیان ہے ہمیں ابن وہب نے سعید بن ابی ایوب ابو عبداللہ قرشی، ابو برذہ سے پہلے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے کہ جس کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا بندہ انہیں کے ساتھ خداوند تعالیٰ میں حاضر ہو کہ اگر وہ اس

بِهَا فَقَامَ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِتَابِ إِلَيَّ فَأَعْطَاهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً.

حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اسے ادا کرنے کے لیے مال نہ چھوڑے۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ وَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آدمی کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرض ہوتا۔ ایک میت آپ کے پاس لائی گئی تو فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں دو دینار ہیں۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں ادا کر دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتوحات سے نوازا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مومن کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ اگر قرض چھوڑے تو مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ ف

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہیں۔ درحقیقت مسلمان وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرے اور اپنے مال و جان کو حضور کی ملکیت تصور کرے۔ شاعر مشرق نے اسی لیے تو فرمایا ہے ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ ابْنَا سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ عُثْمَانُ نَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَشْتَرِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكَ شَيْءٌ فَأَرْبَحُ فِيهِ بِنَبْلَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا بَيْعَ عَلِيٍّ بَعِيرَهُ بِالْبَقِيعِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْضَهَا شَيْئًا إِلَّا وَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْهُ.

عثمان بن ابی شیبہ اور قتیبہ سعید، شریک، سماک نے عکرمہ سے اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ عثمان، وکیع، شریک، سماک، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ تو کسی چیز کو نہ خرید جو تیرے پاس نہ ہو۔ ایک نبلہ یا اس سے زیادہ کا نفع بھی تجھے اس چیز میں نہ ہو۔ حضرت علی نے اپنا اونٹ بقیع میں بیچا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس کے بعض حصوں کو بھی نہیں خریدوں گا جب تک میرے دل میں اس کی طرف سے کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اس کے سوا کسی اور چیز میں نہ ہو۔

باب ۶۶ فی المطل

ٹال مٹول کرنے کا بیان

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ.

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب قرض لینے سے کسی کا حوالہ کیا جائے تو اسے حوالہ قبول کرنا چاہئے۔

باب ۶۶ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

اچھے طریقے سے ادا کرنا

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ اس آدمی کو جوان اونٹ ادا کروں، میں عرض گزار ہوا کہ مجھے ان میں جوان اونٹ نہیں ملتا کہ وہ بڑے یا اعلیٰ خیار اور رباعی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ایسا ہی دے دو کیونکہ بہتر لوگ وہی ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ وَسِيمٍ عَنْ سَحْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

مغارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرض تھا آپ نے وہ ادا کر دیا اور مزید کچھ عطا فرمایا۔

باب ۶۷ فِي الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

مالک بن اوس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جَو جَو کے بدلے سود ہیں مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ

اشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا ڈلی ہو یا سکہ دار، چاندی کے بدلے چاندی ڈلی ہو یا سکہ دار، گندم کے برابر گندم جب کہ کمتر کے برابر ہو۔ جَو کے بدلے جَو جب کہ کمتر کے برابر ہو۔

يَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْوَصْفَةُ بِالْوَصْفَةِ يَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدًّى بِمُدًّى وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدًّى بِمُدًّى وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدًّى بِمُدًّى وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدًّى بِمُدًّى فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَصْفَةِ وَالْوَصْفَةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ.

کھجور کے بدلے کھجور جب کہ دونوں برابر ہوں۔ نمک کے بدلے نمک جبکہ دونوں برابر ہوں۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا لیا۔ سونے کے بدلے چاندی بیچنے میں مضائقہ نہیں، خواہ چاندی زیادہ ہو جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو لیکن ادھار کی اجازت نہیں۔ گندم کے بدلے جَو کی بیع میں مضائقہ نہیں خواہ جَو زیادہ ہوں جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو لیکن ادھار نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے یہ حدیث سعید بن ابوعروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ سے مسلم بن یسار سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ زَادَ قَالَ وَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

ابوالاشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس خبر میں بعض باتیں زیادہ اور بعض کم ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جب ان چیزوں کا آپس میں اختلاف ہو تو جس طرح چاہو خرید و فروخت کر سکتے ہو جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

باب ۱۸۔ سونے کی چاندی کو روپوں سے بیچنا

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ إِبْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ

محمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابوشیبہ اور احمد بن منیع (ابن المبارک ابن العلاء (ابن المبارک، سعید بن یزید، خالد بن ابوعمران، حنش سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ خیبر کے سال ایک ہار لایا گیا جس میں سونا اور نگ تھے۔ ابوبکر اور ابن منیع نے کہا کہ اس میں نگ تھے جو سونے کے ساتھ ٹانکے گئے تھے۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار میں خریدا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرنا جب تک سونے اور نگوں کو علیحدہ نہ کر دیا جائے۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے تو

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُ الْحِمَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا فَمَالَ فَرَدَّهُ حَتّٰى مَيَّزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى لَمَّا حَدَّثَ الْحِمَارَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ فِي كِتَابِ الْحِمَارِ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةَ۔

پتھر کے الگ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم دونوں کے درمیان جدائی نہ کر دو (یعنی جب تک دونوں چیزیں جدا جدا نہ کر دی جائیں) بیع نہیں ہوتی۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے التجارۃ کا لفظ کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی کتاب میں الحمار ہے جسے بعد کے راوی نے التجارۃ کر دیا ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

حنش صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتح خیبر کے روز میں نے بارہ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور نگ تھے۔ میں نے انہیں الگ الگ کیا تو اس میں بارہ دینار سے زیادہ قیمتی پایا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: انہیں نہ بیچو اور نگوں کو الگ کئے بغیر فروخت نہ کرو۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبِيعُ الْيَهُودَ أَوَاقِيَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ هُوَ قُتَيْبَةُ بِالدِّينَارِ فِي الثَّلٰثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

حنش صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتح خیبر کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونا دینار کے بدلے خریدتے تھے۔ قتیبہ کے ساتھ دوسرے حضرات نے کل اڑھائی دینار، اور دونوں متفق ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کی سونے کے بدلے خرید و فروخت نہ کیا کرو جب تک دونوں طرف وزن برابر نہ ہو۔

باب فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ۔

چاندی کے بدلے سونا لینا

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

مالک بن حرب نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بقیع میں اونٹ بیچا کرتا تھا تو چاندی کے بدلے اور لیتا اور کبھی سونے کے بدلے چاندی لیتا اور کبھی

جُمَيْعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ آبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ فَآخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ وَآخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا.

باب ۷۸ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

باب ۷۹ فِي الرُّخْصَةِ

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْنٍ قُرَيْشِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ

کے بدلے بیچتا اور دینار لیتا ہے، اس کے بدلے لیتا اور اس کے بدلے دیتا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ حضرت حفصہ کے مکان عرش کستان میں جلوہ فرما تھے، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اخیر تک کے ساتھ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں، پھر کبھی دراہم کے ساتھ بیچتا ہوں اور لیتا دینار ہوں، کبھی دینار کے ساتھ بیچتا ہوں اور لیتا دراہم ہوں، اس طرح بیچتا ہوں کہ اس کے بدلے لیتا ہوں اور اس کے بدلے دیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تم اس وقت کے نرخ سے لیا کرو اور دونوں کے جدا ہونے سے پہلے تم دونوں میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بقایا نہ رہے۔

حسین بن اسود، عبیداللہ، اسرائیل نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ سے روایت کیا اور پہلی زیادہ مکمل ہے، اس میں اس وقت کے نرخ کا ذکر نہیں کیا۔

جانور کے بدلے جانور ادھار لینا

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

اس کی اجازت

حفص بن عمر، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابو حبیب، مسلم بن جبیر، ابوسفیان، حکیم بن حزن قریشی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا، پس اونٹ کم ہو گئے تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹ آنے کی شرط پر لینے کا حکم فرمایا، پس یہ ایک اونٹ لیتے تھے دو اونٹوں کے بدلے صدقہ کے اونٹ آنے کی شرط پر۔

المتن فقو

باب ۷۵ فی ذلک اذا کان یدا بید

۱۵۶۳۔ حدثنا یزید بن خالد الهمدانی وقتیبة بن سعید المعنی ان اللیث حدثهم عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری منه بعیرا بعبد له

اس کی اجازت جبکہ ہاتھ ہاتھ ہو

یزید بن خالد ہمدانی اور قتیبہ بن سعید لیثی، لیث سے بواسطہ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ایک غلام کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔

باب ۷۶ فی الشرب بالتمر

۱۵۶۴۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن عبد الله بن یزید ان سبیا العمانی کتب انه سأل سعد بن ابی وقاص عن البهاء بالتمر فقال له سعد ایهما افضل قال البهاء قال فنهاه عن ذلک وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسأل عن شراء الشرب بالرطب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایفسد الرطب اذا یبس قالوا نعم فنهاه عن ذلک قال ابو داود وقد رواه اسامة بن امیة نحو مالک۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں

ابوعباس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوکھے کے بدلے گندم بیچنے کے متعلق دریافت کیا، حضرت سعد نے ان سے فرمایا، مطلب یہ ہے کہ کیا اس چیز بہتر ہے؟ کہا گندم سوکھا ہوا ہے کہا گیا ہے، انہوں نے اس سے منع کیا، اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے تر کھجوروں کے بدلے خریدنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تر کھجوریں خشک ہونے پر کم ہو جاتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، پس آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اسامہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جیسے مالک نے کی ہے۔

۱۵۶۵۔ حدثنا ابراهیم بن نافع ابو ربیعة کاتب مقاتل بن حیان عن سلیم عن یحیی بن ابی کثیر اخبرنا عبد الله ان ابا عیاش اخبره انه سمع سعد بن ابی وقاص یقول کنت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فسئل عن ثمن التمر یباع بالشرک فقال ابو داود وقد رواه هشام ابن ابی انیس عن مولی لبنی مخزوم عن سعد نحوه۔

ابوعباش نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ سے تر کھجوروں کے بدلے خشک کھجوروں کے خریدنے سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا خشک ہونے پر کم ہو جاتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، پس آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اسامہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جیسے مالک نے کی ہے۔

باب ۷۷ فی المزابنة

بیع مزابنہ کا بیان

۱۵۶۶۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابن ابی زائدة عن عبید الله عن نافع عن

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا وَعَنِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

کر کے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور انگوروں کو کشمشوں کے بدلے اندازہ کر کے اور غلہ کو گندم کے بدلے اندازہ کر کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ت

ف: اندازے سے فروخت کرنے کو بیع مزابنہ کہتے ہیں، مثلاً پھل یا کھجور کا درخت پر لگی ہوئی ہیں، انہیں خشک میووں یا کھجوروں کے بدلے اندازے سے بیچنا یا غلہ کھڑی ہے اور اس کا اندازہ کر کے خشک اناج کے بدلے بیچنا۔ اس میں کمی بیشی ضرور ہوگی، لہٰذا کسی ایک فریق کو نقصان اٹھانا پڑے گا، چنانچہ شرعی بیع سے منع کر دیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۷۵ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

بیع عرایا کا بیان

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت سے اپنے والد (زید) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک اور تر کھجوروں میں بیع عرایا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرٍ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا اور عرایا کی طرح اجازت دی ہے کہ انہیں اندازے سے بیچ دیا جائے اور ان کی تر کھجوریں کھائیں۔

باب ۷۶ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ

بیع عرایا کی مقدار

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلًى لِابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيْمَا قَرَاَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاسْمُهٗ فُلَانٌ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔

ہناد بن مسلمہ، مالک، داؤد بن حصین، مولیٰ ابن ابی احمد امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمارے سے قعنبی، مالک، ابوسفیان فرمان مولیٰ ابن ابی احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جب کہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ اس میں داؤد بن حصین راوی کو شک ہے۔

باب ۶۷ تفسیر العرایا۔

عرایا کے معانی

۱۵۷۰۔ حدثنا احمد بن سعید الهمدانی نا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن عبید بن رفاعة الزرقی ان سعید بن یسار الانصاری اخبره ان سهل بن ابی حثمة اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة الرجل یکری النخل النخلة او النخلتین من تمرها النخلة او الاثنتین بما کیلها کیلا۔

عبید بن رفاعہ زرقی سے روایت ہے کہ حضرت عبدربہ بن سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یعنی یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا ایک درخت دے یا اپنے باغ میں سے ایک یا دو درختوں کو مستثنیٰ کر دے کھانے کے لیے اور اس کی کھجوریں بیچ ڈالے۔

۱۵۷۱۔ حدثنا هناد بن السری عن عبدة عن ابن اسحاق قال العرایا ان یبعه قبل النخلات فیشق علیه ان یقوم علیها فیبیعها بمثل خرصها۔

ابواسحاق نے فرمایا: عرایا یہ ہے کہ آدمی کھجور کے چند درخت دوسرے کو ہبہ کر دے پس اس کا درختوں کی نگرانی کرنا گراں گزرے تو اندازے سے اس کے برابر کھجوروں پر فروخت کر دے۔

پھلوں کو پختگی اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا

۱۵۷۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی عن مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها نهی البائع والمشتری۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی نا ابن علیة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمرة حتی تزهو وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاهة نهی البائع والمشتری۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو جائیں بالیوں کو سفید ہونے اور آفت سے محفوظ ہونے تک بیچنے سے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۴۔ حدثنا حفص بن عمر النمری نا شعبة عن یزید بن خمیر عن سهل الهمدانی عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الثمار حتی تشقح وعن بیع النخل حتی یحرز من کل عاهة وان یقبض التمر بکیل حزاما۔

یزید بن خمیر نے سہل ہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک تقسیم نہ ہو جائے اور کھجوروں کے بیچنے سے جب تک ہر آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں اور اس سے کہ آدمی کھجور باندھے بغیر ناپ لے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ نَا سُوَيْدُ بْنُ مِيلَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

سوید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور وغیرہ کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ شقح ہو جائیں۔ عرض کی گئی کہ شقح کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ سرخ اور زرد ہو جائیں جو کھائی جاتی ہیں۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ.

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ سیاہ ہو جائیں اور غلے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ پختہ ہو جائے۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَذَاكَرْتُ لَهُ مَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ خَارِجَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ قُشَامٌ أَصَابَهُ مَرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَثْرَةِ الشَّرِّ فِي ذَلِكَ لَهُمْ لِيُشِيرُ بِهِ فَأَمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ.

یونس کا بیان ہے کہ میں نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیع کے متعلق ابوبکر سے پوچھا اور جو کچھ اس بارے میں مذکور ہوا ہے، فرمایا کہ عروہ بن زبیر حدیث بیان کرتے ہیں، حضرت سہل بن ابو حثمہ سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچ دیا کرتے تھے، جب لوگ کاٹ لیتے اور وصول کرنے کے لئے حاضر ہوتے تو خریدار کہتا کہ اسے دبان یا قشام یا مراض کی بیماری لگ گئی ہے اور تخفیف چاہتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پھلوں کو نہ بیچا کرو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے کیونکہ لوگوں میں کثرت سے جھگڑے اور اختلافات ہونے لگے تھے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے فرمایا کہ انہیں نہ بیچا جائے مگر دیناروں اور درہم کے بدلے

وَلَا تَبِيعُوا الْآبَاءَ بِالدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ إِلَّا الْعَرَايَا
بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ

سات ضرر کی صورت کے۔

کئی سالوں کا پھل بیچنا

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى
ابْنُ مَعِينٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
السِّنِينَ وَوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔

احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین، سفیان، حمید اعرج، سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور نقصان موضع کر دیا۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ السَّنَةِ أَوِ السَّنَتَيْنِ قَالَ أَحْمَدُ بَيْعِ السِّنِينَ
بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُخَاضَرَةِ

سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاملہ سے منع فرمایا ہے، ان میں سے ایک نے کہا کہ کئی سالوں کے پھل بیچنے سے۔

بیع غرر کا بیان

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ نَا أَبُو شَيْبَةَ
قَالَا نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ نَا عُثْمَانُ
وَالْعَصَا۔

ابوبکر اور عثمان پسران ابوشیبہ، ابراہیم بن محمد بن علی بن شافع، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع غرر سے منع فرمایا ہے۔ عثمان نے کنکر بیچنا حذف کیا ہے۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ
ابْنُ حَنْبَلٍ الْمَعْنَى وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ
لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ
وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ
فَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ تَجَافَى
عَنْ فَرْجِهِ وَلَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے، دو قسم کی بیع تو ملامسہ اور منابذہ ہے اور دو قسم کے لباس سے مراد ایک اشتمال صماء ہے کہ وہ اس طرح کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ شرمگاہ کھلی ہو اور اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ نَا اللَّيْثِيُّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

علاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اشتمال صماء یہ ہے کہ ایک ہی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ يَشْتَمِلُ فِيْ ثَوْبٍ فَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُوْلَ إِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر رہیں اور دائیں جانب کھلا رہے۔ منابذہ یہ کہنا ہے کہ جب میں کپڑا تمہاری جانب پھینک دوں تو بیع واجب ہوگی۔ ملامسہ یہ ہے کہ اسے ہاتھ لگا دے۔ بغیر کھولے اور الٹ پلٹ کئے۔ بس جب ہاتھ لگایا تو بیع واجب ہو گئی۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَحَدِيْثِ زَمَّانِيْ جَمِيْعًا۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث سفیان اور حدیث زمانی دونوں سے معناً مطابقت رکھتی ہے۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح روایت ہے فرمایا کہ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی اپنے پیٹ کا بچہ جنے پھر وہ بچہ بڑا ہو کر حاملہ ہو جائے۔

بیع مضطر کا بیان

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنِيْفٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَا شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ حَنِيْفٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا أَوِ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ بَعْضِ الْعُرَنِيِّيْنَ عَلِيًّا أَوِ الشَّعْبِيَّ فِيْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ أَوْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ

محمد بن حنیف، ہشیم، ابو صالح۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا محمد ابن تمیم کا ایک شیخ کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا یا یہ کہا کہ حضرت علی نے فرمایا۔ ابن حنیف نے کہا کہ اسی طرح ہشیم نے حدیث بیان کی کہ۔ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص حاجت مند اپنے مال کو (قرض) سے بچائے گا حالانکہ اسے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ایک دوسرے پر مہربانی کرنا نہ بھولو (۲:۲۳۷)

لَا تَبِيعُوا الْفَضْلَ بِكَيْلِهِ وَنَهَى الْمُضْطَرِّينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْمَرَارِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ.

اور مجبور لوگ بیع کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مجبوری کی بیع سے بیع غرر سے اور پھلوں کو حاصل ہونے سے پہلے بیچنے سے۔

باب ۸۲ فِي الشَّرِكَةِ

شرکت کا بیان

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا.

۱۵۸۸۔ محمد بن سلیمان الباغندی محمد بن ثابت العبدی نافع بن عمر ابن ابی ملیکہ شعبی ابوسعید ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دو ساجھیوں کے درمیان تیسرا ہوتا ہوں جب تک کوئی ایک ان میں سے اپنے ساتھی سے خیانت کرے۔ جب وہ خیانت کرے تو میں درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

باب ۸۳ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ

مضارب کا خلاف ہدایت تصرف

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ الْحَيَّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ.

۱۵۸۹۔ مسدد سفیان شبیب بن غرقدہ سعد الحی عروہ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تاکہ اس سے قربانی کے لیے یا بکری کے لیے پس انہوں نے اس کے ذریعہ دو بکریاں خریدیں اور ایک بکری ان میں سے ایک دینار کی بیچ دی۔ پس وہ بکری اور ایک دینار لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے تجارت میں ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔

ف۔ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے لیے بکری لانے کے لیے ایک دینار لیا تھا لیکن اپنی تاجرانہ مہارت کے باعث قربانی کے لیے بکری بھی لے آئے اور دو بکریاں دینار میں فروخت کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے برکت فرمائی تو اس تجارت میں حیرت انگیز منافع ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لینا بڑی سعادت مندی ہے۔ جس سے دنیا و آخرت میں بڑے ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا أَبُو الْمُنْذِرِ نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ.

حسن بن صباح ابومنذر حماد بن زید کا بھائی سعید بن زید زبیر بن خریت ابولبید نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا جب کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ

مدینہ منورہ کے ایک شیخ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

اَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي اَبُو حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
اَهْلِ الْعَرِيْبَةِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ
يَشْتَرِيْ لَهُ اُضْحِيَةً فَاشْتَرَاهَا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهَا
بِدِيْنَارَيْنِ فَجَاءَهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ رَبِحَ فِيْهِ

سفیان نے ہمیں حدیث بیان کی کہا ہمیں ابوحصین نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے اہل عریبہ کے ایک شخص سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ آپ کے لیے قربانی خریدیں۔ انہوں نے ایک دینار کا جانور خریدا اور اسے دو دینار میں بیچ دیا۔ واپس آئے تو ایک دینار کا جانور اور ایک دینار لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تجارت کرنے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ ف

ف۔ سنن ۱۵۸۹ میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار دے کر قربانی کے لیے بکری منگوائی تو وہ اپنی تجارت سے بکری اور دینار لے کر حاضر خدمت ہوئے یعنی ایک دینار کی دو بکریاں خرید لائے۔ راستے میں ایک بکری ایک دینار کی بیچ دی۔ لہٰذا دینار اور بکری لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری خریدکر لانے کے متعلق ایک دینار دیا۔ انہوں نے جا کر ایک دینار کی بکری خریدی اور آتے ہوئے راستے میں ایک دینار کی دوسری بکری فروخت کر دی۔ پھر ایک دینار کی دوسری بکری لے کر بارگاہ رسالت میں بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ دونوں حضرات اپنا تجارتی سامان سے دینا چاہا مگر دینار بھی واپس لے آئے اور بکری بھی لائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الرجل يتجر في مال الرجل بغير اذنه

اجازت کے بغیر دوسرے کے مال سے تجارت کرنا

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ الْعَلَاءِ وَنَاجِيَةُ
نَا حُصَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ صَاحِبَ
ثَلَاثَةٍ فَلْيَكُنْ صَاحِبَ الْاَرْبَعَةِ فَاِنَّهُ
مَنْ صَاحِبَ الْاَرْبَعَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ
الْفَوَاعِجَ حَتَّى عَدَّ عَلَيْهِمُ الْاِبِلَ فَقَالَ كُلٌّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِذَا رَاحَ اَحْسَنَ عَمَلَكُمْ قَالَ وَقَالَ
الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا
بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ
فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَهُ وَذَهَبَ فَمَنَّيْتُهُ لَهُ حَتَّى
جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَمَرَّ بِيْ فَقَالَ

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو تم میں سے ایک فرق چاول والے کی طرح ہونا چاہے تو ہو جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ چاروں والا کون ہے؟ پھر خاکہ سرخ بیان کی جب کہ ان پر چٹان آگری تھی۔ پس ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ اپنا سب سے اچھا عمل یاد کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے ایک فرق چاول کے بدلے ایک مزدور سے کام لیا تھا۔ شام کے وقت جب میں اس کا حق دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس میں نے اس کے لیے کاشتکاری کی۔ یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع ہو گئے۔ پس وہ مجھے ملا تو اس نے کہا میرا حق ادا کرو۔ میں نے کہا لے جاؤ یہ گائیں

اعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَخُذْهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا۔

اور چرواہے آپ کے ہیں۔ پس اس نے وہ لے لیے اور ہانک کر لے گیا۔ ف

ف۔ مزدوری کے ایک فرق چار ماہ سے زراعت کرنا۔ ان میں اتنی برکت ہوئی کہ کتنی ہی گائیں اور چرواہے جمع ہو جانا۔ پھر ایک مدت کے بعد وہ سب اس مزدور کے حوالے کر دینا امانت کو جائز طور پر بڑھانے کی نادر مثال ہے جس نے امانتداری نیکی کے طور پر بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کیا۔ ایسی ہی نیکیاں ہیں جو آڑے وقت پر کام آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۸۵ فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ۔

راس المال کے بغیر ساجھی بننا

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا يَحْيَى نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِي مَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اور حضرت عمار اور حضرت سعد اس میں شامل ہوئے جو غزوۂ بدر سے ہاتھ آئے۔ حضرت سعد دو قیدیوں کو لائے جب کہ میں اور حضرت عمار کچھ نہ لا سکے۔

باب ۸۶ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

مزارعت کا بیان

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَلَقِيتُ رَافِعًا فَقُلْتُ أَسَمِعْتَ عَمَّكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَدْرِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مزارعت میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے پس میں نے عباس سے ذکر کیا تو عباس نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو اپنی زمین مزارعت پر دے تو اس سے بہتر ہے کہ رقم مقرر کر کے (بٹائی) پر دیا کرے۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَدْ سَمَّاهُمَا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ۔ مسدد، بشر، عبدالرحمان بن اسحاق، ابو عبیدہ ابن محمد بن عمار، ولید بن ابوولید، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، خدا کی قسم، مجھے حدیث کا علم ان کی نسبت زیادہ ہے۔ حضور کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے تھے۔ مسدد نے کہا کہ انصار سے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ وہ دونوں آپس میں لڑ پڑے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا یہ حال

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان ظئرکم فلا تکروا الزرع لہا فاما مسد فضیم فوک لا تکروا الضرع۔

سے فرمایا کہ اگر تمہارا دودھ پلانے والا ہو تو کھیت کو کرائے پر نہ دیا کرو۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے صرف تنگی بیان کی کہ زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو۔

۵۹۶۔ حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ نا یزید ابن ہارون انا ابراہیم بن سعد عن محمد ابن عمرو بن علقمۃ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن سعید بن المسیب عن سعد قال کنا نکری الارض بما علی السواقی من الزرع وسعد بالماء منہا فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وامرنا ان نکریہا بذہب او فضۃ۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، محمد بن عمرو بن علقمہ بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام، محمد بن عبدالرحمان بن ابولیلیٰ سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ہم اس زمین کو کرائے پر دے دیا کرتے تھے جو نالیوں کے کنارے پر تھی اور جس میں پانی پہنچ جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ سونے اور چاندی کے بدلے کرائے پر دیا کریں۔

۵۹۷۔ حدثنا ابراہیم بن موسیٰ الرازی انا عیسیٰ ح وحدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث کلاہما عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن واللفظ لابی موسیٰ قال حدثنی حنظلۃ بن قیس الانصاری قال سألت رافع ابن خدیج عن کراء الارض بالذہب والورق فقال لا بأس بہ انما کان الناس یجاحون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما علی المثابات وأقبال الجداول وأشیاء من الزرع فیہلک ہذا ویسلم ہذا ویہلک ہذا ولم یکن للناس کراء الا ہذا فلذلک زجر عنہ فأما شیء معلوم مضمون فلا بأس بہ وحدثنیہ ابراہیم انبأنا ہشیم قال قتیبۃ عن حنظلۃ عن رافع قال ابو داؤد وروایۃ یحییٰ بن سعید عن حنظلۃ نحوہ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، اور ابن، قتیبہ بن سعید، لیث ربیعہ بن ابوعبدالرحمن، حنظلہ بن قیس انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرائے پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا جب کہ سونے چاندی کے بدلے ہو تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگ اجارہ کیا کرتے تھے نالیوں اور نالیوں کے کنارے والی زمینوں کا حالانکہ زراعت کبھی برباد ہو جاتی اور سلامت رہتی یا کبھی بچ جاتی اور برباد ہو جاتی اور یہ سلامت رہتی۔ لوگوں کے لیے کرائے پر دینے کی یہی صورت تھی اور اس لیے اس سے روکا گیا اگر چیز محفوظ اور معلوم ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور حدیث ابراہیم زیادہ مکمل ہے۔ قتیبہ حنظلہ نے حضرت رافع سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید کی حنظلہ سے روایت بھی اسی طرح ہے۔

۵۹۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک

حنظلہ قیس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن

عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرائے پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا سونے چاندی کے بدلے دینے سے بھی فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد - جلد دوم

جدول
(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱۱	۱ تا ۴۰	۴۰	۱ تا ۱۲۶	۱۲۶	
۱۲	۴۱ تا ۹۸	۵۸	۱۲۷ تا ۳۱۹	۱۹۳	
۱۳	۹۹ تا ۱۴۶	۴۸	۳۲۰ تا ۴۶۰	۱۴۱	
۱۴	۱۴۷ تا ۱۹۴	۴۸	۴۶۱ تا ۵۷۳	۱۱۳	
۱۵	۱۹۵ تا ۲۴۷	۵۳	۵۷۴ تا ۷۲۲	۱۴۹	
۱۶	۲۴۸ تا ۳۴۱	۹۴	۷۲۳ تا ۸۷۶	۱۵۴	
۱۷	۳۴۲ تا ۴۳۴	۹۲	۸۷۷ تا ۹۹۲	۱۱۶	
۱۸	۴۳۴ تا ۵۰۰	۷۶	۹۹۳ تا ۱۱۵۳	۱۶۱	
۱۹	۵۰۰ تا ۵۳۱	۳۱	۱۱۵۴ تا ۱۲۷۰	۱۱۷	
۲۰	۵۳۱ تا ۶۰۳	۷۳	۱۲۷۱ تا ۱۴۲۹	۱۵۹	
۲۱	۶۰۳ تا ۶۸۶	۸۳	۱۴۳۰ تا ۱۵۹۸	۱۶۹	
	میزان	۶۸۶	x	۱۵۹۸	